لینن
کیا کیا جائے؟

دنیا کے مزدورو، ایک ہوجاؤ!

لینن

کیا کیا جائے؟
ہماری تحریک کے فوری مسئلے

دارالاشاعت ترقی
ماسکو

ترجمه : امیراللہ خاں

پبلشر کا نوٹ

اس کتاب کا ترجمہ لینن کی تصانیف کے پانچویں ایڈیشن کی چھٹی جلد سے کیا گیا ہے جو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مارکسزم لینن‌ازم انسٹی‌ٹیوٹ نے مرتب کیا ہے۔

В. И. ЛЕНИН

ЧТО ДЕЛАТЬ?

На языке урду

سوویت یونین میں شائع شدہ

Л $\frac{10102-513}{014(01)74}$ 610—74

فہرست

صفحہ

”...پارٹی کی جدوجہدیں کسی پارٹی کو قوت اور توانائی بخشتی ہیں، کسی پارٹی کی کمزوری کا سب سے بڑا ثبوت اس کا انتشار اور واضح حدبندیوں کا دھندلا ہو جانا ہوا کرتا ہے؛ صفائی و اخراج سے کوئی بھی پارٹی اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ طاقتور کر لیا کرتی ہے...“

(مارکس کے نام لاسال کے ایک خط مورخہ
۲۴ جون ۱۸۵۲ء سے اقتباس)

تمہید

مصنف کے اصل منصوبے کے مطابق زیرنظر کتابچے (۱) کو ان خیالات کی تفصیلی وضاحت پر مشتمل ہونا چاہئے تھا جن کا اظہار مضمون بعنوان ''کہاں سے شروع کیا جائے؟،، (۲) (''ایسکرا،، (۳)، شمارہ ۴، مئی ۱۹۰۱ء) میں کیا گیا تھا۔ اس مضمون میں جو وعدہ کیا گیا تھا (اور بہت سے نجی استفسارات و خطوط کے جواب میں جسے دوہرایا گیا تھا) اس کو پورا کرنے میں تاخیر کے لئے ہمیں سب سے پہلے تو قارئین سے معافی مانگنی چاہئے۔ اس تاخیر کی وجوہ میں سے ایک تو وہ کوشش تھی جو گذشتہ سال (۱۹۰۱ء) جون میں (۴) پردیس کی تمام سوشل ڈیما کریٹی تنظیموں کو متحد کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ اس کوشش کے نتائج کا انتظار کرنا قدرتی بات تھی، کیونکہ اگر یہ کوشش کامیاب ثابت ہوتی تو تنظیم کے بارے میں ''ایسکرا،، کے تصورات کو غالباً قدرے مختلف رویے سے واضح کرنا ضروری ہوتا، بہر کیف، اس قسم کی کامیابی سے توقع تھی کہ روسی سوشل ڈیما کریٹی تحریک میں دو رجحانات کے وجود کا بہت جلد ہی خاتمہ کیا جا سکیگا۔ جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے، یہ کوشش ناکام ہوئی اور جیسا کہ ہم واضح کرنے والے ہیں، ''ربوچیئے دیلو،، (۵) کے شمارہ ۱۰ میں ''معیشت‌پسندی،، کی جانب نئی جھونک کے بعد اس کو ناکام ہونا ہی تھا۔ اس رجحان کے خلاف، جو دھندلا اور غیرواضح تھا، لیکن اسی وجہ سے زیادہ مستقل مزاجی کے ساتھ، مختلف شکلوں میں اپنے آپ کو مسلط کرنے کی اہلیت رکھتا تھا، پرعزم جدوجہد کرنا قطعی ضرور سمجھا گیا۔ چنانچہ اس کتابچے کے اصل منصوبے کو تبدیل کیا اور قابل لحاظ حد تک بڑھا دیا گیا۔

اس کا خاص موضوع وہ تین سوال ہونے چاہئے تھے جو مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟،، میں اٹھائے گئے تھے ـ ہماری سیاسی ہلچل کا کردار اور خاص متن؛ ہمارے تنظیمی فرائض؛ اور بیک‌وقت اور مختلف پہلوؤں سے ایک مجاھد، کل روسی تنظیم قائم کرنے کا منصوبہ ـ عرصۂ دراز سے یہ سوالات مصنف کی توجہ کا مرکز بنے رہے، جس نے انہیں ''ربوچایا گزیتا،، (٦) میں، اس اخبار کو پھر سے جاری کرنے کی ناکام کوششوں میں سے ایک میں اٹھانے کی کوشش کی تھی (باب ٥ دیکھئے) ـ لیکن صرف ان تین سوالوں کے تجزیے تک کتابچے کو محدود رکھنے اور جہاں تک ممکن ہو مثبت شکل میں، مناظروں کی حدود میں داخل ہوئے بغیر یا قریب قریب اس کے بغیر، اپنے نظریے پیش کرنے کا اصل منصوبہ، دو وجہوں سے مکمل طور پر ناقابل عمل ثابت ہوا ـ ایک طرف تو ''معیشت پسندی،، اس سے کہیں زیادہ کٹر ثابت ہوئی جتنی کہ ہمارے تصور میں تھی (''معیشت پسندی،، کی اصطلاح کو ہم وسیع معنوں میں استعمال کرتے ہیں، جیسے کہ ''ایسکرا،، شمارہ ١٢ (دسمبر ١٩٠١ء) مضمون بعنوان ''معیشت پسندی کی وکالت کرنے والوں سے بات چیت،، میں وضاحت کی گئی تھی، جو یوں کہنا چاہئے کہ موجودہ کتابچے کا مختصر خاکہ تھا)ـ اب اس میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا ہے کہ مذکورہ تین مسئلوں کو حل کرنے کے بارے میں اختلافات کی وضاحت روسی سوشل ڈیماکریٹی تحریک میں دو رجحانوں کے درمیان اصلی تضاد کے موازنے کے ذریعے تفصیلات پر اختلافات کے موازنے کی بہ‌نسبت کہیں زیادہ حد تک کی جا سکتی ہے ـ دوسری طرف ہمارے نظریوں کا عملی طور پر ''ایسکرا،، میں اطلاق کرنے میں ''معیشت پسندوں،، کی الجھن نے صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ اکثر ہم واقعی مختلف زبانوں میں بولتے ہیں اور اس لئے بالکل ہی شروع سے ابتدا کئے بغیر ہم لوگوں میں اتحاد و اتفاق نہیں ہو سکتا اور یہ کہ سہل‌ترین امکانی طرز میں، بہت ساری اور ٹھوس مثالوں کے ذریعے تمام ''معیشت پسندوں،، سے اپنے اختلافات کے تمام بنیادی نکتے باقاعدگی کے ساتھ ''واضح،، کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ـ میں نے اس بات کو بخوبی محسوس کرتے ہوئے ''وضاحت کرنے کی،، ایسی کوشش کرنے کا فیصلہ کیا

که اس سے کتابچے کی ضخامت بہت بڑھ جائیگی اور اشاعت میں تاخیر ہو جائیگی؛ مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟،، میں میں نے جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کرنے کا مجھے کوئی اور راستہ نظر نہیں آیا۔ چنانچہ تاخیر کی معافی کے ساتھ ساتھ میں اس کتابچے کی شدید ادبی خامیوں کی بھی معافی چاھتا ھوں۔ مجھے بڑی ھی عجلت میں کام کرنا پڑا، طرح طرح کے دوسرے کام باربار بیچ میں دخل انداز ھوتے رھے۔

مذکورہ صدر تین مسئلوں پر غورو خوض اب بھی اس کتابچے کا اصل موضوع ھے لیکن نسبتاً زیادہ عام نوعیت کے دو مسئلوں سے شروع کرنا میں نے ضروری سمجھا — ھمارے لئے ''تنقید کی آزادی،، جیسا ''معصوم،، اور ''فطری،، نعرہ سچ مچ کا نعرۂ جنگ کیوں بنے اور بلاارادہ عوامی تحریک کے تعلق سے سوشل ڈیماکریٹوں کے کردار کے بنیادی مسئلے پر بھی ھم سمجھوتہ کیوں نہیں کر پاتے۔ علاوہ ازیں سیاسی ھلچل کی کرداری صفت اور ماھیت کے بارے میں ھمارے نظریات کی وضاحت ٹریڈیونینی سیاست اور سوشل ڈیماکریٹی سیاست کے درمیان فرق کی تشریح میں بدل گئی اور تنظیمی فرائض پر اپنے نظریات کی وضاحت اناڑی پن کے طریقوں، جو کہ ''معیشت پسندوں،، کو مطمئن کرتے ھیں اور انقلابیوں کی تنظیم کے، جو ھماری رائے میں ناگزیر ھے، درمیان فرق کی تشریح میں۔ مزید یہ کہ میں ایک کل روسی سیاسی اخبار کا ''منصوبہ،، اور بھی زیادہ اصرار کے ساتھ اس لئے پیش کرتا ھوں کہ اس کے خلاف جو اعتراضات اٹھائے گئے ھیں وہ بودے ھیں اور اس لئے کہ میں نے اپنے مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟،، میں جو سوال اٹھایا تھا کہ جس تنظیم کی ھمیں ضرورت ھے اسے قائم کرنے کے لئے بیک وقت تمام سمتوں سے ھم کام کیسے شروع کریں، اس کا کوئی حقیقی جواب نہیں دیا گیا ھے۔ پھر، اختتامی حصے میں میں یہ واضح کرنے کی توقع کرتا ھوں کہ ''معیشت پسندوں،، سے فیصلہ کن قطع تعلق کا تدارک کرنے کے لئے جو کچھ ھم کر سکتے تھے وہ سب کیا، وہ قطع تعلق جو بھر کیف ناگزیر ثابت ھوا؛ یہ کہ ''ربوچیئے دیلو'' نے ایک خاص اھمیت، آپ چاھیں تو ''تواریخی،، اھمیت کہہ لیجئے، حاصل کرلی کیونکہ اس نے مکمل

اور نمایاں طریقے سے، وضعدار ''معیشت پسندی،، کا نہیں بلکہ الجھاوے اور پس و پیش کا اظہار کیا جو کہ روسی سوشل ڈیما کریسی کی تاریخ میں پوری ایک مدت کی امتیازی خصوصیت ہے؛ اور یہ کہ اس لئے ''ربوچیئے دیلو،، سے مناظرہ بھی جو ممکن ہے بادی النظر میں حد سے زیادہ تفصیلی معلوم ہو، اہمیت اختیار کر لیتا ہے، کیونکہ ہم اس وقت تک کوئی پیش قدمی نہیں کر سکتے جب تک کہ اس دور کا مکمل طور سے خاتمہ نہیں کر دیتے۔

فروری ۱۹۰۲ء — ن۔ لینن

۱

اذعانیت اور ”تنقید کی آزادی،،

ا۔ ”تنقید کی آزادی،، کے کیا معنے ہیں؟

”تنقید کی آزادی،، فی زمانہ بلاشبہ سب سے زیادہ فیشن‌ایبل نعرہ ہے، اور وہ جسے تمام ملکوں میں سوشلسٹوں اور جمہوریت‌پسندوں کے درمیان اختلافات میں بار بار سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ بادی‌النظر میں، تنازع کے فریقین میں سے ایک کی جانب سے تنقید کی آزادی کی سنجیدہ اپیلوں سے زیادہ کچھ بھی عجیب نہیں معلوم ہوگا۔ کیا بیشتر یورپی ملکوں کے اس آئینی قانون کے خلاف ترقی‌یافتہ پارٹیوں میں آوازیں اٹھائی گئی ہیں جو سائنس اور سائنسی تحقیق کی آزادی کی ضمانت کرتا ہو؟ ”یہاں کچھ نہ کچھ ضرور غلط ہوگا،، یہ اس تماشائی کا تبصرہ ہوگا جس نے ہر موڑ پر یہ فیشن‌ایبل نعرہ دوھراتے سنا ہوگا لیکن تنازع کے فریقین کے اختلافات کی اصلیت تک ابھی نہ پہنچ پایا ہو۔ ”معلوم ہوتا ہے کہ یہ نعرہ روایتی فقروں میں سے ایک ہے، جو عرفیتوں کی طرح کثرت استعمال سے جائز ہو جاتی ہیں، اور قریب قریب عوامی اصطلاحیں بن جاتی ہیں۔،،
درحقیقت یہ بات کسی سے چھپی نہیں ہے کہ آج کی بین‌الاقوامی *

---

* ضمناً واضح ہو کہ جدید سوشلزم کی تاریخ کا یہ ایک عجوبہ ہے، غالباً بےنظیر اور اپنے انداز میں تسلی‌بخش وہ یہ کہ سوشلسٹ تحریک کے اندر مختلف رجحانوں کی کشمکش قومی سے بین‌الاقوامی بن گئی ہے۔ اس سے پہلے تو لاسالیوں اور آئزناخیوں (۷) کے درمیان، گیدیوں اور امکان‌پرستوں (۸) کے درمیان، فےبئنوں (۹) اور سوشل ڈیماکریٹوں کے درمیان، اور ”نرودنایا وولیا،، (۱۰) کے حامیوں اور سوشل ڈیماکریٹوں (۱۱) کے درمیان جھگڑے خالص قومی حدبندی

سوشل ڈیماکریسی میں دو رجحانوں کی تشکیل ہوگئی ہے۔ ان رجحانوں کے درمیان جھگڑا کبھی تو بھڑک کر روشن شعلوں کی صورت اختیار کرلیتا ہے اور کبھی بجھ جاتا ہے اور رعب‌دار ''صلح کی قراردادوں،، کی راکھ میں دبے دبے دھواں دیتا رہتا ہے۔ ''نئے،، رجحان کے اصل جوہر کو، جو ''فرسودہ کٹر،، مارکسزم کی جانب ''تنقیدی رویہ،، اختیار کرتا ہے، برنشٹائن کافی واضح طور پر پیش کرچکے ہیں اور ملیران نے اس کا مظاہرہ کیا ہے۔

سوشل ڈیماکریسی کو سماجی انقلاب کی پارٹی سے تبدیل ہوکر سماجی اصلاحوں کی جمہوری پارٹی بن جانا چاہئے۔ برنشٹائن نے اس سیاسی مطالبے کو بخوبی تراشی ہوئی ''نئی،، دلیلوں اور بحث‌مباحثوں کے پورے ایک سلسلے کے گھیرے میں لےلیا ہے۔ سوشلزم کو سائنٹیفک بنیاد پر قائم کرنے کے اور تاریخ کے مادیت‌پرستانہ تصور کے نقطۂ‌نظر سے اس کی ضرورت اور اس کے ناگزیر ہونے کا مظاہرہ کرنے کے امکان سے انکار کیا۔ بڑھتی ہوئی مفلسی کی، پرولتاریائے جانے کے عمل کی اور سرمایہ‌دارانہ تضادات میں شدت پیدا ہو جانے کی صداقت سے انکار کیا، پورے تصور ہی کو، ''بنیادی مقصد،، کو ناقص قرار دےدیا اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے تصور کو قطعی مسترد کردیا۔ اعتدال‌پسندی اور سوشلزم کے درمیان اصولی تقابل سے انکار کیا۔ طبقاتی جدوجہد کے نظریے سے ان مبینہ بنیادوں پر انکار

کے اندر محدود رہے، خالصاً قومی خصوصیات کی عکاسی کرتے رہے، اور گویا کہ مختلف سطحوں میں جاری رہے۔ آج‌کل (جیسا کہ اب واضح ہے) انگریز فےبئن، فرانسیسی وزارت‌پسند (۱۲)، جرمن برنشٹائنی (۱۳) اور روسی نقاد (۱۴) — سب کا تعلق ایک ہی کنبے سے ہے، سب ایک دوسرے کی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں، ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور مل جل کر ''کٹر،، مارکسزم کے خلاف ہتھیار اٹھاتے ہیں۔ سوشلسٹ موقع‌پرستی سے اس پہلے حقیقی بین‌الاقوامی معرکے میں، بین‌الاقوامی انقلابی سوشل ڈیماکریسی غالباً اتنی تقویت حاصل کرےگی کہ اس سیاسی رجعت‌پرستی کا خاتمہ کر دے جس کا یورپ میں عرصۂ دراز سے دور دورہ تھا؟

کیا کہ اس کا قطعی جمہوری سماج پر جس میں حکومت اکثریت کی مرضی کے مطابق کی جا رہی ہو، اطلاق نہیں ہو سکتا وغیرہ۔

اس طرح انقلابی سوشل ڈیما کریسی سے بورژوا سوشل اصلاح پسندی کی جانب فیصلہ کن طریقے سے مڑ جانے کے مطالبے کے ساتھ ساتھ مارکسزم کے تمام بنیادی تصورات کی بورژوا تنقید کی جانب مڑجانے کا جو مطالبہ کیا گیا وہ کچھ کم فیصلہ کن نہ تھا۔ اس حقیقت کے پیش‌نظر کہ مارکسزم پر یہ تنقید عرصۂ دراز سے سیاسی منبر سے، یونیورسٹی کی مسندوں، بہت سارے کتابچوں میں اور علمی مقالوں کے سلسلوں میں کی جا رہی ہے، اس حقیقت کے پیش‌نظر کہ تعلیم‌یافتہ طبقوں کی پوری نوجوان نسل کی قرنوں سے اس تنقید کی فضا میں باقاعدگی سے پرورش کی گئی ہے، یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ سوشل ڈیما کریسی میں ''نیا تنقیدی،، رجحان علم و دانش کی دیوی منروا کی طرح ثابت و سالم عظیم دیوتا جوپیٹر کے سر سے پھوٹ نکلا۔ اس نئے رجحان کے ستن کو نشوونما حاصل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی، اس کو بورژوا ادب سے سوشلسٹ ادب میں پورے کا پورا منتقل کر دیا گیا۔

آئیے اب آگے بڑھیں۔ اگر برنشٹائن کی نظریاتی تنقید اور سیاسی آرزوئیں اب بھی کسی پر غیرواضح رہیں تو فرانسیسیوں نے ''نئے طریقے،، کو نمایاں طور پر ظاہر کرنے کی زحمت کی۔ اس بار بھی فرانس نے ''وہ سرزمین جہاں، کسی اور جگہ سے زیادہ، تاریخی طبقاتی لڑائیاں ہر بار انجام تک لڑی گئیں...،، (اینگلس، مارکس کی تصنیف ''لوئی بوناپارٹ کی اٹھارویں برومیئر،، کا تعارف) ہونے کی اپنی پرانی شہرت کو حق بجانب ثابت کر دیا ہے۔ فرانسیسی سوشلسٹوں نے نظریات‌سازی نہیں بلکہ عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ فرانس میں زیادہ اعلی ترقی‌یافتہ سیاسی حالات نے انہیں فوراً ''برنشٹائن‌ازم کو عملی جامہ پہنانے،، کی بمعہ اس کے تمام خمیازوں کے، اجازت دی۔ ملیران نے عملی برنشٹائن‌ازم کی بہترین مثال پیش کی ہے۔ برنشٹائن اور فولمر کا ان کی صفائی پیش کرنے اور جھنڈے پر چڑھانے کے لئے اس قدر جوش و خروش سے لپکنا بےسبب نہ تھا۔ درحقیقت اگر سوشل ڈیما کریسی، ماہیت میں، محض ایک

اصلاحی پارٹی ہے اور اس میں کھلے عام اس کو تسلیم کر لینے کی جرأت ہونی چاہئے، تو کسی بھی سوشلسٹ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بورژوا کابینہ میں شرکت کرلے، بلکہ اس کو ہمیشہ ایسا کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اگر جمہوریت کے، اصلیت میں، معنے ہیں طبقاتی اقتدار کا خاتمہ کرنا، تو پھر کیوں نہ سوشلسٹ وزیر پوری بورژوا دنیا کو طبقاتی رفاقت و شراکت پر اپنے زور خطابت سے مسحور کرے؟ مزدوروں پر پولیس کے گولی چلانے کے بعد سویں اور ہزارویں بار بھی طبقوں کی جمہوری رفاقت و شراکت کی اصل نوعیت کی قلعی کھل جانے کے بعد بھی اسے کابینہ کا ممبر کیوں نہ بنے رہنا چاہئے؟ زار کو جس کے لئے اب فرانسیسی سوشلسٹوں کے پاس دار، درے اور جلاوطنی کے (knouteur, pendeur et déportateur) سورما کے علاوہ اور کوئی نام نہیں ہے، پیغام تہنیت بھیجنے میں بہ نفس نفیس کیوں شریک نہ ہونا چاہئے؟ اور ساری دنیا کے سامنے سوشلزم کی سخت ذلت و رسوائی کا، محنت کش عوام الناس کے — جو واحد بنیاد ہے جو کہ ہماری فتح کی ضمانت کرسکتی ہے — سوشلسٹ شعور کو خراب کرنے کا انعام، حقیر اصلاحات کے لئے، درحقیقت اتنی حقیر کہ بورژوا حکومتوں سے ان سے بہت کچھ زیادہ حاصل کیا جا چکا ہے، بڑی دکھاوٹ سجاوٹ کے منصوبے ہیں!

جو جان بوجھ کر اپنی آنکھیں بند نہ کرلے یہ دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ سوشلزم میں نیا ''تنقیدی،، رجحان ایک نئی وضع کی موقع پرستی سے نہ کچھ کم ہے نہ زیادہ۔ اور اگر ہم لوگوں کو ان بھڑکیلی وردیوں سے جو وہ پہنتے ہیں یا ان بلند بانگ القاب سے جو اپنے لئے تجویز کرلیتے ہیں، نہیں بلکہ ان کے اعمال سے اور جس کی واقعی وہ وکالت کرتے ہیں اس سے پرکھیں تو یہ بات واضح ہو جائےگی کہ ''آزادئ تنقید،، کے معنے ہیں سوشل ڈیماکریسی میں موقع پرستانہ رجحان کی آزادی، سوشل ڈیماکریسی کو اصلاحاتی جمہوری پارٹی میں تبدیل کر لینے کی آزادی، سوشلزم میں بورژوا تصورات اور بورژوا عناصر داخل کرلینے کی آزادی۔

''آزادی،، ایک پرشکوہ لفظ ہے، لیکن صنعت کے لئے آزادی کے پرچم کے نیچے انتہائی غارتگرانہ لڑائیاں لڑی گئیں، محنت کی آزادی

کے جھنڈے کے نیچے محنت‌کش عوام کو لوٹ لیا گیا۔ ’’آزادئ تنقید،، کی اصطلاح کے جدید استعمال میں بھی وهی دروغ مضمر هے۔ جنھیں واقعی کامل یقین هے که انھوں نے سائنس میں ترقی کرلی هے، و، نئے نظریات کے پهلو به پهلو پرانے نظرئے جاری وساری رهنے کی آزادی کا نهیں بلکه پرانوں کی جگه نئے نظریوں کو جاری کرنے کا مطالبه کریں‌گے۔ آج ’’آزادئ تنقید زنده‌باد،، کا جو نعره سنائی دیتا هے وه تھوتھے چنے کی کھاوت کی شدت سے یاد دلاتا هے۔

هم سیدھی چڑھائی پر اور دشوار راستے سے ایک گتھے هوئے گروه کی صورت میں، ایک دوسرے کا هاتھ مضبوطی کے ساتھ پکڑے هوئے بڑھ رهے هیں۔ چاروں طرف هم دشمنوں سے گھرے هوئے هیں اور ان کی قریب قریب متواتر گوله‌باری میں همیں پیش‌قدمی کرنی هوتی هے۔ آزادانه فیصله کرکے هم دشمن سے لڑنے کی غرض سے آپس میں ملے هیں، پڑوس کی دلدل میں پسپا هونے کے لئے نهیں، جهاں بود وباش رکھنےوالے شروع هی سے همیں لعن طعن کر رهے هیں که هم نے اپنے آپ کو الگ کرکے ایک علیحده گروه بنا لیا هے اور یه که مصالحت کے راستے کے بجائے جدوجهد کا راسته اختیار کرلیا هے۔ اور اب هم میں سے کچھ نے چلانا شروع کردیا هے: آؤ دلدل کے اندر چلیں! اور جب هم ان کو شرم دلانا چاهتے هیں تو وه طعنه مارتے هیں: تم کیسے پچھڑے هوئے لوگ هو! تمهیں شرم نهیں آتی که زیاده اچھا راسته اختیار کرنے کی دعوت دینے کی آزادی سے همیں محروم کر رهے هو! — جی هاں، حضرات! آپ کو نه صرف همیں دعوت دینے کی بلکه خود جهاں جی چاهے، یهاں تک که دلدل کے اندر جانے کی آزادی هے۔ درحقیقت، همارا خیال هے که دلدل هی آپ کی مناسب جگه هے، اور وهاں پهنچنے میں آپ کو هر مدد دینے کو هم تیار هیں۔ خالی همارا هاتھ چھوڑ دو، هم سے چمٹے مت رهو اور آزادی کے پرشکوه لفظ کو بےآب نه کرو کیونکه هم بھی جهاں جی چاهے جانے کو ’’آزاد،، هیں، نه صرف دلدل کے خلاف بلکه جو دلدل کی طرف مڑ رهے هیں ان کے خلاف بھی جدوجهد کرنے کو آزاد هیں!

ب ۔ ''آزادئی تنقید،، کے نئے وکیل

اب، یہ نعرہ (''آزادئی تنقید،،) حالیہ زمانے میں ''ربوچیئے دیلو،، (شمارہ ۱۰)، ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن،، (۱۵) کے ترجمان نے سنجیدگی کے ساتھ پیش کیا ہے، نظریاتی اصولی مفروضے کی طرح نہیں، بلکہ سیاسی مطالبے کی حیثیت سے، اس سوال کے کہ ''کیا پردیس میں سرگرم عمل سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں کو متحد کرنا ممکن ہے؟،، جواب کی حیثیت سے: ''دیرپا اتحاد کے لئے، تنقید کی آزادی ضروری ہے ،، (صفحہ ۳٦)۔

اس بیان سے دو قطعی نتیجے نکلتے ہیں: (۱) یہ کہ ''ربوچیئے دیلو،، نے عموماً بین‌الاقوامی سوشل ڈیماکریسی میں موقع پرست رجحان کو اپنی پناہ میں لےلیا ہے اور (۲) یہ کہ ''ربوچیئے دیلو،، روسی سوشل ڈیماکریسی میں موقع پرستی کے لئے آزادی کا مطالبہ کرتا ہے۔ آئیے ہم ان نتیجوں پر غور کریں۔

''ربوچیئے دیلو،، بین‌الاقوامی سوشل ڈیماکریسی میں مونٹین پارٹی اور ژیروند (۱٦) کے درمیان پھوٹ کے متعلق ''ایسکرا،، اور ''زاریا،،(۱۷) کی پیش گوئی کی جانب جھکاؤ سے ''خاص طور پر،، ناخوش ہے*۔

---

* انقلابی پرولتاریہ کے اندر دو رجحانوں (انقلابی اور موقع پرست) اور اٹھارویں صدی میں انقلابی بورژوازی کے اندر دو رجحانوں (جیکوبنیوں جو مونٹین پارٹی کے نام سے موسوم تھے اور ژیروندیوں) کے درمیان موازنہ ''ایسکرا،، کے شمارہ ۲ (فروری ۱۹۰۱ء) کے ادارتی مضمون میں کیا گیا تھا۔ یہ مضمون پلیخانوف نے تحریر کیا تھا۔ کادیت (۱۸)، بیزا گلافتسی (۱۹) اور منشویک آج تک روسی سوشل ڈیماکریسی میں جیکوبین‌ازم کا بڑے شوق سے حوالہ دیا کرتے ہیں۔ لیکن سوشل ڈیماکریسی کے دائیں بازو کے خلاف پہلی بار اس تصور کو پلیخانوف نے کس طرح استعمال کیا تھا ــ اس کے بارے میں وہ خاموش رہنے کو یا اسے فراموش کر دینے کو ترجیح دیتے ہیں۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن کے لئے مصنف کا حاشیہ ــ ایڈیٹر)

''ربوچیئے دیلو،، کے ایڈیٹر کری چیفسکی لکھتے ھیں: ''عام طور سے دیکھا جائے تو مونٹین پارٹی اور ژیروند کی یہ بات جو سوشل ڈیماکریسی کی صفوں میں سنائی دیتی ھے، ایک سطحی تواریخی مثال کی حیثیت رکھتی ھے، کسی مارکسی کے قلم سے نکلی ھوئی ایک عجیب بات۔ مونٹین پارٹی اور ژیروند مختلف مزاجوں یا دانشورانہ رجحانات کی نہیں، جیسا کہ ممکن ھے، سماجی فکر کے تاریخ نویسوں کا خیال ھو، بلکہ مختلف طبقوں یا پرتوں کی — ایک طرف تو متوسط بورژوازی اور دوسری طرف پیٹی بورژوازی اور پرولتاریہ کی نمائندگی کرتے ھیں۔ مگر جدید سوشلسٹ تحریک میں طبقاتی مفادات کا کوئی ٹکراؤ نہیں ھے، پوری کی پوری سوشلسٹ تحریک، اپنی تمام مختلف صورتوں میں (کری چیفسکی کا خط کشیدہ)، جس میں انتہائی نمایاں برنشٹائنی بھی شامل ھیں، پرولتاریہ کے طبقاتی مفادات اور سیاسی اور معاشی نجات کے لئے اس کی طبقاتی جدوجہد پر مبنی ھے ،، (صفحہ ۳۳ — ۳۲)۔

جرأت مندانہ دعوی ھے یہ تو! کیا کری چیفسکی نے سنا نہیں، یہ بات ایک عرصہ پہلے واضح کی جا چکی ھے کہ حالیہ چند برسوں میں سوشلسٹ تحریک کے اندر ایک ''عالم،، طبقے کی وسیع پیمانے پر شرکت کے باعث ھی برنشٹائن ازم کے اتنی تیزی سے پھیلنے کو بڑھاوا ملا ھے؟ اور سب سے زیادہ اھم یہ کہ — ھمارے مضمون نگار نے اپنی یہ رائے کس بنیاد پر قائم کی ھے کہ ''انتہائی نمایاں برنشٹائنی،، بھی پرولتاریہ کی سیاسی اور معاشی نجات کی طبقاتی جدوجہد کو بنیاد بنا کر کھڑے ھوتے ھیں؟ کسی کو پتہ نہیں۔ انتہائی نمایاں برنشٹائنیوں کا یہ پرعزم دفاع کسی دلیل یا بحث کے سہارے نہیں کیا گیا ھے۔ ایسا معلوم ھوتا ھے کہ صاحب مضمون کا عقیدہ ھے کہ انتہائی نمایاں برنشٹائنی اپنے متعلق جو کچھ کہتے ھیں اگر وہ اسے دوھرا دے تو اس کے دعوے کو کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رھتی۔ لیکن کیا پورے ایک رجحان کو پرکھنے کی بنیاد اسی رجحان کے نمائندے اپنے متعلق جو کہتے ھیں اس کے علاوہ کسی اور چیز کو نہ بنانے سے زیادہ کوئی اور ''سطحی،، چیز بھی ھوسکتی ھے؟ پارٹی

کی نشوونما کے دو مختلف حتی کہ بعدالشرقین والی صورتوں یا راستوں پر بعد کے ”وعظ،، سے زیادہ کسی اور سطحی چیز کا تصور کیا جا سکتا ہے؟ (”ربوچیئے دیلو“، صفحہ ۳۵ — ۳۴) - جرمن سوشل ڈیماکریٹ، بہ الفاظ دگر، کامل آزادئی تنقید کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن فرانسیسی نہیں، اور ان ہی کی مثال ”عدم رواداری کی برائی،، کا مظاہرہ کرتی ہے -

اس پر ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ کری چیفسکی جو مثال پیش کرتے ہیں وہی اس حقیقت کی توثیق کر دیتی ہے کہ بعض اوقات وہی لوگ مارکسیوں کا نام اپنا لیا کرتے ہیں جو تاریخ کا تصور لفظ بہ لفظ ”ایلوِوائسکی کے انداز،، میں کیا کرتے ہیں - جرمن سوشلسٹ پارٹی کے اتحاد اور فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کی پھوٹ کی تشریح کے لئے ان ملکوں کی تاریخ کی خاص خصوصیات زیربحث لانے کی، ایک کے فوجی نیم مطلقیتی حالات کا دوسرے کی جمہوریت پسند پارلیمانیت کے حالات سے موازنہ کرنے کی، پیرس کمیون کے اثرات کا اور سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون (۲۰) کے اثرات کا موازنہ کرنے کی، دونوں ملکوں کی معاشی زندگی اور معاشی نشوونما اور ترقی کا موازنہ کرنے کی یا اس بات کی یاددھانی کرانے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں کہ ”جرمن سوشل ڈیماکریسی کے بےنظیر فروغ،، کے ساتھ ساتھ زوردار جدوجہد بھی ہوئی، جس کی سوشلزم کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی، جو نہ صرف غلط نظریوں کے خلاف تھی (میولبرگر، ڈیورنگ *، کتھیڈر سوشلسٹ (۲۳)) بلکہ غلط تدبیر (لاسال) کے خلاف

---

* جن دنوں اینگلس نے ڈیورنگ پر ضربیں لگائی تھیں، تو جرمن سوشل ڈیماکریسی کے بہت سے نمائندے موخرالذکر کے نظریات کی طرف جھکے ہوئے تھے، اور برسر عام، ایک پارٹی کانگرس میں اینگلس پر تند مزاجی، ناروداری اور غیررفیقانہ مناظروں کے الزامات عائد کئے گئے تھے - ۱۸۷۷ء کی کانگرس میں (۲۱) موست اور ان کے حامیوں نے ایک قرارداد پیش کی کہ ”Vorwärts“ (آگے) (۲۲) میں اینگلس کے مضامین کی اشاعت کی ممانعت کر دی جائے، کیونکہ ”پڑھنےوالوں کی غالب اکثریت کو وہ دلچسپ معلوم نہیں ہوتے،،، اور والتیخ نے اعلان کیا تھا کہ ان کی اشاعت سے پارٹی کو بڑا

بھی، وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ فضول ہے! فرانسیسی آپس میں اس لئے لڑتے ہیں کہ ان میں رواداری نہیں ہے؛ جرمن متحد ہیں کیونکہ وہ اچھے لوگ ہیں۔

اور ملاحظہ فرمائیے، تبحر کے اس لاجواب شہ پارے کی تخلیق کا باعث اس حقیقت کو جھٹلانا ہے کہ جو برنشٹائنیوں کے چھکے چھڑا دیتی ہے۔ اس سوال کا کہ کیا برنشٹائن کے حمایتی پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی بنیاد پر کھڑے ہیں یا نہیں، جواب صرف تواریخی تجربے سے ہی دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ فرانس کی مثال کی اس اعتبار سے سب سے زیادہ اہمیت ہے کیونکہ فرانس ہی وہ واحد ملک ہے جہاں برنشٹائنیوں نے بلا سہارے، خود اپنے پیروں پر، اپنے جرمن شرکائے کار کی پرجوش حمایت سے (جزوی طور پر روسی موقع پرستوں کی بھی؛ ملاحظہ ہو ''ربوچیئے دیلو''، شمارہ ۲ — ۳، صفحہ ۸۳ — ۸۴) کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ فرانسیسیوں کی ''ناروداری''، اپنی ''تاریخی'' اہمیت کے علاوہ (نوزدریوف کے خیال کے مطابق (۲۴))، محض اس بات کی کوشش نکلی کہ نہایت ناگوار حقائق کو گالی گلوچ کے غضب‌ناک شور میں دبا دیا جائے۔

نہ ہی ہم یہ چاہتے ہیں کہ کریچیفسکی اور ''آزادئ تنقید'' کے دوسرے بہت سارے علمبرداروں کے سامنے جرمنوں کو تحفہ بنا کر پیش کردیں۔ اگر جرمن پارٹی کی صفوں میں ''انتہائی نمایاں برنشٹائنیوں کو''، اب بھی برداشت کیا جاتا ہے تو یہ صرف اس حد تک کہ وہ ہانوویر کی قرارداد (۲۵) کے سامنے سر تسلیم خم کرتے

نقصان پہنچا ہے، یہ کہ ڈیورنگ نے بھی سوشل ڈیماکریسی کی خدمات انجام دی ہیں: پارٹی کے مفادات میں ہمیں ہر فرد کو کام میں لینا چاہئے، پروفیسر صاحبان اگر چاہتے ہیں تو مناظرے کیا کریں، لیکن ''Vorwärts'' وہ جگہ نہیں جہاں وہ کئے جائیں '' (''Vorwärts'' شمارہ ۶۵، ۶ جون ۱۸۷۷ء)۔ یہاں ہمیں ''آزادئ تنقید'' کی مدافعت کی ایک اور مثال نظر آتی ہے۔ اور ہمارے قانونی نقادوں اور غیرقانونی موقع پرستوں کے لئے، جو جرمنوں کی مثال پیش کرنے کے اتنے شوقین ہیں، اچھا ہوگا کہ وہ اس پر غور کرلیں!

هیں جس نے برنشٹائن کی ''ترمیموں،، کو پرزور طریقے سے مسترد کردیا تھا اور لیوبک کی قرارداد (۲٦) کے سامنے بھی جس میں برنشٹائن کی براہ‌راست تنبیهہ کی گئی ہے (قطع نظر اس کے کہ اس کے اظہار میں حکمت‌عملی سے کام لیا گیا ہے) - جرمن پارٹی کے مفادات کے نقطۂ نظر سے یہ بات بحث طلب ہے کہ حکمت عملی آیا مناسب تھی اور کیا، اس معاملے میں، خراب صلح اچھی لڑائی سے بہتر ہے؛ مختصر یہ کہ برنشٹائن‌ازم کو مسترد کرنے میں جو طریقے اختیار کئے گئے ان میں سے کسی ایک کے مناسب ہونے پر رائیں مختلف ہو سکتی ہیں لیکن یہ کہ جرمن پارٹی نے برنشٹائن‌ازم کو دو موقعوں پر مسترد کیا ضرور، اس حقیقت کو کوئی دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے یہ سوچنے کے کہ جرمن مثال اس نکتے کی توثیق کرتی ہے کہ ''انتہائی نمایاں برنشٹائنی سیاسی اور معاشی نجات کے لئے پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی بنیاد پر کھڑے ہیں،، معنے ہماری اپنی آنکھوں کے سامنے جو کچھ ہو رہا ہے اس کو سمجھنے سے قطعی قاصر رہنا ہے۔ *

---

* قابل غور امر یہ ہے کہ ''ربوچیئے دیلو،، نے جرمن پارٹی میں برنشٹائن‌ازم کے بارے میں ہمیشہ اپنے آپ کو محض اظہار واقعہ تک محدود رکھا ہے اور خود اپنی رائے کا اظہار کرنے سے ''پرہیز،، کیا ہے۔ مثلاً شمارہ ۳ - ۲ میں (صفحہ ٦٦) اشٹوٹ‌گارٹ کانگرس (۲۷) کی روئدادیں ملاحظہ فرمائیے جن میں تمام اختلافات کو تدبیر بنا کر چھوڑ دیا ہے اور بیان محض یہ کر دیا گیا ہے کہ غالب اکثریت سابقہ انقلابی تدبیر کی وفادار رہی۔ یا شمارہ ۵ — ۴ (صفحہ ۲۵ اور اس سے آگے) لیجئے جس میں ہانوویر کانگرس میں کی گئی تقریروں کے مفہوم کے بیان اور بیبل کی قرارداد کی نقل کے علاوہ ہمیں کچھ اور نہیں ملتا۔ برنشٹائن کے نظریات کی نمائش اور تنقید کو پھر ملتوی کر دیا گیا (جیسا کہ شمارہ ۳ — ۲ میں کیا گیا تھا) کہ اس پر ''ایک خاص مضمون،، میں روشنی ڈالی جائے گی۔ عجیب بات ہے کہ شمارہ ۵ — ۴ میں (صفحہ ۳۳) مندرجۂ ذیل عبارت ہماری نظر سے گذرتی ہے: ''...بیبل نے جن نظریات کی وضاحت کی انہیں کانگرس کی ایک بڑی اکثریت کی حمایت حاصل ہے،، اور اس کے چند سطروں

نہ ہی بات یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، ''ربوچیئے دیلو''، روسی سوشل ڈیماکریسی کے سامنے ''آزادیٔ تنقید'' کا مطالبہ کرتا اور برنشٹائن‌ازم کی صفائی پیش کرتا ہے۔ بظاہر اس نے اپنے آپ کو قائل کر لیا ہے کہ ہم نے اپنے ''ناقدوں'' اور برنشٹائنیوں کے ساتھ ناانصافی کی، لیکن کونسوں سے؟ کون؟ کہاں؟ کب؟ ناانصافی کس شکل میں کی؟ اس کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں۔ ''ربوچیئے دیلو''، کسی ایک بھی روسی نقاد یا برنشٹائنی کا نام نہیں لیتا! ہمارے پاس صرف ایک یا دو امکانی مفروضات باقی رہ جاتے ہیں۔ یا تو جس فریق کے ساتھ ناانصافی کا برتاؤ ہوا ہے وہ خود ''ربوچیئے دیلو''، کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے (اس کی تصدیق اس حقیقت سے ہو جاتی ہے کہ شمارہ ۱۰ کے دو مضمونوں میں صرف ان زیادتیوں کا حوالہ دیا گیا ہے جو ''زاریا'' اور ''ایسکرا'' نے ''ربوچیئے دیلو'' سے روا رکھی ہیں)۔ اگر معاملہ یہی ہے تو اس عجیب واقعے کی تشریح کیسے کی جائے کہ ''ربوچیئے ذیلو'' جو برنشٹائن‌ازم سے ساری یکجہتی سے اپنے آپ کو ہمیشہ اس قدر پرزور انداز میں لاتعلق ظاہر کرتا ہے، ''انتہائی نمایاں برنشٹائنیوں'' کی اور آزادیٔ تنقید کی صفائی میں کچھ کہے بغیر اپنی صفائی پیش نہیں کرسکا؟ یا کوئی تیسرے افراد ہیں جن سے ناانصافی کا برتاؤ کیا گیا ہے۔ اگر صورت حال یہ ہے تو پھر وہ کیا اسباب ہوسکتے ہیں کہ ان کا نام ظاہر نہیں کیا گیا؟

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ''ربوچیئے دیلو''، آنکھ مچولی کا

کے بعد: ''...ڈیوڈ نے برنشٹائن کے نظریات کی صفائی پیش کی... سب سے پہلے تو انھوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ... برنشٹائن اور ان کے دوست، چاہے انھوں نے کچھ کہا اور کیا ہو (نقل مطابق اصل!)، طبقاتی جدوجہد کی بنیاد پر کھڑے ہیں...'' یہ عبارت دسمبر ۱۸۹۹ء میں لکھی گئی تھی، اور ستمبر ۱۹۰۱ء میں ''ربوچیئے دیلو''، نے، بظاہر اب بیبل کے درست ہونے پر اعتماد نہ کرتے ہوئے، ڈیوڈ کے نظریات کو خود اپنے نقطۂ نظر کی حیثیت سے پیش کر دیا!

وھی کھیل کھیلے جا رہا ہے جو وہ (جیسا کہ ھم مندرجہ ذیل سطروں میں دیکھیں گے) اپنے قیام کے روز اول ھی سے کھیلتا آیا ہے۔ اور جس ''آزادئی تنقید،، کی اتنی ڈینگیں ھانکی گئی ھیں اس کے پہلے عملی اطلاق پر ھمیں مزید غور کرنا چاھئے۔ درحقیقت اس نے فوراً ھی گھٹ گھٹا کر نہ صرف تمام تنقید سے احتراز کی بلکہ اپنے آزادانہ خیالات کے اظہار سے بھی قطعی احتراز کی صورت اختیار کرلی۔ وھی ''ربوچیئے دیلو،، جو روسی برنشٹائن‌ازم کا نام لینے سے یوں کنی کاٹتا ھے جیسے کہ وہ (استاروور کے نہایت موزوں الفاظ میں) کوئی شرمناک بیماری ھو، اس بیماری کے علاج کے لئے اس بیماری کی جرمن قسم کے لئے تازہ‌ترین جرمن نسخہ لفظ بہ لفظ نقل کرنے کا مشورہ دیتا ہے! تنقید کی آزادی کی جگہہ — غلامانہ (اس سے بھی خراب: بندر کی سی) نقل! جدید بین‌الاقوامی موقع‌پرستی کا وھی سماجی اور سیاسی متن قومی خصوصیات کے مطابق طرح طرح کی شکلوں میں ظاھر ھوتا ہے۔ ایک ملک میں موقع‌پرست عرصہ دراز سے ایک علیحدہ پرچم لیکر سامنے آ جاتے ھیں، دوسرے میں وہ نظریے کو تو نظر انداز کر دیتے ھیں اور عملاً انتہاپسند سوشلسٹوں کی پالیسی پر چلتے ھیں، کسی تیسرے میں انقلابی پارٹی کے کچھ ممبر بھاگ کر موقع‌پرستی کے ڈیرے میں پہنچ جاتے ھیں اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ھیں، اصولوں کے لئے اور نئی تدبیر کے لئے کھلی جدوجہد سے نہیں بلکہ رفتہ رفتہ، غیرمرئی اور اگر، یوں کہا جا سکے تو، اپنی پارٹی میں بلاخوف سزا کھوٹ پیدا کرکے؛ چوتھے کسی ملک میں، ایسے ھی بھگوڑے ایسے ھی طریقے، سیاسی غلامی کی تاریکی میں، اور ''قانونی،، اور ''غیرقانونی،، سرگرمی کے قطعی انوکھے امتزاج کے ساتھ، استعمال کرتے ھیں وغیرہ۔ تنقید کی اور برنشٹائن‌ازم کی آزادی کی روسی سوشل ڈیماکریٹوں کو متحد کرنے کی ایک شرط کی حیثیت سے بات کرنا اور یہ واضح نہ کرنا کہ روسی برنشٹائن‌ازم نے اپنے آپ کو کس شکل میں ظاھر کیا ہے اور اس سے خاص طور پر کیا نتائج برآمد ھوئے ھیں، کچھ نہ کہنے کی غرض سے بولے چلے جانے کے مترادف ہے۔

آئیے ہم خود کوشش کرکے، چاہے مختصر الفاظ ہی میں سہی، یہ بتائیں کہ ''ربوچیئے دیلو،، کیا کہنا نہیں چاہتا تھا (یا جو شاید اس کے فہم و ادراک سے بالاتر تھا)۔

ج - روس میں تنقید

جس نکتے پر ہم غور کر رہے ہیں اس کے تعلق سے روس کی خاص امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ایک طرف تو مزدور طبقے کی بلا ارادہ تحریک کے اور دوسری طرف مارکسزم کی جانب ترقی‌پسند رائے عامہ کے موڑ کے بالکل شروع ہی میں مشترک دشمن (فرسودہ سماجی اور سیاسی عالمی نقطۂ نظر) کے خلاف جدوجہد کے لئے ایک مشترک جھنڈے کے نیچے نمایاں طور پر وضع وضع کے عناصر مل بیٹھے تھے۔ ہمارا اشارہ ''قانونی مارکسزم،، کے عروج کے زمانے کی طرف ہے۔ عام طور سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ قطعی عجیب و غریب مظہر تھا جس کے ۱۸۸۰ء کی دہائی میں یا ۱۸۹۰ء کی دہائی کے شروع میں ممکن ہونے پر کوئی بھی یقین نہیں کرتا۔ ایک ایسے ملک میں جہاں حکمرانی مطلق العنانی کی ہو، اخبارات مکمل طریقے سے حلقہ بگوش ہوں، بے‌لگام سیاسی رجعت‌پسندی کے دور میں جبکہ سیاسی بے‌چینی اور احتجاج کی خفیف سی نشو ونما باعث سزا ہوتی ہو، انقلابی مارکسزم کا نظریہ اچانک سینسرشدہ ادب میں اپنا راستہ بنالیتا ہے اور، اگرچہ گول مول زبان میں واضح کیا گیا تھا، مگر تمام ''متعلقہ،، لوگ اسے سمجھ لیتے ہیں۔ صرف (انقلابی) نرودنایا وولیا کے نظریے کو ہی جیسا کہ عموماً ہوتا ہے، اس کے داخلی ارتقا کا مشاہدہ کئے بغیر، خطرناک سمجھنے کا حکومت نے اپنے آپ کو عادی بنا لیا تھا، اور اس کے خلاف جو بھی تنقید کی جاتی اس پر وہ خوش ہوا کرتی۔ اس سے پہلے کہ حکومت محسوس کرتی کہ کیا ہو گیا ہے اور سینسر کرنےوالوں کی بے ہنگم فوج کی فوج اور پولیس‌والوں کو نئے دشمن کا پتہ چلتا اور وہ اس پر ٹوٹ پڑتے (ہمارے روسی معیاروں کے مطابق) خاصا، قابل لحاظ وقت گزر گیا۔ اس دوران میں مارکسی کتابیں ایک کے بعد ایک شائع ہوئیں۔ مارکسی رسالے اور

اخبارات کی داغ بیل ڈالی گئی، قریب قریب ہر شخص مارکسی بن گیا، مارکسیوں کی چاپلوسی کی جاتی، مارکسیوں کی درباداری کی جاتی اور مارکسی ادب کی غیرمعمولی، فوری فروخت پر کتاب کے ناشر باغ باغ ہوا کرتے تھے۔ اس لئے یہ بالکل قدرتی بات تھی کہ مارکسی نوآموزوں میں جو اس فضا میں گرفتار ہو گئے تھے، ''مصنف جس کو گھمنڈ ہو گیا تھا...،، (۲۸) ایک سے زیادہ تھے۔

اس دور کا اب ہم قصہ ماضی کی طرح ٹھنڈے دل سے ذکر کرسکتے ہیں۔ یہ کوئی راز نہیں ہے کہ وہ مختصر دور جس میں مارکسزم ہمارے ادب کی سطح پر پھلی پھولی تھی، انتہاپسند اور نہایت ہی اعتدال‌پسند نظریات کے درمیان اتحاد عمل سے شروع ہوا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ موخرالذکر بورژوا جمہوریت‌پسند تھے۔ بعض لوگ اس نتیجے پر (جس کی بعد میں ان کے ''تنقیدی،، ارتقا سے اس قدر نمایاں طریقے سے تصدیق ہو گئی) اس وقت ہی پہنچ گئے تھے جبکہ یہ ''اتحاد عمل،، ابھی جاری و ساری تھا*۔

صورت جب یہ ہے تو کیا وہ انقلابی سوشل ڈیماکریٹ جو مستقبل کے ''ناقدوں،، سے اتحاد عمل کر بیٹھے تھے، بعد کی ''گڑبڑ،، کے لئے خاص ذمہ‌دار نہیں؟ یہ سوال، مثبت جواب کے ساتھ بعض اوقات ان لوگوں کی زبانی سننے میں آتا ہے جن کا نظریہ حد سے زیادہ جامد ہے۔ لیکن یہ لوگ قطعی طور پر غلطی پر ہیں۔ صرف وہی لوگ جنہیں اپنے آپ پر یقین نہیں ہوتا، ناقابل اعتبار لوگوں تک سے عارضی اتحاد عمل کرنے سے خائف ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے اتحادوں کے بغیر ایک بھی سیاسی پارٹی موجود نہیں رہ سکتی تھی۔ قانونی مارکسیوں سے ملاپ اپنی طرح سے پہلا حقیقی سیاسی اتحاد عمل تھا جس میں روسی سوشل ڈیماکریٹ شامل ہوئے۔ اسی اتحاد عمل کی بدولت نرودازم پر حیرت‌انگیز تیز رفتاری سے فتح حاصل ہو گئی

---

* یہ اشارہ تولین کے ایک مضمون کی طرف ہے جو استرووے کے خلاف لکھا گیا تھا۔ یہ مضمون ایک انشائیہ بعنوان ''بورژوا ادب میں مارکسزم کا عکس،، پر مبنی تھا۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن کے لئے مصنف کا حاشیہ۔ ایڈیٹر)

اور مارکسی تصورات (اگرچہ بگڑی ہوئی صورت میں) دور دور تک پھیل گئے۔ علاوہ ازیں یہ اتحاد عمل ''شرائط،، سے قطعی بے نیاز ہو کر نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی شہادت ۱۸۹۵ء میں مارکسی مجموعے ''روس کی معاشی نشو و نما کے سوال پر مسالہ،، (۲۹) کو۔ سینسر کے جلانے سے ملتی ہے۔ اگر قانونی مارکسیوں سے ادبی سمجھوتے کا سیاسی اتحاد سے موازنہ کیا جا سکتا ہے تو پھر اس کتاب کا سیاسی صلح نامے سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔

ان بن، یقیناً، اس لئے نہیں ہوئی کیونکہ ''اتحادی،، بورژوا جمہوریت پسند ثابت ہوئے۔ اس کے برعکس موخر الذکر رجحان کے نمائندے سوشل ڈیما کریسی کے قدرتی اور پسندیدہ ساتھی ہیں، اس کے جمہوری فرائض کے، جو روس میں پائے جانے والے حالات نے پیش پیش کر دئے تھے، تعلق کی حد تک۔ لیکن اس قسم کے اتحاد عمل کی ایک لازمی شرط یہ ہونی چاہئے کہ مزدور طبقے پر سوشلسٹوں کو یہ ظاہر کرنے کا پورا موقع حاصل ہو کہ اس کے مفادات بورژوازی کے مفادات کے عین برعکس ہیں۔ لیکن برنشٹائنیوں اور ''تنقیدی،، رجحان نے، جس کی جانب قانونی مارکسیوں کی اکثریت نے رجوع کیا تھا، سوشلسٹوں کو اس موقع سے محروم کردیا اور مارکسزم کو بگاڑ کر، سماجی تضادات کو کند کرنے کے نظریے کی وکالت کرکے، سماجی انقلاب کے اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے تصور کو بے معنے قرار دے کر، مزدور طبقے کی تحریک اور طبقاتی جدوجہد کو گھٹا کر تنگ ٹریڈیونین ازم اور چھوٹی موٹی، بتدریج اصلاحات کے لئے ''حقیقت پسندانہ'' جدوجہد بنا کر سوشلسٹ شعور کی کمر ہمت توڑ دی۔ یہ سوشلزم کے حق آزادی سے بورژوا جمہوریت کے انکار اور اس کے نتیجے میں اس کے حق وجود سے انکار کے مترادف تھا۔ عملاً اس سے مراد مزدور طبقے کی نوزائدہ تحریک کو اعتدال پسندوں کا دم چھلا بنا ڈالنے کی کوشش کرنی تھی۔

قدرتاً، ایسے حالات میں ان بن ہوجانا ضروری تھا۔ لیکن روس کی ''انوکھی'' خصوصیت کا اظہار اس حقیقت میں ہوا کہ اس ان بن کے معنے محض یہ ہوئے کہ سوشل ڈیما کریٹ سب سے زیادہ پہنچ والے اور سب سے زیادہ پھیلے ہوئے ''قانونی'' ادب میں سے غائب کر دئے گئے۔ ''سابق

مارکسی،، جنھوں نے ''تنقید کا پرچم،، اٹھا لیا تھا، اور جنھوں نے مارکسزم کو ''مسمار،، کرنے کی قریب قریب اجارہ‌داری حاصل کر لی تھی، پنجے جما کر اس ادب سے چمٹ گئے۔ ''کٹرپن کی مخالفت،، اور ''آزادئی تنقید زندہ باد!،، (جسے اب ''ربوچیئے دیلو،، دوھرا رھا ھے) جیسے نعرے فوراً ھی فیشن بن گئے، اور یہ حقیقت کہ اس فیشن کا مقابلہ نہ سینسر کر سکا نہ پولیس، اس سے واضح ھے کہ مشہور و معروف برنشٹائن کی (ھیروسٹراٹسانی معنوں میں مشہور و معروف) تصنیف کے تین روسی ایڈیشن شائع ھوئے اور اس حقیقت سے کہ برنشٹائن، جناب پروکوپووچ اور دوسروں کی تصانیف کی سفارش زوباتوف نے کی تھی (''ایسکرا،، شمارہ ۱۰) (۳۰)۔ سوشل ڈیماکریٹوں پر اب جو فرض عائد ھوا تھا وہ بجائے خود مشکل تھا اور قطعی خارجی رکاوٹوں نے اسے ناقابل یقین حد تک زیادہ مشکل بنا دیا تھا — یہ فرض تھا نئے رجحان کا مقابلہ کرنے کا۔ یہ رجحان ادب کے دائرے تک ھی محدود نہیں رھا۔ ''تنقید،، کی جانب رجحان کے ساتھ ساتھ عملی کام کرنے‌والے سوشل ڈیماکریٹوں میں ''معیشت‌پسندی،، سے بھی لگاوٹ پیدا ھوگئی تھی۔

قانونی تنقید اور غیرقانونی ''معیشت‌پسندی،، کے درمیان تعلق اور ان کا ایک دوسرے پر انحصار جس طرح پیدا ھوا اور بڑھا وہ بطور خود ایک دلچسپ موضوع ھے، ایسا کہ جو ایک خاص مضمون کا مرکزی خیال بن‌سکتا ھے۔ یہاں ھمیں صرف اس بات کو پیش نظر رکھنا چاھئے کہ یہ تعلق بلاشبہ موجود تھا۔ ''عقائدنامہ،، کی جو بدنامی ھوئی تھی اور جو اس کا حصہ تھی اس کا سبب ھی وہ صاف بیانی تھی کہ جس سے وہ اس تعلق کو ضبط تحریر میں لایا اور ''معیشت‌پسندی،، کے بنیادی سیاسی رجحان کو واضح کربیٹھا — مزدور معاشی جدوجہد کرتے رھیں (ٹریڈیونینی جدوجہد کہنا زیادہ درست ھوگا، کیونکہ موخرالذکر میں خصوصی طور پر مزدور طبقے کی سیاست کا احاطہ بھی ھوجاتا ھے) اور سیاسی ''جدوجہد،، کےلئے مارکسی دانشور طبقے کو اعتدال‌پسندوں میں گھل مل جانے دو۔ چنانچہ ''عوام میں،، ٹریڈیونینی کام کے معنے تھے اس فرض کے پہلے حصے کی تکمیل، جبکہ قانونی تنقید کے معنے دوسرے حصے کی تکمیل

کے تھے۔ یہ بیان ''معیشت پسندی،، کے خلاف ایسا بہترین ہتھیار تھا کہ، اگر ''عقائدنامہ،، نہ ہوتا تو ایجاد کئے جانے کے قابل تھا۔

''عقائد نامہ،، ایجاد نہیں کیا گیا تھا بلکہ مصنفوں کی بغیر اجازت اور شاید ان کی مرضی کے خلاف بھی شائع کیا گیا تھا۔ بہرحال راقم الحروف نے، جس نے اس نئے ''پروگرام،، کو دن کی روشنی میں گھسیٹ لانے میں حصہ لیا تھا* شکوے اور طعنے سنے ہیں کہ مقرر کے خیالات کے خلاصے کی نقلیں تقسیم کی گئی تھیں جنھیں ''عقائدنامہ،، کا نام دے دیا گیا بلکہ احتجاج کے ساتھ اخبارات میں شائع بھی کر دیا گیا! اس واقعہ کا حوالہ ہم یہاں اس لئے دے رہے ہیں کہ اس سے ہمارے ''معیشت پسندوں،، کی نہایت مخصوص صفت کا پتہ چلتا ہے — اشاعت کا خوف۔ یہ عام ''معیشت پسندوں،، کی صفت ہے اور صرف ''عقائد نامہ،، کے مصنفوں ہی کی نہیں ہے۔ اس کو ''معیشت پسندی،، کے سب سے زیادہ صاف گو اور دیانت دار ترجمان ''ربوچایا میسل،، (۳۳) اور ''ربوچیئے دیلو،، نے (جو ''Vademecum'e،، (۳۴) میں ''معیشت پسندوں،، کی دستاویزات کی اشاعت پر برہم تھا) واضح کیا و نیز کیئف کمیٹی نے جس نے دو سال ہوئے کہ اپنے ''Profession de foi،، (۳۵) کے بمعہ اس کی تردید** شائع

---

* یہ اشارہ ''عقائد نامہ،، کے خلاف سترہ کا احتجاج سے ہے۔ راقم الحروف نے اس احتجاج کا مسودہ تیار کرنے میں حصہ لیا تھا (اواخر ۱۸۹۹ء) (۳۱)۔ یہ احتجاج اور ''عقائد نامہ،، ۱۹۰۰ء کی بہار میں پردیس میں شائع ہوئے تھے۔ ملاحظہ ہو ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کا احتجاج،،۔ محترمہ کسکووا کے تحریر کردہ مضمون سے (غالباً ''بیلوئے،، (۳۲) میں) اب معلوم ہو گیا ہے کہ ''عقائد نامہ،، کی مصنفہ وہ تھیں اور یہ کہ جناب پروکوپووچ ان دنوں پردیس میں ''معیشت پسندوں،، میں نہایت ممتاز تھے۔ (۱۹۰۷ء کے ایڈیشن کے لئے مصنف کا حاشیہ۔ ایڈیٹر)۔

** جہاں تک ہمیں علم ہے کیئف کمیٹی کی ترکیب تب سے اب تک تبدیل ہو چکی ہے۔

کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا، اور ''معیشت پسندی،، کے انفرادی طور پر بہت سے دوسرے نمائندوں نے۔

آزادیٔ تنقید کے وکیلوں کا تنقید سے اس قدر خوفزدہ ہونے کی تاویل محض ان کی مکاری قرار نہیں دی جاسکتی (اگرچہ بعض اوقات مکاری سے بھی بلاشبہ کام لیا جاتا ہے: نئے رجحان کی نوخیز اور ابھی کمزور کونپلوں کو مخالفوں کی زد میں چھوڑ دینا کوتاہ‌اندیشی ہوگی) - جی نہیں، ''معیشت پسندوں،، کی اکثریت تمام نظریاتی مباحثوں، فریقی اختلافات، وسیع سیاسی مسائل، انقلابیوں کو منظم کرنے کے منصوبوں وغیرہ کو پرخلوص ناراضگی کی نظر سے دیکھتے ہیں (جیسا کہ ''معیشت پسندی،، کی خاصیت کے پیش نظر انہیں دیکھنا ہی چاہئے) - ''یہ سب کچھ پردیس میں مقیم لوگوں پر چھوڑ دو!،، مجھ سے ایک خاصے وضعدار ''معیشت پسند،، نے ایک روز کہا، اور اس طرح نہایت ہی عام (اور پھر خالص ٹریڈیونینی) نظریے کا اظہار کیا -- ہمارا تعلق مزدور طبقے کی تحریک سے، یہاں، اپنی اپنی جگہوں میں مزدوروں کی تنظیموں سے ہے۔ باقی سب تو محض فلسفیوں کی ایجاد ہے، ''نظریے کو حد سے زیادہ چڑھانا ہے،، جیسا کہ اس خط کے تحریر کرنےوالوں نے واضح کیا تھا جو کہ ''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۱۰ کی آواز میں اپنی آواز ملاکر ''ایسکرا،، نے شمارہ ۱۲ میں شائع کیا تھا۔

اب سوال اٹھتا ہے: روسی ''تنقید،، اور روسی برنشٹائن‌ازم کی جب یہ انوکھی خصوصیات ہیں تو ان لوگوں کا فرض کیا ہونا چاہئے تھا جو عملی طور پر موقع‌پرستی کی مخالفت کرنے کی جستجو کر رہے تھے، محض زبانی نہیں۔ پہلے تو انہیں وہ نظریاتی کام پھر سے شروع کرنے کی کوششیں کرنی چاہئے تھیں جو قانونی مارکسزم کے دور میں شروع ہی ہوا تھا اور جو پھر سے ان ساتھیوں کے کندھوں پر آن پڑا تھا جو روپوش ہوکر کام کر رہے تھے۔ ایسے کام کے بغیر تحریک کی کامیاب نمو غیرممکن تھی۔ دوسرے ان کو قانونی ''تنقید،، کی سرگرمی کے ساتھ مخالفت کرنی چاہئے تھی جوکہ قابل لحاظ پیمانے پر لوگوں کے ذہن گمراہ کر رہی تھی۔ تیسرے انہیں عملی تحریک میں پراگندگی اور تذبذب پیدا کرنے کی اپنے پروگرام

اور اپنی تدبیر کی تحقیر کی ہر شعوری یا غیرشعوری کوشش کو بےنقاب کرتے اور اس کی تردید کرتے ہوئے، عملاً مخالفت کرنی چاہئے تھی۔

یہ کہ ''ربوچیئے دیلو،، نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا، سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس حقیقت پر جس کا سب کو بخوبی علم ہے ہمیں مندرجۂ ذیل سطور میں تفصیل سے اور مختلف پہلوؤں سے بحث کرنے کا موقع ملے گا۔ لیکن فی‌الحال ہم اس نمایاں تضاد کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں جو ''آزادئی تنقید،، کے مطالبے اور ہماری دیسی تنقید اور روسی ''معیشت‌پسندی،، کی مخصوص صفات کے درمیان موجود ہے۔ اس قرارداد کی عبارت پر ایک نظر ہی ڈالنی کافی ہوگی جس میں ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن،، نے ''ربوچیئے دیلو،، کے نقطۂ نظر کی تائید کی ہے۔

''سوشل ڈیماکریسی کی مزید نظریاتی نشو و نما کے مفادات میں ہم پارٹی کی تحریروں میں سوشل ڈیماکریٹی نظریے پر تنقید کی آزادی کو جہاں تک ممکن ہو وہاں تک اس لئے قطعی ضروری تصور کرتے ہیں کہ تنقید اس نظریے کے طبقاتی اور انقلابی کردار کے خلاف نہیں جاتی ،، (''دو کانفرنسیں،، ، صفحہ ۱۰)۔

اور سبب؟ یہ قرارداد ''اپنے پہلے حصے میں برنشٹائن پر لیوبک پارٹی کانگرس کی قرارداد سے مطابقت رکھتی ہے،،... اپنے بھولپن میں ''یونینی،، یہ مشاہدہ کرنے میں ناکام رہے کہ اس نقالی میں وہ کیسی مفلسی کی توثیق کی دلالت کر رہے ہیں۔ ''لیکن... اپنے دوسرے حصے میں یہ آزادئی تنقید پر لیوبک پارٹی کانگرس سے کہیں زیادہ پابندی عائد کر دیتی ہے ،،۔

''پردیسی انجمن،، کی قرارداد تو پھر کیا روسی برنشٹائنیوں کے خلاف ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر لیوبک کا حوالہ قطعی بےمعنے ہوگا۔ لیکن یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ ''آزادئی تنقید پر پابندی عائد کر دیتی ہے ،،۔ اپنی ہانوویر کی قرارداد منظور کرتے ہوئے جرمنوں نے ایک ایک نکتہ لیکر ٹھیک وہی ترمیمیں مسترد کیں جو

برنشٹائن نے پیش کی تھیں، جبکہ اپنی لیوبک کی قرارداد میں انھوں نے بذات خود برنشٹائن کو، ان کا نام لیکر تنبیہ کی تھی۔ لیکن ہمارے ''آزاد،، نقال روسی ''تنقید،، اور روسی ''معیشت پسندی،، کے ایک بھی مظہر کی جانب خاص طور سے ایک بھی اشارہ نہیں کرتے۔ اس کا ذکر اس طرح چھوڑ جانے کے پیش نظر، نظریے کے طبقاتی اور انقلابی کردار کے محض حوالے سے غلط تاویلیں پیش کرنے کا کہیں زیادہ وسیع امکان باقی رہ جاتا ہے خصوصاً اس صورت میں جبکہ ''پردیسی انجمن،، ''نام نہاد معیشت پسندی،، کو موقع پرستی سے تعبیر کرنے سے انکار کر رہی ہے (''دو کانفرنسیں،،، صفحہ ۸، پیرا گراف اول)۔ لیکن یہ سب تو برسبیل تذکرہ تھا۔ خاص بات قابل غور یہ ہے کہ روس میں انقلابی سوشل ڈیما کریٹوں کے سلسلے میں موقع پرستوں کا رویہ جرمنی میں ان کے رویے کے قطعی برعکس ہے۔ اس ملک میں جیسا کہ ہم جانتے ہیں، انقلابی سوشل ڈیما کریٹ، جو کچھ موجود ہے اس کو برقرار رکھنے کے حامی ہیں — پرانا پروگرام اور تدبیر، جن کا سب کو عام طور پر علم ہے اور کئی قرنوں کے تجربے سے ان کی تمام‌تر تفصیل کے ساتھ وضاحت ہو گئی ہے۔ لیکن ''نقاد،، تبدیلیاں متعارف کرنے کے خواہشمند ہیں اور چونکہ یہ نقاد خفیف اقلیت میں ہیں، اور چونکہ وہ اپنی ترمیمیت پسندانہ کوششوں میں نہایت بزدل ہیں، اس لئے ''جدتوں،، کو خالی مسترد کر دینے تک اپنے آپ کو محدود رکھنے میں اکثریت کی نیت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن روس میں نقاد اور ''معیشت پسند،، ہی یہ چاہتے ہیں کہ جو کچھ موجود ہے اس کو برقرار رکھا جائے: ''نقاد،، ہم سے توقع کرتے ہیں کہ انھیں ہم مارکسی سمجھتے رہیں اور انھیں ''آزادئ تنقید،، کی ضمانت کر دیں جو ان کو پوری کی پوری حاصل ہے (کیونکہ درحقیقت انھوں نے پارٹی کے کسی وضع کے تعلقات کو کبھی تسلیم نہیں کیا تھا*، اور، اس کے علاوہ، ہمارے ہاں کبھی

---

* عام پارٹی کے تعلقات اور پارٹی کی روایات کی غیرموجودگی کی حقیقت ہی سے، جو بطور خود روس اور جرمنی کے درمیان بنیادی فرق کی نمائندگی کرتی ہے، ہوشمند سوشلسٹوں کو آگاہی ہو جانی چاہئے

بھی کوئی عموماً تسلیم‌شدہ پارٹی ادارہ نہیں تھا جو کہ تنقید کی آزادی پر ''پابندی،، لگا سکتا ھو، خواہ وہ ھدایت کے ذریعے ھی کیوں نہ ھوتی)۔ ''معیشت‌پسند،، چاھتے ھیں کہ ''موجودہ تحریک کے خودسختارانہ کردار،، کو انقلابی تسلیم کرلیں (''ربوچیئے.دیلو،، شمارہ ۱۰، صفحہ ۲۵)، یعنی جو کچھ موجود ھے اس کے ''جائز ھونے کو،، تسلیم کر لیا جائے۔ وہ چاھتے ھیں کہ ''نظریات ساز،، تحریک کو اس راستے سے ''موڑنے،، کی کوشش نہ کریں جس کا ''تعین مادی عناصر اور مادی ماحول کے عمل باھمی سے ھوتا ھے،، (''ایسکرا،، شمارہ ۱۲ میں ''خط،،)۔ وہ اس جدوجہد کو مطلوبہ کی حیثیت سے تسلیم کرانا چاھتے ھیں ''جسے موجودہ حالات میں چلانا مزدوروں کے‌لئے ممکن ھے،،، اور واحد ممکن جدوجہد کی حیثیت سے اسے ''جسے آجکل وہ درحقیقت چلا رھے ھیں،، (''ربوچایا میسل،، کا ''علیحدہ ضمیمہ،، (۳٦) صفحہ ۱۴)۔ ھم انقلابی سوشل ڈیما کریٹ، اس

تھی کہ اندھےپن سے نقالی نہ کریں۔ لیکن یہاں ایک مثال موجود ھے کہ روس میں ''تنقید کی آزادی،، کتنی دور تک جاسکتی ھے۔ روسی نقاد جناب بلگاکوف آسٹریائی نقاد ھرٹس کی یوں گوشمالی کرتے ھیں: ''باوجودیکہ ھرٹس نے جو نتیجے اخذ کئے ھیں وہ آزادانہ کئے ھیں، مگر اس نکتے پر (امداد باھمی کی انجمنوں کے مسئلے پر) وہ لگتا ھے کہ اپنی پارٹی کی رایوں سے زیادہ ھی وابستہ نظر آتے ھیں، اور اگرچہ وہ تفصیل میں اس سے اتفاق نہیں کرتے لیکن وہ مشترک اصول کو مسترد کرنے کی جرأت نہیں کرپاتے،، (''سرمایہ‌داری اور زراعت،،، جلد ۲، صفحہ ۲۸۷)۔ سیاسی اعتبار سے غلام بنائی ھوئی ایک ریاست کی رعایا، جس میں ایک ھزار کی آبادی میں سے نو سو ننانوے میں سیاسی تابعداری رگ وریشے میں بسی ھوئی ھے اور جو پارٹی کی عزت اور پارٹی تعلقات کے تصور سے قطعی بےنیاز ھیں ایک آئینی ریاست کے باشندے کی نہایت نخوت سے سرزنش کرتی ھے کہ وہ ''اپنی پارٹی کی رایوں سے زیادہ ھی وابستہ نظر آتے ھیں،،! واقعی ھماری غیرقانونی تنظیموں کے پاس سوائے اس کے کچھ اور کرنے کو نہیں ھے کہ آزادئ تنقید پر قراردادیں مرتب کریں...

کے برعکس، بلاارادیت کی پرستش سے غیرمطمئن ہیں، یعنی اس سے جو کہ ''فی الحال،، موجود ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ پچھلے چند برسوں سے جس تدبیر کا دور دورہ رہا ہے اسے تبدیل کیا جائے۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ''اس سے پہلے کہ ہم متحد ہوں اور اس لئے کہ ہم متحد ہوسکیں، ہمیں حدبندی کے تمام مستحکم اور متعین خطوط کھینچ لینے چاہئیں،، (''ایسکرا،، کی اشاعت کا اعلان ملاحظہ فرمائیے)۔ مختصر یہ کہ جرمن اس کے حامی ہیں جو کہ موجود ہے اور تبدیلیوں کو مسترد کرتے ہیں۔ ہم اس کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں جو موجود ہے اور اس کی تابعداری کو اور اس سے مصالحت کو مسترد کرتے ہیں۔

جرمن قراردادوں کے ہمارے ''آزاد،، نقال اس ''خفیف،، فرق کو دیکھ لینے میں ناکام رہ گئے۔

د۔ نظریاتی جدوجہد کی اہمیت پر اینگلس کے خیالات

''استدلال کشی، نظریہ پرستی،،، ''پارٹی کا ہڈیوں کے پنجر میں تبدیل ہوجانا — جو کہ فکر پر نہایت شدید احتیاطی پابندیاں عائد کرنے کا ناگزیر انجام ہوتا ہے،، — یہ ہیں وہ دشمن جن کے خلاف ''رابوچیئے دیلو،، میں ''آزادئ تنقید،، کے مجاہد علمبرداروں نے ہتھیار اٹھائے ہیں۔ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ مسئلہ سر فہرست لے آیا گیا ہے اور ہم اس میں صرف ایک اور کو شامل کرلینے کی تجویز پیش کرتے ہیں:

اور اس کو پرکھنے والے کون ہیں؟

ہمارے سامنے ناشرین کے دو اعلانات ہیں۔ ایک ''پردیسی روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن کے ترجمان جریدے — ''رابوچیئے دیلو،، کا پروگرام،، ہے (''رابوچیئے دیلو،، کے شمارہ ۱ سے لیکر چھاپا ہوا) اور دوسرا '' ''محنت کی نجات،، کے گروہ (۳۷) کی مطبوعات کے دوبارہ اجرا کا اعلان''۔ دونوں پر ۱۸۹۹ء کی تاریخ ہے، جبکہ ''مارکسزم کا بحران،، زیربحث آئے ایک عرصہ ہوچکا تھا۔ اور ہم کیا دیکھتے ہیں؟ اس مظہر کا کوئی حوالہ یا نیا ترجمان اس مسئلے پر کیا

2—1390

رویه اختیار کرنے والا ھے اس کے متعلق کوئی قطعی بیان پہلے اعلان میں ھم فضول تلاش کرتے رھیں‌گے - نظریاتی کام اور اب جو فوری فرائض اس کو درپیش ھیں ان کے بارے میں ایک لفظ بھی نہ تو اس پروگرام میں ملتا ھے نہ اس کے ضمیموں میں جو ۱۹۰۱ء میں ''پردیسی انجمن،، کی تیسری کانگرس (۳۸) نے منظور کئے تھے (''دو کانفرنسیں،، صفحہ ۱۸ — ۱۵) - اس پورے عرصے میں ''ربوچیئے دیلو،، کی مجلس ادارت نے نظریاتی مسئلوں کو اس حقیقت کے باوجود نظرانداز کیا کہ یہی وہ مسئلے تھے جنھوں نے ساری دنیا میں تمام سوشل ڈیماکریٹوں کے ذھن میں ھیجان پیدا کر رکھا تھا -

اس کے برعکس دوسرے اعلان میں سب سے پہلے، حالیہ چند برسوں میں نظریے سے دلچسپی میں کمی آنے کی جانب اشارہ کیا گیا ھے، ''پرولتاریہ کی انقلابی تحریک کے نظریاتی پہلو پر خبرداری کے ساتھ توجہ دینے،، کا قطعی مطالبہ کیا گیا ھے اور ھماری تحریک کے ''برنشٹائنی اور دوسرے انقلاب‌دشمن رجحانات کی بےرحمانہ تنقید،، کی دعوت دی گئی ھے - ''زاریا،، کے آج تک کے شمارے واضح کرتے ھیں کہ اس پروگرام کی کس طرح تعمیل کی گئی ھے -

اس طرح ھم دیکھتے ھیں کہ فکر کو ھڈیوں کا پنجر بنا دینے وغیرہ کے بارے میں بلندبانگ فقرے نظریاتی فکر کے ارتقا سے لاتعلقی اور بےمائیگی کو چھپائے ھوئے ھیں - روسی سوشل ڈیماکریٹوں کا واقعہ عام یورپی مظہر کی برملا وضاحت کرتا ھے (جو عرصہ ھوا کہ جرمن مارکسی بھی سمجھ چکے ھیں) کہ جس آزادئی تنقید کے جھنڈے گاڑے جا رھے ھیں اس سے مراد ایک نظریے کو دوسرے سے بدلنا نہیں بلکہ ھر طرح کے مربوط اور سوچے سمجھے نظریے سے آزادی حاصل کرنا ھے؛ اس میں کسی ایک فلسفے سے ناوابستگی اور اصول کا فقدان مضمر ھے - جنھیں ھماری تحریک کی اصلی حالت سے ذرا بھی واقفیت ھے، یہ دیکھے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مارکسزم کے وسیع پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ نظریاتی سطح ایک حد تک گر بھی گئی ھے - نہایت کم بلکہ یہاں تک کہ نظریاتی تربیت کے قطعی فقدان‌والے لوگوں کی خاصی تعداد تحریک میں اس کی عملی اھمیت اور اس کی عملی کامیابیوں کے باعث شامل ھوگئی - اس سے ھم اندازہ

کرسکتے ھیں کہ ''ربوچیئے دینو،، کتنی بے تکی بات کرتا ھے جبکہ وہ بڑی شان کے ساتھ مارکس کے اس بیان کا حوالہ دیتا ھے کہ ''ایک درجن پروگراموں کی بہ‌نسبت حقیقی تحریک کا ھر قدم زیادہ اھم ھوتا ھے،، (۳۹)۔ نظریاتی بدنظمی کے دور میں ان الفاظ کو دوھرانا کسی کے جنازے میں سوگواروں کو یہ دعا دینے کے مترادف ھے کہ یہ مبارک دن بار بار آئے۔ علاوہ ازیں مارکس کا یہ قول گوتھا پروگرام (۴۰) پر ایک خط میں سے لیا گیا ھے جس میں انھوں نے اصولوں کی تشکیل میں کسی ایک فلسفے سے ناوابستگی کی سخت مذمت کی ھے۔ پارٹی لیڈروں کو مارکس نے لکھا تھا کہ اگر آپ کو متحد ھونا ھی ھے تو پھر تحریک کے عملی مقاصد کی تسکین کے لئے معاھدے کرلیجئے، لیکن اصولوں پر کسی قسم کی سودے‌بازی مت ھونے دیجئے، نظریاتی ''مراعات،، مت دیجئے۔ یہ تھا مارکس کا تصور اور اس کے باوجود ھم میں ایسے لوگ ھیں جو — ان کے نام پر — نظریے کی اھمیت کو اصل سے کم کرکے بیان کرنے کے متلاشی ھیں!

انقلابی نظریے کے بغیر کوئی انقلابی تحریک نہیں ھوسکتی۔ اس تصور پر ایک ایسے وقت میں حد سے زیادہ زوردار طریقے سے اصرار نہیں کیا جاسکتا جبکہ موقع‌پرستی کے فیشن‌ایبل پرچار اور عملی سرگرمی کی محدودترین صورتوں پر جان چھڑکنے کا چولی دامن کا ساتھ ھو رھا ھے۔ حالانکہ روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے لئے نظریے کی اھمیت تین اور اسباب کے باعث بڑھ جاتی ھے، جنھیں اکثر فراموش کر دیا جاتا ھے: اول تو اس حقیقت کی وجہ سے کہ ھماری پارٹی محض تشکیل کے دور میں ھے، اس کے خد و خال ابھی بس واضح ھونے شروع ھی ھوئے ھیں اور انقلابی فکر کے دیگر رجحانات سے جو تحریک کو صحیح راستے سے بھٹکانے کے درپے ھیں، اپنا حساب بے‌باق کرنے سے ابھی تک وہ بہت دور ھے۔ اس کے برعکس عین ماضی قریب میں غیرسوشل ڈیما کریٹی انقلابی رجحانات کا احیا دیکھنے میں آیا تھا (یہ ایک ایسی حالت کا رونما ھونا تھا جس کے بارے میں ایکسیلروڈ نے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ھوا کہ ''معیشت‌پسندوں،، کو خبردار کیا تھا)۔ ایسے حالات میں پہلی نظر میں جو چیز ''غیراھم،،

غلطی معلوم ہوتی ہے، ممکن ہے وہی انتہائی افسوسناک نتائج کا باعث ہو اور صرف کوتاہ‌نظر ہی فریقی جھگڑوں اور رنگ خیال کے باریک فرق میں سختی سے تمیز کرنے کو نامناسب یا فضول تصور کر سکتے ہیں ۔ آئندہ کئی برس تک روسی سوشل ڈیما کریسی کی قسمت کا انحصار ممکن ہے انہیں میں سے کسی نہ کسی ''رنگ،، کی تقویت پر ہو ۔

دوسرے، سوشل ڈیما کریٹی تحریک اپنے جوہر اصلی کے اعتبار سے ایک بین‌الاقوامی تحریک ہے ۔ اس کے معنے نہ صرف یہ ہیں کہ ہمیں اپنے ملک میں جارحانہ قوم‌پرستی کا تدارک کرنا چاہئے بلکہ یہ کہ ایک نوخیز ملک میں ابتدائی منزل میں تحریک صرف اسی صورت سے کامیاب ہو سکتی ہے جبکہ وہ دوسرے ملکوں کے تجربوں سے استفادہ کرے ۔ ان تجربوں سے استفادہ کرنے کے لئے ان سے محض روشناس ہونا یا تازہ‌ترین قراردادوں کو محض نقل کر لینا کافی نہیں ہوتا ۔ جو چیز چاہئے ہوتی ہے وہ ان تجربوں کا تنقیدی جائزہ لینے کی اور اپنے طور پر ان کی آزمائش کرنے کی صلاحیت ہے ۔ وہی جو یہ محسوس کرتا ہے کہ مزدور طبقے کی جدید تحریک کس قدر زبردست پیمانے پر بڑھ گئی ہے اور اس کی شاخیں پھوٹ نکلی ہیں، یہ سمجھ‌پائے گا کہ اس فرض کو انجام دینے کےلئے نظریاتی قوتوں اور سیاسی (و نیز انقلابی) تجربے کا کتنا بڑا ذخیرہ درکار ہوتا ہے ۔

تیسرے، روسی سوشل ڈیما کریسی کے قومی فرائض ایسے ہیں کہ دنیا کی دوسری کسی سوشلسٹ پارٹی کو درپیش نہیں ہوئے تھے ۔ آگے چل کر موقع آئے گا تو ہم ان سیاسی اور تنظیمی فرائض پر روشنی ڈالیں‌گے جو پوری قوم کو مطلق‌العنانی کے جوئے سے نجات دلانے کا کام ہمارے اوپر عائد کرتا ہے ۔ اس موقع پر تو ہم محض یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ہراول کے مجاہد کے فرائض کی تکمیل وہی پارٹی کر سکتی ہے جس کی ہدایت سب سے زیادہ ترقی‌یافتہ نظریہ کر رہا ہو ۔ ٹھوس طریقے سے اس کے معنے سمجھنے کے لئے قارئین کو روسی سوشل ڈیما کریسی کے ہرتسن، بلینسکی، چرنیشیفسکی اور ۱۸۷۰ء کی دہائی کے انقلابیوں میں سے جگمگاتے ستارے جیسے پیش‌روؤں کو یاد کرلینا چاہئے ۔ انہیں اس عالمگیر اہمیت پر غور

کرنا چاھئے جو اب روسی ادب حاصل کرتا جا رھا ھے - انھیں...
خیر اتنا ھی کافی ھوگا!

سوشل ڈیماکریٹی تحریک میں نظریے کی اھمیت کے بارے میں ۱۸۷۴ء میں اینگلس نے کیا کہا تھا، آئیے ھم اس کا اقتباس پیش کریں - سوشل ڈیماکریسی کی عظیم جدوجہد کی، اینگلس دو (سیاسی اور معاشی) صورتیں نہیں، جیسا کہ ھم لوگوں میں رواج ھے، بلکہ تین تسلیم کرتے ھیں اور نظریاتی جدوجہد کو پہلی دو کے برابر ھی رکھتے ھیں - جرمن مزدور طبقے کی تحریک کو، جو عملی اور سیاسی اعتبار سے طاقتور ھو گئی تھی، ان کی ھدایات، آج کل کے مسئلوں اور تنازعوں کے نقطۂ نظر سے اس قدر سبق آموز ھیں کہ ھم امید کرتے ھیں کہ "Der deutsche Bauernkrieg" * کی جو عرصۂ دراز سے ایک کمیاب کتاب ھو گئی ھے، ان کی تمہید میں سے ایک طویل اقتباس پیش کرنے پر قارئین ھم سے ناراض نہیں ھوں گے:

"جرمن مزدوروں کو باقی یورپ کے مزدوروں پر دو اھم فوقیتیں حاصل ھیں - اول تو یہ کہ وہ یورپ کی سب سے زیادہ نظریاتی قوم سے متعلق ھیں - اور انھوں نے اس نظریاتی احساس کو جسے جرمنی کے نام نہاد "تعلیم‌یافتہ" طبقوں نے قریب قریب مکمل طریقے سے گنوا دیا ھے، برقرار رکھا ھے - جرمن فلسفے، خصوصاً ھیگل کے فلسفے کے بغیر، جو جرمن سائنٹیفک سوشلزم کا پیش‌رو ھے جو کہ کبھی بھی وجود میں آنےوالی واحد سائنٹیفک سوشلزم ھے، یہ کبھی عالم وجود میں نہ آتی - مزدوروں میں نظریاتی احساس کے بغیر یہ سائنٹیفک سوشلزم ان کے جسم و جان کا یوں حصہ کبھی نہ ھوتی جیسے کہ اب ھے - اس سے کس قدر بےحساب فائدہ پہنچا ھے اس کو، ایک طرف تو، ھر طرح کے نظریے کی جانب اس بےنیازی میں دیکھا جاسکتا ھے جو کہ ان خاص اسباب میں سے ایک ھے جن کے

---

* Dritter Abdruck, Leipzig 1875. Verlag der Genossenschafts-buchdruckerei ("جرمنی میں کسانوں کی جنگ" - تیسرا ایڈیشن - کواپریٹو ناشرین، لیپزگ، ۱۸۷۵ء - ایڈیٹر)

باعث انگریزوں کے مزدور طبقے کی تحریک، الگ الگ یونینوں کی شاندار تنظیم کے باوجود اس قدر سست رفتاری سے رینگ رینگ کر آگے بڑھتی ھے؛ دوسری طرف اس شرارت اور پراگندگی میں جو پرودھون‌ازم نے اپنی اصل شکل میں فرانسیسیوں اور بلجیمیوں میں اور باکونین کے ھاتھوں اور بھی بگاڑی ہوئی شکل میں، اسپینیوں اور اطالویوں میں پھیلائی۔

''دوسرا فائدہ یہ ھے کہ تاریخ وار دیکھا جائے تو مزدوروں کی تحریک میں جرمن قریب قریب سب سے آخر میں آئے تھے۔ جس طرح کہ جرمن نظریاتی سوشلزم یہ بات کبھی ھرگز فراموش نہیں کرےگی کہ وہ سین سائمن، فورئیے اور اووین — ان تین حضرات کے کندھوں پر ٹکی ھوئی ھے جو اپنے تمام‌تر عجیب وغریب تصورات اور خیالی پلاؤ کے باوجود ھر وقت اور زمانے کے ممتازترین مفکروں میں اپنی جگہ بنا گئے ھیں اور جن کی فکر رسا نے بےشمار چیزوں کا پہلے سے اندازہ لگا لیا تھا، جن کے درست ھونے کو ھم اب سائنٹیفک اعتبار سے ثابت کر رھے ھیں — اسی طرح جرمنی میں عملی مزدور تحریک کو یہ کبھی ھرگز بھی نہ بھولنا چاھئے کہ اس نے برطانوی اور فرانسیسی تحریکوں کے کندھوں کا سہارا لیکر نشوونما حاصل کی ھے، یہ کہ ان کے مہنگے داموں حاصل کئے ھوئے تجربے کو اس نے محض استعمال کیا اور اب ان کی غلطیوں سے، جو کہ ان کے اپنے زمانے میں بیشتر ناگزیر تھیں، بچ سکتے تھے۔ برطانوی ٹریڈیونینوں اور فرانسیسی مزدوروں کی سیاسی جدوجہد کی مثال کے بغیر، خاص طور سے پیرس کمیون کی پیدا کی ھوئی زبردست لہر کے بغیر ھم اب کہاں ھوتے؟

''جرمن مزدوروں کی تعریف کرنی چاھئے کہ انھوں نے اپنے ھاں کی کیفیت کی سہولتوں سے نہایت سمجھ بوجھ کے ساتھ فائدہ اٹھایا ھے۔ جب سے مزدوروں کی تحریک وجود میں آئی ھے تب سے پہلی بار جدوجہد تینوں سمتوں — نظریاتی، سیاسی اور عملی و معاشی (سرمایہ‌داروں کا مقابلہ) — سے ھم‌آھنگی اور تعلق باھمی کے ساتھ اور باقاعدہ طریقے سے کی جا رھی ھے۔ اسی میں، گویا کہ چاروں طرف

سے ایک ھی نکتے کی سمت میں حملے ھی میں، جرمن تحریک کی قوت اور ناقابل تسخیر ھونے کی کیفیت مضمر ھے۔

''ایک طرف تو اس فائدہ‌مند صورت حال کے اور دوسری طرف انگریزی تحریک علیحدہ ھونے کی مخصوص صفات اور فرانسیسی تحریک زبردستی کچل دی جانے کے باعث جرمن مزدور فی الحال پرولتاری جدوجہد کے ھراول دستے میں پہنچ گئے ھیں۔ اس قابل احترام مقام پر رھنے کی، حالات انھیں کب تک اجازت دیں گے، اس کے بارے میں کوئی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن ھمیں امید کرنی چاھئے کہ جب تک وہ وھاں ھیں، اپنے فرائض شایان شان طریقے سے ادا کریں گے۔ جدوجہد اور ھلچل کے ھر میدان میں اس کا مطالبہ ھے کہ کوششیں دوچند کر دی جائیں۔ رھنماؤں کا خاص طور پر فرض ھوگا کہ وہ تمام نظریاتی مسئلوں کے بارے میں ھمیشہ سے زیادہ واضح بصیرت حاصل کریں، دنیا کے بارے میں پرانے نظریے سے ورثے میں ملنے‌والے روایتی جملوں کے اثر سے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ آزاد کرلیں اور یہ بات اپنے ذھن میں متواتر رکھیں کہ سوشلزم کا، چونکہ وہ ایک سائنس ھو گئی ھے، مطالبہ ھے کہ اس پر ایک سائنس کی طرح ھی عمل کیا جائے یعنی یہ کہ اس کا مطالعہ کیا جاتا رھے۔ کام یہ ھوگا کہ اس طرح جو سمجھ بوجھ حاصل ھو اس کو ھمیشہ سے زیادہ واضح کرکے مزدور جنتا میں اور بھی زیادہ جوش و خروش کے ساتھ پھیلایا جائے، پارٹی اور ٹریڈیونینوں، دونوں کی تنظیم ھمیشہ سے زیادہ مستحکم طریقے سے متحد کر دی جائے...

''اگر جرمن مزدور اس طریقے سے ترقی کریں گے تو ٹھیک یہ تو نہیں ھوگا کہ وہ تحریک کی سربراھی کریں — اس تحریک کے مفاد میں یہ ھرگز نہیں ھے کہ کسی مخصوص ملک کے مزدور اس کے آگے آگے چلیں — لیکن صف جنگ میں ان کو قابل احترام مقام ضرور حاصل رھے گا۔ اور جب یا تو غیرمتوقع شدید آزمائشیں یا اھم واقعات ان سے زیادہ جرأت، زیادہ عزم اور توانائی کا مطالبہ کریں گے تو وہ اس معرکے کے لئے تیار مسلح کھڑے ھوں گے۔''

اینگلس کے اقوال پیغمبرانہ ثابت ھوئے۔ چند ھی برسوں کے اندر جرمن مزدوروں کو سوشلسٹ دشمن ھنگامی قانون کی شکل میں، غیرمتوقع

شدید آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اور ان آزمائشوں کا مقابلہ کرنے جب وہ کھڑے ہوئے تو معرکے کےلئے مسلح تھے اور ان سے فتح و نصرت کے ساتھ گزر جانے میں کامیاب ہوئے۔

روسی پرولتاریہ کو اس سے بھی زیادہ بےحساب شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑےگا۔ اس کو ایک ایسے دیو سے لڑنا پڑےگا جس کے سامنے ایک آئین‌والے ملک کا سوشلسٹ‌دشمن ہنگامی قانون محض بالشتیہ معلوم ہوگا۔ تاریخ نے اب ہمیں ایک فوری فرض سے دوچار کر دیا ہے جو کہ کسی ملک کے پرولتاریہ کو درپیش ہونے‌والے تمام فوری فرائض میں سب سے زیادہ انقلابی ہے۔ نہ صرف یورپ بلکہ (اب کہا جا سکتا ہے کہ) ایشیا کے رجعت‌پسندوں کے سب سے زیادہ مضبوط قلعے کو مسمار کرنے کے اس فرض کی تکمیل روسی پرولتاریہ کو بین‌الاقوامی انقلابی پرولتاریہ کا ہراول بنا دیگی۔ اور ہمیں حق پہنچتا ہے کہ یہ اعزاز حاصل کرنے کو شمار میں لے آئیں، جو ہم سے پہلے آنے‌والے، ۱۸۷۰ء کی دہائی کے انقلابیوں نے پہلے ہی کر لیا تھا، بشرطیکہ ہم اپنی تحریک میں جو ہزاروں گنی زیادہ وسیع اور زیادہ گہری ہے، ویسی ہی پرعزم اور پرزور لگن کی روح پھونکنے میں کامیاب ہو جائیں۔

۲

عوام‌الناس کی بلاارادیت اور سوشل ڈیماکریٹوں کا شعور

ہم کہہ چکے ہیں کہ ہماری تحریک میں جو کہ ۱۸۷۰ء کی دہائی کی تحریک سے زیادہ وسیع اور زیادہ گہری ہے، ویسی ہی پرعزم اور پرزور لگن کی روح پھونکی جانی چاہئے۔ درحقیقت، ہمارے خیال میں اب تک کسی نے بھی اس بات پر شبہ نہیں کیا ہے کہ آجکل کی تحریک، کی قوت عوام‌الناس کی (خصوصاً صنعتی پرولتاریہ کی)

بیداری میں مضمر ہے اور یہ کہ اس کی کمزوری انقلابی رہنماؤں کے شعور اور پیش قدمی کی کمی میں۔

لیکن پچھلے دنوں ایک ہوش ربا دریافت ہوئی ہے جس سے اس مسئلے پر اب تک کے تمام مروجہ نظریات کے مسترد ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ یہ دریافت ''ربوچیئے دیلو،، نے کی ہے جس نے ''ایسکرا،، اور ''زاریا،، سے اپنے مناظرے میں الگ الگ نکات پر اعتراضات کرنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہیں رکھا بلکہ اور زیادہ گہرے نصب العین — ''بلاارادہ اور شعوری طور پر ''باضابطہ،، عنصر کی نسبتی اہمیت کے مختلف تخمینوں،، کو ''عام اختلافات رائے،، پر محمول کرنے کی کوشش کی۔ ''ربوچیئے دیلو،، نے اپنی فرد جرم ''نشوونما کے معروضی یا بلاارادی عنصر کی اہمیت کو اصل سے کم کرکے بیان کرنے،، کی شکل میں عائد کی*۔ اس پر ہمارا کہنا ہے: ''ایسکرا،، اور ''زاریا،، سے مناظرے کا اگر اس سے زیادہ اور کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے کہ ''ربوچیئے دیلو،، کو یہ ''عام اختلافات رائے،، سوجھے، تو صرف اسی سے ہمیں قابل لحاظ اطمینان ہو جائیگا، اتنا اہم ہے یہ نکتہ اور اس قدر واضح طور پر اس سے آجکل کے ان نظریاتی اور سیاسی اختلافات کے اصل جوہر پر روشنی پڑتی ہے جو کہ روسی سوشل ڈیماکریٹوں میں موجود ہیں۔

اس وجہ سے شعور اور بلاارادیت کے درمیان تعلق کا سوال اس قدر زبردست عام دلچسپی کا ہے اور اس وجہ سے اس مسئلے پر زیادہ تفصیل سے غور کرنا چاہئے۔

۱ - بلاارادہ تلاطم کا آغاز

گذشتہ باب میں ہم نے اشارہ کیا ہے کہ ۱۸۹۰ء کی دھائی کے وسط میں روس کے تعلیم‌یافتہ نوجوان مارکسزم کے نظریوں میں کس قدر عام طریقے سے محو تھے۔ اسی دور میں ۱۸۹۶ء کی سینٹ‌پیٹرس‌برگ

---

* ''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۱۰، ستمبر ۱۹۰۱ء، صفحات ۱۷ — ۱۸ - خط کشیدہ ''ربوچیئے دیلو،، کا۔

کی مشہور صنعتی جنگ (۲۱) کے بعد جو ہڑتالیں ہوئیں انہوں نے ایسی ہی عمومی خاصیت اختیار کرلی تھی۔ پورے روس میں ان کے پھیلے ہوئے ہونے سے نئی بیداری لانےوالی مقبول عام تحریک، کی گہرائی صاف طور پر واضح ہو گئی، اور اگر ہم ''بلاارادی عنصر،، کی بابت کرتے ہیں تو پھر، یقیناً، ہڑتال کی یہی وہ تحریک ہے جسے سب سے پہلے اور مقدم، بلاارادی تصور کرنا چاہئے۔ لیکن بلاارادیت اور بلاارادیت میں فرق ہوتا ہے۔ روس میں ۱۸۷۰ء اور ۱۸۶۰ء کی دہائیوں میں (اور یہاں تک کہ انیسویں صدی کے پہلے نصف میں بھی) ہڑتالیں ہوتی تھیں اور ان کے ساتھ ساتھ مشینوں وغیرہ کو ''بلاارادہ،، تباہ و برباد بھی کر ڈالا گیا تھا۔ ان ''بغاوتوں،، سے موازنہ کریں تو ۱۸۹۰ء کی دہائی کی ہڑتالوں کو ''شعوری،، تک کہا جا سکتا ہے، اس مدت میں مزدور طبقے کی تحریک نے جو ترقی کی تھی اس کو وہ اس حد تک نمایاں کر دیتی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''بلاارادی عنصر،، اصلیت میں، شعور کی ناسکمل صورت سے زیادہ یا کم کسی اور چیز کو ظاہر نہیں کرتا۔ ابتدائی دور کی بغاوتیں بھی ایک حد تک شعور کی بیداری کا اظہار کیا کرتی تھیں۔ اس نظام کے مستقل ہونے پر مزدوروں کا مدتوں پرانا اعتقاد ختم ہونے لگ گیا تھا جو ان کو کچلا کرتا تھا، اور انہوں نے... میں یہ تو نہیں کہونگا کہ اجتماعی مزاحمت کو سمجھنا بلکہ اس کی ضرورت کو، ارباب اختیار کے سامنے غلامانہ طریقے سے سر تسلیم خم کرنا ترک کرکے، محسوس کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن پھر بھی اس میں جدوجہد کی بہ‌نسبت جان پر کھیل کر اور انتقام کے جذبے کے تحت پھوٹ پڑنے کی نوعیت زیادہ تھی۔ ۱۸۹۰ کی دہائی کی ہڑتالوں نے شعور کی زیادہ جھلکیاں دکھائیں؛ متعین مطالبے پیش کئے گئے، ہڑتال کا وقت سوچ بچار کے مقرر کیا گیا، دوسری جگہوں کی صورتوں اور مثالوں کو زیر بحث لایا گیا، وغیرہ۔ بغاوتیں مظلوموں کی محض مزاحمت کی حیثیت رکھتی تھیں، جبکہ باقاعدہ ہڑتالیں طبقاتی جدوجہد کی ابتدائی صورت تھیں، مگر صرف ابتدائی صورت۔ ان ہڑتالوں پر اگر بجائے خود غور کیا جائے تو وہ محض ٹریڈ یونین کی جدوجہد کی حیثیت رکھتی تھیں، ابھی تک سوشل ڈیما کریٹی

جدوجہد نہیں بنی تھیں۔ انہوں نے مزدوروں اور مالکوں کے درمیان مخالفت بیدار ہونے کی نشاندھی کی؛ لیکن پورے جدید سیاسی اور سماجی نظام سے ان کے مفادات کی ناقابل مصالحت مخالفت کا مزدوروں کو شعور نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا؛ یعنی ان کا ابھی تک سوشل ڈیماکریٹی شعور نہیں تھا۔ ان معنوں میں، ۱۸۹۰ء کی دھائی کی ہڑتالیں، ''بغاوتوں،، کے مقابلے میں زبردست ترقی کا اظہار کرنے کے باوجود، خالصاً بلاارادی تحریک رہیں۔

ہم نے کہا ھے کہ مزدوروں میں سوشل ڈیماکریٹی شعور ہو ھی نہیں سکتا تھا۔ اسے ان میں باھر سے لانا پڑتا۔ تمام ملکوں کی تاریخ ظاھر کرتی ھے کہ مزدور طبقہ، خالصاً خود اپنی کوشش سے، محض ٹریڈیونینی شعور — یعنی یہ عقیدہ کہ یونینوں میں باھم دگر ملنا، مالکوں سے لڑنا اور حکومت کو ضروری مزدور قوانین وغیرہ منظور کرنے کے لئے مجبور کرنے کی کوشش کرنا ضروری ھے، پیدا کرنے کی اھلیت رکھتا ھے *۔ سوشلزم کے نظریے نے، مگر، ان فلسفیانہ، تواریخی اور معاشی نظریوں سے نمو پائی جو مالدار طبقوں کے تعلیم یافتہ نمائندوں نے، دانشوروں نے وضع کئے تھے۔ اپنے سماجی رتبے کے اعتبار سے جدید سائنٹیفک سوشلزم کے بانی، مارکس اور اینگلس خود بورژوا دانشور طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی طرح سے، روس میں، سوشل ڈیماکریسی کا نظریاتی فلسفہ مزدور طبقے کی تحریک کی بلاارادہ نمو سے قطعی غیرمتعلق طریقے سے ابھرا؛ انقلابی سوشلسٹ دانشوروں میں فکر کی قدرتی اور ناگزیر نشوونما کے نتیجے میں یہ ابھرا تھا۔ زیربحث مدت، ۱۸۹۰ء کی دھائی کے وسط میں، یہ فلسفہ نہ صرف ''محنت کی نجات،، کے گروہ کے مکمل طریقے سے مرتبہ

---

* ٹریڈیونین ازم ''سیاست،، کو مکمل طریقے سے خارج نہیں کرتی، جیسے کہ بعضوں کا خیال ھے۔ ٹریڈیونینوں نے کچھ سیاسی (لیکن سوشل ڈیماکریٹی نہیں) ھلچل اور جدوجہد ھمیشہ کی ھے۔ ٹریڈیونینی سیاست اور سوشل ڈیماکریٹی سیاست کے فرق پر ھم اگلے باب میں غور کرینگے۔

پروگرام کی نمائندگی کرتا تھا، بلکه اس نے روس میں انقلابی نوجوانوں کی اکثریت کو اپنا حامی بھی بنا لیا تھا۔

چنانچه ہمارے پاس دونوں چیزیں تھیں، محنت کش عوام‌الناس کی بلاارادہ بیداری، باشعور زندگی اور باشعور جدوجہد کی جانب ان کی بیداری بھی اور انقلابی نوجوان بھی، جو سوشل ڈیما کریٹی نظریے سے آراسته تھے اور مزدوروں کی جانب زور لگا کر بڑھ رہے تھے۔ اس سلسلے میں عام طور پر فراموش کر دی جانےوالی (اور نسبتاً غیر معروف) حقیقت بیان کر دینی خاص طور پر اہم ہے کہ اگرچہ اس دور کے ابتدائی سوشل ڈیما کریٹ معاشی ہنچل نہایت جوش و خروش سے چلایا کرتے تھے (اس سرگرمی میں حقیقی معنوں میں ان کارآمد ہدایات سے روشنی حاصل کرکے جو "ہلچل پر" ناسی ایک کتابچے میں، جوکه ابھی مسودے ہی کی صورت میں تھا، درج تھیں)، لیکن اس کو وہ اپنا واحد فرض تصور نہیں کیا کرتے تھے۔ اس کے برعکس، بالکل شروع ہی سے انہوں نے روسی سوشل ڈیما کریسی کے لئے انتہائی دوررس تاریخی فرائض، عموماً، اور مطلق‌العنانی کا تختہ پلٹنے کا فریضہ، خصوصاً، متعین کر دئے تھے۔ چنانچہ ۱۸۹۵ء کے آخر میں سوشل ڈیما کریٹوں کے سینٹ پیٹرس‌برگ کے گروہ نے، جس نے "مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین" (۳۲) کی بنا ڈالی تھی، "ربوچیئے دیلو" نام کے ایک اخبار کا پہلا شمارہ تیار کیا تھا۔ یہ شمارہ چھاپے خانے میں جانے کے لئے تیار ہی ہوا تھا کہ ۸ دسمبر ۱۸۹۵ء کی شب کو، اس گروہ کے ایک رکن اناتولی وانیئف* کے گھر پر پولیس نے چھاپه مار کر اس پر قبضہ کر لیا تھا، چنانچہ

---

* ا۔ ا۔ وانیئف نے تپ‌دق کے عارضے سے، جو انہیں جلاوطنی سے قبل جیل‌خانے میں قید تنہائی کے دوران میں لاحق ہو گئی تھی، ۱۸۹۹ء میں، مشرقی سائبیریا میں انتقال کیا۔ یہی وجه ہے کہ ہم نے مندرجۂ بالا اطلاع کو شائع کرنا ممکن تصور کیا، جس کے قابل اعتبار ہونے کی ہم ضمانت کرتے ہیں کیونکہ ہمیں یہ ان حضرات سے ملی ہے جو ا۔ ا۔ وانیئف سے قریبی طور پر اور براہ‌راست واقف تھے۔

''ربوچیئے دیلو،، کے پہلے شمارے کو دن کی روشنی ھی دیکھنی نصیب نہ ھوئی۔ اس شمارے کے اداریے میں (جسے آج سے شائد تیس برس بعد کوئی ''روسکایا استارینا،، (۴۳) محکمہ' پولیس کے محافظ خانے سے ڈھونڈ کر نکالے) روس کے مزدور طبقے کے تاریخی فرائض کا خاکہ پیش کیا گیا تھا اور ان میں سیاسی آزادی کے حصول کو سرفہرست رکھا گیا تھا۔ اسی شمارے میں ایک مضمون بعنوان ''ھمارے وزراً کیا سوچ رہے ھیں؟،، بھی شامل تھا جو ابتدائی تعلیمی کمیٹیوں کے پولیس کے ھاتھوں کچل دئے جانے کے بارے میں تھا۔ ان کے علاوہ سینٹ پیٹرس‌برگ سے اور روس کے دوسرے حصوں سے آئے ھوئے خطوط تھے (مثلاً یاروسلاول گیبرنیہ میں مزدوروں کے قتل عام پر ایک خط (۴۴))۔ ۱۸۹۰ء کی دھائی کے روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی، اگر ھمیں غلطفہمی نہیں ھے تو یہ ''پہلی کوشش،، خالص مقامی اخبار نہیں تھا، اس سے بھی کم ''معاشی،، ، بلکہ اس کا مقصد ہڑتال کی تحریک کو مطلق‌العنانی کے خلاف انقلابی تحریک سے متحد کرنا اور سوشل ڈیما کریسی کی حمایت میں ان سب کو جیت لینا تھا جو رجعت‌پسند ظلمت‌پرستی کی پالیسی سے کچلے ھوئے تھے۔ اس دور کی تحریک کی صورت حال سے جسے بھی ذرا واقفیت حاصل ھوگی اس بات پر شبہ نہیں کریگا کہ اس قسم کے اخبار کا دارالخلافے کے مزدوروں اور انقلابی دانشوروں نے پرجوش خیرمقدم کیا ھوتا اور اس کی اشاعت کثیر ھوتی۔ اس مہم کی ناکامی سے محض یہ ظاھر ھوا کہ اس دور کے سوشل ڈیما کریٹ اپنے انقلابی تجربے اور عملی تربیت کی کمی کے باعث فوری ضرورتیں پوری نہ کر سکے۔ ''سینٹ پیٹرس‌برگسکی ربوچی لستوک،، (۴۵) اور خصوصاً ''ربوچایا گزیتا،، اور روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کے جو ۱۸۹۸ء کے موسم بہار میں قائم کی گئی تھی، ''مینی‌فسٹو،، کے بارے میں بھی یہی کہنا چاھئے۔ اس طرح تیار نہ رہنے پر ھم یقینی طور پر اس زمانے کے سوشل ڈیما کریٹوں کو قصوروار ٹھہرانے کا تو خواب بھی نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اس تحریک سے مستفید ھونے اور اس سے عملی سبق حاصل کرنے کے لئے ھمیں فرداً فرداً ھر غلطی کے اسباب اور اھمیت کو مکمل طور سے سمجھ لینا چاھئے۔ اس لئے یہ بات ثابت

کرنی بہت ھی ضروری ھے کہ سوشل ڈیما کریٹوں میں سے، جو ۱۸۹۵ — ۹۸ء کی مدت میں سرگرم عمل تھے، کچھ (ممکن ھے کہ شاید اکثریت) ان دنوں بھی، ''بلاارادہ،، تحریک کے بالکل شروع ھی میں، انتہائی وسیع پروگرام اور مجاھدانہ تدبیر کا لائحہ عمل لیکر سامنے آنے کو بجا طور پر ممکن تصور کرتے تھے * - بیشتر انقلابیوں میں تربیت کی کمی، جو پوری طرح قدرتی مظہر تھا، کسی قسم کے خاص خدشات پیدا نہیں کرتی - اگر فرائض کی صحیح وضاحت ھو جاتی، ان کی تکمیل کے لئے باربار کوششیں کرنے کی توانائی موجود ھوتی تو عارضی ناکامیاں بدقسمتی کا محض ایک حصہ ھوتیں - انقلابی تجربہ اور تنظیمی ہنر ایسی چیزیں ھیں جو سیکھی جا سکتی ھیں بشرطیکہ انہیں سیکھنے کی خواھش ھو، بشرطیکہ کوتاھیوں کو

---

* ''۱۸۹۰ء کی دھائی کے اواخر کے سوشل ڈیما کریٹوں کی سرگرمیوں کی جانب مخالفانہ رویہ اختیار کرکے، ان دنوں چھوٹے چھوٹے مطالبوں کے لئے جدوجہد کرنے کے علاوہ کوئی اور کام کرنے کے حالات موجود نہ ھونے کو ''ایسکرا،، نظر انداز کر دیتا ھے -،، یہ بات ''معیشت پسندوں،، نے ''روسی سوشل ڈیما کریٹی ترجمانوں کے نام خط،، میں واضح کی تھی (''ایسکرا،، شمارہ ۱۲) - اوپر جو حقائق پیش کئے گئے ھیں وہ واضح کرتے ھیں کہ ''حالات موجود نہ ھونے،، کے متعلق دعوی حقیقت کے قطعی برعکس ھے - ۱۸۹۰ء کی دھائی کے اواخر ھی میں نہیں بلکہ وسط میں بھی دوسرے کام کے لئے تمام حالات موجود تھے، علاوہ چھوٹے چھوٹے مطالبوں کے لئے جدوجہد کرنے کے — تمام حالات سوائے لیڈروں کی مناسب تربیت کے - صاف صاف تسلیم کرنے کے بجائے کہ ھم، نظریات سازوں، رھنماؤں میں مناسب تربیت کی کمی تھی — ''معیشت‌پسند،، ساری ذمہ‌داری ''حالات موجود نہ ھونے،، پر، مادی گرد و پیش کے اس تاثر پر منتقل کرنے کے متلاشی ھیں جو اس شاھراہ کا تعین کرتا ھے جس سے تحریک کو کوئی بھی نظریات‌ساز گریز نہ کرا سکیگا - بلاارادیت کے سامنے غلامانہ طریقے سے سر جھکا دینے کے علاوہ، یہ کیا ھے، خود اپنی کوتاھیوں پر ''نظریات‌سازوں،، کا فدا ھو جانا نہیں تو کیا ھے؟

تسلیم کیا جائے جو انقلابی سرگرمی میں ان کو آدھے سے زیادہ دور کر لینے کا راستہ ہوتا ہے۔

لیکن جو کچھ بدقسمتی کا محض ایک حصہ تھا وہ اس وقت پوری بدقسمتی بن گیا جبکہ یہ شعور دھندلا ہونا شروع ہو گیا (مذکورہ گروہوں میں یہ بخوبی بیدار تھا)، جبکہ ایسے لوگ اور یہاں تک کہ سوشل ڈیماکریٹی ترجمان بھی — نمودار ہو گئے جو کوتاہیوں کو خوبیاں سمجھنے کو مستعد ہو گئے، جنھوں نے بلاارادیت کے سامنے غلاموں کی طرح سر جھکا دینے کے لئے نظریاتی بنیاد بھی ایجاد کرنے کی کوشش کی۔ وقت آگیا ہے کہ اس رجحان سے نتائج اخذ کئے جائیں جس کے متن کو غلطی سے اور حد سے زیادہ محدود انداز میں ''معیشت پسندی،، سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ب۔ بلاارادیت کے سامنے جھکنا۔ ''ربوچایا میسل ،،

بلاارادیت کی اس تابعداری کے ادبی مظاہر پر بحث کرنے سے پہلے ہم مندرجۂ ذیل واقعے کو (جو مذکورہ صدر راوی سے سنا ہے) بیان کرنا چاہینگے جو ان حالات پر روشنی ڈالتا ہے جن میں روسی سوشل ڈیماکریسی کے آئندہ چل کر آپس میں ٹکرانےوالے دو رجحانات سینٹ پیٹرس‌برگ میں کام کرنےوالے ساتھیوں میں پیدا ہوئے اور بڑھنے لگے۔ ۱۸۹۷ء کے شروع میں، جلاوطنی سے کچھ ہی قبل، وانیئف اور ان کے کئی ساتھیوں نے ایک نجی جلسے (۳۶) میں شرکت کی جس میں ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاھد یونین،، کے ''بوڑھے،، اور ''نوجوان،، ممبر جمع ہوئے تھے۔ گفتگو کا خاص موضوع تنظیم کا سوال تھا خصوصاً ''مزدوروں کے باھمی مفاد کے چندے کے قواعد،، جو طےشدہ شکل میں ''لیستوک ربوتنیکا،، (۳۷) شمارہ ۱۰ — ۹ صفحہ ۴۶ پر شائع ہوئے تھے۔ ''بوڑھے،، ممبروں (''دسمبریوں،، جیسا کہ سینٹ‌پیٹرس‌برگ کے سوشل ڈیماکریٹ انھیں مذاق میں کہا کرتے تھے) اور کئی ''نوجوان،، ممبروں کے (جنھوں نے بعد میں ''ربوچایا میسل،، کے کام میں سرگرم حصہ لیا) درمیان فوراً ھی شدید اختلافات

پیدا ہو گئے، اور گرما گرم بحث چھڑ گئی - ''نوجوان،، میمبر ان قواعد کے خاص اصولوں کی اسی شکل میں حمایت کر رہے تھے جس میں کہ وہ شائع ہوئے تھے - ''بوڑھے،، میمبروں کا کہنا تھا کہ اولین ضرورت یہ نہیں تھی بلکہ ''مجاھد یونین،، کو انقلابیوں کی ایک ایسی تنظیم میں مستحکم کرنا تھا، مزدوروں کے باھمی مفاد کے مختلف چندوں، طالب‌علموں کے پروپگنڈے کے حلقوں وغیرہ کو جس کے تابع ہونا چاھئے - یہ کہنے کی تو چنداں ضرورت نہیں کہ اس تکرار کے فریقین کو اس وقت دور دور یہ احساس نہیں تھا کہ یہ اختلافات ایک شگاف پڑ جانے کی ابتدا تھی؛ اس کے برعکس ان کو وہ بالکل الگ تھلگ اور سرسری سی بات سمجھے - لیکن یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ روس میں بھی ''معیشت پسندی،، ''بوڑھے،، سوشل ڈیما کریٹوں کے خلاف جدوجہد کے بغیر آئی اور پھیلی نہیں (جو آج کے ''معیشت پسند،، بھول جاتے ھیں) - اور اگر، بنیادی طور پر، اس جدوجہد نے کوئی ''دستاویزی،، نشانات نہیں چھوڑے ھیں تو محض اس وجہ سے کہ ان دنوں جو حلقے سرگرم عمل تھے ان میں ایسی متواتر تبدیلی ہوتی رہی کہ کوئی تسلسل قائم نہیں ہوا اور، نتیجہ یہ ہوا کہ، نقطۂ نظر کے اختلافات دستاویزات کی شکل میں ضبط تحریر میں نہیں آئے -

''ربوچایا میسل،، کی داغ بیل پڑنے سے ''معیشت پسندی،، روز روشن میں آئی لیکن یک جنبش نہیں - ھمیں اپنے ذھن میں بیشتر روسی اسٹڈی سرکلوں کی سرگرمی اور چند روزہ کردار کی ٹھوس تصویر مرتب کرنی چاھئے (یہ ایک ایسی چیز ہے جو وھی کر سکتے ھیں جنہیں خود اس کا تجربہ ہو چکا ہے) تاکہ یہ بات سمجھ میں آئے کہ مختلف شہروں میں نئے رجحان کی کامیابیوں اور ناکامیوں میں کتنا کچھ اتفاقی تھا، اور کتنے عرصے تک ''نئے'' کے نہ تو حمایتی نہ مخالفین یہ فیصلہ کر سکے — اور درحقیقت یہ فیصلہ کرنے کا انہیں کوئی موقع بھی نصیب نہ تھا — کہ آیا اس سے کسی واضح رجحان کا اظہار ہوتا ہے یا یہ محض بعض افراد کی تربیت کی کمی کا - مثلاً ''ربوچایا میسل،، کی پہلی سموگراف کاپیاں اکثر و بیشتر سوشل ڈیماکریٹوں کے پاس پہنچی تک نہیں، اور اگر ہم پہلے

شمارے کے اداریے کا حوالہ دینے کے اہل ہیں تو صرف اس لئے کہ ایک مضمون میں و - ا - (۴۸) نے (''لیستوک ربوتنیکا،، شمارہ ۱۰ — ۹ صفحہ ۴۷ اور اس کے بعد مسلسل) اس کو نقل کیا تھا، جنہوں نے نئے اخبار کی، دلائل کی بہ نسبت جوش‌وخروش سے زیادہ تعریف کے پل باندھنے میں کمی نہیں کی، جو کہ مذکورہ صدر اخباروں اور اخباروں کے منصوبوں سے اس قدر مختلف تھا*۔ اس اداریے پر بحث کر لینا اچھا ہوگا کیونکہ ''ربوچایا میسل،، کی پوری روح اصل اور عموماً ''معیشت پسندی،، کو یہ واضح طور پر ابھار کر سامنے لے آتا ہے۔

یہ واضح کرنے کے بعد کہ ''نیلے کوٹ،، (۴۹) کا ہاتھ مزدور طبقے کی تحریک کی پیشقدمی کو ہرگز نہ روک پائیگا، اداریے میں آگے چل کر کہا گیا ہے: ''...مزدور طبقے کی تحریک کی توانائی کا سبب ہی یہ حقیقت ہے کہ خود مزدور اپنی قسمت اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں اور رہنماؤں کے ہاتھ سے لیکر،،؛ پھر اس بنیادی نکتے کو زیادہ تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔ درحقیقت، رہنماؤں کو (یعنی سوشل ڈیماکریٹوں، ''مجاہد یونین،، کے منتظموں کو) یوں کہنا چاہئے کہ مزدوروں کے ہاتھ سے پولیس نے نوچ لیا**؛ پھر بھی

---

* چلتے چلاتے یہ بھی واضح کر دینا چاہئے کہ نومبر ۱۸۹۸ء میں جبکہ ''معیشت پسندی،، کی پوری وضاحت ہو چکی تھی، خصوصاً پردیسوں میں، ''ربوچایا میسل،، کی تعریف ان ہی و - ا - نے کی تھی جو اس کے بعد جلد ہی ''ربوچیئے دیلو،، کے ایڈیٹروں میں سے ایک ایڈیٹر بن گئے۔ اور پھر بھی ''ربوچیئے دیلو،، نے انکار کیا کہ روسی سوشل ڈیماکریسی میں دو رجحان تھے، اور آج تک انکار کئے جا رہا ہے!

** اس استعارے کے درست ہونے کی وضاحت مندرجہ ذیل کرداری خصوصیت کے حامل واقعہ سے ہوتی ہے۔ جب ''دسمبریوں،، کی گرفتاری کے بعد شاہراہ شلیسیلبرگ کے مزدوروں میں یہ خبر پھیلی کہ تلاش اور گرفتاری میں سہولت خفیہ پولیس کے ایجنٹ ن۔ ن۔ میخائلوف، ایک دندان‌ساز نے فراہم کی تھی جس کا ''دسمبریوں،، سے متعلق ایک گروہ سے میل جول تھا، تو مزدور اس قدر طیش میں آئے کہ انہوں نے اس کا کام تمام کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔

ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ مزدور رہنماؤں کے خلاف لڑ رہے تھے اور اپنے آپ کو ان کے جوئے سے آزاد کر لیا تھا! انقلابی تنظیم کو مستحکم کرنے اور سیاسی سرگرمی کو وسیع کرنے کی جانب بڑھ چلنے کو للکارنے کے بجائے خالص ٹریڈیونینی جدوجہد کے لئے پسپا ہونے کی دعوت دی گئی۔ اعلان کیا گیا کہ ''تحریک کی معاشی بنیاد سیاسی تصور کو کبھی نہ بھولنے کی کوشش سے گھنا گئی ہے،، اور یہ کہ مزدور طبقے کی تحریک کا نعرہ تھا ''معاشی حالات کے لئے جدوجہد،، (!) یا اس سے بھی بہتر ''مزدور مزدوروں کے لئے،،؛ اعلان کیا گیا کہ هڑتال کے چندے ''سیکڑوں دوسری تنظیموں کی بہ نسبت تحریک کے لئے زیادہ بیش قیمت ہیں،، (اکتوبر ۱۸۹۷ء کے اس بیان کا موازنہ ۱۸۹۷ء کے شروع میں ''دسمبریوں،، اور نوجوان میمبروں کے درمیان مناظرے سے کیجئے)، وغیرہ۔ اس قسم کے نعرے جیسے کہ ''ہمیں مزدوروں کی 'ملائی'، پر نہیں بلکہ 'اوسط'، مزدور جنتا پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے،،؛ ''سیاست ہمیشہ تابعداری سے معیشت کے پیچھے پیچھے چلتی ہے،، *، وغیرہ وغیرہ فیشن بن گئے اور عام نوجوانوں پر ناقابل مزاحمت اثر ڈالتے تھے جو اس تحریک کی جانب کھنچے چلے آئے تھے لیکن جنہیں، اکثر و بیشتر صورتوں میں، مارکسزم کے صرف اتنے حصوں سے واقفیت تھی جتنوں کی قانونی طور پر نکلنے والی مطبوعات میں وضاحت ہو جایا کرتی تھی۔

سیاسی شعور پر بلاارادیت کا مکمل غلبہ ہو گیا تھا — ان

---

* یہ حوالے ''ربوچایا میسل،، کے پہلے شمارے کے اسی اداریے سے لئے گئے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ''روسی سوشل ڈیماکریسی کے ان و۔ واؤں،، کی نظریاتی تربیت کس درجے کی تھی جو ایک ایسے زمانے میں ''معاشی مادیت،، کی بھونڈی اناپ شناپ باتیں رٹے جا رہے تھے جبکہ مارکسی اصلی جناب و۔ و۔ کے خلاف ایک ادبی جنگ لڑ رہے تھے، جنہیں عرصہ ہوا کہ سیاست اور معیشت کے درمیان تعلقات کے بارے میں ایسے ہی نظریات کا حامل ہونے کے باعث ''رجعت پسند کارناموں کے استاد،، کا نام دیا جا چکا تھا!

''سوشل ڈیماکریٹوں،، کی بلاارادیت کا جو جناب و - و - کے ''تصورات،، بار بار دوھرایا کرتے تھے، ان مزدوروں کی بلاارادیت کا جو ان دلیلوں کی رو میں بہہ گئے تھے کہ روبل میں ایک کوپیک جمع ھو جائے تو اس کی مالیت کسی سوشلزم یا سیاست کی به نسبت زیادہ ھوتی ھے، اور یہ کہ انھیں چاھئے کہ ''لڑیں، یہ جان کر کہ وہ کسی آئندہ نسل کےلئے نہیں بلکہ خود اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے لڑ رھے ھیں،، (''ربوچایا میسل،، ، شمارہ ۱ کا اداریہ) - اس قسم کے فقرے مغربی یورپی بورژوازی کو ھمیشہ سے مرغوب رھے ھیں، جنھوں نے سوشلزم سے اپنی نفرت میں آکر (جرمن ''سوشل سیاست‌داں،، ھیرش کی طرح) انگریزی ٹریڈیونین‌ازم کو اپنی ملکی سرزمین پر منتقل کرکے جمانے اور مزدوروں میں یہ پرچار کرنے کی کوشش کی کہ خالص ٹریڈیونینی جدوجہد میں معروف ھو کر* وہ خود اپنے اور اپنے بچوں کے لئے لڑ رھے ھوں‌گے، آئندہ کی کسی سوشلزم کے ساتھ آئندہ کسی نسل کے لئے نہیں - اور اب ''روسی سوشل ڈیماکریسی کے و - واؤں،، (۵۰) نے یہ بورژوا جملے دوھرانے شروع کر دئے ھیں - اس مقام پر حالات کی تین صورتوں کو واضح کرنا ضروری ھے جو عصر حاضرہ کے اختلافات کا مزید تجزیہ کرنے میں کارآمد ھوں‌گی** -

اول تو، سیاسی شعور پر بلاارادیت کا غلبہ بھی، جس کا ھم نے اوپر حوالہ دیا ھے، بلا ارادہ طور پر ھوا - ممکن ھے کہ یہ

---

* جرمنوں میں تو خاص فقرہ بھی بن گیا ھے، ''Nur-Gewerkschaftler'' جس کے معنے ھیں وہ شخص جو ''خالص ٹریڈیونینی،، جدوجہد کی وکالت کرے -

** ھم لفظ عصر حاضرہ پر ان لوگوں کی خاطر زور دے رھے ھیں جو ممکن ھے ظاھرداری میں کندھے اچکا کر کہیں: اب ''ربوچایا میسل،، پر حملہ کرنا بڑا آسان ھے مگر کیا یہ سب کچھ قدیم تاریخ نہیں ھے؟ عصر حاضرہ کے ایسے ریاکاروں کو ھمارا جواب ھے: نام بدل لیجئے اور بس قصہ آپ کا ھے، جن کی ''ربوچایا میسل،، کے تصورات کی مکمل تابعداری آگے چل کر ثابت کی جائیگی -

لفظوں کی بازی گری معلوم ہو، مگر، افسوس، تلخ حقیقت یہی ہے۔ دو قطعی برعکس نقطہ‌ہائے نظر کے درمیان کھلی جدوجہد کے نتیجے میں یہ نہیں ہوا جس میں ایک دوسرے پر غالب آ گیا ہو؛ یہ اس لئے رونما ہوا کہ ''بوڑھے،، انقلابیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو پولیس‌والوں نے ''نوچ کر،، علیحدہ کر دیا تھا اور روسی سوشل ڈیما کریسی کے ''نوجوان،، ''و۔ و۔،، منظر میں نمودار ہوگئے تھے۔ ہر وہ شخص جس نے، میں یہ نہیں کہوں گا کہ آجکل کی روسی تحریک میں حصہ لیا ہے، بلکہ کم‌ازکم اس فضا میں سانس لیا ہے، بخوبی جانتا ہے کہ صورت حال عین یہی ہے۔ اور اگر، پھر بھی، ہم پر زور اصرار کریں کہ یہ حقیقت جس کا عام طور پر سب کو علم ہے، قارئین پر مکمل طور سے واضح ہو جائے، اگر صراحت کے لئے، گویا ہم ''ربوچیئے دیلو،، کے پہلے ایڈیشن کے واقعات کی مثال اور ۱۸۹۷ء کے شروع میں ''بوڑھوں،، اور ''نوجوانوں،، کے درمیان مناظرے کے واقعات کی مثال پیش کریں، تو یہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنی ''جمہوریت پسندی،، کی ڈینگیں ھانکا کرتے ہیں، عوام الناس کی (یا بڑی ہی کم عمر نسل کی) ان واقعات سے لاعلمی پر بازی لگاتے ہیں۔ آگے چل کر اس نکتے کو ہم پھر زیر بحث لائیں گے۔

دوسرے، ''معیشت‌پسندی،، کے پہلے ہی ادبی اظہار میں ہمیں نہایت ہی عجیب و غریب — آجکل کے سوشل ڈیما کریٹوں میں پھیلے ہوئے تمام اختلافات کو سمجھنے کے لئے نہایت کرداری نوعیت کی — چیز نظر آتی ہے، یہ کہ جو لوگ ''خالص مزدور تحریک،، کے ماننے‌والے ہیں، پرولتاری جدوجہد سے قریب ترین ''نامیاتی،، تعلق (''ربوچیئے دیلو'' کی اصطلاح) کے پجاری ہیں، کسی بھی غیر مزدور دانشور کے (سوشلسٹ دانشور کے بھی) مخالفین، مجبور ہیں کہ، اپنا پہلو بچانے کے لئے بورژوا ''خالص ٹریڈیونینیوں،، کی دلیلوں کا سہارا لیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ شروع ہی سے ''ربوچایا میسل،، نے — غیر شعوری طور پر — ''عقائدنامے،، کے پروگرام کی تکمیل شروع کر دی تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے (ایک ایسی چیز جسے ''ربوچیئے دیلو،، سمجھ نہیں سکتا) کہ مزدور تحریک کی بلاارادیت

کی ساری پوجا، ''باشعور عنصر،، کی اور سوشل ڈیماکریسی کی اهمیت کو اصل سے کم ظاهر کرنے کی ساری کوشش کے معنے، اس سے قطعی قطعه نظر که اس اهمیت کو اصل سے کم ظاهر کرنےوالے کی یه خواهش هے یا نہیں، مزدوروں پر بورژوا نظریے کے اثر کو تقویت دینا هے۔ وه سب که جو ''نظریے کی اهمیت اصل سے بڑھ کر سمجھنے،، *، ''باشعور عنصر،، کی اهمیت کے بارے میں مبالغے سے کام لینے** وغیره کی بات کرتے هیں، ان کے تصور میں یه هوتا هے که اگر کہیں مزدور ''لیڈروں کے هاتھوں سے اپنے مقدر کو چھین لیں،، تو خالص مزدور تحریک اپنے لئے ایک الگ نظریه مرتب کر سکتی هے۔ لیکن یه ایک بھاری بھول هے۔ جو کچھ اوپر کہا جا چکا هے اس میں مزید اضافے کے طور پر هم آسٹریائی سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کے نئے پروگرام کے مسودے پر کارل کاؤتسکی کے مندرجهٔ ذیل نہایت هی درست اور اهم الفاظ بطور حواله پیش کریں گے: ***

''همارے بہت سے ترمیمیت‌پسند نقادوں کا عقیده هے که مارکس نے دعوی کیا تھا که معاشی نشو و نما اور ترقی اور طبقاتی جدوجہد سوشلسٹ پیداوار کے لئے نه صرف حالات پیدا کرتی هیں بلکه اس کی ضرورت کا، براه‌راست شعور (ک۔ ک۔ کا خط کشیده) بھی۔ اور یه نقاد دعوی کرتے هیں که انگلستان جو سرمایه‌دارانه طریقے کا سب سے زیاده ترقی‌یافته ملک هے، اس شعور سے کسی اور کے مقابلے میں زیاده دور هے۔ اس مسودے سے اندازه لگاکر کوئی یه سمجھ سکتا هے که یه مبینه کٹر

---

* ''معیشت پسندوں،، کا خط ''ایسکرا،، شماره ۱۲ میں۔

** ''ربوچیئے دیلو،،، شماره ۱۰۔

*** ''Neue Zeit''، (۵۱)، ۱۹۰۱—۰۲ء، ۲۰، ۱، شماره ۳ صفحه ۷۹۔ کمیٹی کا وه مسوده جس کا کاؤتسکی نے ذکر کیا هے وی‌آنا کانگرس (۵۲) میں (پچھلے سال کے آخر میں) خفیف ترمیم شده شکل میں منظور کیا گیا تھا۔

مارکسی نظریه جس کی اس طرح سے تردید ہو جاتی ہے، آسٹریائی پروگرام کا مسودہ تیار کرنےوالی کمیٹی کا بھی ہے۔ پروگرام کے مسودے میں واضح کیا گیا ہے: ''سرمایہ‌دارانہ نشو و نما اور ترقی پرولتاریہ کی تعداد میں جس قدر زیادہ اضافہ کرتی ہے، سرمایہ‌داری کے خلاف لڑنے کے لئے پرولتاریہ اتنا ہی زیادہ مجبور اور موزوں ہو جاتا ہے۔ پرولتاریہ کو'' سوشلزم کے امکان کا اور ضرورت کا ''احساس ہو جاتا ہے''۔ اس سلسلے میں سوشلسٹ شعور پرولتاری طبقاتی جدوجہد کا ایک لازمی اور براہ‌راست نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ قطعی غلط ہے۔ بلاشبہ ایک فلسفے کی حیثیت سے سوشلزم کی جڑیں جدید معاشی تعلقات میں پیوست ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح کہ پرولتاریہ کی طبقاتی جد و جہد کی، اور موخر الذکر کی طرح سوشلزم بھی سرمایہ‌داری کی تخلیق کی ہوئی عوام‌الناس کی مفلسی اور مصیبت کے خلاف جدوجہد سے ابھرتی ہے۔ لیکن سوشلزم اور طبقاتی جدوجہد پہلوبہ‌پہلو ابھرتے ہیں، ایک دوسرے میں سے نہیں۔ ہر ایک مختلف حالات کے تحت ابھرتی ہے۔ جدید سوشلسٹ شعور گہرے سائنٹیفک علم کی بنیاد پر ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ درحقیقت سوشلسٹ پیداوار کے لئے جدید معاشی سائنس اتنی ہی بڑی شرط ہے جتنی کہ، مثلاً، جدید ٹکنالوجی اور پرولتاریہ دونوں میں سے کوئی ایک بھی پیدا نہیں کر سکتا، خواہ وہ اس کا کتنا ہی خواہشمند کیوں نہ ہو؛ دونوں جدید سماجی عمل کے دوران پیدا ہوتی ہیں۔ سائنس کا مرکب پرولتاریہ نہیں بلکہ بورژوا دانشور طبقہ (خط کشیدہ ک۔ ک۔ کا) ہوتا ہے: انفرادی طور پر اس طبقے کے اشخاص کے ذہنوں میں جدید سوشلزم کا آغاز ہوا تھا، اور انہوں نے ہی علم و دانش کے اعتبار سے زیادہ نشوونما پائے ہوئے پرولتاریوں تک اس کی ترسیل کی تھی جو پھر پرولتاری طبقاتی جد وجہد میں، جہاں حالات اس کی اجازت دیتے ہیں، اسے متعارف کرتے ہیں۔ اس طرح، سوشلسٹ شعور ایک ایسی‌چیز ہے جو پرولتاری طبقاتی جد و جہد میں باہر سے متعارف کی جاتی ہے (von außen Hineingetragenes) اور ایسی چیز نہیں جو اسی کے اندر خودرو

طور پر (urwüchsig) پیدا ہوتی ہو ۔ اس کے مطابق، پرانے ہائن‌فیلڈ پروگرام میں قطعی بجا طور پر واضح کیا گیا تھا کہ سوشل ڈیماکریسی کا فرض یہ ہے کہ پرولتاریہ کو اپنے مقام کے شعور اور اپنے فرائض کے شعور میں بسا دیا (لفظی معنوں میں شرابور کر دیا) جائے۔ اگر طبقاتی جدوجہد سے شعور خود بخود پیدا ہو جاتا تو اس کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ نئے مسودے میں اس مقولے کو پرانے پروگرام سے نقل کر دیا گیا ہے، اور مذکورہ صدر مقولے سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس نے سلسلۂ خیال کو منقطع کر ڈالا ہے...''

چونکہ علیحدہ کسی ایسے نظریے کا کوئی ذکر ہی نہیں ہو سکتا جو اپنی تحریک کے دوران میں محنت‌کش عوام الناس نے خود مرتب کر لیا ہو*، اس لئے سوال یوں ہی رکھا جا سکتا ہے —

* ظاہر ہے کہ اس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ اس قسم کے نظریے کی تخلیق میں مزدوروں کا کوئی حصہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ حصہ تو لیتے ہیں، مگر مزدوروں کی طرح نہیں بلکہ سوشلسٹ نظریات سازوں کی طرح، پرودھوں اور وائٹ لنگ جیسوں کی طرح؛ بہ الفاظ دگر وہ محض اس صورت میں حصہ لیتے ہیں جبکہ وہ اس قابل ہوں، اور اس حد تک جس حد تک کہ وہ اپنے عہد کا کم و بیش علم حاصل کرنے کی اور اس علم کو نشو و نما دینے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ لیکن، اس غرض سے کہ محنت‌کش لوگ اس میں زیادہ مرتبہ کامیاب ہو سکیں، عموماً مزدوروں کے شعور کی سطح کو بلند کرنا چاہئے، یہ ضروری ہے کہ مزدور اپنے آپ کو ''مزدوروں کے ادب'' کی مصنوعی حدبندی میں مقید نہ کر لیں بلکہ عام ادب پر روزافزوں پیمانے پر عبور حاصل کرنا سیکھیں۔ یہ کہنا اور بھی زیادہ درست ہوگا کہ ''مقید نہ کر دئے جائیں'' بجائے یہ کہنے کے کہ ''اپنے آپ کو مقید نہ کرلیں'' کیونکہ دانشوروں کے لئے جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ سب مزدور خود پڑھنا چاہتے ہیں، اور صرف چند (خراب) دانشوروں کا عقیدہ

بورژوا نظریه یا سوشلسٹ۔ بیچ کا کوئی راستہ نہیں ھے (کیونکہ نوع انسانی نے کوئی ''تیسرا،، نظریه تخلیق نہیں کیا ھے، اور، اس کے علاوہ، ایک ایسے سماج میں جو طبقاتی لڑائی جھگڑوں سے پارہ پارہ ہو، کوئی غیر طبقاتی یا ماورائے طبقاتی نظریه ہرگز نہیں ہو سکتا)۔ اس لئے سوشلسٹ نظریے کو کسی بھی طریقے سے کم‌تر ظاہر کرنا، اس سے خفیف سا بھی گریز کرنے کے معنے ھیں بورژوا نظریے کو تقویت پہنچانا۔ بلا ارادیت کی بڑی باتیں ہو رہی ھیں۔ لیکن مزدور طبقے کی تحریک کے بلاارادہ نشوونما حاصل کرنے کا انجام یہ ہوتا ھے کہ وہ بورژوا نظریے کے تابع ہو جاتی ھے، اس کی نشوونما ''عقائد نامے،، کے پروگرام کے خدوخال کے مطابق ہونے لگتی ھے؛ کیونکہ مزدور طبقے کی بلاارادہ تحریک ٹریڈیونین‌ازم ہوتی ھے، Nur Geverkschaftlerei ہوتی ھے، اور ٹریڈیونین‌ازم کے معنے ھیں مزدوروں پر بورژوازی کا نظریاتی غلبہ۔ چنانچہ ہمارا فرض، سوشل ڈیماکریسی کا فرض ھے کہ بلا ارادیت کا تدارک کریں، مزدور طبقے کی تحریک کو بورژوازی کے زیرسایہ آنے کی اس ٹریڈیونینی بلاارادہ کوشش سے منحرف کرایا جائے، اور اس کو انقلابی سوشل ڈیماکریسی کے زیرسایہ لے آیا جائے۔ ''ایسکرا،، شمارہ ۱۲ میں شائع ہونےوالے ''معیشت‌پسندوں،، کے خط کے مصنفوں نے جملہ استعمال کیا ھے کہ انتہائی پرجوش نظریات پسندوں کی کوششیں مزدور طبقے کی تحریک کو اس راستے سے منحرف کرنے میں ناکام رہتی ھیں جو مادی عناصر اور مادی ماحول کے عمل باہمی سے متعین ہوتا ھے، اس لئے سوشلزم سے دستبردار ہونے کے مترادف ھے۔ اگر یہ مصنفین جو کہتے ھیں اس پر بےخوف ہو کر، وضعداری سے اور مکمل طور سے غور کرنے کی صلاحیت رکھتے، جیسا کہ ادبی اور سماجی سرگرمیوں کے میدان عمل میں داخل ہونےوالے ہر فرد کو رکھنی چاہئے، تو ان کے لئے سوائے اس کے اور کچھ باقی

ھے کہ ''مزدوروں کے لئے،، اتنا کافی ھے کہ انہیں فیکٹری کی حالتوں کے بارے میں چند باتیں بتا دی جائیں اور ان کے سامنے بار بار وہی باتیں دوہرائی جائیں جن کا انہیں عرصۂ دراز سے علم ھے۔

نہیں رهیگا کہ ''اپنے اپنے خالی سینے پر اپنے نا کارہ هاتھ باندھ لیں،، اور میدان عمل استرووے اور پروکوپووچ جیسے حضرات کے سپرد کر دیں جو مزدور طبقے کی تحریک کو ''کم از کم مدافعت کی ڈگر پر،، گھسیٹ رہے هیں یعنی بورژوا ٹریڈیونین‌ازم کی ڈگر پر، یا زوباتوف جیسوں کے، جو اس کو پادریوں اور پولیس‌والوں کے ''نظریے،، کی ڈگر پر گھسیٹ رہے هیں۔

آئیے جرمنی کی مثال کو یاد کریں۔ جرمن مزدور طبقے کی تحریک کی لاسال نے کیا تاریخی خدمت انجام دی تھی؟ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اس تحریک کو ارتقائی (۵۳) ٹریڈیونین‌ازم اور عملیت کی طرف سے منحرف کیا جس کی جانب وہ بلا ارادہ طور پر رواں تھی (شولتس دےلزش اور ان جیسوں کی عنایت و امداد سے)۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کہ بلاارادہ عنصر کو اصل سے کم جانچنے کی، تدبیر بطور عمل کی، عناصر اور ماحول کے درمیان عمل باهمی وغیرہ کی باتوں سے کچھ بالکل هی مختلف کام کیا جائے۔ بلاارادیت کے خلاف شدید جد و جہد ضروری تھی، اور ایسی جد و جہد کے بعد هی، جو برسوں میں پھیلی هوئی هو، یہ ممکن تھا کہ، مثلاً، برلن کی محنت‌کش آبادی کو ارتقائیتی پارٹی کے قلعے سے سوشل ڈیما کریسی کے بہترین قلعوں میں سے ایک قلعے میں تبدیل کر دیا جائے۔ یہ جدوجہد آج بھی کسی صورت سے ختم نہیں هوئی ہے (جیسا کہ ان کو معلوم هوگا جو جرمن تحریک کی تاریخ پروکوپووچ سے اور اس کے فلسفے کو استرووے سے سیکھتے هوں)۔ اس وقت بھی جرمن مزدور طبقہ، یوں کہنا چاهئے کہ، متعدد نظریوں میں منقسم ہے۔ مزدوروں کے ایک حلقہ کیتھولک اور شاہ‌پسند ٹریڈیونینوں میں منظم ہے؛ ایک اور حصہ هیرش ڈونکر (۵۴) یونینوں میں منظم ہے جو انگریزی ٹریڈیونین‌ازم کے بورژوا پرستاروں نے قائم کی هیں؛ تیسرا حصہ ڈیما کریٹی ٹریڈیونینوں میں منظم ہے۔ آخرالذکر گروہ تعداد میں باقیوں سے بےانتہا زیادہ کثیر ہے، لیکن یہ فوقیت سوشل ڈیما کریٹی نظریہ دوسرے تمام نظریوں کے خلاف لگاتار جدوجہد سے هی حاصل کر سکا اور اس کو برقرار رکھ سکیگا۔

لیکن قارئین پوچھیں گے کہ بلاارادہ تحریک، کم‌ازکم مدافعت کا راستہ

اختیار کرنے کی تحریک بورژوا نظریے کے غلبے کی طرف کیوں لے جاتی ہے؟ سیدھی سی وجہ یہ ہے کہ بورژوا نظریہ اصل میں سوشلسٹ نظریے سے کہیں زیادہ پرانا ہے، یہ کہ وہ زیادہ مکمل نشوونما پا چکا ہے اور یہ کہ اس کے پاس نشر کے بے حساب زیادہ وسائل ہیں *۔ اور کسی ملک میں سوشلسٹ تحریک جس قدر نوخیز ہوتی ہے، اتنے ہی زوردار طریقے سے اس کو غیرسوشلسٹ نظریے کی اپنے قدم جمانے کی تمام کوششوں کے خلاف جدوجہد کرنی چاہئے اور اس قدر زیادہ پرعزم طریقے سے مزدوروں کو خراب مشیروں سے خبردار کرنا چاہئے جو ''باشعور عنصر کو حد سے زیادہ اہمیت دینے،، وغیرہ کے خلاف چیختے چلاتے رہتے ہیں۔ ''معیشت پسند،، خط کے مصنفین، ''ربوچیئے دیلو،، سے ہم آہنگ ہوکر اس عدم رواداری پر لعن طعن کرتے ہیں جو تحریک کے آغاز کی کرداری صفت ہوا کرتی ہے۔ اس کا جواب ہم دیتے ہیں: جی ہاں ہماری تحریک کا واقعی ابھی آغاز ہوا ہے اور زیادہ تیز رفتاری سے نمو پانے کی غرض سے اس کو ان لوگوں کے خلاف عدم رواداری کے جذبے میں اپنے کو رنگ لینا چاہئے جو بلا ارادیت کی تابعداری کے ذریعے اس کے نمو کی

---

* اکثر کہا جاتا ہے کہ مزدور طبقہ سوشلزم کی جانب بلاارادہ کھنچا چلا آتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ قطعی درست ہے کہ سوشلسٹ نظریہ مزدور طبقے کی مصیبت کے اسباب دوسرے نظریے کی بہ‌نسبت زیادہ گہرائی اور زیادہ درست طریقے سے واضح کرتا ہے اور اسی وجہ سے مزدور اس کو اس قدر آسانی سے اپنے میں جذب کر پاتے ہیں، بشرطیکہ یہ نظریہ خود بلا ارادیت کے سامنے جھک نہ جائے، بشرطیکہ وہ بلا ارادیت کو اپنے تابع کرلے۔ عموماً اسے امر مسلمہ تصور کر لیا جاتا ہے لیکن ٹھیک یہی چیز ہے جسے ''ربوچیئے دیلو،، فراموش کر دیتا ہے یا توڑتا مروڑتا ہے۔ مزدور طبقہ سوشلزم کی جانب بلا ارادہ کھنچا چلا جاتا ہے، پھر بھی سب سے زیادہ پھیلا ہوا (اور متواتر اور متنوع طریقے سے تقویت حاصل کرتا ہوا) بورژوا نظریہ مزدور طبقے پر اور بھی زیادہ بڑی حدتک اپنے آپ کو بلا ارادہ مسلط کر لیتا ہے۔

رفتار سست کرتے ھیں۔ یہ ظاھر کرنے سے زیادہ مضحکہ‌خیز و ضرر رساں اور کچھ نہیں ھے کہ ھم ''پرانے آدمی،، ھیں جو جدوجہد کے تمام فیصلہ کن مرحلوں کا عرصۂ‌دراز پہلے تجربہ کر چکے ھیں۔

تیسرے ''ربوچایا میسل،، کے پہلے شمارے سے واضح ھوتا ھے کہ اصطلاح ''معیشت‌پسندی،، (جسے ظاھر ھے کہ ھم ترک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے، کیونکہ کسی نہ کسی طرح یہ لقب چسپاں ھو چکا ھے)، نئے رجحان کی اصل کرداری صفت پوری طرح ظاھر نہیں کرتی۔ ''ربوچایا میسل،، سیاسی جدوجہد سے پوری طرح دست‌بردار نہیں ھوتا۔ مزدوروں کے باھمی مفاد کے چندے کے لئے جو قواعد اس کے پہلے شمارے میں شائع ھوئے ھیں ان میں حکومت کے مقابلے کا حوالہ موجود ھے۔ لیکن ''ربوچایا میسل،، کا عقیدہ ھے کہ ''سیاست ھمیشہ تابعداری کے ساتھ معیشت کے پیچھے پیچھے چلتی ھے،، (''ربوچیئے دیلو،، اپنے پروگرام میں جب دعوی کرتا ھے کہ ''کسی اور ملک سے زیادہ روس میں معاشی جدوجہد سیاسی جدوجہد سے الگ نہیں کی جا سکتی تو وہ اس دعوے کو بدل دیتا ھے)۔ اگر سیاست سے مراد ھے سوشل ڈیما کریٹی سیاست، تو پھر ''ربوچایا میسل،، اور ''ربوچیئے دیلو،، کے دعوے قطعی غلط ھیں۔ مزدوروں کی معاشی جدوجہد کو اکثر و بیشتر، جیسا کہ ھم دیکھ چکے ھیں، (اگرچہ الگ نہ ھو سکنے کی حد تک نہیں) بورژوا سیاست، کلیسائی سیاست وغیرہ سے جوڑ دیا جاتا ھے۔ ''ربوچیئے دیلو،، کے دعوے اس صورت میں درست ھیں جبکہ سیاست سے مراد ٹریڈیونینی سیاست ھو جیسے کہ حکومت سے ایسے اقدامات کرانے کے لئے تمام مزدوروں کی مشترک کوشش جو اس تکلیف سے نجات دلائیں جو ان کی حالت کی وجہ سے ھوتی ھے لیکن جو اس حالت کو ختم نہیں کرتے یعنی یہ کہ جو مزدور کی سرمائے کا تابعدار ھونے کی کیفیت کا خاتمہ نہیں کرتے۔ وہ کوشش درحقیقت انگریز ٹریڈیونینیوں سے، جو سوشلزم کی مخالف ھیں، کیتھولک مزدوروں سے، ''زوباتوف،، مزدوروں وغیرہ سے مشترک ھے۔ سیاست اور سیاست میں فرق ھوتا ھے۔ چنانچہ ھم دیکھتے ھیں کہ ''ربوچایا میسل،، سیاسی جد و جہد سے اتنا انکار نہیں کرتا جتنا کہ وہ اس کی بلاارادیت کے سامنے، اس کی لاشعوریت کے سامنے سرتسلیم خم کر

دیتا ہے۔ سیاسی جدوجہد کو (یہ کہنا بہتر ہوگا کہ مزدوروں کی سیاسی خواہشوں اور مانگوں کو) پوری طرح تسلیم کرتے ہوئے جو خود مزدور طبقے کی تحریک سے بلا ارادہ پیدا ہوتی ہے، وہ سوشلزم کے عام فرائض کے اور روس میں آجکل کے حالات کے مطابق خصوصیت کے ساتھ سوشل ڈیماکریٹی سیاست خود مختارانہ طور پر مرتب کرنے سے قطعی انکار کر دیتا ہے۔ آگے چل کر ہم واضح کریں گے کہ ''ربوچیئے دیلو،، بھی یہی غلطی کرتا ہے۔

ج۔ خود نجاتی گروہ (۵۵) اور ''ربوچیئے دیلو،،

''ربوچایا میسل،، کے پہلے شمارے کے گم‌نام اور اب تو قریب قریب فراموش کئے ہوئے اداریے پر ہم نے اس قدر تفصیل سے بحث کی ہے کیونکہ یہ اس عام چشمۂ خیال کا پہلا اور سب سے زیادہ نمایاں اظہار تھا جس نے بعد میں بےشمار چھوٹے چھوٹے چشموں کی صورت میں دن کی روشنی دیکھی۔ و۔ ا۔ نے ''ربوچایا میسل،، کے پہلے شمارے اور اداریے کی تعریف میں جب کہا تھا کہ یہ مضمون ''تیز اور پرجوش،، انداز میں لکھا گیا ہے (''لیستوک ربوتنیکا،،، شمارہ ۱۰ — ۹، صفحہ ۴۹) تو یہ قطعی درست تھا۔ ہر شخص کہ جس کو یقین کامل ہو، جو سوچتا ہو کہ اسے کچھ نئی بات کہنی ہے تو وہ ''پرجوش انداز میں،، لکھتا ہے اور اس طرح سے کہ اس کے نظریات واضح طور پر ابھر کر سامنے آجائیں۔ جو دو کرسیوں کے بیچ میں بیٹھنے کے عادی ہو گئے ہوں انہیں میں ''جوش،، کا فقدان ہوتا ہے۔ صرف وہی لوگ ایک دن تو ''ربوچایا میسل،، کے جوش وخروش کی تعریف کر سکتے اور اگلے روز اپنے مخالفوں کے ''پرجوش مناظرے،، پر حملہ۔

ہم ''ربوچایا میسل،، کے ''علیحدہ ضمیمے،، کو زیر بحث نہیں لائیں گے (مندرجہ ذیل سطور میں مختلف نکات پر ہمیں اس تصنیف کا حوالہ دینے کا موقع میسر آئیگا جو کسی اور تصنیف کی بہ نسبت ''معیشت پسندوں،، کے نظریات کا زیادہ وضعداری کے ساتھ اظہار کرتی ہے) لیکن ہم ''مزدوروں کے خود نجاتی گروہ کی اپیل،، (مارچ

۱۸۹۹ء، لندن کے ''نکانونے،، (۵٦)، شمارہ ۷، جولائی ۱۸۹۹ء میں طبع‌ثانی) کا مختصراً ذکر کریں‌گے۔ ''اپیل،، کے مصنفین بجا طور پر کہتے ہیں کہ ''روس کے مزدور بس ابھی بیدار ہی ہوئے ہیں، اپنے چاروں طرف دیکھنا شروع ہی کیا ہے اور جدوجہد کے جو ذرائع سب سے پہلے ملے ان سے فطری جذبے کے تحت چمٹے ہوئے ہیں،،۔ پھر بھی اس سے وہی غلط نتیجہ اخذ کرتے ہیں جو ''ربوچایا میسل،، نے کیا تھا، اور یہ بھول گئے ہیں کہ فطری جذبہ لاشعوری ہوا کرتا ہے (بلاارادی) جس کی مدد کے لئے سوشلسٹوں کو پہنچنا چاہئے؛ یہ کہ ''جدوجہد کے جو ذرائع سب سے پہلے ملے،، وہ جدید سماج میں ہمیشہ جدوجہد کے ٹریڈیونینی ذرائع ہوں‌گے اور ''سب سے پہلے ملنے والا،، نظریہ، بورژوا (ٹریڈیونینی) نظریہ۔ اسی طرح سے یہ مصنفین سیاست کو ''مسترد،، نہیں کرتے، وہ محض (محض!) جناب و۔ و۔ کی صدائے بازگشت ہیں کہ سیاست اوپری ڈھانچہ ہوتی ہے اور اس لئے ''سیاسی ہلچل کو معاشی جدوجہد کے حق میں کی جانے والی ہلچل کا اوپری ڈھانچہ ہونا چاہئے۔ اسے اس جدوجہد کی بنیاد پر اٹھنا اور اس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہئے۔،،

جہاں تک ''ربوچیئے دیلو،، کا تعلق ہے اس نے اپنی سرگرمی کا آغاز ''معیشت‌پسندوں،، کے ''دفاع،، سے کیا تھا۔ اس نے اپنے افتتاحی شمارے (شمارہ ۱ صفحہ ۱۴۲ — ۱۴۱) میں یہ دعوی کرکے سرتاپا جھوٹ بولا کہ اسے ''معلوم ہی نہیں کہ ایکسیلروڈ نے کونسے نوجوان ساتھیوں کا حوالہ دیا ہے،، جبکہ انہوں نے اپنے مشہور کتابچے* میں ''معیشت پسندوں،، کو خبردار کیا تھا۔ اس غلط بیانی پر ایکسیلروڈ اور پلیخانوف سے جو مناظرہ بھڑک اٹھا تھا اس میں ''ربوچیئے دیلو،، کو تسلیم کرنا پڑا تھا کہ ''پریشانی کے عالم میں اس نے اس غیرمنصفانہ الزام سے پردیس میں تمام نوجوان سوشل ڈیماکریٹوں کا دفاع کرنے کی جستجو کی تھی،، (تنگ‌نظری کا الزام

---

* ''روسی سوشل ڈیماکریسی کے موجودہ فرائض اور تدابیر''، جنیوا ۱۸۹۸ء، ''ربوچایا گزیتا،، کے نام دو خط، ۱۸۹۷ء کے لکھے ہوئے۔

جو ایکسیلروڈ نے ''معیشت پسندوں،، پر عائد کیا تھا) (٥٧) ۔ حقیقت میں یہ الزام قطعاً حق بجانب تھا اور ''ربوچیئے دیلو،، کو اس کا بخوبی علم تھا کہ اوروں کے ساتھ اس کا اطلاق اس کی مجلس ادارت کے ایک رکن و ۔ ا ۔ پر بھی ہوتا تھا ۔ چلتے چلاتے میں یہ بھی واضح کردوں کہ اس مناظرے میں میرے کتابچے ''روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے فرائض،، کی اپنی اپنی تشریحوں میں ایکسیلروڈ قطعی حق پر تھے اور ربوچیئے دیلو قطعاً غلط ۔ یہ کتابچہ ١٨٩٧ء میں ''ربوچایا میسل،، کے نکلنے سے پہلے لکھا گیا تھا جبکہ میرا خیال تھا، اور درست تھا، کہ سینٹ پیٹرس برگ کی مجاھد یونین کے اصل رجحان کا جس کی کرداری صفت میں نے اوپر بیان کی ھے، غلبہ تھا ۔ اور یہ رجحان کم از کم ١٨٩٨ء کے وسط تک غالب رھا ۔ چنانچہ ''ربوچیئے دیلو،، کو ''معیشت پسندی،، کے وجود اور خطرے سے انکار کرنے کی اپنی کوشش میں قطعی حق نہیں تھا کہ وہ ایک ایسے کتابچے کا حوالہ دے جس نے ایسے خیالات کا اظہار کیا تھا جنہیں ١٨٩٧ — ٩٨ء میں سینٹ پیٹرس برگ میں ''معیشت پسند،، نظریات نے زبردستی نکالدیا تھا* ۔

---

* اپنی پہلی غلط بیانی (''ھمیں نہیں معلوم کہ ایکسیلروڈ نے کونسے نوجوان ساتھیوں کا حوالہ دیا ھے'') کی صفائی پیش کرتے ہوئے ''ربوچیئے دیلو،، نے اس وقت دوسری اور شامل کرلی جبکہ اس نے اپنے ''جواب،، میں لکھا: '' ''فرائض،، پر تبصرے کی اشاعت کے بعد سے اب تک بعض روسی سوشل ڈیما کریٹوں میں معاشی یک طرفہ پن کے رجحانات پیدا ہو گئے ھیں یا کم وبیش وضاحت کے ساتھ ان کے خدوخال نمایاں ہو گئے ھیں جو ھماری تحریک کی اس کیفیت سے جس کا ''فرائض،، میں ذکر کیا گیا ھے، ایک قدم پیچھے ھٹنے کے مترادف ھے ،، (صفحہ ٩) ۔ یہ ''جواب،، میں کہا گیا ھے جو ١٩٠٠ء میں شائع ھوا ۔ لیکن ''ربوچیئے دیلو،، کا پہلا شمارہ (جس میں تبصرہ تھا) اپریل ١٨٩٩ء میں نکلا تھا ۔ کیا ''معیشت پسندی،، واقعی ١٨٩٩ء میں ابھری تھی؟ نہیں ۔ ''معیشت پسندی،، کے خلاف روسی سوشل ڈیما کریٹوں کا پہلا احتجاج ١٨٩٩ء میں ھوا تھا

لیکن ''ربوچیئے دیلو،، نے ''معیشت‌پسندوں،، کی نه صرف ''صفائی پیش کی،، بلکه خود بھی ان کی بنیادی غلطیوں میں مبتلا ہو گیا۔ اس گڑبڑ کا سرچشمه ''ربوچیئے دیلو،، کے پروگرام کے مندرجهٔ ذیل دعوے کی تشریح کے ابہام میں ملےگا: ''ہم سمجھتے ہیں که روسی زندگی کا اہم‌ترین مظہر جو یونین کی اشاعتی سرگرمی کے فرائض اور کرداری صفت کا خاص طور سے تعین (ہمارے خط کشیده) کریگا، عام مزدور تحریک (''ربوچیئے دیلو،، کے خط کشیده) ہے که جو حالیه برسوں میں اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔،، یه که جنتا کی تحریک اہم‌ترین مظہر ہے، ایک ایسی حقیقت ہے جو ناقابل انکار ہے۔ لیکن اصل معامله یه ہے که اس بیان سے کوئی کیا سمجھے که عام مزدور تحریک ''فرائض کا تعین کرےگی،،؟ دو میں سے اس کے ایک معنے لئے جا سکتے ہیں۔ یا تو اس کے معنے ہیں اس تحریک کی بلا ارادیت کے سامنے سرتسلیم خم کردینا یعنی سوشل ڈیماکریسی کے کردار کو گھٹاکر اس کو خالص مزدور تحریک کی محض تابعدار رہنے دینا (''ربوچایا میسل،،، ''خودنجاتی گروه،، اور دوسرے ''معیشت‌پسندوں،، کی تعبیر)؛ یا اس کے معنے یه ہیں که جنتا کی تحریک ہمارے سامنے نئے نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی فرائض رکھ دیتی ہے جو ان سے کہیں زیاده پیچیده ہیں جو جنتا کی تحریک کے ابھرنے سے پہلے کے دور میں ہمیں مطمئن کردیتے۔ ''ربوچیئے دیلو،، کا رجحان پہلی تعبیر کی جانب تھا اور اب بھی ہے، کیونکه اس نے نئے فرائض کے بارے میں کوئی قطعی بات نہیں کہی ہے بلکه متواتر اس طرح بحث کی ہے جیسے که ''جنتا کی تحریک،، ان فرائض کو جو وه ہمارے سامنے رکھتی ہے واضح طور پر سمجھنے اور ان کی تکمیل کرنے کی ضرورت سے ہمیں نجات دے دیتی ہو۔ ہمیں صرف یہی واضح کرنے کی ضرورت ره جاتی ہے که ''ربوچیئے دیلو،، کا خیال یه تھا که

(''عقائدناسے،، کے خلاف احتجاج)۔ ''معیشت‌پسندی،، ۱۸۹۷ء میں ابھری تھی، جیسا که ''ربوچیئے دیلو،، کو بخوبی علم ہے، کیونکه نومبر ۱۸۹۸ء ہی میں و۔ ا۔ ''ربوچایا میسل،، کو سراه رہے تھے۔ (''لیستوک ربوتنیکا،،، شماره ۱۰ — ۹ دیکھئے۔)

مطلق العنانی کا تختہ پلٹنے کو عام مزدور تحریک کا پہلا فرض قرار دینا غیرممکن ہے اور یہ کہ اس نے اس فرض کا درجہ گھٹا کر (جنتا کی تحریک کے نام پر) فوری سیاسی مانگوں کے لئے جدوجہد کی نہج پر پہنچا دیا تھا (''جواب،، صفحہ ۲۰)۔

''ربوچیئے دیلو،، کے ایڈیٹر ب۔ کری‌چیفسکی کے مضمون بعنوان ''روسی تحریک میں معاشی اور سیاسی جدوجہد،، کو جو اس اخبار کے شمارہ ۷ میں شائع ہوا تھا، جس میں ٹھیک یہی غلطیاں دوہرائی گئی ہیں*، ہم نظر انداز کر جائیں‌گے اور براہ راست ''ربوچیئے

---

* سیاسی جدوجہد میں ''مرحلوں کے نظریے،، یا ''ہلکے لہریوں،، کے نظریے کو اس مضمون میں مثلاً مندرجۂ ذیل طریقے سے واضح کیا گیا ہے: ''سیاسی مانگوں کو، جو اپنی کرداری صفات میں پورے روس کے لئے مشترک ہوں، مگر چاہئے کہ وہ سب سے پہلے،، (یہ اگست ۱۹۰۰ء میں لکھا گیا تھا!) مزدوروں کے مذکورہ طبق (نقل مطابق اصل!) کے معاشی جدوجہد سے حاصل کئے ہوئے تجربے کے مناسب حال ہوں۔ صرف (!) اس تجربے کی بنیاد پر ہی سیاسی ہلچل کو ہاتھ میں لیا جا سکتا ہے اور لیا جانا چاہئے،، وغیرہ (صفحہ ۱۱)۔ صفحہ ۴ پر مصنف اس کے خلاف جسے وہ ''معیشت پسند'' کے کفر کا قطعی بےبنیاد الزام تصور کرتا ہے، احتجاج کرتے ہوئے رقت‌انگیز انداز میں کہتا ہے: ''کون سوشل ڈیماکریٹ ہے جو نہیں جانتا کہ مارکس اور اینگلس کے نظریات کے مطابق بعض طبقوں کے معاشی مفادات تاریخ میں فیصلہ کن حصہ ادا کرتے ہیں، اور، نتیجے میں، یہ کہ اپنے معاشی مفادات کے لئے خاص طور پر پرولتاریہ کی جدوجہد کو اس کی طبقاتی نشو و نما اور نجات کے لئے جدوجہد میں افضل‌ترین اہمیت کا حامل ہونا چاہئے؟،، (خط کشیدہ ہمارا)۔ لفظ ''نتیجے میں،، قطعاً بےجا ہے۔ اس حقیقت سے کہ معاشی مفادات فصیلہ کن حصہ ادا کرتے ہیں قطعاً یہ مراد نہیں کہ معاشی (یعنی ٹریڈ یونینی) جدوجہد اولین اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ طبقوں کے سب سے زیادہ لازمی، ''فیصلہ کن،، مفادات کی تسکین صرف بنیادی سیاسی تبدیلیوں سے ہی عموماً ہو سکتی ہے؛ خاص طور سے پرولتاریہ

دیلو،، شمارہ ۱۰ کو لیکر آگے بڑھینگے۔ بلاشبہ ہم تفصیل کے ساتھ ان مختلف اعتراضات پر بحث نہیں کریں گے جو کری‌چیفسکی اور مارتی‌نوف نے ''زاریا،، اور ''ایسکرا،، کے خلاف اٹھائے ہیں۔ یہاں ہمیں صرف اس بنیادی رویے سے دلچسپی ہے جسے ''ربوچیئے دیلو،، نے اپنے دسویں شمارے میں اختیار کیا تھا۔ اس طرح ہم اس عجیب و غریب حقیقت پر غور نہیں کریں گے کہ ''ربوچیئے دیلو،، کو اس قول کے کہ:

''سوشل ڈیماکریسی اپنے ھاتھ نہیں باندھ لیتی، سیاسی جدوجہد کے کسی ایک پہلے سے سوچے ہوئے منصوبے یا طریقے تک اپنی سرگرمیوں کو محدود نہیں کر دیتی، وہ اس وقت تک جدوجہد کے تمام وسائل کو تسلیم کرتی ہے جب تک کہ وہ ان قوتوں سے مطابقت رکھیں جو پارٹی کو فراہم ہوں،،، وغیرہ (''ایسکرا،، شمارہ ۱)

اور اس قول کے درمیان:

''ایک طاقتور تنظیم کے بغیر جسے تمام حالات میں اور تمام زمانوں میں سیاسی جدوجہد کرنے کا ہنر آتا ہو، عمل کے اس مربوط منصوبے کا کوئی سوال نہیں ہو سکتا جو مستحکم اصولوں اور ثابت قدمی سے ان کی تعمیل سے روشن ہو، جو تنہا تدبیر کے شایان شان ہوتا ہے،، (''ایسکرا،، شمارہ ۴)

''بعدالشرقین کا تضاد،، نظر آیا۔

جدوجہد کی تمام دلیلوں کو، تمام منصوبوں اور طریقوں کو، بشرطیکہ وہ مناسب ہوں، اصولی طور پر تسلیم کرنے کو کسی

کے اصلی معاشی مفادات کی تسکین صرف ایسے سیاسی انقلاب سے ہی ہو سکتی ہے جو بورژوازی کی ڈکٹیٹرشپ کو پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ سے بدل دے۔ کری‌چیفسکی ''روسی سوشل ڈیماکریسی کے و۔ واؤں،، کی (مثلاً سیاست معیشت کے پیچھے پیچھے چلتی ہے، وغیرہ) اور جرمن سوشل ڈیماکریسی کے برنشٹائنیوں کی دلیلیں دوھراتے ھیں (یعنی ویسی ہی دلیلیں جن سے وولٹمان نے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ مزدوروں کو اس سے قبل کہ وہ سیاسی انقلاب کے متعلق سوچ سکیں، سب سے پہلے ''معاشی طاقت،، حاصل کرنی چاھئے)۔

مخصوص سیاسی موقع پر سختی کے ساتھ دیکھے بھالے منصوبے کو شمع ھدایت بنانے کے مطالبے کے ساتھ خلطملط کرنے کے معنے یہ ھیں کہ اگر ھم تدبیر کی بات کریں تو جیسے علم طب کی رو سے بیماریوں کے علاج کے مختلف طریقے تسلیم کرنے کو کسی معینہ بیماری کے علاج کے کسی متعین طریقۂ علاج کو اختیار کرنے کی ضرورت سے خلط ملط کر دیا جائے۔ لیکن بات یہ ھے کہ ''ربوچیئے دیلو،، جو خود ایک مرض کا شکار ھے جسے ھم نے بلاارادیت کے سامنے سرتسلیم خم کرنا کہا ھے، اس مرض کے لئے کسی ''طریقۂعلاج،، کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ھے۔ چنانچہ اس نے شاندار دریافت کی ھے کہ ''تدبیر بطور منصوبہ مارکسزم کی روح اصل کی تردید کرتی ھے،، (شمارہ ۱۰، صفحہ ۱۸)، یہ کہ تدابیر ''پارٹی کے فرائض کی نمو کا ایک عمل ھیں جو پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتے رھتے ھیں،، (صفحہ ۱۱، ''ربوچیئے دیلو،، کا خط کشیدہ)۔ اس قول کے ایک مشہور مقولہ بن جانے کا، ''ربوچیئے دیلو،، کے ''رجحان،، کی ایک مستقل یادگار بن جانے کا پورا اندیشہ ھے۔ سوال ''کدھر؟،، کا جواب موقر ترجمان دیتا ھے: نقطۂ آغاز اور اس کے بعد کے نقطہھائے حرکت کے درمیان فاصلے کے تبدیل ھونے کے عمل کو حرکت کہتے ھیں۔ تبحر کا یہ بےنظیر نمونہ محض ایک عجوبہ نہیں ھے (اگر ایسا ھوتا تو یہ تفصیل سے بحث کے لائق نہ ھوتا)، بلکہ پورے ایک رجحان کا پروگرام ھے، وھی پروگرام جس کا ر۔ م۔ نے (''ربوچایا میسل،، کے علیحدہ ضمیمے،، میں) ان الفاظ میں اظہار کیا تھا: وہ جدوجہد مطلوب ھوتی ھے جو ممکن ھو اور جو جدوجہد ممکن ھوتی ھے، وہ ھے کہ جو کسی خاص موقع پر جاری ھو۔ بےانتہا موقع پرستی کا رجحان ٹھیک یہی ھے، جو کہ مجہول انداز میں اپنے آپ کو بلاارادیت کے مطابق ڈھال لیتا ھے۔

''تدبیر بطور منصوبہ مارکسزم کی روح اصل کی تردید کرتی ھے!،، مگر یہ مارکسزم پر تہمت ھے؛ اس کے معنے ھیں، مارکسزم کا خاکہ اڑانا جیسے نرودنک ھمارے خلاف جدوجہد میں لیکر آتے ھیں۔ اس کے معنے ھیں طبقاتی شعور رکھنےوالے مجاھدوں کی پیش قدمی اور توانائی کی اھمیت کو اصل سے کم کرکے ظاھر کرنا جبکہ

مارکسزم، اس کے برعکس سوشل ڈیما کریٹ کی پیش قدمی اور توانائی کو زبردست طاقت دیتی ہے، اس کے لئے وسیع ترین امکانات فراہم کر دیتی ہے، اور (اگر اس انداز میں اظہار کیا جا سکتا ہے) جدوجہد کے لئے ''بلا ارادہ،، اٹھ کھڑے ہونےوالے لاکھوں مزدوروں کی جری فوج اس کے زیرانتظام کر دیتی ہے۔ بین الاقوامی سوشل ڈیما کریسی کی پوری تاریخ ان منصوبوں سے بھری پڑی ہے جو کبھی ایک، کبھی دوسرے سیاسی رہنما نے پیش کئے، کچھ تو ان کے مصنفوں کی دوراندیشی اور صحیح سیاسی اور تنظیمی نظریوں کی توثیق کرتے اور دوسرے ایسے جو ان کی کوتاہ‌اندیشی اور ان کی سیاسی غلطیاں ظاہر کرتے۔ اس زمانے میں جبکہ جرمنی اپنی تاریخ کے نازک موڑوں میں سے ایک موڑ پر تھا ــ سلطنت کی تشکیل، ریخستاغ کا افتتاح، عام حق رائےدھی کی منظوری ــ تو سوشل ڈیما کریٹی سیاست اور عموماً کام کرنے کے لئے لیبکنیخت کا ایک منصوبہ تھا اور شویٹسر کا دوسرا۔ جب جرمن سوشلسٹوں کے سروں پر سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون آن کر پڑا تو موسٹ اور ہاسیلمان کا ایک منصوبہ تھا ــ وہ اس بات کے لئے تیار تھے کہ وہیں اور اسی وقت تشدد اور دہشت پسندی کا نعرہ دیں؛ ہوخبرگ، شرام اور (ایک حد تک) برنشٹائن کا دوسرا۔ انہوں نے سوشل ڈیما کریٹوں کے سامنے وعظ کہنا شروع کر دیا تھا کہ نامعقول طریقے سے تلخ اور انقلابی بن کر خود انہوں نے ہی اس قانون کے پاس کئے جانے کا اشتعال دلایا تھا اور اب انکو چاہئے کہ اپنے مثالی برتاؤ سے معافی کے خواست‌گار ہوں۔ تیسرا منصوبہ اور تھا جسے ان حضرات نے تجویز کیا تھا جو ایک غیرقانونی ترجمان اخبار تیار کرتے اور شائع کیا کرتے تھے (٥٨)۔ جس راستے پر چلنا ہے اس کے انتخاب پر جدوجہد کے کئی سال بعد اور منتخبہ راستے کے مناسب ہونے پر جب تاریخ اپنا فیصلہ سنا چکی ہے، تو ظاہر ہے کہ پیچھے مڑکر دیکھنے کے بعد پارٹی کے فرائض کے نمو کے متعلق جو پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتے رہتے ہیں، حکیمانہ اقوال سنانا آسان ہوتا ہے۔ لیکن انتشار کے زمانے

میں * جبکہ روسی ''نقاد،، اور ''معیشت‌پسند،، سوشل ڈیما کریسی کو ٹریڈ یونین‌ازم کی سطح پر گرا رہے ہیں اور جبکہ دہشت پسند وہ ''تدبیر بطور منصوبہ،، منظور کرنے کی پرزور وکالت کر رہے ہیں جو پرانی غلطیوں کو دوہراتی ہے، تو ایسے زمانے میں اس قسم کی گہرائیوں میں پہنچنے تک اپنے آپکو محدود رکھنے کے معنے اپنے لئے محض ''سند غربت،، جاری کر لینے کے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ بہت سے روسی سوشل ڈیما کریٹ پیش قدمی اور توانائی کے فقدان میں، ''سیاسی پرچار، ہلچل اور تنظیم کے دائرے،، ** کے اختصار میں، انقلابی کام کی وسیع‌تر تنظیم کے لئے ''منصوبوں،، کے فقدان میں مبتلا ہیں، ایسے وقت میں یہ اعلان کر دینے کے کہ ''تدبیر بطور منصوبہ مارکسزم کی روح اصل کی تردید کرتی ہے،، معنے نہ صرف نظریاتی طور پر مارکسزم پر تہمت لگانا بلکہ عملاً پارٹی کو پیچھے کی طرف کھینچ لانا ہے۔

''ربوچیئے دیلو،، اپنا وعظ جاری رکھتا ہے:

''انقلابی سوشل ڈیما کریٹ کا فرض صرف اتنا ہے کہ اپنے شعوری کام سے معروضی ارتقا کی رفتار بڑھا دے، اس کو دفع نہ کرے، یا اس ارتقا کی جگہ خود اپنے داخلیتی منصوبوں کو نہ دیدے۔ ''ایسکرا،، یہ سب کچھ نظریے کے اعتبار سے جانتا ہے۔ لیکن شعوری انقلابی کام کو مارکسزم بجا طور پر جو زبردست اہمیت دیتی ہے اس کے باعث وہ عملاً، تدبیر کے اپنے نظریہ پسندانہ زاویہٴ نگاہ کی وجہ سے، ارتقا کے معروضی یا بلاارادی عنصر کی اہمیت کو اصل سے کم ظاہر کرتا ہے،، (صفحہ ۱۸)۔

---

* ''Ein Jahr der Verwirrung'' (''انتشار کا ایک سال،،) وہ عنوان ہے جو میرنگ نے اپنی ''تاریخ جرمن سوشل ڈیما کریسی،، کے اس باب کو دیا ہے جس میں انہوں نے اس پس‌وپیش اور عزم کے فقدان کا ذکر کیا ہے جس کا سوشلسٹوں نے نئی صورت حال کے لئے ''تدبیر بطور منصوبہ،، کا انتخاب کرنے میں پہلے مظاہرہ کیا تھا۔

** ''ایسکرا،،، شمارہ ۱ کا اداریہ۔

غیر معمولی نظریاتی انتشار کی، جناب و ۔ و ۔ اور ان کی برادری کے شایاں شان، ایک اور مثال ۔ ہم اپنے فلسفی سے دریافت کریں گے: داخلیتی منصوبوں کا مرتب کرنےوالا معروضی ارتقا کو کس طرح ''اصل سے کم ظاہر کر سکتا ہے،،؟ ظاہر ہے کہ یہ حقیقت ان کی نگاہوں سے اوجھل رہتی ہے کہ یہ معروضی ارتقا بعض طبقوں، درجوں یا گروہوں کو، قوموں یا قوموں کے گروہوں وغیرہ کو تخلیق کرتا یا تقویت پہنچاتا ہے، نیست و نابود کرتا یا کمزور کرتا ہے اور اس طرح سے قوتوں کے کسی بین‌الاقوامی سیاسی صف‌بندی یا انقلابی پارٹیوں کے اختیار کئے ہوئے رخ وغیرہ کا تعین کرنے کی خدمت انجام دیتا ہے ۔ اگر منصوبوں کا نقشہ تیار کرنے والے نے یہ کر لیا تو اس کا قصور یہ نہیں ہوگا کہ اس نے بلاارادی عنصر کو اصل سے کم سمجھا، بلکہ، اس کے برعکس، یہ کہ اس نے باشعور عنصر کو اصل سے کم ظاہر کیا، کیونکہ پھر وہ یہ عیاں کریگا کہ اس میں معروضی ارتقا کو مناسب طریقے سے سمجھنے کا فقدان ہوگا ۔ چنانچہ بلاارادیت اور شعور کی ''نسبتی اہمیت کا اندازہ کرنے،، (''ربوچیئے دیلو،، کا خط کشیدہ) کی بات ہی خود ''شعور،، کے قطعی فقدان کو ظاہر کرتی ہے ۔ اگر بعض ''بلاارادی عناصر ارتقا،، انسانی فہم و ادراک کی گرفت میں آ بھی جاتے ہیں، تو ان کا ناقص تخمینہ ''باشعور عنصر کو اصلیت سے کم کرکے ظاہر کرنے،، کے برابر ہوگا ۔ لیکن اگر وہ گرفت میں نہیں آ سکتے تو پھر ہم ان کو نہیں جانتے اور اس لئے ان کے بارے میں بات نہیں کر سکتے ۔ تو پھر کری‌چیفسکی بحث کیا کر رہے ہیں؟ اگر ان کا خیال ہو کہ ''ایسکرا،، کے ''داخلیتی منصوبوں،، میں غلطیاں ہیں (جیسا کہ درحقیقت وہ علی‌الاعلان کہہ چکے ہیں کہ ہیں)، تو ان کو دکھا دینا چاہئے تھا کہ کونسے معروضی حقائق وہ نظرانداز کرتے ہیں اور اس کے بعد ہی پھر ''ایسکرا،، پر انہیں نظرانداز کرنے کے لئے سیاسی شعور کے فقدان کا، بقول خود، ''باشعور عنصر کو اصل سے کم ظاہر کرنے،، کا الزام عائد کرنا تھا ۔ لیکن، اگر داخلیتی منصوبوں سے ناخوش ہوکر وہ ''بلاارادی عنصر کی اہمیت اصل سے کم ظاہر کرنے،، کے علاوہ کوئی اور دلیل پیش نہیں

کر سکتے (!) تو وہ محض یہ ظاہر کرتے ھیں : (۱) کہ، نظریاتی اعتبار سے وہ مارکسزم کو کاریئف اور میخائلوفسکی کی طرح سے ھی سمجھتے ھیں جن کا بیلتوف (۵۹) کافی مذاق اڑا چکے ھیں، اور (۲) کہ، عملی طور پر، وہ ''ارتقا کے بلاارادی عناصر،، سے جنھوں نے ھمارے قانونی مارکسیوں کو برنشٹائن‌ازم کی طرف اور ھمارے سوشل ڈیماکریٹوں کو ''معیشت پسندی،، کی طرف کھینچ لیا ھے، خاصے مطمئن ھیں، اور یہ کہ ان لوگوں کے خلاف ''غصے میں بھرے بیٹھے ھیں،، جو روسی سوشل ڈیماکریسی کو ''بلاارادی،، ارتقا کے راستے سے بھرقیمت ھٹانے کا تہیہ کر چکے ھیں۔

آگے چل کر جو چیزیں آتی ھیں وہ یقینی طور پر بیہودہ ھیں۔ ''جس طرح فرد بشر قدرتی سائنس کی تمام دریافتوں کے باوجود پرانی طرز سے اولاد پیدا کرتے رھینگے، اسی طرح ایک نیا سماجی نظام، مستقبل میں بھی، سماجی سائنس کی تمام دریافتوں اور باشعور مجاھدوں کی تعداد میں اضافے کے باوجود، زیادہ‌تر عناصری ھیجانوں سے عالم وجود میں آئیگا،، (صفحہ ۱۹)۔ جس طرح ھمارے آبا و اجداد اپنی پرانی طرز کی دانشمندی کے ساتھ کہا کرتے تھے، دنیا میں کوئی بھی بچوں کو لا سکتا ھے، اسی طرح سے آج ''جدید سوشلسٹ،، (نارتسس توپوریلوف کے انداز میں) (۶۰) اپنی دانشمندی سے کہا کرتے تھے، نئے سماجی نظام کی بلاارادی پیدائش میں کوئی بھی حصہ لے سکتا ھے۔ ھماری بھی رائے یہی ھے کہ کوئی بھی حصہ لے سکتا ھے۔ اس قسم کی شرکت کے لئے جو کچھ چاھئے ھوتا ھے وہ یہ کہ جب ''معیشت پسندی،، کا دور دورہ ھو تو ''معیشت پسندی،، کو مان لو اور جب دھشت پسندی سر بلند ھو تو دھشت پسندی کو۔ چنانچہ، امسال موسم بہار میں، جب دھشت پسندی پر لوٹ پوٹ ھونے کے خلاف خبردار کرنا اس قدر اھم تھا، تو ''ربوچیئے دیلو،، ایک ایسے مسئلے سے دوچار ھوکر جو اس کے لئے ''نیا،، تھا محو حیرت رہ گیا تھا۔ اور اب، چھ مہینے کے بعد، جبکہ مسئلہ کم موضوعاتی رہ گیا ھے تو وہ ھمارے سامنے بیک‌وقت یہ اعلان پیش کرتا ھے : ''ھمارا خیال ھے کہ سوشل ڈیماکریسی کا یہ کام نہیں ھے، اور نہ ھی ھونا چاھئے کہ وہ دھشت پسندانہ جذبات کے ابھرنے

کی مخالفت کرے ،، (''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۱۰، صفحہ ۲۳)، اور کانفرنس کی یہ قرارداد بھی: ''یہ کانفرنس باقاعدہ اور جارحانہ دہشت پسندی کو بےمحل تصور کرتی ھے ،، (''دو کانفرنسیں،،، صفحہ ۱۸) - کس حسن و خوبی کے ساتھ واضح اور باربط ھے یہ! مخالفت نہ کرنا مگر بےمحل کہدینا، اور اس کا اعلان اس طرح سے کرنا کہ بےقاعدہ اور مدافعتی دہشت پسندی اس ''قرارداد،، کے دائرے میں نہ آئیں - تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس قسم کی قرارداد انتہائی محفوظ ہوتی ھے اور غلطی کے خلاف اس کا پورا بیمہ ھے، ٹھیک اس طرح جیسے کہ وہ شخص اپنے آپ کو غلطی سے محفوظ کر لیتا ھے جو باتیں تو کرتا ھے مگر کہتا کچھ نہیں - اس قسم کی قرارداد مرتب کرنے کے لئے جو کچھ چاھئے ہوتا ھے وہ تحریک کے آخری سرے پر رہنے کی صلاحیت ھے - جب ''ایسکرا،، نے دہشت کے سوال کو نیا کہنے پر ''ربوچیئے دیلو'' کا مذاق اڑایا تو موخرالذکر نے غضبناک ہوکر ''ایسکرا'' پر ''تدبیر کے مسئلوں کے وہ حل جو پندرہ برس سے بھی زیادہ قبل مہاجر ادیبوں کے ایک گروہ نے تجویز کئے تھے، پارٹی تنظیموں پر مسلط کرنے کی ناقابل یقین ''دیدہ دلیری،، کا الزام عائد کیا تھا (صفحہ ۲۴)- حقیقتاً دیدہ دلیری، اور باشعور عنصر کا اصل سے زیادہ کیا خوب تخمینہ کیا گیا ھے - اول تو نظریاتی مسئلوں کو پہلے ھی سے حل کر لیا جائے اور پھر تنظیم کو، پارٹی کو اور عوام الناس کو اس حل کے درست ہونے کا یقین دلانے کی کوشش کی جائے! * کیا ھی اچھا ہوتا کہ عناصر کو دوھرایا جاتا اور کسی پر کچھ ''مسلط،، کئے بغیر ھر ''موڑ،، پر گھوم جایا جاتا -- یہ چاھے ''معیشت پسندی،، کی سمت میں ہوتا یا دہشت‌پسندی کی طرف - ''ربوچیئے دیلو،، دنیاداری کی اس دانشمندانہ نصیحت کی تعمیم تک کر ڈالتا ھے اور ''ایسکرا،، اور ''زاریا،، پر ''بےپیکر مادے پر منڈلاتی ہوئی روح کی طرح اپنا

---

* نہ ھی یہ بات فراموش کرنی چاھئے کہ دہشت کے مسئلے کو ''نظریاتی اعتبار سے،، حل کرنے میں ''محنت کی نجات،، کے گروہ نے سابق انقلابی تحریک کی تعمیم کر دی -

پروگرام تحریک کے خلاف جمانے کا،، الزام لگاتا ہے (صفحہ ۲۹)۔ لیکن اگر ''روح،، ہونا، جو بلاارادی تحریک پر نہ صرف منڈلاتی بلکہ اس تحریک کو ''اس کے پروگرام،، کی سطح تک بلند کر دیتی ہے، سوشل ڈیماکریسی کا فعل منصبی نہیں تو اور کیا ہے؟ یقیناً، اس کا کام یہ تو نہیں ہے کہ تحریک کی دم کے ساتھ گھسٹتی رہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ وہ تحریک کے کسی کام کی نہ رہیگی، بد سے بدتر یہ کہ انتہائی ضرر رساں ہوگی۔ لیکن ''ربوچیئے دیلو،، ''تدبیر بطور عمل،، کی صرف تقلید ھی نہیں کرتا بلکہ اس کو اصول کے درجے تک بلند کر دیتا ہے، چنانچہ اس کے رجحان کو موقع پرستی نہیں بلکہ دم پرستی سے (لفظ دم کی رعایت سے) موسوم کرنا زیادہ درست ہوگا۔ اور یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ جو ہمیشہ تحریک کے پیچھے پیچھے چلنے اور اس کی دم بنے رہنے کا تہیہ کر چکے ہیں ان کی ''ارتقا کے بلاارادی عنصر کی اہمیت کو اصل سے کم کرکے ظاہر کرنے،، کے خلاف قطعی اور ہمیشہ کے لئے گارنٹی کی جا چکی ہے۔

* * *

اور اس طرح، ہمیں پورا یقین ہو گیا ہے کہ روسی سوشل ڈیماکریسی میں ''نئے رجحان،، نے جو بنیادی غلطی کی ہے بلاارادیت کے سامنے اس کا جھک جانا اور اس کا یہ سمجھنے میں ناکام رہنا ہے کہ عوام‌الناس کی بلاارادیت سوشل ڈیماکریٹوں سے اعلی درجے کے شعور کا مطالبہ کرتی ہے۔ عوام‌الناس کا جوش و خروش جس قدر بلاارادی اور تحریک جس قدر زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہے اتنا ھی زیادہ فوری، اتنا کہ کسی سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، مطالبہ ہوتا ہے کہ سوشل ڈیماکریسی کا نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی کام اور زیادہ شعوری ہو۔

روس میں عوام‌الناس کا بلاارادی جوش و خروش اس قدر سرعت کے ساتھ بڑھا (اور بڑھ رہا ہے) کہ نوجوان سوشل ڈیماکریٹ یہ عظیم‌الشان کام انجام دینے کو تیار ثابت نہیں ہوئے۔ اس طرح تیار نہ ہونا ہماری مشترک بدقسمتی ہے، تمام روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی بدقسمتی۔ عوام‌الناس کا جوش و خروش بلاروک ٹوک تسلسل کے ساتھ بڑھتا اور پھیلتا رہا، یہ نہ صرف ان مقامات پر جاری رہا جہاں

شروع ہوا تھا بلکہ نئے مقامات تک، آبادی کے نئے طبقوں تک پھیلتا رہا (مزدور تحریک کے زیر اثر، طالب‌علم نوجوانوں میں، عموماً دانشوروں میں اور یہاں تک کہ کسانوں کے جوش میں نئی تازگی آئی)۔ انقلابی، مگر، اس جوش و خروش کے پیچھے پیچھے گھسٹتے رہے، اپنے ''نظریوں،، اور اپنی سرگرمی دونوں کے اعتبار سے، وہ ایک مستقل اور سلسلے وار تنظیم قائم کرنے میں ناکام رہے جس میں پوری تحریک کی قیادت کرنے کی صلاحیت ہو۔

پہلے باب میں ہم نے ثابت کیا کہ ''ربوچیئے دیلو،، نے ہمارے نظریاتی فرائض کی اہمیت کو اصل سے کم جانچا اور یہ کہ ''بلاارادی طور پر،، اس نے ''آزادئی تنقید،، کا نعرہ دوہرانا شروع کر دیا؛ جنہوں نے یہ نعرہ دوہرایا ان میں یہ سمجھنے کے ''شعور،، کا فقدان تھا کہ موقع پرست ''نقادوں،، کے دعوے، جرمنی اور روس میں انقلابیوں کے دعووں سے بعدالمشرقین رکھتے ہیں۔

آئندہ بابوں میں ہم دکھائینگے کہ بلاارادیت کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کا سیاسی فرائض کے میدان عمل میں اور سوشل ڈیماکریسی کے تنظیمی کام میں کس طرح اظہار ہوا۔

۳

ٹریڈ یونین سیاست اور سوشل ڈیماکریٹک سیاست

اب کے پھر ہم ''ربوچیئے دیلو،، کو سراہتے ہوئے شروع کرینگے۔ ''بےنقابی کا ادب اور پرولتاری جدوجہد،، وہ عنوان ہے جو مارتینوف نے ''ایسکرا،، سے اپنے اختلافات کے متعلق مضمون کو دیا ہے جو ''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۱۰ میں شائع ہوا تھا۔ اختلافات کا نچوڑ انہوں نے مندرجہ ذیل الفاظ میں مرتب کیا ہے: ''اس نظام کو جو اس کی (مزدور طبقے کی پارٹی کی) نشوونما کے راستے میں حائل

ہے صرف بےنقاب کرنے تک ہی ہم اپنے آپ کو محدود نہیں رکھ سکتے - ہمیں پرولتاریہ کے فوری اور جاری مفادات پر بھی ردعمل کا اظہار کرنا چاہئے... ''ایسکرا،،... درحقیقت انقلابی حزب مخالف کا ترجمان ہے جو ہمارے ملک کی صورت حال، خصوصاً سیاسی صورت حال بے نقاب کرتا ہے... ہم، مگر، مزدور طبقے کے نصب العین کے لئے پرولتاری جدوجہد سے قریبی تعلق رکھتے ہوئے کام کرتے ہیں اور بدستور کرتے رہینگے - ،، (صفحہ ٦٣) - اس فارمولے کے لئے مارتینوف کا احسانمند ہونا ہی پڑتا ہے - یہ نمایاں عام دلچسپی کا حامل ہے، کیونکہ اس میں ''ربوچیئے دیلو،، سے ہمارے اختلافات ہی کا نچوڑ نہیں ہے بلکہ سیاسی جدوجہد پر ہمارے اور ''معیشت پسندوں،، کے درمیان عام اختلاف رائے کا بھی - ہم دکھا چکے ہیں کہ ''معیشت پسند،، یہ نہیں کہ ''سیاست،، قطعی مسترد کردیتے ہوں بلکہ یہ کہ وہ سیاست کے سوشل ڈیماکریٹی تصور سے ٹریڈیونینی تصور کی جانب متواتر بھٹکتے رہتے ہیں - مارتینوف ٹھیک اسی طریقے سے بھٹکتے ہیں اور اس لئے ہم ان کے نظریات کو اس مسئلے پر ''معیشت پسندوں،، کی غلطی کا ایک نمونہ تصور کرینگے - جیسے کہ ہم ثابت کرنے کی کوشش کرینگے اس انتخاب کے خلاف شکایت کا نہ تو ''ربوچایا میسل،، کے ''علیحدہ ضمیمے،، کے مصنفوں کو کوئی حق ہوگا، نہ ''محنت کی نجات،، کے گروہ کے جاری کردہ منشور کے مصنفوں کو، نہ ''ایسکرا،، شمارہ ۱۲ میں شائع ہونے والے ''معیشت پسندوں،، کے خط کے مصنفوں کو -

۱ - سیاسی هلچل اور ''معیشت پسندوں،، کی اس پر روک

ہر شخص جانتا ہے کہ روسی مزدوروں کی معاشی * جدوجہد معاشی (فیکٹری کے اور پیشہورانہ) حالات بےنقاب کرنےوالے ''ادب،، کی اشاعت کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانے پر بڑھی اور مستحکم ہوئی -

---

* غلط فہمی سے بچنے کے لئے ہمیں واضح کر دینا چاہئے کہ یہاں اور اس پورے کتابچے میں معاشی جدوجہد سے ہماری مراد

یہ ''اشتہار،، زیادہ‌تر فیکٹری کے نظام کو بےنقاب کرنے پر مشتمل ہوا کرتے تھے اور بہت جلدی ھی بےنقاب کرنے کا سچ مچ کا ایک جذبہ مزدوروں میں پیدا ہو گیا۔ جیسے ھی مزدوروں نے محسوس کیا کہ سوشل ڈیماکریٹی اسٹڈی سرکل ان کو نئی وضع کے اشتہار فراہم کرنے کے خواھشمند ھیں اور فراہم کر سکتے ھیں جو ان کے مصیبت‌زدہ وجود، ناقابل برداشت سخت محنت اور حقوق سے ان کی محرومیت کے بارے میں پوری حقیقت بیان کریں، تو انہوں نے فیکٹریوں اور کارخانوں سے خطوط بھیجنے شروع کر دئے، درحقیقت ہمارے ھاں ان کا تانتا باندھ دیا۔ اس ''بےنقاب کرنے والے ادب،، نے ایک زبردست سنسنی پھیلا دی، خاص اس فیکٹری میں ھی نہیں جسے کسی مخصوص اشتہار میں بےنقاب کیا گیا ھوتا بلکہ ان تمام فیکٹریوں میں جہاں آشکارا کئے جانے والے حقائق کی خبریں پہنچتیں۔ اور چونکہ مختلف کارخانوں میں اور مختلف کاروبار میں مزدوروں کی مفلسی اور حاجت بہت کچھ ایک ھی جیسی ھوتی ھیں، اس لئے ''مزدوروں کی زندگی کے متعلق حقیقت،، ہر ایک کو جھنجھوڑتی۔ انتہائی پسماندہ مزدوروں میں بھی ''چھپے ھوئے حروف میں آنے کا،، سچ مچ کا ایک جذبہ — پورے موجودہ سماجی نظام کے خلاف جو لوٹ مار اور استبداد پر مبنی ھے، جنگ کی اس ابتدائی شکل کے لئے ایک نیک جذبہ پیدا ہو گیا۔ اور غالب اکثریت ایسی صورتوں کی تھی کہ جن میں یہ ''اشتہار،، درحقیقت ایک اعلان جنگ کی حیثیت رکھتے تھے کیونکہ مزدوروں میں ھلچل پیدا کرنے میں اس طرح کا بےنقاب کیا جانا بڑی مدد کیا کرتا تھا؛ اس سے ان میں سب سے زیادہ نمایاں زیادتیوں کو دور کرنے کے لئے مشترک مانگیں پیدا ھوتی تھیں اور ان میں ھڑتالوں سے ان مانگوں کی تائید کرنے کی مستعدی پیدا ھوتی تھی۔ آخر میں، خود مالکوں کو ان اشتہاروں کی اھمیت

(ھم میں تسلیم شدہ دستور کے مطابق)، ''عملی معاشی جدوجہد،، سے ھے جسے اینگلس نے مذکورہ صدر عبارت میں ''سرمایہ‌داروں کا مقابلہ،، بیان کیا ھے، اور جسے آزاد ملکوں میں منظم مزدور، سنڈیکل یا ٹریڈ یونینی جدوجہد سے موسوم کیا جاتا ھے۔

اعلان جنگ کی طرح تسلیم کرنے پر مجبور ہونا پڑا، یہاں تک کہ بہت سی صورتوں میں تو وہ جنگ چھڑنے کا انتظار بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ جیسے کہ ہمیشہ ہوا کرتا ہے، بےنقابیوں کی محض اشاعت ہی نے اثر دکھایا اور انہوں نے ایک طاقتور اخلاقی تاثر کی اہمیت اختیار کر لی۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ اشتہار کا محض نمودار ہونا ہی پیش کردہ تمام یا کچھ مانگوں کے پورے ہونے کے لئے کافی ثابت ہوا۔ مختصر یہ کہ معاشی (فیکٹری کی) بےنقابیاں معاشی جدوجہد میں اہم بیرم تھیں اور بدستور ہیں، اور جب تک سرمایہ‌داری باقی ہے جو مزدوروں کے لئے اپنی حفاظت کرنا ضروری کر دیتی ہے، وہ اس اہمیت کی حامل رہینگی۔ یورپ کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملکوں میں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ اب بھی کسی پسماندہ پیشے میں یا گھریلو صنعت کی کسی بھولی بسری شاخ میں برائیوں کی بےنقابی طبقاتی شعور کی بیداری کے نقطۂ آغاز کا، ٹریڈ یونین جدوجہد کی شروعات کا اور سوشلزم کے پھیلنے کا کام انجام دیتی ہے*۔

پچھلے کچھ عرصے سے روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی غالب

---

* موجودہ باب میں ہم صرف سیاسی جدوجہد کو زیربحث لا رہے ہیں، اس کے زیادہ وسیع یا زیادہ تنگ معنوں میں۔ اس لئے ہم ''رابوچیئے دیلو،، کے اس الزام پر کہ ''ایسکرا،، معاشی جدوجہد کے بارے میں ''حد سے زیادہ ضبط سے کام لیتا ہے،، (''دو کانفرنسیں،، صفحہ ۲۷، مارتی‌نوف نے جسے اپنے کتابچے ''سوشل ڈیماکریسی اور مزدور طبقہ،، میں ترمیم و تنسیخ کے بعد پھر سے لکھا) صرف چلتے چلاتے ہی بحث کرینگے۔ اگر الزام لگانےوالے معاشی جدوجہد پر ''ایسکرا،، کے صنعتی حصے میں کسی ایک سال کی بحث کی ناپ تول ہنڈرڈویٹ یا ریم میں کریں (جس کا کہ ان کو بڑا شوق ہے) تو ''رابوچیئے دیلو،، اور ''رابوچایا میسل،، کے متعلقہ حصوں کو اگر آپس میں ملا بھی دیا جائے تو اس اعتبار سے بھی موازنے میں موخرالذکر پیچھے رہینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سادہ سی حقیقت کا احساس انہیں ایسی دلیلوں کا سہارا لینے پر مجبور کرتا ہے کہ جو ان کے

اکثریت فیکٹریوں کے حالات کی بےنقابی کا یہ کام منظم کرنے میں قریب قریب پوری طرح منہمک ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اس میں وہ کس حد تک منہمک ہو گئے ہیں، ''ربوچایا میسل،، کو یاد کر لینا کافی ہوگا — اصل میں اتنے زیادہ کہ یہ حقیقت ہی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہے کہ یہ بجائے خود، اصلیت میں ابھی تک سوشل ڈیماکریٹی کام ہی نہیں ہے بلکہ محض ٹریڈیونینی کام ہے۔ درحقیقت بےنقابیوں میں تذکرہ کسی خاص پیشے کے مزدوروں اور ان کے مالکوں کے درمیان تعلقات کا ہی ہوتا تھا اور انہوں نے جو کچھ حاصل کیا وہ یہ تھا کہ قوت محنت کے فروخت کرنےوالوں نے اپنا ''مال،، بہتر شرطوں پر فروخت کرنا اور خالص تاجرانہ سودے پر خریداروں سے مول بھاؤ کرنا سیکھ لیا تھا۔ یہ بےنقابیاں (اگر انقلابیوں کی تنظیم انہیں صحیح طور سے کام میں لاتی) سوشل ڈیماکریٹی سرگرمی کے آغاز اور اس کے ایک جزو ترکیبی کا کام دے سکتی تھیں؛ لیکن وہ ''خالص ٹریڈ یونینی،، جدوجہد کی جانب اور غیرسوشل ڈیماکریٹی مزدور طبقے کی تحریک کی جانب بھی لے جا سکتی تھیں (اور بلاارادیت کی جانب پرستش کا رویہ اختیار کر لیا جائے تو لازمی طور پر لیجائینگی)۔ سوشل ڈیماکریسی مزدور طبقے کی نہ صرف قوت محنت فروخت کرنے کی بہتر شرائط کے لئے بلکہ اس سماجی نظام کو مٹانے کے لئے جدوجہد کرنے میں رہنمائی کرتی ہے جو مال و زر سے محروموں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مالداروں کے ہاتھ فروخت کریں۔ سوشل ڈیماکریسی مزدور طبقے کی نمائندگی کرتی ہے، صرف مالکوں کے کسی خاص گروہ سے اس کے تعلق کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ جدید سماج کے تمام طبقوں سے اور بطور منظم سیاسی قوت ریاست سے بہ‌اعتبار اس کے تعلق کے۔

ذہنی انتشار کو صاف طور پر واضح کر دیتی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''ایسکرا،، کو چار و نا چار (!) زندگی کی قطعی مانگوں کو ماننے پر اور مزدور طبقے کی تحریک کے متعلق کم از کم (!!) خط و کتابت شائع کرنے پر مجبور ہونا (!) پڑتا ہے ،، (''دو کانفرنسیں،، صفحہ ۲۷)۔ بھئی واقعی یہ تو دندان شکن دلیل ہے!

چنانچہ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ سوشل ڈیماکریٹوں کو نہ صرف یہ چاہئے کہ اپنے آپ کو خالص معاشی جدوجہد تک محدود نہ رکھیں بلکہ انہیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دینی چاہئے کہ معاشی بےنقابیوں کا انتظام ان کی سرگرمیوں کا غالب حصہ بن جائے۔ مزدور طبقے کی سیاسی تعلیم اور اس کے سیاسی شعور کی نشو ونما میں ہمیں سرگرم عمل حصہ لینا چاہئے۔ اب جبکہ ''زاریا،، اور ''ایسکرا،، نے ''معیشت پسندی،، پر پہلا حملہ کیا ہے تو اس سے ''سب متفق ہیں ،، (اگرچہ بعض کی رضامندی صرف زبانی ہے، جیسا کہ جلد ہی ہم دیکھینگے) ۔

سوال یہ اٹھتا ہے کہ سیاسی تعلیم کس چیز پر مشتمل ہونی چاہئے؟ کیا یہ مطلق العنانیت سے مزدور طبقے کی لڑائی کے پروپگنڈے تک محدود رکھی جا سکتی ہے؟ یقیناً نہیں۔ مزدوروں کو یہ سمجھا دینا کافی نہیں ہے کہ وہ سیاسی طور پر مظلوم ہیں (جیسا کہ انہیں محض یہ سمجھانا کافی نہیں تھا کہ ان کے مفادات مالکوں کے مفادات سے ٹکراتے ہیں)۔ اس استبداد کی ہر ٹھوس مثال کے متعلق ہلچل کی رہبری کرنی چاہئے (جیسے کہ ہم نے معاشی استبداد کی ٹھوس مثالوں کو لیکر ان پر ہلچل کا اہتمام شروع کر دیا ہے)۔ جس حد تک یہ استبداد سماج کے انتہائی مختلف طبقوں پر اثر انداز ہوتا ہے، جس حد تک یہ زندگی اور سرگرمی کے انتہائی متنوع شعبوں — حرفتی، شہری، نجی، خاندانی، مذہبی، سائنٹیفک وغیرہ وغیرہ میں نمایاں ہوتا ہے، تو کیا یہ واضح نہیں کہ اگر ہم مطلق‌العنانی کی تمام پہلوؤں کی سیاسی بےنقابی کرنے کا انتظام اپنے ذمے نہ لیں تو مزدوروں کے سیاسی شعور کو نشوونما دینے کے اپنے فرض کی ہم تکمیل نہیں کر رہے ہونگے؟ استبداد کی ٹھوس مثالوں پر ہلچل کا اہتمام کرنے کی غرض سے ان واقعات کو بےنقاب کرنا چاہئے (جس طرح کہ معاشی ہلچل کے لئے فیکٹری کی بدسلوکیوں کو بےنقاب کرنے کی ضرورت ہوتی تھی)۔

ممکن ہے کہ کوئی سوچے کہ یہ تو کافی صاف بات ہے۔ ہوتا مگر یہ ہے کہ صرف زبانی ہی ''سب،، سیاسی شعور کو،

اس کے سارے پہلوؤں کو نشوونما دینے کی ضرورت پر متفق ہیں۔ پتہ یہ چلتا ہے کہ مثلاً ''ربوچیئے دیلو،، مکمل طور سے سیاسی بےنقابی کا انتظام کرنے (یا انتظام کرنے کا آغاز کرنے) کی بات تو دور رہی، ''ایسکرا،، کو اس سے دور گھسیٹنے کی کوشش کر رہا ہے جس نے کہ اس کا بیڑا اٹھا لیا ہے۔ ذرا یہ سنئے: ''مزدور طبقے کی سیاسی جدوجہد محض، (یقیناً ''محض،، نہیں) سب سے زیادہ نشوونما پائی ہوئی، وسیع اور موثر وضع کی معاشی جدوجہد ہے،، (''ربوچیئے دیلو،، کا پروگرام جو شمارہ ۱ صفحہ ۳ میں شائع ہوا تھا)۔ ''سوشل ڈیماکریٹوں کو اب خود معاشی جدوجہد کو، جہاں تک ممکن ہو، سیاسی کرداری خصوصیت دینے کا فریضہ درپیش ہے،، (مارتینوف، ''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۱۰، صفحہ ۴۲)۔ ''عوام‌الناس کو سرگرم سیاسی جدوجہد میں کھینچ کر لانے کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعہ معاشی جدوجہد ہے ،، (''پردیسی انجمن،، (۶۱) کی کانفرنس میں منظور کی جانےوالی قرارداد اور اس میں کی جانےوالی ''ترمیمیں،،، ''دو کانفرنسیں،، صفحہ ۱۱ اور ۱۷)۔ جیسا کہ قارئین دیکھ چکے ہیں، یہ تمام دعوے ''ربوچیئے دیلو،، میں پہلے ہی شمارے سے لیکر تازہ‌ترین ''مدیروں کو ہدایات،، تک میں رچے ہوئے ہیں اور وہ سب سیاسی ہلچل اور جدوجہد کے بارے میں بظاہر ایک ہی نظریے کا اظہار کرتے ہیں۔ آئیے ہم اس نظریے کا تمام ''معیشت پسندوں،، میں پھیلی ہوئی اس رائے کے نقطہ‌ٔ نظر سے غور کریں کہ سیاسی ہلچل کو معاشی ہلچل کے پیچھے پیچھے چلنا چاہئے۔ کیا یہ درست ہے کہ عموماً * معاشی جدوجہد عوام الناس کو سیاسی جدوجہد میں کھینچ کر

---

* ہم ''عموماً،، اس لئے کہتے ہیں کہ ''ربوچیئے دیلو،، بحیثیت مجموعی پارٹی کے عمومی اصولوں اور عمومی فرائض کی بات کرتا ہے۔ بلاشبہ عملاً ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جبکہ واقعی سیاست کو معیشت کے پیچھے پیچھے چلنا پڑتا ہے لیکن صرف ''معیشت پسند،، ہی اس کا ذکر ایک ایسی قرارداد میں کر سکتے ہیں جو پورے روس پر اطلاق کی غرض سے مرتب کی گئی ہو۔ ایسے واقعات ضرور

5*

لانے کا ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعہ ہے،،؟ یہ قطعی درست نہیں ہے۔ صرف معاشی جدوجہد کا ہی نہیں بلکہ پولیس کے ظلم اور مطلق‌العنانیت کی دست‌درازی کا کوئی بھی اور ہر ایک مظہر عوام‌الناس کو ''اپنی طرف کھینچنے،، کے ذریعے کی حیثیت سے ذرہ برابر بھی کم ''وسیع پیمانے پر قابل عمل،، نہیں ہوتا۔ دیہی نگراں (۶۲) اور کسانوں کی کوڑوں سے پٹائی، عہدیداروں کی بدعنوانیاں اور شہروں میں پولیس کا ''عام لوگوں،، سے سلوک، قحط زدہ لوگوں کے خلاف لڑائی، روشن خیال اور علم و تعلیم کی جانب عام لوگوں کی پیش‌رفت کو کچلنا، محصولوں کی زبردستی وصولیابی اور مذہبی فرقوں پر مظالم، فوجیوں سے توہین‌آمیز سلوک اور طالبعلموں اور اعتدال پسند دانشوروں سے سلوک میں نازیبا طریق‌کار — ظلم‌وستم کے یہ سب اور ہزاروں ایسے ہی دوسرے مظاہر، اگرچہ براہ راست ''معاشی،، جدوجہد سے متعلق نہیں ہیں، کیا عمومی سیاسی ہلچل کے لئے اور عوام‌الناس کو سیاسی جدوجہد میں کھینچ کر لانے کے لئے کم ''وسیع پیمانے پر قابل عمل،، ذرائع اور مواقع ہیں؟ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ایسے کل واقعات میں سے جن میں مزدور (یا تو خود اپنی وجہ سے یا ان کی بنا پر جو ان سے قریبی طور پر وابستہ ہوتے ہیں) ظلم و تشدد، حقوق سے محرومیت کے شکار ہوتے ہیں، بلاشبہ صرف نہایت ہی قلیل واقعات پولیس کے جوروستم کے ایسے ہوتے ہیں جو ٹریڈیونینی جدوجہد ہی میں رونما ہوتے ہیں۔ پھر ہم پہلے ہی سے ان ذرائع میں سے صرف ایک کو ''سب

رونما ہوتے ہیں جب یہ ممکن ہوتا ہے کہ ''شروع ہی سے،، سیاسی ہلچل ''خالص معاشی بنیاد پر،، چلائی جائے؛ پھر بھی ''ربوچیئے دیلو،، آخر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ''اس کی قطعی کوئی ضرورت نہیں،، (''دو کانفرنسیں،، صفحہ ۱۱) ۔ آئندہ باب میں ہم واضح کرینگے کہ ''سیاستدانوں،، اور انقلابیوں کی تدبیر سوشل ڈیما کریسی کے ٹریڈیونینی فرائض کو نہ صرف یہ کہ نظرانداز نہیں کرتی بلکہ اس کے برعکس، صرف وہی ان کی باقاعدگی کے ساتھ تعمیل کرا سکتی ہے۔

سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل،، قرار دیکر سیاسی هلچل کے دائرے کو محدود کیوں کر لیں جبکہ سوشل ڈیما کریٹوں کے پاس، ان کے علاوہ، دوسرے ذرائع موجود هیں جو، عام طور سے کہا جائے تو، کچھ کم ''وسیع پیمانے پر قابل عمل،، نہیں؟

دھندلے اور بعید ماضی میں (پورا ایک سال ھوا..!) ''ربوچیئے دیلو،، نے لکھا تھا: ''ایک هڑتال کے، یا چند کے بعد تو بهرحال، عوام الناس اپنے فوری سیاسی مطالبات کو سمجھنے لگ جاتے هیں،، ''جیسے هی حکومت پولیس اور سپاهیوں کو ان کے خلاف لگا دیتی هے،، (شمارہ ۷، اگست ۱۹۰۰ء، صفحه ۱۵) - مرحلوں کے اس موقعه پرستانه نظریے کو اب پردیسی انجمن نے مسترد کر دیا هے جو همیں یه کهه کر رعایت دیتی هے که: ''عین شروع هی سے سیاسی هلچل خالص معاشی بنیاد پر چلانے کی کوئی ضرورت نہیں هے ،، (''دو کانفرنسیں،، صفحه ۱۱) - اپنی سابقه غلطیوں کے ایک حصے کو ''انجمن،، کی جانب سے مسترد کر دئے جانے سے، روسی سوشل ڈیما کریسی کے آئندہ تاریخ نویس کو، بےشمار طویل دلیلوں کی بهنسبت اس سے زیادہ اچھی طرح پته چل جائیگا که همارے ''معیشت پسندوں،، نے سوشلزم کو درجے میں کتنا گھٹا دیا هے! لیکن ''پردیسی انجمن،، کا خیال اگر یه هو که سیاست پر پابندی عائد کرنے کی ایک شکل ترک کرنے سے دوسری صورت کو ماننے پر وہ همیں راضی کرلیگی تو یه واقعی اس کا بھولپن هوگا۔ کیا اس صورت میں بھی یه کہنا، منطق کے زیادہ مطابق نہیں هوگا که معاشی جدوجهد کو وسیع ترین امکانی بنیاد پر چلانا چاهئے، یه که اس کو همیشه سیاسی هلچل کے لئے استعمال کرنا چاهئے لیکن یه که معاشی جدوجهد کو، عملی سیاسی جدوجهد میں عوام الناس کو کھینچ کر لانے کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعه تصور کرنے کی ''قطعی کوئی ضرورت نہیں،،؟

پردیسی انجمن اس بات کو اهمیت دیتی هے که اس نے ''بهترین ذرائع،، کی جگه ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعے،، کا جمله رکھ دیا هے جو که یهودی مزدوروں کی یونین (بند) (۶۳) کی چوتھی کانگرس کی قراردادوں میں هے۔ هم اقرار کرتے هیں که

ہمارے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ ان قراردادوں میں سے کونسی بہتر ہے۔ ہماری رائے میں دونوں بدتر ہیں۔ پردیس کی انجمن اور بند دونوں سیاست کی ''معیشت پسندوں،، جیسی، ٹریڈیونینی انداز کی تعبیر کرنے کی غلطی (قدرے، شاید روایات کے زیراثر، غیرشعوری طور پر) کر رہی ہیں۔ یہ لفظ ''بہترین،، استعمال کرکے کی جا رہی ہو یا ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل،، کے الفاظ استعمال کرکے، اس سے اصل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر ''پردیسی انجمن،، نے یہ کہا ہوتا کہ ''معاشی بنیاد پر سیاسی ہلچل،، سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر عمل میں لایا جانےوالا ذریعہ ہے (''قابل عمل،، نہیں) تو وہ ہماری سوشل ڈیماکریٹی تحریک کی نشوونما کے ایک دور کے متعلق درست ہوتا۔ ''معیشت پسندوں،، کے اور ۱۹۰۱ء — ۱۸۹۸ء کے (اگر اکثر و بیشتر نہیں تو) بہت سے عملی کارکنوں کے بارے میں یہ درست ہوتا، کیونکہ ان عامل ''معیشت‌پسندوں،، نے سیاسی ہلچل کو قریب قریب خالص معاشی بنیاد پر کام میں لیا (اس حد تک کہ انہوں نے اس کو پورا پورا کام میں لے لیا)۔ ایسے انداز کی سیاسی ہلچل کو ''ربوچایا میسل،، اور ''خود نجاتی گروہ،، نے تسلیم کیا تھا اور جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، اس کی سفارش بھی کی تھی۔ ''ربوچیئے دیلو،، کو اس بات کی شدید مذمت کرنی چاہئے تھی کہ معاشی ہلچل کے کارآمد کام کے ساتھ ساتھ سیاسی جدوجہد کی نقصان‌دہ پابندیاں بھی تھیں۔ اس کے بجائے وہ کہتا ہے کہ (''معیشت پسند،،) جو ذرائع سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر عمل میں لائے وہ سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ہیں! یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ جب ہم ان لوگوں کو ''معیشت‌پسند،، کہتے ہیں تو ان سے اس کے علاوہ کچھ اور بن نہیں پڑتا کہ ہم پر ہر وضع کی گالیوں کی بوچھار کریں۔ ہمیں ''شعبدےباز،،، متفق، ''پاپائے اعظم کا سفیر،، اور ''بدگو،،* کہتے ہیں؛ دنیا بھر سے شکایت کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے ان کو شدید صدمہ

---

* یہ وہ الفاظ ہیں جو ''دو کانفرنسیں،، میں استعمال کئے گئے ہیں، صفحات ۳۱، ۳۲، ۲۸، ۳۰۔

پہنچایا ہے؛ اور قریب قسمیہ کہتے ہیں کہ ''ایک بھی سوشل ڈیماکریٹی تنظیم میں اب ''معیشت پسندی،، کا ھلکا سا رنگ بھی نہیں ہے ''*۔ ھائے کیسے بد ھوتے ھیں دشنام طراز سیاست‌داں! یہ ''معیشت‌پسندی،، انہوں نے جان بوجھ کر ایجاد کی ھوگی، نوع انسانی سے محض نفرت کے باعث، دوسرے لوگوں کی شدید توھین کرنے کے لئے۔

مارتی‌نوف جب سوشل ڈیماکریسی کے سامنے ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے،، کا فرض پیش کرتے ھیں تو ٹھوس طریقے سے اس سے حقیقتاً وہ کیا معنے وابستہ کرتے ھیں؟ معاشی جدوجہد اپنے مالکوں کے خلاف مزدوروں کی اجتماعی جدوجہد ھوا کرتی ہے، اپنی محنت کی قوت کو فروخت کرنے کی بہتر شرائط کے لئے، رھنے سہنے اور کام کرنے کے بہتر حالات کے لئے۔ یہ جدوجہد لازمی طور پر ٹریڈیونینی جدوجہد ھوا کرتی ہے، کیونکہ مختلف پیشوں میں کام کرنے کے حالات بہت ھی مختلف ھوا کرتے ھیں، اور اس کے نتیجے میں ان کو بہتر کرنے کی جدوجہد پیشہ‌ورانہ تنظیموں کی بنیاد پر ھی کی جا سکتی ہے (مغربی ملکوں میں ٹریڈیونینوں کے ذریعے، روس میں عارضی پیشہ‌ورانہ انجمنوں کے ذریعے اور اشتہاروں کے ذریعے وغیرہ)۔ ''خود معاشی جدوجہد کو ایک سیاسی کرداری خصوصیت،، دینے کے معنے، اس لئے، یہ ھیں کہ ''قانونی اور انتظامی اقدامات کے ذریعے'' (جیسے کہ مارتی‌نوف نے اپنے مضمون کے اگلے صفحے، صفحے ۴۳ پر لکھا ہے) ان پیشہ‌ورانہ مانگوں کو پورا کرنے کے لئے الگ الگ ھر پیشے میں کام کرنے کے حالات بہتر کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ مزدوروں کی ساری ٹریڈ یونینیں ٹھیک، یہی تو کرتی ھیں اور ھمیشہ سے کرتی آئی ھیں۔ پوری طرح سائنٹیفک (اور ''پوری طرح،، موقع پرست) جناب اور بیگم ویب کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے اور آپ دیکھیں گے کہ برطانوی ٹریڈیونینوں نے ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے کا،، فریضہ عرصۂ دراز قبل تسلیم کر لیا تھا اور عرصۂ دراز سے اس کی تعمیل کر رھی تھیں؛ ھڑتال کرنے کے حق کے لئے، امداد باھمی کی اور

* ''دو کانفرنسیں،،، صفحہ ۳۲۔

ٹریڈیونینی تحریکوں کے راستے سے تمام قانونی رکاوٹیں دور کرنے کے لئے، عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرنے کے قوانین کے لئے، صحت اور فیکٹری کے قانون کے ذریعے کام کرنے کے حالات بہتر کرنے وغیرہ کے لئے وہ جدوجہد کرتی آئی ہیں۔

اس طرح سے ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے،، کے بارے میں پرشکوہ جملہ، جو سننے میں ''غضب کا،، گہرا اور انقلابی لگتا ہے، ایک ایسی چیز کو چھپانے کا کام کرتا ہے جو درحقیقت سوشل ڈیماکریٹی سیاست کا درجہ گھٹا کر اسے ٹریڈ یونینی سیاست کی سطح پر گرا دینے کی روایتی کوشش ہے۔ ''ایسکرا،، کے یکطرفہ‌پن کو درست کرنے کے بہانے، جو کہ الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ ''زندگی میں انقلاب لانے کی بہ‌نسبت اعتقاد میں انقلاب لانے کو زیادہ بلند،، مقام دیتا ہے،* ہمیں معاشی اصلاحات کے لئے جدوجہد پیش کی جاتی ہے گویا کہ یہ قطعی نئی چیز ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے،، کے جملے کے معنے معاشی اصلاحوں کے لئے جدوجہد کرنے سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔ مارتی‌نوف نے اگر خود اپنے الفاظ کی اہمیت پر غور کیا ہوتا تو وہ خود اسی سادہ سے نتیجے پر پہنچے ہوتے۔ ''ایسکرا،، کی جانب اپنی سب سے زیادہ بھاری بھرکم توپوں کا رخ کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں ''ہماری پارٹی معاشی استحصال، بے‌روزگاری، قحط وغیرہ کے خلاف قانونی اور انتظامی قدامات کے لئے حکومت کے سامنے ٹھوس مانگیں رکھ سکتی تھی اور اس کو رکھنی چاہئے تھیں ،، (''ربوچیئے دیلو،،، شمارہ ۱۰، صفحات ۴۳ — ۴۲)۔

---

* ''ربوچیئے دیلو،،، شمارہ ۱۰، صفحہ ۶۰۔ ''اصلی تحریک کا ہر قدم ایک درجن پروگراموں سے زیادہ اہم ہوتا ہے،، — اس دعوے کے عملاً اطلاق کی، جسکی کرداری صفت ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، مارتی‌نوف کی پیش‌کردہ صورت ہے، ہماری تحریک کی موجودہ بدنظمی کی کیفیت۔ درحقیقت یہ رسوائے زمانہ برنشٹائینی جملے ''تحریک سب کچھ ہے، آخری مقصد کچھ بھی نہیں،، کا محض روسی زبان میں ترجمہ ہے۔

اقدامات کے لئے ٹھوس مانگیں ــ کیا اس کے معنے سماجی اصلاحات کے لئے مانگیں نہیں؟ ہم پھر غیرجانبدار قارئین سے پوچھتے ہیں: کیا ہم ''ربوچیئے دیلو،، والوں کو (اس بے ھنگم، آجکل عام طور سے استعمال کئے جانے والے القاب کے لئے معافی چاھتا ھوں!) چھپے ہوئے برنشٹائینی کہہ کر انہیں بدنام کر رہے ہیں جبکہ ''ایسکرا،، سے اپنے اختلاف کا نکتہ واضح کرتے ہوئے وہ معاشی اصلاحات کے لئے جدوجہد کرنے کی ضرورت پر اپنا دعوی پیش کرتے ہیں؟

انقلابی سوشل ڈیما کریسی نے اصلاحات کے لئے جدوجہد کو ہمیشہ اپنی سرگرمیوں میں ایک حصے کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔ لیکن ''معاشی،، ھلچل کو وہ حکومت کے سامنے نہ صرف طرح طرح کے اقدامات کرنے کے مطالبات پیش کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے بلکہ یہ مطالبہ بھی (اور خصوصاً یہی) کہ وہ مطلق العنان حکومت رہنا ترک کردے۔ علاوہ ازیں وہ اس بات کو اپنا فرض تصور کرتی ہے کہ یہ مطالبہ حکومت کے سامنے صرف معاشی جدوجہد کی نہیں بلکہ عموماً سماجی اور سیاسی زندگی کے تمام مظاہر کی بنیاد پر پیش کرے۔ مختصر یہ کہ وہ اصلاحات کے لئے جدوجہد کو، کل کے ایک جزو کی حیثیت سے، آزادی کے لئے، سوشلزم کے لئے انقلابی جدوجہد کے تابع کر دیتی ہے۔ مارتی نوف، مگر، مرحلوں کے نظریے کو ایک نئی شکل میں پھر سے زندہ کر دیتے ہیں، اور اس کو سیاسی جدوجہد کے لئے ارتقا کے خالص معاشی راستے کی حیثیت سے گویا تجویز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انقلابی تحریک فروغ پر ہے، اصلاحات کے لئے جدوجہد کے مبینہ خاص ''فرائض،، پیش کرکے وہ پارٹی کو پیچھے گھسیٹ رہے ہیں اور ''معیشت پسندوں،، اور اعتدال پسند موقع پرستوں دونوں کے ھاتھ میں کھیل رہے ہیں۔

آگے چلئے۔ اصلاحات کے لئے جدوجہد کو ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے،، کے طمطراق والے دعوے کے پیچھے شرمسار ھوکر چھپتے ہوئے مارتی نوف نے خالص معاشی (اور یہاں تک کہ خالص فیکٹری کی) اصلاحات کو ایک خاص نکتے کی حیثیت سے پیش کیا، ان کے ایسا کرنے کی وجہ کیا ہے، یہ ہم نہیں

جانتے ۔ شاید لاپروائی؟ پھر بھی اگر ''فیکٹری کی،، اصلاحات کے علاوہ ان کے ذہن میں کچھ اور تھا تو ان کا پورا دعوی جس کا ہم نے حوالہ دیا ہے سارے معنے کھو دیتا ہے ۔ شاید انہوں نے یہ اس لئے کیا کہ وہ یہ بات ممکن اور قرین قیاس تصور کرتے ہوں کہ حکومت صرف معاشی میدان عمل میں ہی ''مراعات،، دےگی؟ * اگر ایسا ہے تو پھر یہ ایک عجیب مغالطہ ہے ۔ بیدزنی، پاسپورٹ، آزادی کی ادائیگیوں (٦٣)، مذہبی فرقوں، سینسر وغیرہ وغیرہ کے متعلق قانون‌سازی کے میدان عمل میں بھی مراعات ممکن ہیں اور دی جاتی ہیں ۔ حکومت کے نقطۂ‌نظر سے ''معاشی،، مراعات (یا نام نہاد مراعات)، بلاشبہ سب سے زیادہ سستی اور سب سے زیادہ سودمند ہوتی ہیں کیونکہ ان ذرائع سے وہ محنت‌کش عوام کا اعتماد حاصل کر لینے کی توقع کرتی ہے ۔ اسی وجہ سے ہم سوشل ڈیماکریٹوں کو کسی بھی صورت حال میں یا کسی بھی طریقے سے اس یقین (یا غلط فہمی) کے اسباب ہرگز پیدا نہ ہونے دینے چاہئیں کہ ہم معاشی اصلاحات زیادہ قدروقیمت کی سمجھتے ہیں یا یہ کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ خاص طور پر اہم ہیں، وغیرہ ۔ مذکورہ صدر قانونی اور نظم و نسق کے اقدامات کے لئے ٹھوس مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے مارتی‌نوف لکھتے ہیں: ''ایسی مانگیں محض کھوکھلی آواز نہیں ہوں گی، کیونکہ بعض واضح نتائج کی امید دلانے کے پیش نظر ممکن ہے محنت‌کش عوام‌الناس ان کی سرگرم عملی حمایت کریں...،، ہم معاشیات داں نہیں، ہرگز نہیں! ہم تو ٹھوس نتائج کے ''واضح ہونے،، کے سامنے ویسے ہی غلامانہ انداز میں محض سربسجود ہو جاتے ہیں جیسے کہ برنشٹائن، پروکوپووچ، استرووے، ر ۔ م ۔ اور انہیں کے قبیل کے ان کے ہم نوا! ہم تو (نارتسس توپوری‌لوف کے ساتھ مل کر) یہی سمجھا دینا چاہتے ہیں کہ وہ سب ''جو واضح

---

* صفحہ ٤٣ ''بلاشبہ، جب ہم مزدوروں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ حکومت کے سامنے بعض معاشی مطالبات رکھیں، تو ایسا اس وجہ سے کرتے ہیں کہ معاشی میدان عمل میں مطلق العنان حکومت، ضرورت کے پیش نظر، بعض اصلاحات کرنے کو تیار ہوتی ہے ۔،،

نتائج کی امید نہ دلائے،، محض ایک ''کھوکھلی آواز،، ہوتی ہے!
ہم محض اس طرح بحث کرنے کی کوشش کر رہے ہیں گویا کہ محنت کش عوام الناس مطلق‌العنانی کے خلاف ہر احتجاج کی سرگرم عملی حمایت کرنے کے نااہل ہوں (اور اپنی صلاحیتوں کو ان لوگوں کے باوجود جو خود اپنی بدذوقی ان کے سر منڈھ دیتے ہیں، ثابت نہ کر چکے ہوں)، اس صورت میں بھی جبکہ وہ واضح نتائج کی قطعی کوئی امید نہ دلاتا ہو!

مثال کے طور پر آئیے ہم بیروزگاری اور قحط میں امداد کے لئے انہیں ''اقدامات،، کو لیں جو خود مارتی‌نوف نے ہی پیش کئے ہیں۔ ''ربوچیئے دیلو،،، جو اس نے وعدے کئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ، ''قانونی اور انتظامی اقدامات کے لئے ٹھوس (مسودۂ قوانین کی شکل میں؟) مانگوں،، کا جو ''واضح نتائج کی امید دلا رہی ہیں،، پروگرام مرتب اور واضح کر رہا ہے جبکہ ''ایسکرا،، نے جو کہ ''زندگی میں انقلاب لانے کی بہ‌نسبت اعتقاد میں انقلاب لانے کو متواتر بلند مقام دیتا ہے،، بےروزگاری اور پورے سرمایہ‌دارانہ نظام کے درمیان اٹوٹ رشتے کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے، خبردار کیا ہے کہ ''قحط آ رہا ہے،،، پولیس کی ''قحط زدگان کے خلاف لڑائی،، کو اور شرمناک ''سزائے قید کے عارضی قواعد و ضوابط،، کو بےنقاب کیا ہے۔ اور ''زاریا،، نے ہلچل کے سلسلے میں ایک کتابچے کی صورت میں اپنے ''امور داخلہ کے تبصرہ،، کا وہ حصہ خاص طور سے دوبارہ شائع کیا ہے جس میں قحط پر بحث کی گئی ہے۔ لیکن غضب خدا کا! یہ ناقابل اصلاح تنگ نظر اور کٹر نظریہ‌پرست کس قدر ''یکطرفہ،، ہیں، ''خود زندگی،، کے مطالبوں سے کس قدر بےنیاز! ان کے مضامین میں ایک بھی ''ٹھوس مطالبہ،، ''واضح نتائج کی امید دلانےوالا،، نہیں ہے! — غضب ہے! — ایک بھی نہیں — تصور کر سکتے ہیں آپ اس کا؟ بےچارے نظریہ‌پرست! انہیں کری‌چیفسکی اور مارتی‌نوف کے پاس یہ تعلیم حاصل کرنے بھیج دینا چاہئے کہ تدبیر نمو کا ایک عمل ہوتی ہے، اس کا جو نشوونما کرے، وغیرہ، اور یہ کہ خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری صفت عطا کرنی چاہئے!

"مالکوں اور حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد ("حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد"!) کی فوری انقلابی اهمیت کے علاوہ یہ اهمیت بھی هوتی هے: یہ مزدوروں کو متواتر ذهن‌نشین کراتی هے کہ انہیں کوئی بھی سیاسی حقوق حاصل نہیں هیں" (مارتی‌نوف صفحہ ۴۴) - اس عبارت کا حوالہ هم مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ کہا گیا هے اس کو صدها اور هزارها بار دوهرانے کی غرض سے نہیں بلکہ اس بہترین نئے فارمولے کے لئے خاص طور سے شکریہ ادا کرنے کے لئے دے رهے هیں: "مالکوں اور حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد" - در شہوار هے! "معیشت پسندوں" میں تمام جزوی نا اتفاقیوں اور اختلافات کے رنگوں کو مٹانے میں کیسی ناقابل تقلید هنرمندی اور مہارت کے ساتھ یہ واضح اور جامع تجویز "معیشت‌پسندی" کا لب‌لباب پیش کر دیتی هے، مزدوروں کو دعوت دینے سے لیکر کہ وہ "سیاسی جدوجہد کریں جو وہ عام مفاد کے لئے، تمام مزدوروں کے حالات کی اصلاح کے لئے کرتے هیں" *، مرحلوں کے نظریے کے ذریعے جاری رکھتے هوئے اور ختم کرتے هیں "سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل" وغیرہ پر، کانفرنس کی قرارداد پر - "حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد" هی ٹریڈیونینی سیاست هے، جو کہ سوشل ڈیماکریٹی سیاست هونے سے ابھی بہت دور هے -

ب - مارتی‌نوف نے پلیخانوف کو زیادہ گہرا کیسے کر دیا

"پچھلے دنوں همارے هاں کتنے بہت سارے سوشل ڈیماکریٹی لومونوسوف نمودار هو گئے هیں!" ایک روز ایک ساتھی نے کہا، جبکہ ان کے ذهن میں بہت سے ایسے لوگوں کا رجحان تھا جو "معیشت‌پسندی" کی جانب مائل هوکر لازمی طور پر "اپنی هی سمجھ بوجھ سے" عظیم حقیقتوں تک پہنچتے هیں (مثلاً یہ کہ معاشی

* "ربوچایا میسل"، "علیحدہ ضمیمہ"، صفحہ ۱۴ -

جدوجہد مزدوروں کو حقوق سے اپنی محرومیت پر غور و خوض کرنے کے لئے اکساتی ہے) اور ایسا کرتے ہوئے، پیدائشی ذہین مفکر کی طرح کمال حقارت سے، یہ بات نظر انداز کر دیتے ہیں کہ یہ سب کچھ انقلابی فکر اور انقلابی تحریک کے سابقہ ارتقا کی پیداوار ہے۔ لوسونوسوف مارتی‌نوف ٹھیک ایسے ہی پیدائشی ذہین مفکر ہیں۔ ان کے مضمون ''فوری سوالات،، پر بس سرسری نظر یہ دیکھنے کے لئے کافی ہوگی کہ کس طرح ''خود اپنی سمجھ بوجھ،، سے وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں جس پر عرصہ ہوا ایکسیلروڈ پہنچ چکے تھے (جن کے بارے میں، قدرتی بات ہے کہ ہمارے لوسونوسوف ایک لفظ نہیں کہتے)؛ کس طرح مثلاً انہوں نے یہ سمجھنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بورژوازی کے فلاں فلاں طبق کی مخالفت کو نظر انداز نہیں کر سکتے (''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۹، صفحات ۶۱، ۶۲، ۷۱؛ اس کا موازنہ ایکسیلروڈ کو ''ربوچیئے دیلو،، کے ''جواب،، صفحات ۲۲، ۲۳، ۲۴ سے کیجئے) وغیرہ۔ مگر افسوس، وہ محض ''پہنچ رہے ہیں،، اور محض ''شروع کر رہے ہیں،،، اس سے زیادہ کچھ نہیں، کیونکہ ایکسیلروڈ کے خیالات کو وہ اتنا کم سمجھ پائے ہیں کہ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، کے متعلق باتیں کیا کرتے ہیں۔ تین سال تک (۱۸۹۸ء—۱۹۰۱ء) ''ربوچیئے دیلو،، نے ایکسیلروڈ کو سمجھنے کی کوشش کی ہے، لیکن اب تک سمجھا نہیں ہے! کیا اس کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہو سکتا ہے کہ سوشل ڈیماکریسی، ''نوع انسانی کی طرح،، اپنے سامنے ہمیشہ وہ فرائض رکھتی ہے جنہیں وہ پورا کر سکے؟

لیکن لوسونوسوف جیسوں کی شان امتیازی بہت سی باتوں سے ان کی لاعلمی ہی نہیں ہے (وہ تو محض نصف بدقسمتی ہوتی!) بلکہ خود اپنی لاعلمی سے بھی بےخبری ہے۔ اب یہ حقیقی بدقسمتی ہے؛ اور یہی بدقسمتی ہے کہ جو انہیں کچھ اور کئے بغیر پلیخانوف کو ''زیادہ گہرا،، بنا دینے کی کوشش کرنے پر اکساتی ہے۔

لوسونوسوف مارتی‌نوف کہتے ہیں ''پلیخانوف نے یہ کتاب (''روس میں قحط کے خلاف جدوجہد میں سوشلسٹوں کے فرائض،،)

جب لکھی تھی تب سے اب تک زمانہ بہت بدل چکا ہے۔ سوشل ڈیماکریٹ جو ایک قرن تک مزدور طبقے کی معاشی جدوجہد کی رہنمائی کرتے رہے... پارٹی کی تدبیر کے لئے وسیع نظریاتی بنیاد قائم کرنے میں ابھی تک ناکام رہے ہیں۔ اب یہ مسئلہ سرِفہرست آ گیا ہے، اور اگر ہم ایسی نظریاتی بنیاد قائم کرنا چاہیں تو ہمیں تدبیر کے ان اصولوں کو یقینی طور پر اور زیادہ خاصا گہرا کرنا چاہئے جو ایک زمانے میں پلیخانوف نے وضع کئے تھے... پروپگنڈہ اور ہلچل کے درمیان فرق کی ہماری موجودہ تعریف کو پلیخانوف کی تعریف سے مختلف رکھنا ہوگا،، (مارتی‌نوف نے پلیخانوف کے الفاظ بس نقل کر دئے ہیں: ''پروپگنڈہ کرنےوالا بہت سے خیالات کو ایک یا کئی افراد کے روبرو پیش کرتا ہے؛ ہلچل کرنےوالا ایک یا کئی خیالات پیش کرتا ہے مگر ان کو وہ عوام‌الناس کے جم غفیر کے سامنے،،)۔ ''پروپگنڈے سے ہم موجودہ سماجی نظام کی، کل کی حیثیت سے یا اس کے جزوی مظاہر کی انقلابی تشریح مراد لیتے ہیں، یہ خواہ افراد کے لئے قابل فہم شکل میں ہو یا وسیع عوام‌الناس کے لئے۔ ہلچل سے، اس لفظ کے قطعی مفہوم کے اعتبار سے (نقل مطابق اصل!)، ہم عوام الناس کو مخصوص، ٹھوس اقدامات کرنے اور سماجی زندگی میں پرولتاریہ کی براہ‌راست انقلابی[1] مداخلت کو بڑھاوا دینے کی دعوت دینے سے مراد لیں گے۔،،

ہم روسی — اور بین‌الاقوامی — سوشل ڈیماکریسی کو مبارکباد دیتے ہیں کہ مارتی‌نوف کی بدولت اس کو ایک نئی اصطلاح مل گئی جو زیادہ درست، اور زیادہ گہری ہے۔ اب تک (پلیخانوف کے ساتھ اور بین‌الاقوامی مزدور تحریک کے تمام رہنماؤں کے ساتھ) ہمارا خیال تھا کہ پروپگنڈہ کرنے والے کو جو مثلاً بےروزگاری، کے مسئلے پر بحث کر رہا ہو، بحرانوں کی سرمایہ‌دارانہ نوعیت کی، جدید سماج میں ان کے ناگزیر ہونے کے اسباب کی، اس سماج کو سوشلسٹ سماج میں تبدیل کر دینے کی ضرورت وغیرہ کی وضاحت کرنی چاہئے۔ مختصر یہ کہ اس کو ''بہت سارے خیالات،، پیش کرنے چاہئیں، درحقیقت

اتنے بہت سارے کہ (نسبتاً) چند افراد هی اس کو مربوط کل کی حیثیت سے سمجھ سکیں گے ۔ لیکن هلچل کرنے والا اسی موضوع پر بولتے ہوئے مثال کی طرح ایک ایسی حقیقت کو لیگا جو اس کے سامعین کے لئے سب سے زیادہ واضح هو اور جس کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر ان میں علم هو جیسے کہ کسی بےروزگار مزدور کے کنبے کی فاقہ کشی سے موت، بڑھتی ہوئی مفلسی وقلاشی وغیرہ، اور اس حقیقت کو جس کا سب کو علم هے، استعمال کرتے ہوئے ''عوام الناس،، کے روبرو ایک هی خیال پیش کرنے کے لئے اپنی کوششیں کام میں لائیگا، مثال کے طور پر دولت میں اضافے اور مفلسی میں اضافے کے درمیان بےمعنی تضاد، وہ اس بین ناانصافی کے خلاف عوام الناس میں بےچینی اور غم وغصے کو ابھارنے کی کوشش کرے گا، اور اس تضاد کی زیادہ مکمل تشریح پروپگنڈہ کرنے والے پر چھوڑ دیگا ۔ چنانچہ پروپگنڈہ کرنے والا بیشتر مطبوعہ الفاظ کے ذریعے سرگرم عمل ہوتا هے، هلچل کرنے والا گفتار کے الفاظ کے ذریعے ۔ پروپگنڈہ کرنے والے میں هلچل کرنے والے سے مختلف صفات درکار ہوتی هیں ۔ کاؤتسکی اور لافارگ کو مثلاً هم پروپگنڈہ کرنے والا کہتے هیں، بیبل اور گید کو هلچل کرنے والا ۔ عملی سرگرمی کا تیسرا میدان یا تیسرا فرض منصبی علیحدہ کرکے رکھنا اور اس فرض منصبی میں ''مخصوص ٹھوس اقدامات کرنے کے لئے عوام الناس کو للکارنے،، کو شامل کرنا قطعی بےمعنی بات هے، کیونکہ ایک فعل واحد کی حیثیت سے ''للکار،، یا تو قدرتی اور لازمی طور پر نظریاتی مقالے، پروپگنڈہ کرنے والے کے کتابچے کے اور هلچل کی تقریر کی تکمیل کرتی هے یا خالص عاملہ فرض منصبی کو ظاهر کرتی هے ۔ مثال کے طور پر آئیے هم جرمن سوشل ڈیماکریٹوں کی جدوجہد کو لے لیں جو وہ اناج پر محصولات کے خلاف کر رہے هیں ۔ نظریات‌داں محصولات کی پالیسی پر تحقیقی کتابیں لکھتے هیں، جن کی یوں کہہ لیجئے ''للکار،، تجارت کے معاهدوں کے لئے اور آزادانہ تجارت کے لئے جدوجہد کرنے کی هے ۔ پروپگنڈہ کرنے والے بھی اخبارات و رسائل میں یہی کرتے هیں اور هلچل کرنے والے عام جلسوں میں اپنی تقریروں میں ۔ آجکل عوام الناس کے ''ٹھوس اقدامات،، اناج کا محصول بڑھانے کے خلاف ریخستاغ کو

محضرناموں پر دستخط کرنے کی شکل اختیار کر لیتے ھیں - ان اقدامات کی للکار بالواسطہ نظریات دانوں، پروپگنڈہ کرنےوالوں اور ھلچل کرنےوالوں کی جانب سے آتی ھے اور براہ‌راست مزدوروں کے پاس سے جو محضرنامے دستخط جمع کرنے کے لئے فیکٹریوں اور گھروں میں لے جاتے ھیں - ''مارتی‌نوف کی اصطلاح،، کے بموجب کاؤتسکی اور بیبل دونوں پروپگنڈہ کرنےوالے ھیں جبکہ دستخط کروانےوالے ھلچل کرنےوالے - بات صاف نہیں ھے؟

جرمنی کی مثال سے مجھے ایک جرمن لفظ Verballhornung یاد آیا جس کے لفظی معنے ھیں ''بال‌ھارنیانا،، - سولھویں صدی کے لیپزگ کے ایک ناشر جوھان بال‌ھارن نے بچوں کا ایک قاعدہ شائع کیا جس میں رواج کے مطابق انھوں نے مرغ کی ایک تصویر شامل کی، لیکن اس مرغ کی ٹانگ کا خار نہیں تھا اور اس کے قریب دو چار انڈے بھی رکھے ھوئے تھے - سرورق پر یہ جملہ چھاپا گیا تھا: ''ترمیم‌شدہ اڈیشن از جوھان بال‌ھارن ،، - تب ھی سے کسی بھی ترمیم کو جو درحقیقت بدتر کردے جرمن ''بال‌ھارنیانا،، کہتے ھیں - اور جس طرح مارتی‌نوف کے قبیل کے لوگ پلیخانوف کو ''زیادہ گھرا،، کرنے کی کوشش کررھے ھیں ان کو دیکھ کر بال‌ھارن یاد آئے بغیر نہیں رھتا -

ھمارے لوسونوسوف نے یہ الجھن کیوں ''ایجاد،، کر لی؟ یہ واضح کرنے کے لئے کہ '' ''ایسکرا،، معاملے کے صرف ایک ھی رخ پر توجہ دیتا ھے، ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ پندرہ سال قبل پلیخانوف کیا کرتے تھے،، (صفحہ ۳۹) - ''ایسکرا،، کے ساتھ یہ ھے کہ پروپگنڈہ کرنےوالوں کے فرائض ھلچل کے فرائض کو پس منظر میں دھکیل دیتے ھیں، کم از کم فی‌الحال،، (صفحہ ۵۲) - اگر ھم پچھلے قول کو مارتی‌نوف کی زبان سے معمولی انسانی زبان میں ترجمہ کریں (کیونکہ نوع انسانی ابھی تک نئی ایجادشدہ اصطلاحیں سیکھ نہیں پائی ھے) تو ھمیں مندرجہ ذیل بات معلوم ھوگی: ''ایسکرا،، کے ساتھ یہ ھے کہ سیاسی پروپگنڈے اور سیاسی ھلچل کے فرائض ''حکومت کے سامنے قانونی اور انتظامی اقدامات کے ٹھوس مطالبات پیش کرنے،، کے ''جو کہ بعض واضح نتائج کی امید دلاتے ھیں،، فرائض کو زبردستی پس‌منظر میں دھکیل

دیتے ھیں (یا جوکہ سماجی اصلاحات کا مطالبہ اگر ھم کو ایک بار پھر پرانی نوع انسانی کی جو ابھی تک مارتی‌نوف کی سطح تک نہیں پہنچی ھے، اصطلاحیں استعمال کرنے کی اجازت دی جائے)۔ ھم قارئین کو تجویز کرتے ھیں کہ وہ اس دعوے کا موازنہ مندرجہ ذیل وعظ سے کریں:

''ان پروگراموں میں،، (انقلابی سوشل ڈیماکریٹوں کے پیش کئے ھوئے پروگراموں میں) ''جو چیز ھمارے لئے حیران کن ھے وہ پارلیمنٹ میں (روس میں جس کا وجود ھی نہیں) مزدوروں کی سرگرمی کے فائدوں پر ان کا متواتر زور دئے جانا ھے، حالانکہ وہ (اپنی انقلابی انکارپرستی کی بدولت) فیکٹری کے امور پر کارخانہ‌داروں کی قانون‌ساز اسمبلیوں میں (جو روس میں ضرور موجود ھیں) مزدوروں کی شرکت کی اھمیت کو قطعاً نظر انداز کردیتے ھیں... یا کم از کم میونسپل اداروں میں مزدوروں کے حصہ لینے کی اھمیت کو...،،

اس وعظ کے مصنف قدرے زیادہ صاف گوئی اور واضح انداز میں اسی خیال کا اظہار کرتے ھیں جو لومونوسوف مارتی‌نوف نے خود اپنی سمجھ بوجھ سے دریافت کیا تھا۔ مصنف ھیں ر۔ م۔ ''ربوچایا میسل،، کے ''علیحدہ ضمیمے،، میں (صفحہ ۱۵)۔

ج۔ سیاسی بے نقابیاں اور ''انقلابی سرگرمی کی تربیت،،

''محنت کش عوام الناس کی سرگرمیاں بڑھانے،، کا اپنا ''نظریہ،، ''ایسکرا،، کے خلاف پیش کرتے ھوئے مارتی‌نوف نے درحقیقت اس سرگرمی کی اھمیت اصل سے کم ظاھر کرنے کی خواھش کا رازفاش کر دیا، کیونکہ انھوں نے اسی معاشی جدوجہد کو جس کے سامنے تمام ''معیشت‌پسند،، ناک رگڑتے ھیں، قابل ترجیح، خاص طور پر اھم اور اسی سرگرمی کو ابھارنے کا ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل،،

ذریعه اور اس کا وسیع ترین میدان عمل قرار دیدیا ۔ یه غلطی کرداری صفت کی حامل هے اس لئے که یه صرف مارتی‌نوف کی خصوصیت نہیں هے ۔ درحقیقت ''محنت کش عوام‌الناس کی سرگرمی کو ابھارنا،، صرف اسی صورت میں ممکن هے جبکه یه سرگرمی ''معاشی بنیاد پر سیاسی هلچل،، تک هی محدود نه هو ۔ سیاسی هلچل کی توسیع کے لئے ضروری ایک بنیادی شرط یه جامع سیاسی بےنقابی کا انتظام هے ۔ اس قسم کی بےنقابیوں کے علاوه عوام‌الناس کو سیاسی شعور اور انقلابی سرگرمی کی کسی اور طرح تربیت نہیں دی جا سکتی ۔ چنانچه اس وضع کی سرگرمی بحیثیت مجموعی پوری بین‌الاقوامی سوشل ڈیماکریسی کے اهم‌ترین فرائض منصبی میں سے هے، کیونکه سیاسی آزادی بھی بےنقابیوں کو کسی طرح ختم نہیں کرتی؛ وه محض اس کی سمت کے حلقے کو قدرے سرکا دیتی هے ۔ اس طرح جرمن پارٹی خاص طرح سے اپنی حیثیت مستحکم کر رهی هے اور اپنے اثر کو بڑھا رهی هے، خاص طور سے اس انتھک توانائی کی بدولت که جس سے وه سیاسی بےنقابی کی اپنی مهم چلا رهی هے ۔ مزدور طبقے کا شعور اس وقت تک حقیقی معنوں میں سیاسی شعور نہیں هو سکتا جب تک که مزدوروں کو ظلم، استبداد، تشدد اور بدسلوکی کے تمام واقعات کا جواب دینے کی تربیت حاصل نه هو، چاهے کوئی طبقه کیوں نه متاثر هوتا هو ، جب تک ان کو اس کے علاوه کسی اور سے نہیں، سوشل ڈیماکریٹی نقطۂ نظر سے جواب دینے کی تربیت حاصل نه هو ۔ محنت کش عوام الناس کا شعور حقیقی طبقاتی شعور نہیں هو سکتا تاوقتیکه ٹھوس اور سب سے زیاده یه که موضوعاتی سیاسی حقائق اور واقعات سے مزدور دیگر هر ایک سماجی طبقے کا اس کی دانشورانه، اخلاقی اور سیاسی زندگی کے تمام مظاهر میں مشاهده کرنا نه سیکھ لیں، تاوقتیکه وه آبادی کے تمام طبقوں، پرتوں اور گروهوں کی زندگی اور سرگرمی کے تمام پهلوؤں کے مادیتی تجزیے اور مادیتی تخمینے کا عملاً اطلاق کرنا نه سیکھ لیں ۔ وه لوگ جو مزدور طبقے کی توجه، مشاهدے اور شعور کو خالصاً یا خاص طور سے بھی خود اس پر مرکوز کرتے هیں وه سوشل ڈیماکریٹ نہیں هیں، کیونکه مزدور طبقے کی خودعلمی کا اٹوٹ رشته جدید سماج کے تمام مختلف طبقوں

کے درمیان تعلقات کی پوری طرح محض واضح نظریاتی سمجھ بوجھ سے نہیں — یہ کہنا اور بھی زیادہ درست ہوگا کہ نظریاتی اتنی نہیں جتنی کہ عملی سمجھ بوجھ سے ہوا کرتی، جو کہ سیاسی زندگی کے تجربے سے حاصل کر لی گئی ہو۔ اس وجہ سے سیاسی تحریک میں عوام الناس کو کھینچ لانے کے سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعے کی حیثیت سے معاشی جدوجہد کا تصور، جس کا ہمارے ''معیشت پسند،، پرچار کیا کرتے ہیں، اپنی عملی اہمیت کے اعتبار سے انتہا درجہ نقصان‌ده اور رجعت‌پسند ہے۔ سوشل ڈیماکریٹ بننے کے لئے مزدور کے ذہن میں زمین‌دار اور مذہبی پیشوا کی، اعلی ریاستی افسر اور کسان کی، طالب‌علم اور آوارہ‌گرد کی معاشی نوعیت اور سماجی اور سیاسی خدوخال کی ایک واضح تصویر ہونی چاہئے؛ اسے ان کی خوبیاں اور خامیاں معلوم ہونی چاہئیں؛ اسے وہ تمام لگے بندھے جملوں اور سیکھی سکھائی دلیلوں کے معنے مطلب اچھی طرح معلوم ہونے چاہئیں جن سے ہر طبقہ اور ہر طبق اپنی خودغرضانہ کوششوں اور اپنے حقیقی ''اندرونی داؤں پیچوں،، کو چھپایا کرتا ہے؛ اس کو اس بات کی سمجھ ہونی چاہئے کہ بعض ادارے اور بعض قوانین کن مفادات کی عکاسی کرتے ہیں اور ان کی عکاسی کس طرح ہوتی ہے۔ لیکن یہ ''صاف تصویر،، کسی کتاب میں میسر نہیں آ سکتی، یہ تو صرف جیتی جاگتی مثالوں سے اور بےنقابیوں سے حاصل ہو سکتی ہے جو کسی خاص وقت میں ہمارے اطراف وجوانب میں رونما ہونے‌والے واقعات کا؛ جو بحث مباحثے ہو رہے ہوں، شاید سرگوشیوں میں، ہر ایک اپنے اپنے طریقے سے کر رہا ہو، ان کا فلاں فلاں واقعات میں، فلاں فلاں اعداد وشمار میں، فلاں فلاں عدالتوں میں دی گئی سزاؤں وغیرہ وغیرہ میں جن کا اظہار ہوتا ہو ان کا قریبی جائزہ لیتے ہوئے کی جائیں۔ یہ مکمل سیاسی بےنقابیاں عوام‌الناس کو انقلابی سرگرمی کی تربیت دینے کے لئے ایک لازمی اور بنیادی شرط ہے۔

لوگوں سے پولیس کے ظالمانہ سلوک، مذہبی فرقوں پر ظلم وستم، کسانوں کو بیدزنی کی سزا، شرمناک سینسرشپ، فوجیوں کی ایذارسانی، انتہائی بےضرر تہذیبی سرگرمی کے خلاف تعزیری کارروائیوں وغیرہ

کے جواب میں روسی مزدور اب بھی انقلابی عمل کا خفیف اظہار کیوں کرتے ھیں؟ کیا اس لئے کہ ''معاشی جدوجہد،، ان کو ایسا کرنے کا ''جوش،، نہیں دلاتی، اس لئے کہ اس قسم کی سرگرمی ''واضح نتائج کی امید،، نہیں دلاتی، اس لئے کہ یہ وہ نتائج کم پیدا کرتی ھے کہ جو ''مثبت،، ھوں؟ اس قسم کی رائے اختیار کرنے کے معنے، ھم پھر کہتے ھیں، الزام محض ان پر عائد کرنا ھے جو اس کے مستحق نہیں، خود اپنی کوتاہ‌بینی (یا برنشٹائن‌ازم) کے لئے محنت کش عوام‌الناس کو مورد الزام قرار دینا ھے۔ تمام شرمناک مظالم کی ابھی تک خاصی وسیع، نمایاں اور تیز رفتار بے‌نقابیوں کا انتظام نہ کر سکنے کے لئے ھمیں خود اپنے آپ پر، عوام الناس کی تحریک سے اپنے پیچھے رہ جانے پر الزام عائد کرنا چاھئے۔ جب ھم ایسا کرلیں‌گے (اور ھمیں ایسا کرنا چاھئے اور ھم کر سکتے ھیں) تو سب سے زیادہ پسماندہ مزدور بھی سمجھ جائیگا یا محسوس کرنے لگ جائیگا کہ طالب‌علموں اور مذھبی فرقوں سے، کسانوں اور مصنفوں سے وھی تاریک قوتیں زیادتیاں اور ظالمانہ سلوک کر رھی ھیں جو زندگی کے ھر قدم پر اس کو دباتی اور کچلتی ھیں۔ یہ محسوس کرنے کے بعد خود اس کو رد عمل کا اظہار کرنے کی ناقابل مزاحمت خواھش ھوگی، اور اس کو معلوم ھو جائیگا کہ ایک دن سینسر کرنےوالوں کا کس طرح لولو پیٹا جائے، دوسرے کسی دن اس گورنر کے گھر پر مظاھرہ کیا جائے جس نے کسانوں کی بغاوت کو بےدردی سے کچل دیا ھو، پھر اور کسی دن چغہ‌پوش سپاھیوں کو سبق سکھایا جائے جو کلیسائی احتساب کی عدالت کی خدمات انجام دیا کرتے ھیں، وغیرہ۔ تمام ممکن مسائل کی فوری بےنقابیاں محنت کش عوام الناس کے سامنے لانے کے لئے ھم نے ابھی تک بہت کم، قریب قریب کچھ بھی نہیں کیا ھے۔ ھم میں سے بہت سے ابھی تک اس کو اپنا لازمی فرض تسلیم نہیں کرتے بلکہ ''روزمرہ کی بےلطف جدوجہد،، کے پیچھے پیچھے، فیکٹری کی زندگی کی تنگ حدبندیوں میں بلاارادہ چلتے رھتے ھیں۔ ایسے حالات میں یہ کہنے کے کہ '' ''ایسکرا،، تابناک اور مکمل شدہ تصورات کے پروپگنڈے کے مقابلے میں روزمرہ کی بےلطف جدوجہد کی

پیش‌قدمی کی اهمیت کو اصل سے کم کرکے ظاهر کرنے کے رجحان کا حامل هے،، (مارتی‌نوف، تصنیف جس کا حواله دیا جا چکا هے۔ صفحه ٦١) معنے هیں پارٹی کو پیچھے گھسیٹنا، اپنے تیار نه هونے کی اور پسماندگی کی صفائی پیش کرنا اور اس کے قصیدے پڑھنا۔

جہاں تک عوام الناس کو دعوت عمل دینے کا سوال هے وه زوردار سیاسی هلچل، جیتی جاگتی اور موثر بےنقابیوں کے شروع هوتے هی آپ هی آپ مل جائیگی۔ کسی مجرم کو رنگے هاتھوں پکڑلینا اور هر جگه برسر عام اس کی نشاندهی کرنا بطور خود هی بہت ساری ''دعوتوں،، سے زیاده موثر هوتا هے۔ اکثر اوقات اثر ایسا هوتا هے که ٹھیک ٹھیک یه بتانا هی مشکل هو جاتا هے که عوام الناس کو ''دعوت،، کس نے دی تھی اور کسی مظاهرے وغیره کے لئے کوئی منصوبه کس نے تجویز کیا تھا۔ دعوت عمل، عام طور سے نہیں بلکه ٹھوس طریقے سے صرف مقام عمل پر هی دی جا سکتی هے۔ جو خود شریک عمل هوں اور فوری طور پر هو جائیں صرف وهی یه دعوت دے سکتے هیں۔ سوشل ڈیماکریٹی صحافی کی حیثیت سے همارا کام یه هے که سیاسی بےنقابیوں اور سیاسی هلچل کو گہرا کریں، اس کو توسیع دیں اور اس میں شدت لائیں۔

چلتے چلاتے کچھ ''دعوت عمل،، کے بارے میں بھی۔ موسم بہار کے واقعات سے پہلے مزدوروں کو ایک ایسے معاملے میں جو یقینی طور پر مزدوروں کو قطعی کسی واضح نتائج کی کوئی بھی امید نہیں دلاتا تھا یعنی فوج میں طالب‌علموں کی بھرتی، عملاً مداخلت کی دعوت دینےوالا واحد اخبار ''ایسکرا،، تھا۔ ''١٨٣ طالب‌علموں کو فوج میں بھرتی کرنے،، پر ١١ جنوری کے حکم کے شائع هونے کے فوراً هی بعد ''ایسکرا،، نے اس موضوع پر ایک مضمون شائع کیا (اپنے فروری کے شماره ٢ میں) اور کوئی مظاهره شروع هونے سے پہلے ''مزدوروں کو طالب‌علموں کی مدد کو جانے کے لئے،، فی‌الفور دعوت دی، ''عوام،، سے کہا که حکومت نے گھمنڈ میں آکر مقابلے کے لئے جو للکارا هے اس کے لئے کھلے عام میدان میں اتر آئیں۔ هم پوچھتے هیں: اس واضح حقیقت کی تشریح کیسے کی جائے که اگرچه

مارتی‌نوف ''دعوت عمل،، کے بارے میں اتنی باتیں بنایا کرتے ھیں اور یہاں تک کہ سرگرمی کی ایک خاص شکل کی حیثیت سے ''دعوت عمل،، تجویز بھی کرتے ھیں، اس دعوت کے بارے میں انہوں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا؟ اس کے بعد کیا یہ مارتی‌نوف کی کم‌نظری نہیں تھی کہ انہوں نے ''ایسکرا،، پر یکطرفہ ھونے کا الزام اس لئے لگایا کہ اس نے ''واضح نتائج کی امید دلانے والے،، مطالبات کے لئے جدوجہد کی کافی ''دعوتیں،، نہیں دیں؟

ھمارے ''معیشت‌پسند،، ، جن میں ''ربوچیئے دیلو،، بھی شامل ھے، اس لئے کامیاب ھوئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو پچھڑے ھوئے مزدوروں کے مطابق ڈھال لیا۔ لیکن سوشل ڈیماکریٹ مزدور، انقلابی مزدور (اور ایسے مزدوروں کی تعداد بڑھ رھی ھے) ''واضح نتائج کی امید دلانے والے،، مطالبات وغیرہ کے لئے جدوجہد کرنے کی ان باتوں کو غضبناک ھوکر مسترد کر دےگا کیونکہ وہ سمجھ لیگا کہ یہ تو روبل میں کوپک جمع کرنے کے متعلق پرانے گیت کا ھی نیا روپ ھے۔ ایسا مزدور ''ربوچیئے دیلو،، اور ''ربوچایا میسل،، کے اپنے صلاح‌کاروں سے کہیگا: حضرات، آپ تو اپنے آپ کو خواہ مخواہ مصروف کئے ھوئے ھیں اور اپنے مناسب فرائض سے جی چرا رھے ھیں، ایک ایسے کام میں اس قدر حد سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ دخل در معقولات کرکے جو ھم خود بخود سنبھال سکتے ھیں۔ آپ کے اس دعوے میں کوئی سیاناپن نہیں ھے کہ سوشل ڈیماکریٹوں کا کام یہ ھے کہ وہ معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دیدیں؛ وہ تو محض آغاز ھے، سوشل ڈیماکریٹوں کا خاص فرض منصبی نہیں ھے۔ کیونکہ ساری دنیا میں جس میں روس بھی شامل ھے، معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دیدینے میں اکثر خود پولیس ھی پیشقدمی کرتی ھے اور مزدور خود سمجھ لینا سیکھ لیتے ھیں کہ حکومت کسے سہارا دیتی ھے *۔ ''مالکوں اور

* ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دیدینے،، کا مطالبہ سیاسی سرگرمی کے میدان عمل میں بلاارادیت کی تابعداری کا سب سے زیادہ نمایاں طور پر اظہار کرتا ھے۔ اکثروبیشتر ایسا

حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد،، جس کے متعلق آپ یوں شور و غوغا کرتے ہیں کہ جیسے نیا امریکہ دریافت کر لیا ہو، روس کے سب سے زیادہ دورافتادہ حصوں میں بھی مزدور اپنے آپ کر رہے ہیں جو کہ ہڑتالوں کے بارے میں تو سن چکے ہیں لیکن جنھوں نے سوشلزم کے بارے میں قریب قریب کچھ بھی نہیں سنا ہے۔ حقیقی نتائج کی امید دلانےوالی ٹھوس مانگیں پیش کرکے آپ ہم مزدوروں میں جس ''سرگرمی،، کا جوش دلانا چاہتے ہیں اس کا تو ہم اب بھی مظاہرہ کر رہے ہیں اور اپنے روزمرہ کے، محدود ٹریڈیونینی کام میں ہم یہ ٹھوس مانگیں پیش کرتے ہیں، اکثر اوقات، دانشوروں سے کسی قسم کی کوئی مدد لئے بغیر۔ لیکن ایسی سرگرمی ہمارے لئے کافی

ہوتا ہے کہ معاشی جدوجہد بلاارادہ طور پر سیاسی کرداری خصوصیت اختیار کر لیتی ہے، کہنے کا مطلب یہ کہ ''انقلابی جراثیم — دانشوروں،، کی دخل‌اندازی کے بغیر، طبقاتی شعور والے سوشل ڈیماکریٹوں کی دخل‌اندازی کے بغیر۔ انگریز مزدوروں کی معاشی جدوجہد نے بھی، مثلاً، سوشلسٹوں کی جانب سے دخل اندازی کے بغیر ہی سیاسی کرداری خصوصیت اختیار کرلی تھی۔ سوشلسٹ ڈیماکریٹوں کا فرض منصبی، مگر، معاشی بنیاد پر سیاسی ہلچل پر ہی ختم نہیں ہو جاتا۔ ان کا کام تو یہ ہے کہ ٹریڈیونینی سیاست کو سوشل ڈیماکریٹی سیاسی جدوجہد میں تبدیل کردیں، معاشی جدوجہد مزدوروں میں سیاسی شعور کی جو چنگاریاں پیدا کرتی ہے انھیں مزدوروں کو سوشل ڈیماکریٹی سیاسی شعور کی سطح تک اٹھانے کے لئے استعمال کیا جائے۔ لیکن مارتی‌نوف کے قبیل کے لوگ مزدوروں کے بلاارادہ بیدار ہونےوالے سیاسی شعور کو بڑھانے اور اس میں جان ڈالنے کے بجائے، بلاارادیت کے سامنے سر جھکا دیتے ہیں اور یہ بات بار بار دوہرا کر اس سے نفرت پیدا کرتے ہیں کہ معاشی جدوجہد مزدوروں کو سیاسی حقوق سے خود اپنی محرومیت محسوس کر لینے کی ''ترغیب دیتی ہے،،۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے، حضرات، کہ بلاارادہ بیدار ہونے والا ٹریڈیونینی سیاسی شعور آپ کو اپنے سوشل ڈیماکریٹی فرائض کو سمجھنے کی ''ترغیب،، نہیں دیتا۔

نہیں ہے۔ ہم بچے نہیں کہ صرف ''معاشی،، سیاست کے پتلے دلئیے پر گذارہ کر لیں۔ ہم ہر وہ بات جاننا چاہتے ہیں جو دوسرے جانتے ہیں، ہم سیاسی زندگی کے تمام پہلوؤں کی تفصیلات جاننا اور ہر ایک سیاسی واقعے میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینا چاہتے ہیں۔ اس غرض سے کہ ہم ایسا کر سکیں دانشوروں کو چاہئے کہ جو کچھ ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں* اس کے بارے میں ہم کو کم

---

* یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ایک ''معیشت پسند،، سے ایک مزدور کی یہ خیالی گفتگو حقیقت پر مبنی ہے، ہم دو گواہوں کا حوالہ دیں گے جن کو بلاشبہ مزدور طبقے کی تحریک کا براہ راست علم ہے اور جو ہم ''نظریہ پرستوں،، کے حق میں جانبدار ہونے کے سب سے ہی کم مائل ہیں، کیونکہ ایک گواہ تو ''معیشت پسند،، ہے (جو ''ربوچیئے دیلو،، تک کو سیاسی ترجمان سمجھتا ہے!)، اور دوسرا ایک دہشت پسند ہے۔ پہلا گواہ تو ایک نہایت ہی راست گو اور واضح مضمون بعنوان ''سینٹ پیٹرس برگ کی مزدور تحریک اور سوشل ڈیما کریسی کے عملی فرائض،، کے مصنف ہیں، جو ''ربوچیئے دیلو،، شمارہ ۶ میں شائع ہوا تھا۔ وہ مزدوروں کو مندرجہ ذیل زمروں میں تقسیم کرتے ہیں: (۱) طبقاتی شعور رکھنے والے انقلابی۔ (۲) درمیانہ طبق۔ (۳) باقی جنتا۔ درمیانہ طبق، وہ کہتے ہیں ''خود اپنے فوری معاشی مفادات کی بہ نسبت اکثر سیاسی زندگی کے سوالوں سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہے، جن کا عام سماجی حالات سے تعلق وہ عرصہ ہوا کہ سمجھ چکا ہے،،... ''ربوچایا میسل،، کی ''شدید نکتہ چینی کی گئی ہے،،: ''وہ ایک ہی بات کو بار بار دوہرائے چلا جاتا ہے، وہ باتیں جن کا ہمیں عرصۂ دراز سے علم ہے، بہت دن ہوئے کہ پڑھ چکے ہیں۔،، ''اب کے پھر سیاسی جائزے میں کچھ بھی نہیں ہے!،، (صفحات ۳۱ — ۳۰) ۔ لیکن تیسرا طبق بھی، ''مزدوروں کے نسبتاً زیادہ نوجوان اور زیادہ حساس حلقوں میں جو شراب خانوں اور گرجا گھروں سے زیادہ نہیں بگڑے ہیں، جنہیں سیاسی تحریریں میسر آنے کا مشکل ہی سے کوئی موقع ملتا ہے، سیاسی واقعات پر اناپ شناپ بحث کرتے رہتے ہیں اور طالب علموں کے فسادوں کے

بتائیں اور جو کچھ هم ابھی تک نہیں جانتے، اور جو هم اپنے فیکٹری کے اور ''معاشی،، تجربے سے کبھی نہیں سیکھ سکتے، یعنی سیاسی معلومات، وہ همیں بتائیں - آپ دانشور حضرات یه معلومات حاصل کر سکتے هیں، اور یه آپ کا فرض هے که اب تک جتنا پہنچایا هے اس سے سیکڑوں، هزاروں گنی زیادہ حد تک همارے پاس لیکر آئیں، اور همارے پاس آپ کو یه صرف بحثوں، کتابچوں اور مضمونوں هی کی شکل میں نہیں (جو اکثر و بیشتر — هماری صاف گوئی کو معاف کیجئے گا — کچھ بےلطف سے هوا کرتے هیں) بلکه هماری حکومت اور همارے حکمراں طبقوں کی واضح بےنقابیوں کی شکل میں لائیں که وہ اس لمحے زندگی کے تمام شعبوں میں کیا کررهے هیں - یه فرض پورا کرنے میں زیادہ جوش و خروش دکھائیے اور ''محنت کش عوام‌الناس کی سرگرمی بڑھانے،، کے بارے میں باتیں کم کیجئے - آپ جتنا سوچتے هیں اس سے هم کہیں زیادہ سرگرم هیں اور ان مانگوں کی بھی، کھلے عام بازاروں میں لڑائیاں لڑکے، حمایت کرنے کی کافی اهلیت رکھتے هیں جو ''واضح نتائج،، کی قطعی کوئی امید نہیں دلاتیں - هماری سرگرمی کو ''بڑھانا،، آپ کا کام نہیں هے کیونکه سرگرمی هی تو عین وہ چیز هے جس کی خود آپ میں کمی هے - بلا ارادیت کے سامنے تابعدار بن کر کم جھکئے اور حضرات، خود اپنی سرگرمی بڑھانے کے بارے میں زیادہ سوچئے!

بارے میں ان کو اچٹتی هوئی جو خبریں مل جاتی هیں ان پر غور و خوض کیا کرتے هیں،، وغیرہ - دهشت پسند نے یوں لکھا هے: ''...دو ایک بار تو وہ اپنے نہیں، دوسرے کسی شہر میں فیکٹری کی زندگی کے بارے میں چھوٹی تفصیلیں پڑھ لیتے هیں اور بعد میں پھر بالکل نہیں پڑھتے... انہیں وہ بےلطف معلوم هوتی هیں... مزدوروں کے اخبار میں حکومت کے بارے میں کچھ نه کہنا... مزدوروں کو ننھا منا بچه سمجھنا هے... مزدور چھوٹے چھوٹے بچے نہیں هوا کرتے،، (''سوابودا،، (٦٥)، انقلابی سوشلسٹ گروہ کی جانب سے شائع شدہ - صفحات ٦٩ — ٧٠) -

د ۔ ''معیشت‌پسندی،، اور دہشت‌پسندی کے درمیان کیا چیز مشترک ہے؟

پچھلے تشریحی حاشیے میں ہم نے ایک ''معیشت‌پسند،، کی اور ایک غیر سوشل ڈیماکریٹی دہشت‌پسند کی رائے کا حوالہ دیا ہے جو درحقیقت اتفاقاً ایک دوسرے کے ہم‌خیال ہیں ۔ لیکن عام طور سے دیکھا جائے تو دونوں میں اتفاقی نہیں بلکہ لازمی، جبلی تعلق ہے جس کے بارے میں بات کرنے کی ہمیں بعد میں ضرورت ہوگی اور جس کا یہاں انقلابی سرگرمی کی تعلیم کے مسئلے کے سلسلے میں ذکر کرنا ضروری ہے ۔ ''معیشت‌پسندوں،، اور آجکل کے دہشت‌پسندوں کی جڑیں مشترک ہیں، یعنی بلاارادیت کی تابعداری جس پر ہم نے پچھلے باب میں ایک عام مظہر کی حیثیت سے بحث کی تھی اور جس کا اب ہم سیاسی سرگرمی اور سیاسی جدوجہد پر اس کے اثر کے تعلق سے مطالعہ کریں‌گے ۔ بادی النظر میں ہمارا دعوی ممکن ہے کہ مہمل معلوم ہو، اتنا زبردست فرق ہے ان کے درمیان جو ''روزمرہ کی بےلطف جدوجہد،، پر زور دیا کرتے ہیں اور ان کے جو افراد کی سب سے زیادہ پرایثار جدوجہد کی دعوت دیا کرتے ہیں ۔ مگر یہ قول محال نہیں ۔ ''معیشت پسند،، اور دہشت پسند بلاارادیت کے مختلف قطبین کے آگے سر جھکاتے ہیں؛ ''معیشت پسند،، ''خالص مزدور تحریک،، کی بلاارادیت کے سامنے جھکتے ہیں جبکہ دہشت‌پسند ان دانشوروں کے پرجوش غیض و غضب کی بلاارادیت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں جن کے ہاں انقلابی جدوجہد اور مزدور طبقے کی تحریک کو ایک سالم مجموعے میں منسلک کرنے کی یا تو اہلیت کا فقدان ہوتا ہے یا موقع کا ۔ ان لوگوں کے لئے جو اس موقع کا عقیدہ کھو بیٹھے ہیں، یا جن کا کبھی یہ عقیدہ تھا ہی نہیں اپنے غم‌وغصے اور انقلابی توانائی کی نکاس کا دہشت کے علاوہ اور کوئی راستہ قطعی مشکل سے ملے‌گا ۔ اس طرح بلاارادیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی دونوں صورتیں جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے رسوائے زمانہ ''عقائدنامے،، کے پروگرام کی تعمیل کے آغاز کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں: ''مالکوں اور حکومت کے خلاف اپنی معاشی جدوجہد،، (ہم ''عقائد

نامے،، کی مصنفہ سے معافی چاہتے ہیں کہ ان کے نظریات کا اظہار مارتی‌نوف کے الفاظ میں کر رہے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کا ہمیں حق پہنچتا ہے کیونکہ ''عقائدنامے،، میں بھی کہا گیا ہے کہ معاشی جدوجہد میں مزدوروں کو ''سیاسی نظام حکومت کا سامنا کرنا پڑتا ہے،،) مزدور چلائیں اور دانشور اپنی سیاسی جدوجہد اپنی کوششوں سے — یقیناً دہشت کی مدد سے! اخذ کیا ہوا یہ نتیجہ قطعی منطقی اور ناگزیر ہے جس پر اصرار کرنا چاہئے حالانکہ اس پروگرام کی تعمیل کا آغاز کرنےوالوں کو بھی خود اس کا احساس نہیں ہوتا کہ یہ ناگزیر ہے۔ سیاسی سرگرمی کی منطق ان لوگوں کے شعور سے بالکل علیحدہ ہوتی ہے جو انتہائی نیک‌نیتی کے ساتھ یا تو دہشت پسندی کی دعوت دیتے ہیں یا خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے کی۔ جہنم کا راستہ نیک‌نیتی سے ہموار ہوا کرتا ہے، اور اس صورت میں نیک‌نیتی ''کم‌ازکم مدافعت کے راستے پر،،، ''عقائدنامے،، کے خالص بورژوا پروگرام کے راستے پر کھنچے چلے آنے سے کسی کو بچا نہیں سکتی۔ یقیناً یہ کوئی اتفاق بھی نہیں ہے کہ بہت سے روسی اعتدال‌پسند — پکے اعتدال‌پسند اور وہ اعتدال پسند جو مارکسزم کی نقاب پہنے رہتے ہیں — دہشت سے ہمدردی دل و جان سے کرتے ہیں اور دہشت‌پسندی کی ذہنی کیفیتیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے جن میں آجکل جوش آیا ہوا ہے۔

انقلابی سوشلسٹ ''سوابودا،، گروہ کی تشکیل نے — جس نے مزدور تحریک کو ہر ممکن طریقے سے مدد پہنچانا اپنا مقصد قرار دیا تھا لیکن جس نے اپنے پروگرام میں دہشت اور، گویا کہ، سوشل ڈیماکریسی سے اپنی نجات کو شامل کر رکھا تھا — ایکسیلروڈ کی فہم و فراست کی ایک بار پھر توثیق کردی جنہوں نے ۱۸۹۷ء کے اختتام پر ہی سوشل ڈیماکریٹوں کے تذبذب کے ان نتائج کی حرف بہ حرف پیش گوئی کر دی تھی (''آج کل کے فرائض اور تدابیر کے مسائل،،) جبکہ انہوں نے اپنے مشہور ''دو امکانات،، کا خاکہ پیش کیا تھا۔ روسی سوشل ڈیماکریٹوں میں جو مباحث اور اختلافات

بعد میں ہوئے وہ ان دو امکانات میں اس طرح موجود ہیں جیسے پودا بیج میں *۔

اس نقطۂ نظر سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ''ربوچیئے دیلو،، جو ''معیشت‌پسندی،، کی بلا ارادیت کے مقابلے میں ٹک نہیں سکا تھا، دھشت پسندی کی بلاارادیت کو بھی اسی طرح برداشت نہیں کر سکا۔ ''سوابودا،، نے دھشت‌پسندی کی مدافعت میں جو خاص دلائل پیش کئے ہیں ان پر غور کرنا نہایت ہی دلچسپ ہے۔ دھشت پسندی کے خوف دلانےوالے کردار سے وہ ''قطعی انکار کرتا ہے،، (''انقلابیت کا احیا،،، صفحہ ۶۴)، لیکن اس کے بجائے اس کی ''ھیجان خیز اھمیت،، پر زور دیتا ہے۔ یہ کرداری خصوصیت ہے، اول تو اس حیثیت سے

---

* مارتی‌نوف نے ''ایک اور زیادہ حقیقت‌افروز (؟) گومگو کیفیت کا تصور کیا ہے،، (''سوشل ڈیماکریسی اور مزدور طبقہ،،، صفحہ ۱۹): ''سوشل ڈیماکریسی یا تو پرولتاریہ کی معاشی جدوجہد کی براہ‌راست قیادت اپنے ھاتھ میں لے لیتی ہے اور اس سے (!) اسے ایک انقلابی طبقاتی جدوجہد میں تبدیل کر دیتی ہے،،... ''اس سے،، یعنی ظاھر ہے کہ معاشی جدوجہد کی براہ‌راست قیادت سے۔ کیا مارتی‌نوف ایسی ایک مثال پیش کر سکتے ھیں جس میں صرف ٹریڈیونینی جدوجہد کی قیادت نے ٹریڈیونینی تحریک کو انقلابی طبقاتی تحریک میں تبدیل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہو؟ کیا وہ یہ بات سمجھ نہیں سکتے کہ یہ ''تبدیلی،، لانے کی غرض سے ھمیں ھمہ گیر سیاسی ھلچل کی ''براہ‌راست قیادت،، سرگرمی کے ساتھ اختیار کر لینی چاھئے؟... ''یا دوسرا امکان: سوشل ڈیماکریسی مزدوروں کی معاشی جدوجہد کی قیادت اختیار کرنے سے احتراز کرتی ہے اور اس لئے... اپنے ھی پر کاٹ لیتی ہے...،، ''ربوچیئے دیلو،، کی رائے میں، جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے، ''ایسکرا،، ھی احتراز کرتا ہے۔ لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ معاشی جدوجہد کی رھنمائی کے لئے موخرالذکر ''ربوچیئے دیلو،، کی بہ‌نسبت کہیں زیادہ کچھ کرتا ہے، وہ اپنے آپ کو وھیں تک محدود نہیں رکھتا اور اپنے سیاسی فرائض کو اس رھنمائی کی خاطر محدود کرکے نہیں رکھ دیتا۔

کہ یہ دھشت‌پسندی پر اصرار کرنےوالے خیالات کے اس روایتی (سوشل ڈیماکریسی سے پہلے کے) تسلسل کے ٹوٹ جانے اور زوال کی منزلوں میں سے ایک منزل کی حیثیت رکھتی ھے ۔ یہ اقرار کہ حکومت کو اب دھشت‌پسندی سے ”خوف دلانا،، اور اس وجہ سے اس کا نظام درھم برھم کرنا غیر ممکن ھے، جدوجہد کے ایک نظام کی حیثیت سے، پروگرام میں منظورشدہ حلقۂ عمل کی حیثیت سے دھشت پسندی کی مکمل مذمت کے مترادف ھے ۔ دوسرے، ”انقلابی سرگرمی کی تعلیم،، کے تعلق سے اپنے فوری فرائض کو سمجھنے میں ناکامی کی ایک مثال کے اعتبار سے اس کی اور بھی زیادہ کرداری خصوصیت ھے ۔ مزدور طبقے کی تحریک کو ”جوش دلانے،، کے ذریعے اور ”زوردار قوت رفتار،، دینے کے ایک وسیلے کی حیثیت سے ”سوابودا،، دھشت پسندی کی وکالت کرتا ھے ۔ ایک ایسی دلیل کا تصور کرنا مشکل ھے جو اپنے آپ کو اس قدر مکمل طریقے سے غلط ثابت کرتی ھو ۔ کیا خاص ”ھیجان خیز وسائل،، ایجاد کئے بغیر روسی زندگی میں کافی دست‌درازیاں نہیں ھوتیں؟ دوسری طرف کیا یہ بات واضح نہیں ھے کہ روسی مظالم تک سے جن میں ھیجان پیدا نہیں ھوتا اور نہیں ھو سکتا، وہ ”ھاتھ باندھے کھڑے انگوٹھے نچاتے،، مٹھی بھر دھشت پسندوں کو حکومت سے دو دو ھاتھ کرنے کا نظارہ کرتے رھیں‌گے؟ حقیقت یہ ھے کہ محنت‌کش عوام‌الناس میں روسی زندگی کی سماجی برائیوں سے انتہا درجے کا جو ھیجان پیدا ھوتا ھے اس کو ھم عوام‌الناس کی ناراضگی کے ان تمام قطروں اور چھوٹے چھوٹے چشموں کو جو ھمارے تصور کی بہ‌نسبت کہیں زیادہ حد تک روسی زندگی کے حالات سے پیدا ھوتے ھیں اگر یوں کہہ سکیں کہ اکٹھا اور مرتکز نہیں کر پاتے اور جن کو واحد دیوپیکر سیل رواں میں یکجا کر دینا ضروری ھے ۔ اس کے قابل تکمیل ھونے کا ناقابل تردید ثبوت مزدور تحریک کی زبردست نشوونما سے اور مذکورہ بالا اشتیاق سے فراھم ھوتا ھے جس سے کہ مزدور سیاسی ادب حاصل کرنے کی جستجو کیا کرتے ھیں ۔ دوسری طرف دھشت پسندی کی دعوتیں اور خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دے دینے کی دعوتیں روسی انقلابیوں پر عائد ھونےوالے انتہائی فوری فرض، یعنی ھمہ‌گیر سیاسی ھلچل

کی تنظیم، سے کترانے ہی کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ کھلے عام تسلیم کرتے ہوئے کہ ''جیسے ہی عوام‌الناس میں زوردار اور شدید قسم کی ہلچل شروع ہو جاتی ہے، دہشت پسندی کا ہیجان‌خیز فرض منصبی پورا ہو جائیگا'' (''انقلابیت کی احیا،،، صفحہ ٦٨)۔ ''سوابودا،، ہلچل کی جگہ دہشت پسندی کو دینا چاہتا ہے۔ اس سے ٹھیک یہ ثابت ہوتا ہے کہ دہشت‌پسند اور ''معیشت‌پسند،، عوام‌الناس کی انقلابی سرگرمی کو، موسم بہار میں رونما ہونےوالے واقعات* کی بین شہادت کے باوجود، اصلیت سے کم آنکتے ہیں، اور جبکہ ایک گروہ تو مصنوعی ''ہیجان‌خیز وسائل،، کی تلاش میں نکلتا ہے تو دوسرا ''ٹھوس مانگوں،، کی باتیں کیا کرتا ہے۔ لیکن دونوں ہی خود اپنی سرگرمی کو سیاسی ہلچل میں اور سیاسی بےنقابیوں کے انتظام کو فروغ دینے پر کافی توجہ دینے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اور اس فریضے کی جگہ نہ تو آج کوئی اور کام لے سکتا ہے نہ کبھی اور۔

ر۔ مزدور طبقہ جمہوریت کے مجاہدوں کے ہراول کی حیثیت سے

ہم دیکھ چکے ہیں کہ اگر ہماری سرگرمی کو صحیح معنوں میں سوشل ڈیماکریٹی ہونا ہو تو اس سرگرمی کا قطعاً ضروری اور افضل‌ترین فریضہ وسیع‌ترین پیمانے کی سیاسی ہلچل اور اس کے نتیجے میں ہمہ‌گیر سیاسی بےنقابیاں ہونا چاہئے۔ لیکن اس نتیجے پر ہم سیاسی علم اور سیاسی تربیت کے لئے مزدور طبقے کی صرف فوری ضرورتوں کی بنیاد پر پہنچے تھے۔ لیکن مسئلے کو اس طرح پیش کرنا بہت ہی محدود انداز اختیار کرنا ہوگا، کیونکہ اس طرح سوشل ڈیماکریسی کے، خصوصاً آجکل کی روسی سوشل ڈیماکریسی کے عام جمہوری فرائض نظرانداز ہو جاتے ہیں۔ اس نکتے کی وضاحت زیادہ ٹھوس طریقے سے

---

* سڑکوں پر ہونےوالے زبردست مظاہرے جو ١٩٠١ء کے موسم بہار میں شروع ہوئے تھے (٦٦)۔ (١٩٠٧ء کے ایڈیشن کے لئے مصنف کا حاشیہ — ایڈیٹر)

کرنے کے لئے ہم اس موضوع پر اس پہلو سے غور کریں گے جو ''معیشت پسندوں،، کے ''قریب ترین،، ہے، یعنی عملی پہلو سے۔ ''ہر شخص متفق ہے،، کہ مزدور طبقے کے سیاسی شعور کو نشوونما دینا ضروری ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کیسے کیا جائے اور کیا کرنے کی ضرورت ہے۔ معاشی جدوجہد مزدوروں کو مخض ''ابھارتی،، ہے کہ وہ مزدور طبقے کی جانب حکومت کے رویے کو محسوس کرے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے،، کی ہم خواہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں، معاشی جدوجہد کی حدوں کے اندر رہتے ہوئے مزدوروں کے سیاسی شعور کو (سوشل ڈیماکریٹی سیاسی شعور کی سطح تک) نشوونما ہم ہرگز نہیں دے سکیں گے، کیونکہ وہ حدبندی بہت ہی تنگ ہے۔ مارتی‌نوف کے فارمولے کی ہمارے لئے کچھ قدر و قیمت ہے، اس لئے **نہیں** کہ معاملات کو الجھانے کی مارتی‌نوف کی رغبت کی اس سے وضاحت ہوتی ہے بلکہ اس لئے کہ وہ اس بنیادی غلطی کو نمایاں طور پر واضح کر دیتا ہے جو تمام ''معیشت پسند،، کیا کرتے ہیں، یعنی ان کا یقین کامل کہ مزدوروں کے طبقاتی سیاسی شعور کو اندر کی طرف سے نشوونما دینا ممکن ہے، یوں کہئے کہ ان کی معاشی جدوجہد سے، یعنی اس جدوجہد کو تنہا (یا کم‌ازکم خاص) نقطۂ آغاز بنا کر، اس کو تنہا (یا کم از کم خاص) بنیاد بنا کر۔ اس قسم کا نظریہ بنیادی طور پر غلط ہے۔ اپنے خلاف ہمارے مناظرے سے چڑ کر ''معیشت پسند،، ان اختلافات کے آغاز پر گہرائی کے ساتھ سوچنے سے انکار کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو قطعی سمجھ ہی نہیں پاتے۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم مختلف زبانوں میں بات کر رہے ہوں۔

طبقاتی سیاسی شعور مزدوروں میں صرف باہر ہی سے لایا جا سکتا ہے، یعنی معاشی جدوجہد کے صرف باہر سے، مزدوروں اور مالکوں کے باہمی تعلقات کے حلقے کے باہر سے۔ وہ واحد حلقہ جس سے یہ علم حاصل کرنا ممکن ہے وہ تمام طبقوں اور پرتوں کے ریاست اور حکومت سے تعلقات کا حلقہ ہے، تمام طبقوں کے تعلق باہمی کا حلقہ۔ اسی وجہ سے اس سوال کا جواب کہ مزدوروں تک سیاسی علم

پہنچانے کے لئے کیا کرنا چاہئے وہ نہیں ہو سکتا جس سے اکثر و بیشتر صورتوں میں عملی کارکن، خصوصاً وہ جو کہ ''معیشت پسندی،، کی جانب جھکے ہوئے ہوتے ہیں، اپنے آپ کو مطمئن کر لیا کرتے ہیں، یعنی یہ کہ ''مزدوروں کے درمیان جاؤ،،۔ مزدوروں کے پاس سیاسی علم پہنچانے کے لئے سوشل ڈیماکریٹوں کو آبادی کے تمام طبقوں کے درمیان جانا چاہئے، انہیں اپنی فوج کے دستوں کو تمام سمتوں میں روانہ کرنا چاہئے۔

یہ صاف گو فارمولا ہم نے جان بوجھ کر منتخب کیا ہے، اس نہایت ہی تیز و سہل انداز میں ہم اپنے خیالات کا جان بوجھ کر اظہار کر رہے ہیں، اس لئے نہیں کہ ہم محال باتیں کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس لئے کہ ''معیشت پسندوں،، کو اپنے فرائض کا احساس کرنے کے لئے ''ابھاریں،، جنہیں وہ ناقابل معافی انداز میں نظرانداز کرتے ہیں، ٹریڈیونینی اور سوشل ڈیماکریٹی سیاست کا فرق انہیں پرزور انداز میں تجویز کریں، جسے سمجھنے سے وہ انکار کرتے ہیں۔ اس لئے ہم قارئین سے التماس کرتے ہیں کہ بھڑک نہ اٹھیں بلکہ ہماری بات صبر کے ساتھ آخر تک سنیں۔

آئیے ہم سوشل ڈیماکریٹی اسٹڈی سر کل کو لیں جو گذشتہ چند برسوں میں سب سے زیادہ عام ہو گیا ہے اور اس کے کام کا جائزہ لیں۔ اس کے ''مزدوروں سے تعلقات،، ہیں اور اس سے وہ مطمئن ہے، اشتہارات جاری کر رہا ہے جن میں فیکٹریوں کے اندر بدسلوکیوں کی، سرمایہ‌داروں کے حق میں حکومت کی جانبداری کی اور پولیس کے مظالم کی سخت مذمت کی جاتی ہے۔ مزدوروں کے جلسوں میں مباحثے ان موضوعات کی حدوں سے کبھی تجاوز نہیں کرتے یا کبھی کبھار ہی کرتے ہیں؛ انقلابی تحریک کی تاریخ پر، حکومت کی داخلہ اور خارجہ پالیسی کے مسائل پر، روس کے اور یورپ کے معاشی ارتقا کے مسائل، جدید سماج میں مختلف طبقوں کی پوزیشن وغیرہ پر تقریریں اور مباحثے بہت ہی کم ہوا کرتے ہیں۔ سماج کے دوسرے طبقوں سے تعلق باقاعدگی کے ساتھ قائم کرنے اور بڑھانے کا جہاں تک تعلق ہے، اس کا کوئی خواب تک نہیں دیکھتا۔ درحقیقت اس قسم کے حلقوں کے اراکین کی اکثریت جس مثالی رہنما کی تصویر اپنے ذہن میں

مرتب کرتی ہے وہ ایک سوشلسٹ سیاسی رہنما کی بہ‌نسبت ٹریڈیونین کے سیکریٹری کی نوعیت کا زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ کسی بھی، یوں کہہ لیجئے کہ انگریزی ٹریڈیونین کا سیکریٹری مزدوروں کو معاشی جدوجہد چلانے کے لئے ہمیشہ مدد کرتا ہے، فیکٹری کے اندر بدسلوکیوں کو بےنقاب کرنے میں ان کو مدد دیتا ہے، ان قوانین اور اقدامات کی ناانصافیوں کی وضاحت کرتا ہے جو ہڑتال کرنے اور پکٹ کرنے کی (یعنی ہر کس و ناکس کو خبردار کرنے کی کہ کسی فیکٹری میں ہڑتال ہو رہی ہے) آزادی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، ثالثی عدالت کے ججوں کی جانب‌داری کی وضاحت کرتے ہیں جو کہ بورژوا طبقے سے تعلق رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مختصر یہ کہ ہر ٹریڈیونینی سیکریٹری ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، کرتا اور اس میں مدد دیتا ہے۔ اس بات پر حد سے زیادہ زور دینا نہیں ہو سکتا کہ یہ اب بھی سوشل ڈیماکریسی نہیں ہے، یہ کہ سوشل ڈیماکریٹوں کے لئے نمونہ ٹریڈیونینی سیکریٹری نہیں ہونا چاہئے بلکہ وکیل جمہور ہونا چاہئے جو کہ ظلم‌واستبداد کے ہر مظہر پر ردعمل کرنے کا اظہار کرنے کی اہلیت رکھتا ہو، خواہ وہ کہیں نمودار ہو، خواہ وہ عوام کے کسی طبق یا کسی طبقے کو متاثر کرتا ہو؛ جس میں ان تمام مظاہر کی تعمیم کرنے اور پولیس کے تشدد اور سرمایہ‌داروں کے استحصال کی ایک مجموعی تصویر پیش کرنے کی صلاحیت ہو؛ جس میں ہر واقعہ سے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، فائدہ اٹھانے کی صلاحیت ہو تاکہ وہ اپنے سوشلسٹ عقائد اور جمہوری مطالبات کو سب پر سبقت دے سکے، تاکہ وہ پرولتاریہ کی نجات کے لئے جدوجہد کی عالمگیر تاریخی اہمیت کو سب کے اور ہر ایک کے لئے واضح کر سکے۔ مثلاً رابرٹ نائٹ (انگلستان میں ایک سب سے زیادہ طاقتور ٹریڈیونین بوائلر میکرز سوسائٹی کے مشہور سیکریٹری اور لیڈر) کا موازنہ ولہلم لیبکنیخت سے کیجئے اور مارتی‌نوف نے ''ایسکرا،، سے اپنے مباحثے میں جو موازنے کئے ہیں ان کا اطلاق ان پر کرنے کی کوشش کیجئے۔ آپ دیکھیں گے — میں مارتی‌نوف کے مضمون کو جلدی جلدی پڑھتا جا رہا ہوں — کہ رابرٹ نائٹ ''عوام‌الناس کو بعض ٹھوس کارروائیوں

کے لئے دعوت دینے میں،، زیادہ مصروف ھیں (مارتی‌نوف، مذکورہ تصنیف، صفحہ ۳۹) جبکہ ولہلم لیبکنیخت ''موجودہ پورے ‌‌‌ نظام یا اس کے جزوی مظاھر کی انقلابی وضاحت،، میں زیادہ (صفحہ ۳۸ — ۳۹)؛ یہ کہ رابرٹ نائٹ نے ''پرولتاریہ کے فوری مطالبات مرتب کئے اور وہ ذرائع بتائے کہ جن سے انھیں حاصل کیا جا سکتا ھے،، (صفحہ ۴۱) جبکہ ولہلم لیبکنیخت ایسا کرتے ھوئے ''ساتھ ھی ساتھ مختلف مخالف پرتوں کی سرگرمیوں کی ھدایت کاری کرنے،، ''ان کے لئے عمل کے مثبت پروگرام حکماً صادر کرنے،، میں پیچھے نہیں رھے،، * (صفحہ ۴۱)؛ یا یہ کہ رابرٹ نائٹ نے کوشش کی کہ ''جہاں تک ھو سکے خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دیدی جائے،، (صفحہ ۴۲) اور ان میں ''حکومت کے روبرو بعض واضح نتائج کی امید دلانےوالے ٹھوس مطالبات پیش کرنے کی،، (صفحہ ۴۳) بہترین صلاحیت تھی، جبکہ لیبکنیخت ''یک طرفہ،، ''بےنقابیوں،، (صفحہ ۴۰) میں کہیں زیادہ حدتک مصروف تھے؛ یہ کہ رابرٹ نائٹ ''روزمرہ کی بےلطف جدوجہد کی پیش‌قدمی،، (صفحہ ۶۱) کو زیادہ اھمیت دیا کرتے تھے جبکہ لیبکنیخت ''تابناک اور مکمل شدہ تصورات کے پروپگنڈے،، (صفحہ ۶۱) کو؛ یہ کہ لیبکنیخت جس اخبار کے سرپرست تھے اس کو انھوں نے ''انقلابی حزب اختلاف کے ایک ایسے ترجمان میں،، تبدیل کر دیا تھا ''جو ھمارے ملک کی صورت حال کو، خصوصاً سیاسی صورت حال کو اس حدتک کہ جہاں تک وہ آبادی کی نہایت مختلف پرتوں پر اثر انداز ھوتے ھیں، بےنقاب کرتا ھے،، (صفحہ ۶۳) جبکہ رابرٹ نائٹ ''پرولتاری جدوجہد سے قریبی نامیاتی تعلق رکھتے ھوئے مزدور طبقے کے نصب‌العین کے لئے کام کیا کرتے تھے،، (صفحہ ۶۳) — اگر ''قریبی نامیاتی تعلق،، سے مراد بلاارادیت کے آگے سر تسلیم خم کرنا ھے جس پر ھم نے کری‌چیفسکی

---

* مثال کے طور پر فرانس اور پروشیا کی جنگ کے دوران لیبکنیخت نے پوری جمہوریت کے لئے عمل کا ایک پروگرام لکھوایا؛ اس سے زیادہ بڑی حد تک مارکس اور اینگلس نے ۱۸۴۸ء میں ایسا ھی کیا تھا۔

اور مارتی‌نوف کی مثالیں لیکر غور کیا ھے — اور ''اپنے اثر کے حلقے کو محدود کیا،، ، مارتی‌نوف کی طرح، یقیناً، اس عقیدے کے ساتھ کہ ''ایسا کرتے ہوئے انہوں نے اس اثر کو اور بھی گہرا کر دیا،، (صفحہ ۶۳) - مختصر یہ کہ آپ دیکھیں گے کہ مارتی‌نوف نے عملاً سوشل ڈیماکریسی کو ٹریڈیونینیت کی سطح پر اتار دیا ھے اگرچہ وہ ایسا یقیناً اس لئے نہیں کرتے کہ وہ سوشل ڈیماکریسی کی بھلائی نہیں چاہتے، بلکہ محض اس لئے کہ انہیں اس بات کی ذرا زیادہ ھی عجلت ھے کہ پلیخانوف کو اور زیادہ گہرا کردیں، بجائے اس کے کہ ان کو سمجھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

لیکن آئیے ہم اپنے دعوے کی طرف واپس چلیں۔ ہم نے کہا تھا کہ سوشل ڈیماکریٹ کو، اگر وہ واقعی سمجھتا ھے کہ پرولتاریہ کے سیاسی شعور کو جامع طریقے سے نشوونما دینا ضروری ھے، ''آبادی کے تمام طبقوں کے درمیان جانا،، چاہئے۔ اس سے سوال پیدا ہوتے ھیں: یہ کیسے کیا جائے؟ کیا ہمارے پاس ایسا کرنے کے لئے کافی قوتیں موجود ھیں؟ کیا دوسرے تمام طبقوں میں ایسا کام کرنے کے لئے کوئی بنیاد ھے؟ کیا اس کے معنے طبقاتی نقطۂ نظر سے پسپا ہونے کے نہ ہوں گے یا کیا یہ پسپائی کی طرف نہیں لے جائے گا؟ آئیے ہم ان مسائل کو زیر بحث لائیں۔

ہم کو نظریات دانوں کی حیثیت سے، پروپگنڈہ کرنےوالوں کی حیثیت سے، ھلچل کرنےوالوں کی حیثیت سے اور منتظموں کی حیثیت سے ''آبادی کے تمام طبقوں کے درمیان جانا،، چاہئے۔ کسی کو بھی شک نہیں ھے کہ سوشل ڈیماکریٹوں کے نظریاتی کام کا مقصد مختلف طبقوں کی سماجی اور سیاسی حالت کی تمام مخصوص صفات کا مطالعہ کرنا ہونا چاہئے۔ لیکن فیکٹری کی زندگی کی مخصوص صفات کا مطالعہ کرنے میں جو کام کیا گیا ھے اس کے مقابلے میں اس سمت میں بہت ھی کم کچھ کیا گیا ھے۔ کمیٹیوں اور اسٹڈی سرکلوں میں ایسے لوگوں سے ملاقات ہو سکتی ھے کہ جو دھات‌سازی کی صنعت کی بعض مخصوص شاخوں تک کے مطالعے میں غرق ھیں؛ لیکن تنظیموں کے ممبروں میں (جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ھے، کسی نہ کسی وجہ سے وہ عملی کام ترک کرنے پر مجبور ہو جاتے ھیں) مشکل

ہی سے ایسے ملتے ہیں جو ہمارے ملک کی سماجی اور سیاسی زندگی کے کسی فوری مسئلے پر مواد اکٹھا کرنے میں خاص طور سے مصروف ہوں جو آبادی کے دوسرے منطقوں میں سوشل ڈیما کریٹی کام کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ مزدور تحریک کے آج کل کے رہنماؤں میں سے بیشتر میں تربیت کی کمی ہے، ہم اس اعتبار سے بھی تربیت کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ اس کا بھی ''پرولتاری جدوجہد سے قریبی نامیاتی تعلق،، کے ''معیشت پسندانہ،، تصور سے رشتہ جڑا ہوا ہے۔ خاص بات، بلاشبہ، لوگوں کے تمام منطقوں میں پروپگنڈہ اور ہلچل کرنے کی ہے۔ اس اعتبار سے مغربی یورپی سوشل ڈیما کریٹ کے کام کو عام جلسے اور اجتماعات سہل کر دیتے ہیں جن میں شرکت کرنے کی سب کو آزادی ہوتی ہے اور یہ حقیقت بھی کہ پارلیمنٹ میں وہ تمام طبقوں کے نمائندوں کو خطاب کیا کرتا ہے۔ ہمارے ہاں نہ تو کوئی پارلیمنٹ ہے نہ آزادئ اجتماع؛ پھر بھی ہم ان مزدوروں کے جلسے منعقد کرنے کا انتظام کر سکتے ہیں جو سوشل ڈیما کریٹ کو سننے کے خواہشمند ہوں۔ ہم کو تمام سماجی طبقوں کے نمائندوں کے جلسے منعقد کرنے کے وسیلے اور طریقے بھی دریافت کرنے چاہئیں جو ایک جمہوریت پسند کو سننا چاہتے ہوں کیونکہ وہ سوشل ڈیما کریٹ نہیں ہوا کرتا جو عملاً یہ بھول جائے کہ ''کمیونسٹ ہر انقلابی تحریک کی حمایت کرتے ہیں،،، یہ کہ اسی وجہ سے ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ تمام لوگوں کے سامنے عام جمہوری فرائض کی، اپنے سوشلسٹ اعتقادات کو ایک لمحے کے لئے بھی چھپائے بغیر تشریح کریں اور ان کی اہمیت کو واضح کریں۔ جو عملاً یہ بھول جائے کہ ہر ایک عام جمہوری سوال کو اٹھانے، ابھارنے اور حل کرنے میں سب سے آگے رہنا اس کا فرض ہے، وہ سوشل ڈیما کریٹ نہیں ہوتا۔

لیکن جلدباز قاری حیرت کرنے لگ جائیگا ''مگر اس سے تو سب ہی متفق ہیں!،، اور ''پردیسی انجمن،، کی پچھلی کانفرنس نے ''ربوچیئے دیلو،، کی مجلس ادارت کے لئے جو نئی ہدایات منظور کی ہیں ان میں قطعی طور سے کہا گیا ہے: ''سماجی اور سیاسی زندگی کے تمام واقعات جو پرولتاریہ کی زندگی پر یا تو براہ راست ایک خاص

طبقے کی حیثیت سے یا آزادی کے لئے جدوجہد میں تمام انقلابی قوتوں کے ہراول کی حیثیت سے اثر انداز ہوئے ہوں، سیاسی پروپگنڈے اور ہلچل کے لئے موضوع کی حیثیت سے کام میں آنے چاہئیں ،، (''دو کانفرنسیں،،، صفحہ ۱۷، خط کشیدہ ہمارا) - جی‌ہاں یہ نہایت ہی درست اور بہت ہی اچھے اقوال ہیں اور اگر ''ربوچیئے دیلو،، انہیں سمجھ لے اور اگر اگلے ہی سانس میں وہ باتیں کہنے سے احتراز کرے جو ان کی تردید کرتی ہیں، تو ہم پوری طرح مطمئن ہو جائیں - کیونکہ ہمیں اپنے آپ کو ''ہراول،، کہنا، آگے بڑھ کر رہنے‌والا دستہ کہلانا کافی نہیں ہے؛ ہمیں عمل اس طرح کرنا چاہئے کہ باقی تمام دستے تسلیم کریں اور یہ ماننے پر مجبور ہوں کہ ہم ہراول میں کوچ کر رہے ہیں - اور ہم قارئین سے سوال کرتے ہیں: کیا دوسرے ''دستوں،، کے نمائندے ایسے بے‌وقوف ہیں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم ''ہراول،، میں ہیں تو وہ ہمارے قول کو یونہی تسلیم کر لیتے ہیں؟ ذرا اس منظر کا تصور تو کیجئے: کوئی سوشل ڈیماکریٹ روسی تعلیم یافتہ انتہاپسندوں کے ''دستے،، کے پاس یا اعتدال‌پسند آئین پسندوں کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے، ہم ہراول دستہ ہیں؛ ''ہمیں اب جو فریضہ درپیش ہے وہ یہ کہ جہاں تک ممکن ہو، خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دیدیں - ،، انتہاپسند یا آئین‌پسند، اگر وہ ذرا بھی ذہین ہوا (اور روسی انقلابیوں اور آئین‌پسندوں میں بہت سے ذہین لوگ ہیں) ایسی تقریر پر محض مسکرا دیگا اور کہیگا (اپنے آپ سے یقیناً، کیونکہ بیشتر صورتوں میں وہ تجربے‌کار سیاستداں ہوگا): ''آپ کا ''ہراول،، ضرور بھولے بھالے افراد پر مشتمل ہوگا- وہ یہ تک نہیں سمجھتے کہ یہ کام ہمارا ہے، بورژوا جمہوریت کے ترقی‌پسندوں کا کام کہ مزدوروں کی خود معاشی جدوجہد کو ایک سیاسی کرداری خصوصیت دیدیں - کیوں، ہم بھی، مغربی یورپی بورژوازی کی طرح، مزدوروں کو سیاست میں لے‌کر آنا چاہتے ہیں، لیکن صرف ٹریڈیونینی، سوشل ڈیماکریٹی سیاست میں نہیں - مزدور طبقے کی ٹریڈیونینی سیاست، مزدور طبقے کی ٹھیک بورژوا سیاست ہے، اور اس ''ہراول،، کے اپنے فریضے کا فارسولا، ٹریڈیونینی سیاست کا فارسولا ہے! وہ جی بھر کے اپنے آپ

کو سوشل ڈیماکریٹ کہہ لیں، میں بچہ نہیں ہوں کہ نام پر بھڑک اٹھوں۔ لیکن انہیں ضرررساں کٹر نظریہ‌پرستوں کے اثر میں نہیں آجانا چاہئے، انہیں ان لوگوں کو ''آزادئی تنقید،، دیدینی چاہئے جو غیرشعوری طور پر سوشل ڈیماکریسی کو ٹریڈیونینی ڈگر پر لگا رہے ہیں۔ ،،

اور ہمارے آئین‌پسند کی خفیف سی مسکراہٹ اس وقت فلک‌شگاف قہقہے میں تبدیل ہو جائیگی جبکہ اس کے علم میں یہ بات آئیگی کہ وہ سوشل ڈیماکریٹ، جو ہراول کی حیثیت سے سوشل ڈیماکریسی کی بات آج کرتے ہیں جبکہ ہماری تحریک پر بلاارادیت کا قریب قریب مکمل اقتدار ہے، ''بلاارادہ عنصر کی اہمیت گھٹا کر بیان کرنے سے،، جتنا ڈرتے ہیں، جتنا کہ ''تابناک اور مکمل‌شدہ تصورات کے پروپگنڈے کے مقابلے میں روزمرہ کی بےلطف جدوجہد کی پیش‌قدمی کی اہمیت کو اصل سے کم آنکنے،، وغیرہ وغیرہ سے ڈرتے ہیں اتنا اور کسی سے نہیں! ''ہراول،، جو ڈرتا ہے کہ شعور آجانے سے بلاارادیت پر سبقت حاصل ہو جائیگی، جو جرأت‌آمیز ''منصوبہ،، پیش کرنے سے ڈرتا ہے جسے وہ لوگ بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوں جو ہم سے اختلاف رکھتے ہوں۔ وہ کہیں ''ہراول،، کو ''عقبی محافظ،، سے خلط ملط تو نہیں کر رہے؟

اصل میں تو ہمیں مارتی‌نوف کے استدلال کے مندرجۂ ذیل قطعے کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ صفحہ ۴۰ پر وہ کہتے ہیں کہ بدسلوکیوں کو بےنقاب کرنےوالی اپنی تدبیر میں ''ایسکرا،، صرف ایک ہی رخ پیش کرتا ہے، یہ کہ ''حکومت سے بےاعتمادی اور نفرت کے جذبے کو ہم خواہ کتنا ہی کیوں نہ پھیلائیں، ہم اس وقت تک اپنا مقصد حاصل نہ کر سکیں‌گے جب تک کہ اس کا تختہ پلٹنے کے لئے کافی سرگرم عمل سماجی توانائی پیدا کرلینے میں کامیابی حاصل نہ کرلیں ،،۔ یہ، قوسین میں کہا جا سکتا ہے، عوام‌الناس کو سرگرم عمل کرنے کے لئے جانی پہچانی فکرمندی ہے، جس کے ساتھ ہی ساتھ کوشش کی جاتی ہے کہ خود اپنی سرگرمی محدود کردی جائے۔ لیکن فی الحال یہ بات خاص نہیں ہے۔ یہاں مارتی‌نوف، اسی مطابقت سے، انقلابی توانائی (''تختہ پلٹنے کے لئے،،) کی بات کرتے

هیں - اور وہ کس نتیجے پر پہنچتے ہیں؟ کیونکہ عام وقتوں میں مختلف سماجی طبق ناگزیر طریقے سے الگ الگ چلتے ہیں ''اس لئے یہ بات واضح ہے کہ ہم سوشل ڈیماکریٹ حزب مخالف کے مختلف منطقوں کی سرگرمیوں کی بیک وقت رہبری نہیں کر سکتے، ہم ان کو عمل کا ایک مثبت پروگرام نہیں لکھوا سکتے، ہم ان کو نہیں بتا سکتے کہ انہیں اپنے مفادات کے لئے روزمرہ کی جدوجہد کس طرح کرنی چاہئے... اعتدال پسند منطقے اپنے فوری مفادات کے لئے عملی جدوجہد کی خود ھی خبرگیری کر لیں گے، وہ جدوجہد جو ان کو ہمارے سیاسی نظام حکومت کے آمنے سامنے کر دیگی،، (صفحہ ۱۴) - اس طرح انقلابی توانائی کے متعلق، مطلق العنانی کا تختہ پلٹنے کے لئے عملی جدوجہد کے بارے میں باتیں شروع کرکے، مارتینوف فوراً ھی ٹریڈیونینی توانائی اور فوری مفادات کے لئے سرگرم عملی جد و جہد کی جانب پلٹ پڑتے ہیں! یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ ہم طالب علموں، اعتدال پسندوں وغیرہ کی اپنے ''فوری مفادات،، کے لئے جدوجہد کی رہبری نہیں کرسکتے؛ لیکن قابل صد احترام حضرات ''معیشت پسند،، موضوع بحث یہ نہیں تھا! جو نکتہ موضوع بحث تھا وہ مطلق العنانی کا تختہ پلٹنے میں مختلف سماجی منطقوں کی شرکت کا امکان اور ضرورت کا تھا اور اگر ہماری خواهش ''ہراول،، بننے کی ہے تو ہم نہ صرف ''حزب مخالف کے مختلف منطقوں کی،، ان ''سرگرمیوں،، کی رہبری کرنے کے قابل ہیں بلکہ یہ ہمارا لازمی فرض ہے - نہ صرف ہمارے طلبا اور اعتدال پسند وغیرہ ''اس جدوجہد کی جو ان کو ہمارے سیاسی نظام حکومت کے آمنے سامنے کر دے گی،، خود ھی خبرگیری کرلیں گے؛ سب سے پہلے اور مقدم تو مطلق العنان حکومت کی پولیس اور عہدیدار اس کی فکر کرلیں گے - لیکن اگر ''ہم،، چاہتے ہیں کہ صف اول کے جمہوریت پسند ہوں تو ہمیں ان لوگوں کے خیالات کا جو صرف یونیورسٹی میں یا زیمستوو وغیرہ میں پائے جانے والے حالات سے غیرمطمئن ہیں، ''رخ،، اس خیال کی جانب موڑنے کی ذمہ داری خود قبول کر لینی چاہئے کہ پورا سیاسی نظام ھی ناکارہ ہے - اپنی پارٹی کی قیادت میں ہمہ گیر سیاسی جدوجہد منظم کرنے کی ذمہ داری ہمیں اپنے اوپر اس طرح لے لینی چاہئے کہ

تمام مخالف منطقوں کےلئے اس جدوجہد کی اور ہماری پارٹی کی پوری حمایت کرنا ممکن ہو جائے۔ ہمیں چاھئے کہ اپنے سوشل ڈیما کریٹی عملی کارکنوں کو تربیت دیں کہ وہ ایسے سیاسی رهنما بن جائیں جو اس همه گیر جدوجہد کے تمام مظاهر کی رهبری کر سکیں، اس قابل ہوں کہ صحیح وقت پر بیدار طالب‌علموں کو، زیمستوو کے غیر مطمئن لوگوں کو، برافروختہ مذهبی فرقوں، ابتدائی اسکولوں کے ناراض استادوں وغیرہ وغیرہ کو ''عمل کا ایک مثبت پروگرام لکھوا سکیں''۔ اس وجہ سے مارتی‌نوف کا دعوی کہ ''ان کے تعلق سے هم بدسلوکیاں بےنقاب کرنےوالوں کا محض منفی کردار ادا کر سکتے هیں... مختلف سرکاری کمیشنوں میں ان کی امیدوں پر محض پانی پھیر سکتے هیں'' قطعی غلط هے (همارے خط کشیده)۔ یہ کہہ کر مارتی‌نوف نے دکھایا هے کہ انقلابی ''هر اول'' کو جو کردار حقیقتاً ادا کرنا چاهئے اس کو سمجھنے میں وہ قطعی ناکام رہے هیں۔ اگر قارئین اس بات کو ذهن میں رکھیں تو مارتی‌نوف کی اختتامی بات کے اصل معنے ان پر واضح هو جائیں گے: '' ''ایسکرا''، انقلابی حزب مخالف کا ترجمان هے جو همارے ملک کی صورت حال، خصوصاً سیاسی صورت حال، اس حدتک بےنقاب کرتا هے جہاں تک کہ وہ آبادی کے نہایت مختلف منطقوں کے مفادات پر اثر انداز هوتی هے۔ هم، مگر، پرولتاری جدوجہد سے قریبی نامیاتی تعلق رکھتے هوئے مزدور طبقے کے نصب‌العین کے لئے کام کرتے هیں اور بدستور کرتے رهیں گے۔ اپنے عامل اثر کے حلقے کو محدود کر کے هم اس اثر کو اور بھی گھرا کر دیتے هیں'' (صفحه ٦٣)۔ یہ جو نتیجه اخذ کیا گیا هے اس کا اصل مطلب مندرجۂ ذیل هے: ''ایسکرا'' چاهتا هے کہ مزدور طبقے کی ٹریڈیونینی سیاست کو بلند کرکے (جس تک غلط تصور کے باعث، تربیت کی کمی کے سبب یا اعتقاد کی بنا پر همارے عملی کارکن اکثر اپنے آپ کو محدود رکھتے هیں) سوشل ڈیما کریٹی سیاست کی سطح تک پہنچا دیا جائے۔ لیکن ''ربوچیئے دیلو'' چاهتا هے کہ سوشل ڈیما کریٹی سیاست کا درجه گھٹا کر ٹریڈیونینی سیاست تک لے آیا جائے۔ علاوہ ازیں وہ دنیا کو یقین دلاتا هے کہ

دونوں مقامات ''مشترک نصب‌العین کی حدود میں قطعاً مناسبت رکھتے ھیں،، (صفحہ ٦٣)- ھائے رے سادگی!

اب آگے چلئے- اپنے پروپگنڈے اور ھلچل کا رخ تمام سماجی طبقوں کی جانب کرنے کے لئے کیا ھمارے پاس کافی قوتیں ھیں؟ قطعی یقینی طور پر موجود ھیں- ھمارے ''معاشیات‌داں،،، جو اکثر اس سے انکار کرنے کی جانب مائل نظر آتے ھیں، اس عظیم‌الشان ترقی کو نظرانداز کر دیتے ھیں جو ھماری تحریک نے (تقریباً) ١٨٩٤ء سے لیکر ١٩٠١ء تک کی ھے- اصلی ''دمچیوں،، کی طرح وہ اکثر تحریک کے آغاز کی گذری ھوئی منزلوں میں رھتے چلے آتے ھیں- ابتدائی دور میں بلاشبہ ھمارے پاس حیرت‌انگیز طور پر چند قوتیں تھیں اور ان دنوں اپنے کو صرف مزدوروں میں کام کرنے کے لئے وقف کر دینا اور اس راستے سے کسی بھی احتراز کی سخت مذمت کرنا قطعی قدرتی اور جائز بات تھی- تب سارا کام یہی تھا کہ مزدور طبقے میں اپنی حیثیت مستحکم کریں، لیکن آجکل تحریک کی جانب زبردست قوتیں کھنچ کر چلی آئی ھیں- تعلیم‌یافتہ طبقوں کی نئی نسل کے بہترین نمائندے ھم سے آن کر مل رھے ھیں، صوبجات میں ھر جگہ ایسے لوگ ھیں، جنھیں حالات نے وھاں زندگی بسر کرنے کا پابند کر دیا ھے جو ماضی میں اس تحریک میں حصہ لے چکے ھیں یا جو اس تحریک میں حصہ لینے کے خواھشمند ھیں، اور جو سوشل ڈیماکریسی کی جانب کھنچے چلے آرھے ھیں (جبکہ ١٨٩٤ء میں سوشل ڈیماکریٹوں کو انگلیوں پر گنا جا سکتا تھا)- ھماری تحریک کی ایک بنیادی سیاسی اور تنظیمی کوتاھی ان تمام قوتوں کو کام میں لانے اور انھیں مناسب کام دینے میں ھماری نااھلیت ھے (اس کا ھم ذرا زیادہ تفصیلی ذکر اگلے باب میں کریں‌گے)- ان قوتوں کی غالب اکثریت ''مزدوروں کے درمیان جانے،، کے مواقع سے قطعی محروم ھے، اس لئے اس خدشے کی کوئی بنیاد نہیں ھے کہ ھم اپنے خاص کام سے قوتوں کو کسی اور طرف لگا دینگے- مزدوروں کو حقیقی، ھمہ گیر اور زندہ سیاسی علم فراھم کرنے کے قابل ھونے کے لئے ھمارے پاس، ھر جگہ، ھر سماجی طبق میں، ان تمام مقاموں پر جہاں سے ھم اپنی ریاست کی مشینری کے اندرونی کل پرزوں کے

بارے میں سیکھ سکتے ھیں، ''خود اپنے لوگ،،، سوشل ڈیماکریٹ ھونے چاھئیں۔ ایسے لوگوں کی صرف پروپگنڈے اور ھلچل کے لئے ھی ضرورت نہیں ھوتی بلکه اور بھی زیادہ بڑے پیمانے پر تنظیم کے لئے۔

کیا آبادی کے تمام طبقوں میں سرگرمی کے لئے بنیاد موجود ھے؟ جو بھی اس پر شبه کرتا ھے وہ شعور کے اعتبار سے عوام‌الناس کی بلاارادہ بیداری کے پیچھے پیچھے رھتا ھے۔ مزدور تحریک نے بعض میں بےاطمینانی، اوروں میں مخالفت کی تائید کی امیدیں اور ان کے علاوہ اوروں میں مطاق العنانی کے ناقابل برداشت اور اس کا زوال ناگزیر ھونے کے احساس کو ابھارا ھے اور ابھارے جا رھی ھے۔ اگر ھم یه محسوس کرنے میں ناکام رھے که بےاطمینانی کے ھر مظہر کو کام میں لانا اور ھر احتجاج کو خواہ وہ کتنا ھی چھوٹا کیوں نه ھو ایک ساتھ ملاکر بہترین کام لینا ھمارا فرض ھے تو ھم ''سیاستداں،، اور سوشل ڈیماکریٹ محض نام کے رھینگے (جیسا که حقیقت میں اکثر و بیشتر ھوا کرتا ھے)۔ ھم اس بات پر زور نہیں دیتے که یه بالکل الگ بات ھے که لاکھوں محنت‌کش کسان، دستکار، چھوٹے موٹے کاریگر وغیرہ کسی بھی سوشل ڈیماکریٹ کی، جو ذرا بھی اھلیت رکھتا ھو، تقریر ھمیشه شوق سے سنینگے۔ درحقیقت کیا ایک بھی ایسا سماجی طبقه ھے جس میں افراد، گروہ یا حلقے ایسے نه ھوں جو حقوق کے فقدان اور ظلم و ستم کے باعث غیرمطمئن ھیں اور اس لئے، اشد ضروری عام جمہوری ضرورتوں کے ترجمانوں کی حیثیت سے سوشل ڈیماکریٹوں کے پروپگنڈے کی دسترس میں ھیں؟ تمام طبقوں میں اور آبادی کی تمام پرتوں میں سوشل ڈیماکریٹی سیاسی ھلچل کیسی ھو اس کا واضح تصور حاصل کرنے کی جن کو خواھش ھے ان کی ھم اس ھلچل کی خاص (مگر بلاشبه، واحد نہیں) شکل کی حیثیت سے وسیع معنوں میں سیاسی بےنقابیوں کی طرف توجه مبذول کرائینگے۔

میں نے اپنے مضمون بعنوان ''کہاں سے شروع کیا جائے؟،، میں (''ایسکرا،، مئی، شمارہ ۴، ۱۹۰۱ع) جس کا میں زیادہ تفصیل کے ساتھ بعد میں تذکرہ کرونگا، لکھا تھا که ''آبادی کے ھر حصے میں جس

میں ذرا بھی سیاسی شعور ہو، سیاسی بےنقابی کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے۔ ہمیں اس حقیقت سے پست‌ہمت نہیں ہونا چاہئے کہ آج سیاسی بےنقابی کی آواز نہایت کمزور، نحیف اور کم ہے۔ اس کی وجہ پولیس کے استبداد کے آگے سب کا بڑے پیمانے پر سر تسلیم خم کر دینا نہیں بلکہ یہ ہے کہ جو بےنقابیاں کر سکنے اور کرنے کو تیار ہیں ان کو کوئی منبر نہیں ملتا کہ جہاں سے کھڑے ہوکر تقریر کریں، پرشوق اور ہمت‌افزا سامعین نہیں ملتے، عوام میں ان کو کہیں کوئی ایسی قوت نہیں ملتی جس کی جانب ''قادر مطلق،، روسی حکومت کے خلاف اپنی شکایت لیکر رجوع کرنا کارآمد ہو... ہم اب زارشاہی حکومت کی ملک‌گیر بےنقابی کے لئے ایسا منبر فراہم کرنے کے اہل ہو گئے ہیں اور اسے مہیا کرنا ہمارا فرض ہے۔ منبر سوشل ڈیماکریٹی اخبار ہونا چاہئے۔،،

سیاسی بےنقابی کے لئے مثالی سامع مزدور طبقہ ہے جسے سب سے پہلے اور مقدم ہمہ گیر اور زندہ و تابندہ سیاسی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے اور اس علم کو سرگرم عمل جدوجہد میں تبدیل کرنے کی سب سے زیادہ صلاحیت ہوتی ہے، اس صورت میں بھی جبکہ وہ جدوجہد ''واضح نتائج،، کی امید نہ دلاتی ہو۔ ملک‌گیر بےنقابیوں کے لئے منبر صرف کل‌روسی اخبار ہی ہو سکتا ہے۔ ''آج کے یورپ میں سیاسی ترجمان کے بغیر سیاسی تحریک، جو یہ کہلانے کی مستحق ہو، ناقابل تصور ہے،،، اس اعتبار سے روس کو بلاشبہ آج کے یورپ میں شامل کرنا چاہئے۔ عرصہٗ دراز سے اخبارت ہمارے ملک میں ایک طاقت بن گئے ہیں ورنہ حکومت انہیں رشوتیں کھلانے پر اور کاتکوف اور میشچیرسکی جیسوں کو امداد دینے پر دسیوں ہزار روبل صرف نہ کرتی۔ اور مطلق‌العنان روس میں یہ کوئی عجوبہ نہیں ہے کہ غیرقانونی اخبارات سینسرشپ کی دیوار توڑ ڈالیں اور قانونی اور رجعت‌پسند اخبارات کو کھلے عام اس کا ذکر کرنے پر مجبور کریں۔ یہ کیفیت ۱۸۷۰ء کی دھائیوں کی تھی بلکہ ۱۸۵۰ء کی دھائیوں کی بھی۔ عوام کے وہ حلقے اب کتنے وسیع اور گہرے ہو گئے ہیں جو غیرقانونی اخبارات کا مطالعہ کرنے کے خواہشمند ہیں اور ایک مزدور کا قول دوہراتے ہوئے، جس نے ''ایسکرا،، کے نام ایک خط لکھا تھا اس سے

یہ سیکھنے کے لئے کہ ''کس طرح زندہ رہا جائے اور کیسے جان دیدی جائے،، (شمارہ ۷) (۶۷)۔ سیاسی بےنقابیاں اسی طرح حکومت کے خلاف اعلان جنگ ھیں جیسے کہ معاشی بےنقابیاں فیکٹری کے مالکوں کے خلاف جنگ کا اعلان۔ اس اعلان جنگ کی اخلاقی اھمیت، بےنقابی کی مہم زیادہ وسیع اور زیادہ طاقتور ھونے کے اور اس سماجی طبقے کی تعداد میں اضافے اور عزم میں فروغ کے ساتھ ساتھ جس نے جنگ شروع کرنے کی غرض سے اعلان جنگ کیا ھے، اور بھی زیادہ بڑھ جائیگی۔ چنانچہ سیاسی بےنقابیاں خود اس نظام کا شیرازہ منتشر کرنے کے لئے جس کی ھم مخالفت کرتے ھیں ایک طاقتور آلۂ کار کی حیثیت سے، دشمن کی جانب سے اس کے اتفاقی یا عارضی ساتھیوں کو موڑنے کے ایک ذریعے کی حیثیت سے، مطلق‌العنانیت کے مستقل شرکائے کار میں دشمنی اور بے اعتمادی پھیلانے کے وسیلے کی حیثیت سے کام آتی ھیں۔

ھمارے زمانے میں صرف وہ پارٹی جو واقعی ملک گیر بے نقابیوں کا انتظام کرے، انقلابی قوتوں کا ھراول بن سکتی ھے۔ لفظ ''ملک گیر،، کے بڑے گہرے معنے ھیں۔ غیرمزدور طبقے کے بےنقابیاں کرنےوالوں کی غالب اکثریت (یاد رھے کہ ھراول بننے کی غرض سے ھمیں دوسرے طبقوں کو اپنی طرف کھینچنا چاھئے) سنجیدہ سیاستدانوں اور پرسکون مزاج کے اھل معاملہ پر مشتمل ھے۔ وہ بخوبی جانتے ھیں کہ ''قادر مطلق،، روسی حکومت کے خلاف تو ایک طرف رھا، معمولی افسر کے خلاف بھی ''شکایت کرنا،، کتنا خطرناک ھوتا ھے۔ اور وہ اپنی شکایتیں لیکر ھمارے پاس صرف اس وقت آئینگے جبکہ دیکھیں کہ یہ شکایتیں واقعی موثر ھو سکتی ھیں اور یہ کہ ھم ایک سیاسی قوت کی نمائندگی کرتے ھیں۔ باھروالوں کی نظر میں ایک ایسی قوت بننے کے لئے خود اپنے شعور کو، پیش‌قدمی اور توانائی کو بڑھانے کے لئے بہت سارے مسلسل اور پرعزم کام کی ضرورت ھوتی ھے۔ اس کی تکمیل کے لئے عقبی محافظ کے نظریے اور عمل پر ''ھراول،، کا نام چسپاں کر دینا کافی نہیں ھوتا۔

لیکن اگر ھمیں حکومت کی واقعی ملک گیر بےنقابی کی ذمےداری سنبھالنی ھے تو پھر ھماری تحریک کی طبقاتی کرداری خصوصیت

کا اظہار کس طرح سے ہوگا؟ ـ ''پرولتاری جدوجہد سے قریبی نامیاتی تعلق،، کی حد سے زیادہ وکالت کرنے والے ہم سے پوچھینگے، جیسا کہ وہ واقعی پوچھتے ہیں ـ جواب چند درچند ہے: ہم سوشل ڈیماکریٹ ان ملک گیر بےنقابیوں کا انتظام کریں گے؛ ہلچل سے جو سوالات اٹھینگے ان سب کی وضاحت وضعدارانہ سوشل ڈیماکریٹی جذبے میں، جان بوجھ کر یا انجانے میں مارکسزم کے مسخ ہونے کو کوئی مراعات دئے بغیر کی جائیگی؛ ہمہ گیر سیاسی ہلچل وہ پارٹی چلائیگی جو پوری قوم کے نام پر حکومت پر دھاوے کو، پرولتاریہ کی انقلابی تربیت کو اور اس کی سیاسی خودمختاری کے تحفظ کو، مزدور طبقے کی معاشی جدوجہد کی رہنمائی اور اس کا استحصال کرنے والوں سے اس کے تمام بلاارادہ جھگڑوں کو کام میں لانے کو جو بڑھتی ہوئی تعداد میں پرولتاریہ کو ابھارتے اور ہمارے کیمپ میں لے آتے ہیں، ایک ناقابل علیحدگی جسم واحد میں متحد کر دیتی ہے۔

لیکن ''معیشت پسندی،، کی سب سے زیادہ کرداری خصوصیت پرولتاریہ کی اشدترین ضرورت (سیاسی ہلچل اور سیاسی بےنقابیوں کے توسل سے جامع سیاسی تعلیم) عام جمہوری تحریک کی ضرورت سے اس تعلق، مزید یہ کہ، مماثلت کو سمجھ لینے سے قاصر ہونا ہے۔ سمجھ لینے کے اس فقدان کا اظہار صرف ''مارتی‌نووی،، فقروں سے ہی نہیں بلکہ مبینہ طبقاتی نقطہ نظر کے حوالوں سے بھی ہوتا ہے جو معنوں میں ان جملوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں ـ چنانچہ ''ایسکرا،، شمارہ ۱۲ میں ''معیشت پسندوں،، کے خط کے مصنفین کہتے ہیں *: '' ''ایسکرا،، کی

---

* اس خط کا جو ''معیشت‌پسندوں،، کی کرداری صفات کا واضح طور پر حامل ہے، ''ایسکرا،، میں تفصیلی جواب دینے سے جگہ کی قلت نے ہمیں باز رکھا ہے۔ اس کے منظر عام پر آنے سے ہم بہت ہی خوش تھے کیونکہ یہ الزامات کہ ''ایسکرا،، نے وضعدارانہ طبقاتی نقطہ نظر قائم نہیں رکھا ہمارے پاس بہت عرصہ قبل مختلف ذرائع سے پہنچ چکے تھے اور ہم مناسب موقع کے یا اس فیشن‌ایبل الزام کے مربوط اظہار کے منتظر تھے تاکہ اپنا جواب دیں۔ علاوہ ازیں ہماری عادت حملوں کا جواب دفاع سے دینے کی نہیں بلکہ جوابی حملے سے دینے کی ہے۔

یہ بنیادی کوتاھی (نظریے کا اصل سے زیادہ اندازہ لگانا) مختلف سماجی طبقوں اور رجحانوں کی جانب سوشل ڈیما کریسی کے رویے کے سوال پر اس کی عدم مطابقت کا بھی سبب ھے۔ نظریاتی استدلال سے،، (''پارٹی کے فرائض میں اضافے سے،، نہیں ''جوکہ پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتے ھیں،،) ''ایسکرا،، نے مطلق العنانیت کے خلاف جدوجہد کی جانب فوراً عبور کے مسئلے کو حل کر لیا۔ پورا امکان یہی ھے کہ موجودہ صورت حالات میں مزدوروں کے لئے ایسے فرائض کی مشکل کا اس نے احساس کر لیا ھے،، (نہ صرف احساس کر لیا ھے بلکہ بخوبی جانتا ھے کہ یہ کام مزدوروں کو خدمت‌گار نرس کی سی فکرمندی کرنےوالے ''معیشت پسند،، دانشوروں کی بہ‌نسبت کم دشوار معلوم ھوتا ھے، کیونکہ مزدور ان مطالبات کے لئے بھی لڑنے کو تیار ھیں جو، ناقابل فراموش مارتی‌نوف کی زبان میں، ''واضح نتائج،، کی امید نہیں دلاتے) ''لیکن اس جدوجہد کے لئے مزدور جب کافی قوتیں جمع کر لیں اس وقت تک انتظار کر لینے کے صبر کے فقدان کے باعث ''ایسکرا،، اعتدال پسندوں اور دانشوروں کی صفوں میں ساتھیوں کی تلاش شروع کر دیتا ھے...،،

جی‌ھاں، واقعی ھم اس مبارک وقت کا ''انتظار کرتے کرتے،، سارا ''صبر،، گنوا چکے ھیں جس کا مدتوں سے مختلف ''ثالث،، وعدہ کر رھے تھے، جبکہ ''معیشت پسند،،، خود اپنی پسماندگی کا الزام مزدوروں پر عائد کرنا اور خود اپنی توانائی کے فقدان کو اس الزام سے حق بجانب قرار دینا بند کر دینگے کہ مزدوروں میں قوت کی کمی ھے۔ ھم اپنے ''معیشت‌پسندوں،، سے پوچھتے ھیں: ''جدوجہد کے لئے مزدور طبقے کی قوت جمع کر لینے،، سے ان کی مراد کیا ھے؟ کیا یہ واضح نہیں کہ اس سے مراد مزدوروں کی سیاسی تربیت ھے، تاکہ ھماری بدکردار مطلق العنانی کے تمام پہلو ان پر واضح ھو جائیں؟ اور کیا یہ واضح نہیں کہ ٹھیک اس کام کے لئے ھی ھمیں ''اعتدال پسندوں اور دانشوروں کی صفوں میں ساتھیوں،، کی ضرورت ھوتی ھے جو کہ زیمستوو پر، استادوں پر، اعداد و شمار کے ماھروں پر، طالب‌علموں وغیرہ پر سیاسی حملوں کی بےنقابی میں ھمارے ساتھ مل‌جانے کو تیار ھوتے ھیں؟ کیا حیرت انگیز طور

پر اس ''پیچیدہ مشینری،، کو سمجھنا واقعی اتنا مشکل ہے؟ کیا ایکسیلروڈ ۱۸۹۷ء سے مسلسل دوھرائے نہیں جا رہے کہ ''غیر پرولتاری طبقوں میں حامیوں اور بلاواسطہ اور بالواسطہ اتحادی بنانے کا روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے سامنے جو مسئلہ ہے وہ خود پرولتاریہ میں پروپگنڈہ کرنےوالے کی سرگرمیوں کی نوعیت سے خاص طور پر اور بنیادی طور پر حل ہوگا،،؟ لیکن مارتی‌نوف کے قبیل کے لوگ اور دوسرے ''معیشت‌پسند،، یہی تصور باندھے بیٹھے ہیں کہ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد سے،، مزدوروں کو (ٹریڈیونینی سیاست کے لئے) پہلے طاقت جمع کرنی چاھئے اور پھر—ہم تصور کئے لیتے ہیں ٹریڈیونینی ''سرگرمی کے لئے تربیت،، سے—سوشل ڈیماکریٹی سرگرمی کی جانب ''منتقل ہو جانا،، چاھئے!

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے ''معیشت پسند،، کہتے ہیں کہ ''...اس جستجو میں ''ایسکرا،، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبقاتی نقطۂ نظر سے گریز کر لیتا ہے، طبقاتی مخالفتوں کو غیرواضح کر دیتا ہے اور حکومت سے بےاطمینانی کی عمومی نوعیت کو صف اول میں لے آتا ہے، حالانکہ ''اتحادیوں،، میں بےاطمینانی اسباب اور درجے کے اعتبار سے مختلف نوعیتوں کی ہوتی ہے۔ ''ایسکرا،، کا رویہ زیمستوو کی جانب، مثلاً، ایسا ہی ہے...،، الزام لگایا جاتا ہے کہ ''ایسکرا،، ان رؤسا سے جو حکومت کے دم‌دلاسوں سے غیر مطمئن ہیں، مزدور طبقے کی مدد کا وعدہ کرتا ہے لیکن ان سماجی طبقات کے درمیان جو طبقاتی مخالفت موجود ہے اس کے بارے میں ایک لفظ نہیں کہتا۔ اگر قارئین مضامین بعنوان ''مطلق العنانی اور زیمستوو،، (''ایسکرا،، شمارے ۲ اور ۴) کی طرف واپس آئیں جس کا، غالباً، خط کے مصنفین نے حوالہ دیا ہے، تو وہ دیکھینگے کہ وہ* ''نوکرشاھی زیمستوو کی خفیف سی ھلچل کی جانب، جو کہ سماجی جاگیروں پر مبنی ہے،، اور ''حتی کہ صاحب جائداد طبقوں کی علیحدہ

---

* ان مضامین کے درمیانی وقفے میں ایک (''ایسکرا،، شمارہ ۳) اور تھا جس میں دیہات میں طبقاتی مخالفتوں پر خاص طور سے بحث کی گئی تھی۔

سرگرمی،، کی جانب حکومت کے رویے کو زیربحث لاتے ھیں۔ مضمون میں واضح کیا گیا ھے کہ جب زیمستوو کے خلاف حکومت جدوجہد کر رھی ھو اور زیمستوو کے لوگوں سے کہا جاتا ھے کہ وہ نرم تقریریں کرنا بند کر دیں اور جب انقلابی سوشل ڈیما کریسی اپنی تمام تر قوت کے ساتھ حکومت کے مقابل آ جائے، تب سخت اور پرزور تقریر کریں، تو مزدور بےنیاز تماشائی نہیں بنے رہسکتے۔ خط کے مصنفین یہاں کس چیز سے متفق نہیں ھیں یہ واضح نہیں ھے۔ کیا ان کا خیال یہ ھے کہ مزدور ''صاحب جائداد طبقوں،، اور ''سماجی جاگیروں پر مبنی نوکرشاھی زیمستوو،، کے معنے ''نہیں سمجھینگے،،؟ کیا ان کے خیال میں زیمستوو سے درخواست کرنا کہ وہ نرم تقریریں کرنا چھوڑ دیں اور زوردار طریقے سے تقریر کریں ''نظریے کو اصلیت سے زیادہ سمجھنا،، ھوگا؟ کیا وہ یہ سمجھتے ھیں کہ مزدوروں کو اگر زیمستوو کی جانب بھی مطلق‌العنانیت کے رویے کے بارے میں کچھ نہ معلوم ھو تو کیا وہ مطلق العنانیت کے خلاف جدوجہد میں ''زور پکڑ سکتے ھیں،،؟ یہ سب کچھ بھی بدستور نامعلوم ھے۔ صرف ایک بات واضح ھے اور وہ یہ کہ خط کے مصنفین کو سوشل ڈیما کریسی کے سیاسی فرائض کا نہایت موہوم سا تصور ھے۔ اس کا اور بھی واضح طور پر اظہار ان کے یہ کہنے سے ھوتا ھے: ''طلبا کی تحریک کی جانب بھی ''ایسکرا،، کا ایسا ھی رویہ ھے،، (یعنی وہ بھی ''طبقاتی مخالفتوں کو آنکھوں سے اوجھل کر دیتا ھے،،)۔ مزدوروں کو عام مظاھروں کے ذریعے یہ اعلان کرنے کی دعوت دینے کے بجائے کہ بےلگام تشدد، بدنظمی اور بےھودگی کی پرورش کرنےوالے یونیورسٹی کے طلبا نہیں بلکہ اصل میں روسی حکومت ھے (''ایسکرا،، شمارہ ۲) ھمیں شاید ''ربوچایا میسل،، کے انداز میں دلیلیں پیش کرنی چاھئے تھیں! سوشل ڈیما کریٹوں نے اس قسم کے خیالات کا اظہار ۱۹۰۱ء کے موسم خزاں میں، فروری اور مارچ کے واقعات کے بعد، طلبا کی تحریک میں تازہ لہر کے آغاز سے قبل کیا تھا جس سے واضح ھوتا ھے کہ اس میدان عمل میں بھی مطلق العنانیت کے خلاف ''بلاارادہ،، احتجاج تحریک کی باشعور ڈیما کریٹی قیادت پر سبقت حاصل کر رھا ھے۔ جن طالب علموں کو پولیس اور کازاک

زدوکوب کر رہے ہیں ان کی حفاظت کرنے کے لئے مزدوروں کی بلاارادہ کوشش سوشل ڈیماکریٹی تنظیم کی شعوری سرگرمی سے تجاوز کر جاتی ہے!

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے خط کے مصنفین کہتے ہیں ''اور پھر بھی دوسرے مضمونوں میں ''ایسکرا،، ساری مصالحت کی سخت مذمت کرتا ہے اور مثلاً گیدیوں کے غیررواداراانہ طرز عمل کی صفائی پیش کرتا ہے،،۔ ان لوگوں کو جو نہایت بددماغی اور غیرسنجیدگی کے ساتھ یہ کہنے کا بڑا چاؤ رکھتے ہیں کہ سوشل ڈیماکریٹوں میں موجودہ اختلافات خاص اہمیت کے نہیں ہیں اور دو حصوں میں تقسیم کو حق بجانب قرار نہیں دیتے، چاہئے کہ ان الفاظ پر غور کریں۔ کیا ایسے لوگوں کے لئے ایک ہی تنظیم میں مل کر کام کرنا ممکن ہے جبکہ ان میں سے بعض کا دعوی یہ ہے کہ ہم نے مختلف طبقوں پر مطلق العنانیت کی دشمنی کو واضح کرنے اور مختلف سماجی طبق مطلق‌العنانیت کی مخالفت کا جو مظاہرہ کرتے ہیں اس سے مزدوروں کو مطلع کرنے کے لئے ہم نے بہت ہی کم کچھ کیا ہے جبکہ انہیں میں باقی اور ایسے ہیں جنہیں اس وضاحت میں ''مصالحت،، نظر آتی ہے — ظاہر ہے ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، کے نظریے سے مصالحت؟

کسانوں کی نجات کی چالیسویں سالگرہ کے سلسلے میں ہم نے طبقاتی جدوجہد دیہی اضلاع میں لےجانے کی ضرورت کی تاکید کی تھی (شمارہ ۳) اور ویتے کی خفیہ یادداشت (شمارہ ۴) کے سلسلے میں مقامی حکومت کے اداروں اور مطلق العنانیت کے درمیان مصالحت نہ ہو سکنے کا ذکر کیا تھا۔ نئے قانون کے سلسلے میں ہم نے جاگیردار زمینداروں اور حکومت کو جو ان کی خدمت کرتی ہے، مطعون کیا (شمارہ ۸) اور ہم نے غیرقانونی زیمستوو کانگرس کا خیرمقدم کیا۔ ہم نے زیمستوو کو تاکید کی کہ حقیر بن کر عرضداشتیں پیش کرنا (شمارہ ۸) ترک کرکے جدوجہد شروع کریں۔ ہم نے ان طالب علموں کی ہمت‌افزائی کی جنہوں نے سیاسی جدوجہد کی ضرورت کو سمجھنا اور اس جدوجہد کا بیڑا اٹھانا (شمارہ ۳) شروع کر دیا تھا، جبکہ اس کے ساتھ ہی ساتھ، ہم نے ''خالص طالب علموں،، کی تحریک کے

حامیوں کی ظاہر کردہ ''شرمناک کورفہمی،، کو خوب لتاڑا تھا، جنھوں نے طالب‌علموں سے کہا تھا کہ جلوسوں میں شرکت نہ کریں (شمارہ ۳، ۲۵ فروری کو ماسکو کے طالب‌علموں کی مجلس عاملہ کے جاری کردہ منشور کے سلسلے میں) - ہم نے ''روسیا،، (۶۸) (شمارہ ۵) کے عیار اعتدال‌پسندوں کے ''بے‌معنے سپنوں،، اور ''دروغ گوئی و ریا کاری،، کو بے‌نقاب کیا جبکہ ''پرامن ادیبوں، سن رسیدہ پروفیسروں اور زیمستوو کے مشہور اعتدال‌پسند میمبروں،، پر حکومت کے داروغۂ جیل نے جس غضبناک تشدد کے ساتھ ظلم‌وستم کیا اس کی جانب توجہ مبذول کرائی (شمارہ ۵ ''ادب پر پولیس کا دھاوا،،) - ''مزدوروں کی فلاح وبہبود کے لئے ریاستی تحفظ،، کے پروگرام کی اصلی اہمیت ہم نے بے‌نقاب کی اور اس ''بیش‌قیمت اعتراف،، کا خیرمقدم کیا کہ ''اصلاحات کو اوپر سے منظور کرکے، نیچے سے اس قسم کی اصلاحات کے مطالبے کی پیش بندی کرنا، ان مطالبات کے پیش کئے جانے کا انتظار کرنے سے بہتر ہے ،، (شمارہ ۶) - ہم نے احتجاج کرنےوالے ماہرین اعداد و شمار کی بہت ہمت‌افزائی کی (شمارہ ۷) اور ہڑتال توڑنے والے ماہرین اعداد و شمار کی سرزنش کی (شمارہ ۹) - اس تدبیر میں جو پرولتاریہ کے طبقاتی شعور کو معدوم کرنا اور اعتدال پسندی سے مصالحت کرنا دیکھتا ہے وہ ''عقائدناسے،، کے پروگرام کی سچی اہمیت کو سمجھنے میں اپنی قطعی ناکامی ظاہر کرتا ہے اور حقیقتاً اس پروگرام کی تعمیل کرتا ہے، خواہ اس کی وہ کتنی ہی تردید کیوں نہ کرے - کیونکہ اس قسم کے رویے سے وہ سوشل ڈیماکریسی کو ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، کی جانب گھسیٹ لیجاتا ہے اور اعتدال پسندی کے آگے سر جھکا دیتا ہے اور ہر ایک ''اعتدال‌پسندانہ،، مسئلے میں سرگرم عمل مداخلت کرنے کے اور اس مسئلے کی جانب خود اپنا، سوشل ڈیماکریٹی رویہ متعین کرنے کے فرض کو ترک کر دیتا ہے -

س۔ ایک بار پھر ''بدگو،،، ایک بار پھر ''شعبدےباز،،

یہ شائستہ الفاظ، جیسا کہ قارئین کو یاد ہوگا ''ربوچیئے دیلو،، کے ہیں، جس نے ہمارے الزام کا کہ وہ ''مزدور تحریک کو بورژوا جمہوریت کے آلۂکار میں تبدیل کرنے کے لئے بالواسطہ زمین ہموار کر رہا ہے ،،، یوں جواب دیا ہے۔ اپنی طبیعت کی سادگی کے باعث ''ربوچیئے دیلو،، نے فیصلہ کر لیا کہ یہ الزام مناظرے کی طعنہ‌زنی سے زیادہ کچھ نہیں ہے: یہ بدباطن نظریہ‌پرست ہمارے متعلق ہر وضع کی ناگوار باتیں کہنے پر تلے ہوئے ہیں اور بورژوا جمہوریت کے آلۂکار ہونے سے زیادہ ناگوار اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اور اس لئے وہ جلی حروف میں ایک ''تردید،، شائع کرتے ہیں: ''قطعی بدگوئی کے علاوہ اور کچھ نہیں،،، ''شعبدےبازی،،، ''سوانگ،،، (''دو کانفرنسیں،، صفحات ۳۰ - ۳۱ - ۳۳)۔ دیوتا جوپیٹر کی طرح ''ربوچیئے دیلو،، (اگرچہ دیوتا سے اس کی مشابہت بہت ہی کم ہے) اس لئے غضبناک ہے کہ وہ غلطی پر ہے اور اپنی جلدبازی کی بدکلامی سے ثابت کرتا ہے کہ وہ اپنے مخالفوں کے انداز استدلال کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اور پھر بھی، اگر ذرا غور کرتا تو اس کی سمجھ میں آ جاتا کہ عوامی تحریک کی بلاارادیت کی کوئی بھی تابعداری اور سوشل ڈیماکریٹی سیاست کا درجہ کسی طرح بھی گھٹا کر ٹریڈ یونینی سیاست کی سطح پر لے آنے کے معنے مزدور تحریک کو بورژوا جمہوریت کے آلۂکار میں تبدیل کرنے کی زمین ہموار کرنا ہے۔ بلاارادہ مزدور تحریک بطور خود صرف ٹریڈیونین‌ازم پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے (اور ناگزیر طریقے پر پیدا کرتی ہے) اور مزدور طبقے کی ٹریڈیونینی سیاست ٹھیک مزدور طبقے کی بورژوا سیاست ہے۔ یہ حقیقت کہ مزدور طبقہ سیاسی جدوجہد میں اور یہاں تک کہ سیاسی انقلاب میں حصہ لیتا ہے، اس کی سیاست کو بطور خود سوشل ڈیماکریٹی سیاست نہیں بنا دیتی۔ کیا ''ربوچیئے دیلو،، اس سے انکار کرنے کی جرأت کریگا؟ کیا وہ انجام‌کار، برسرعام، صاف طور پر، غیرمبہم طریقے سے تشریح کریگا کہ وہ بین‌الاقوامی اور

روسی سوشل ڈیماکریسی کے فوری مسائل کو کس طرح سمجھتا ہے؟ جی نہیں - وہ اس قسم کی ہرگز کوئی حرکت نہیں کریگا کیونکہ اس نے وہ ترکیب اپنا لی ہے جسے ''میں نہ مانوں،، کا طریقہ کہہ سکتے ہیں — میں نہیں ہوں، یہ میرا گھوڑا نہیں ہے، میں کوچوان نہیں ہوں - ہم ''معیشت پسند،، نہیں ہیں، ''ربوچایا میسل،، ''معیشت پسندی،، کا حامی نہیں ہے، روس میں ''معیشت پسندی،، ہی نہیں ہے - یہ نہایت ہی شاطرانہ اور ''سیاسی،، چال ہے لیکن جس میں ایک خفیف سی خامی ہے کہ اس پر عمل کرنےوالی مطبوعات کو عموماً ''جی حضوری،، کا لقب دے دیا جاتا ہے -

''ربوچیئے دیلو،، کا خیال ہے کہ روس میں بورژوا جمہوریت کا عموماً محض ایک ''ہوا،، ہے (''دو کانفرنسیں،، صفحہ ۳۲) * - خوش باش لوگ ہیں یہ! شترمرغ کی طرح اپنی منڈیا ریت میں چھپا لیتے ہیں اور تصور کر لیتے ہیں کہ آس پاس کی ہر چیز غائب ہو گئی - اعتدال پسند مطبوعات کے مصنف جو مہینوں سے دنیا کو مطلع کر رہے ہیں کہ مارکسزم مسمار ہونے بلکہ یہاں تک کہ نیست و نابود ہونے کے موقع پر وہ جشن منا رہے ہیں؛ اعتدال پسند اخبارات (''سینٹ پیٹرسبرگسکیئے ویدوموستی،،، ''روسکیئے ویدوموستی،، اور بہت سے دوسرے) جو اعتدال پسندوں کی ہمت‌افزائی کرتے ہیں کہ

---

* بعد میں پھر حوالہ آتا ہے ''ٹھوس روسی حالات،، کا ''جو مزدور تحریک انقلابی راستے پر تقدیر کے لکھے کی طرح دھکیل کر لے جاتے ہیں،، - لیکن یہ لوگ اس بات کو سمجھنے سے قطعی انکار کر دیتے ہیں کہ مزدور طبقے کی تحریک کا انقلابی راستہ ممکن ہے سوشل ڈیماکریٹی راستہ نہ ہو - جب مطلق العنانیت کا دور دورہ تھا تو پوری مغربی یورپی بورژوازی نے مزدوروں کو انقلاب کے راستے پر ''دھکیلا،،، جان بوجھ کر دھکیلا - لیکن ہم سوشل ڈیماکریٹ، اس سے مطمئن نہیں ہو سکتے - اور اگر ہم کسی بھی طریقے سے سوشل ڈیماکریٹی سیاست کا درجہ گھٹا کر اس کو ٹریڈیونینی بلاارادہ سیاست کے درجے پر اتار لائیں تو اس طرح ہم بورژوا جمہوریت کے ہاتھوں میں کھیلتے ہیں -

وہ طبقاتی جدوجہد کے برینتانو کے تصور کو اور سیاست کے ٹریڈیونینی تصور کو مزدوروں کے پاس لائیں؛ مارکسزم کی تنقید کرنےوالے مشاہیر، جن کے اصل رجحانات کا ''عقائد نامے،، سے بحسن و خوبی انکشاف ہو گیا تھا، اور بلا روک ٹوک جن کی ادبی کاوشیں روس میں گشت کرتی ہیں وہ صرف ان کی ہی ہیں؛ یا انقلابی غیر سوشل ڈیما کریٹی رجحانات کا احیا، خصوصاً فروری اور مارچ کے واقعات کے بعد — یہ سب معلوم ہوتا ہے کہ محض ہوے ہیں! ان سب کا بورژوا جمہوریت سے قطعی کوئی تعلق نہیں!

''ربوچیئے دیلو،، کو اور ''معیشت پسندوں،، کے اس خط کے مصنفین کو جو ''ایسکرا،، شمارہ ۱۲ میں شائع ہوا تھا، چاھئے کہ وہ ''اس بات کی وجہ پر غوروفکر کریں کہ موسم بہار کے واقعات نے سوشل ڈیما کریسی کے اقتدار اور وقار میں اضافہ کرنے کے بجائے انقلابی غیرسوشل ڈیما کریٹی رجحانات کو اس طرح پھر سے زندگی دے دی ،،۔ سبب اس حقیقت میں مضمر ہے کہ ہم اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے میں نا کام رہے۔ مزدور عوام الناس ہم سے زیادہ سرگرم عمل ثابت ہوئے۔ ہمارے پاس مناسب تربیت‌یافتہ انقلابی رھنماؤں اور منتظموں کی کمی تھی جنھیں تمام مخالف حلقوں میں حاوی ذھنی کیفیت کا بخوبی علم ہو اور جن میں تحریک کی سربراھی کرنے کی، بلاارادہ مظاھرے کو سیاسی مظاھرے میں تبدیل کرنے کی، اس کی سیاسی کرداری خصوصیت کو وسیع کرنے وغیرہ کی لیاقت ہو ۔ ان حالات میں، ہماری پسماندگی سے زیادہ چلنے پھرنے والے اور زیادہ توانا غیر سوشل ڈیما کریٹی انقلابی لازمی طور پر فائدہ اٹھائینگے اور مزدور، پولیس اور فوجیوں سے خواہ کتنے ھی زوردار طریقے سے اور جان پر کھیل کر کیوں نہ لڑیں، ان کی عملی کارروائیاں خواہ کتنی ھی انقلابی کیوں نہ ہوں محض ایک ایسی قوت ثابت ہونگے جو ان انقلابیوں کی حمایت کر رھی ہوگی، بورژوا جمہوریت کا عقبی محافظ دستہ ہوگی، سوشل ڈیما کریسی کا ھراول دستہ نہیں۔ مثال کے طور پر آئیے، ہم جرمن سوشل ڈیما کریٹوں کو لیں جن کے صرف کمزور پہلوؤں کی ھی ہمارے ''معیشت‌پسند،، تقلید کرنا چاھتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ جرمنی میں ایک بھی سیاسی واقعہ ایسا

نہیں ہوتا جو سوشل ڈیماکریسی کے اقتدار اور وقار میں اضافہ نہ کرتا ہو؟ اس وجہ سے کہ سب سے پہلے ہمیشہ سوشل ڈیماکریسی ہر ایک واقعہ کی سب سے زیادہ انقلابی تشخیص پیش کرتی اور ظلم کے خلاف ہر احتجاج کی علمبرداری کرتی ہے۔ وہ ان دلیلوں سے مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ رہتی کہ معاشی جدوجہد مزدوروں میں احساس پیدا کر دیتی ہے کہ انہیں کوئی سیاسی حقوق حاصل نہیں ہیں اور یہ کہ ٹھوس حالات مزدور تحریک کو انقلابی راستے پر تقدیر کے لکھے کی طرح دھکیل کر لےجاتے ہیں۔ سماجی اور سیاسی زندگی کے ہر حلقے میں اور ہر مسئلے پر وہ دخل اندازی کرتی ہے؛ ایک بورژوا ترقی‌پسند کو شہر کا میئر مقرر کرنے کی تائید کرنے سے ولہلم کے انکار کے معاملے میں (ہمارے ''معیشت پسند،، ابھی تک جرمنوں کو اس فہم و ادراک کی تعلیم نہیں دے پائے ہیں کہ اس قسم کا فعل درحقیقت اعتدال پسندی سے مصالحت ہے!)؛ ''مخرب اخلاق،، مطبوعات اور تصاویر کے خلاف قانون کے معاملے میں؛ پروفیسروں کے انتخاب پر سرکاری اثر اندازی کے معاملے میں، وغیرہ وغیرہ۔ ہر جگہ سوشل ڈیماکریٹ صف اول میں نظر آتے ہیں، تمام طبقوں میں سیاسی بےچینی ابھارتے ہوئے، سوتوں کو جگاتے ہوئے، پیچھے رہ جانےوالوں کو آگے بڑھنے کے لئے اکساتے ہوئے اور پرولتاریہ کے سیاسی شعور اور سیاسی سرگرمی کی نشوونما اور ترقی کے لئے ڈھیروں مواد فراہم کرتے ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس ترقی‌یافتہ سیاسی مجاہد کے لئے سوشلزم کے پکے دشمنوں کے دل بھی جذبۂ احترام سے لبریز ہو جاتے ہیں اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بورژوازی کی بلکہ نوکرشاہی اور درباری حلقوں کی بھی کوئی اہم دستاویز بعض طلسماتی ذرائع سے ''Vorwärts'' کے ادارتی دفتر میں پہنچ جاتی ہے۔

تو اس طرح سے وہ بظاہر ''تضاد،، حل ہو جاتا ہے جو ''رابوچیئے دیلو،، کے فہم و ادراک کی صلاحیت سے اس قدر تجاوز کر جاتا ہے کہ وہ تو بس ہاتھ پھیلا دیتا ہے اور چیختا ہے: ''سوانگ!،، واقعی ذرا سوچیئے تو: ہم، ''رابوچیئے دیلو'' مزدور جنتا کی تحریک کو سنگ بنیاد تصور کرتے ہیں (اور جلی حروف میں اس کا اعلان کرتے ہیں)؛ ہم ہر کس و ناکس کو خبردار کرتے ہیں کہ

بلاارادیت کے عنصر کی اهمیت کو کم کرکے بیان نه کریں؛ هم چاهتے هیں که خود — خود — معاشی جدوجهد کو سیاسی کرداری خصوصیت دے دیں؛ هم چاهتے هیں که پرولتاری جدوجهد سے قریبی اور نامیاتی تعلق قائم رکھیں۔ اور پھر بھی هم سے کہا جاتا ہے که هم مزدور تحریک کو بورژوا جمہوریت کے آلهٔ کار میں تبدیل کرنے کے لئے زمین هموار کر رهے هیں! اور وہ کون هیں جو یه کہنے کی جرأت کرتے هیں؟ وہ لوگ جو هر ''اعتدال پسند،، مسئلے میں دخل اندازی کرکے (''پرولتاری جدوجهد سے نامیاتی تعلق،، کے متعلق کس قدر شدید غلط فہمی ہے!)، طالب علموں پر اور یہاں تک که (ارے غضب ہے!) زیمستوو پر اس قدر توجه دیکر اعتدال پسندی سے ''مصالحت،، کرنا چاهتے هیں! وہ لوگ جو عام طور سے یوں کہنا چاهئے که اپنی کوششوں کا (''معیشت پسندوں،، کی به‌نسبت) زیادہ فی‌صد حصه آبادی کے غیرپرولتاری طبقوں میں سرگرمی پر وقف کرنا چاهتے هیں! یه ''سوانگ،، کے علاوہ اور کیا ہے؟

بےچارہ ''ربوچیئے دیلو،،! اس پیچیدہ معمے کا اس کو کبھی کوئی حل ملیگا بھی؟

۴

معیشت پسندوں کی قدامت اور انقلابیوں کی تنظیم

''ربوچیئے دیلو،، کے دعوے، جن کا هم نے تجزیه کیا ہے، که معاشی جدوجهد سیاسی هلچل کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعه ہے اور یه که همارا کام اب یه ہے که خود معاشی جدوجهد کو سیاسی کرداری خصوصیت دے دیں وغیرہ صرف همارے سیاسی هی نہیں بلکه همارے تنظیمی فرائض کے بارے میں بھی تنگ نظریے کا اظہار کرتے هیں۔ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجهد،، کو کل روسی مرکزی تنظیم کی قطعی کوئی ضرورت نہیں هوتی اور اس لئے

یہ جدوجہد کسی ایسی تنظیم کو ہرگز نہیں ابھار سکتی جو ایک ہی عام ھلے میں سیاسی مخالفت، احتجاج اور غیض و غضب کو یکجا کرے، ایسی تنظیم جو پیشہ‌ور انقلابیوں پر مشتمل ہو اور پوری قوم کے اصل سیاسی رہنماؤں کی قیادت میں ہو۔ یہ ہے بھی معقول بات۔ کسی بھی تنظیم کے کرداری اوصاف کا تعین قدرتی اور لازمی طور پر اس کی سرگرمیوں کے متن سے ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ، ''ربوچیئے دیلو،، ان دعووں کے بموجب جن کا اوپر تجزیہ کیا گیا ہے نہ صرف سیاسی سرگرمی بلکہ تنظیمی کام کی بھی تنگ نظری کو مقدس و جائز بنا دیتا ہے۔ اس صورت میں بھی ''ربوچیئے دیلو،،، ہمیشہ کی طرح، اپنے آپ کو ایک ایسا ترجمان اخبار ثابت کر دیتا ہے جس کا شعور بلاارادیت کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔ پھر بھی تنظیم کی بلاارادہ تشکیل پا جانےوالی صورتوں کی تابعداری، ہمارے تنظیمی کام کی تنگ‌نظری اور قداست کو، اس اہم‌ترین میدان عمل میں ہمارے ''دستکاری،، کے طریقے کا احساس کرنے میں ناکامی، اس کو محسوس کرنے میں ناکامی کو میں ایک حقیقی مرض کہتا ہوں جس میں ہماری تحریک مبتلا ہے۔ یہ بیماری وہ نہیں ہے جو انحطاط سے آتی ہے، بلکہ وہ جوکہ درحقیقت نمو کے ساتھ ساتھ آتی ہے۔ لیکن آجکل کے زمانے میں، جبکہ بلاارادہ غم و غصے کی لہر ہمیں، یعنی تحریک کے رہنماؤں اور منتظموں کو، گویا اپنے بہاؤ میں لئے چلے جا رہی ہے، پسماندگی کے ہر طرح کے دفاع کے خلاف، اس معاملے میں تنگ‌نظری کو جائز قرار دینے کی کوشش کے خلاف غیر مصالحانہ جدوجہد ضرور کرنی چاہئے۔ ان تمام لوگوں میں جو عملی کام میں حصہ لیتے ہیں، یا اس کام کو شروع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں، اناڑی‌پن (قداست) کے خلاف جو ہم میں پھیلا ہوا ہے، بےچینی اور اس سے اپنے آپ کو نجات دلانے کے غیرمتزلزل عزم کو پیدا کرنا خاص طور پر ضروری ہے۔

۱ - اناڑی‌پن کیا ہے؟

اس سوال کا جواب ہم ۱۹۰۱ء—۱۸۹۴ء کے دور کے ایک مثالی سوشل ڈیماکریٹی اسٹڈی سرکل کی سرگرمیوں کو مختصر طور

پر بیان کرکے دینے کی کوشش کرینگے۔ ہم یہ تو واضح کر ہی چکے ہیں کہ اس دور میں سارے نوجوان طلبا مارکسزم میں مستغرق تھے۔ یہ طلبا ایک نظریے کی حیثیت سے صرف مارکسزم ہی سے، یا اتنے زیادہ مارکسزم ہی سے دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ اس سے ان کو دلچسپی اس سوال کے جواب کی حیثیت سے تھی کہ ''کیا کیا جائے؟،،، دشمن کے خلاف میدان میں صف‌آرا ہو جانے کی دعوت کی حیثیت سے۔ یہ نئے مجاہد حیرت انگیز قدیم وضع قطع کے سازوسامان اور تربیت کے ساتھ میدان میں اترے۔ بہت بڑی تعداد تو ایسوں کی تھی جن کے پاس قریب قریب کوئی بھی ہتھیار نہیں تھا اور تربیت تو بالکل ہی نہیں۔ میدان جنگ کی جانب وہ کسانوں کی طرح اپنے ہل بکھر چھوڑ صرف لاٹھیاں لئے روانہ ہو گئے۔ طالب‌علموں کا حلقہ مزدوروں سے تعلق قائم کرتا ہے اور تحریک کے پرانے میمبروں سے کوئی تعلق قائم کئے بغیر، دوسرے اضلاع میں یا ایک ہی شہر کے دوسرے علاقوں (یا دوسرے تعلیمی اداروں) تک میں اسٹڈی سرکلوں سے تعلق قائم کئے بغیر، انقلابی کام کے مختلف حصوں میں کسی تنظیم کے بغیر، کسی مدت کا احاطہ کرنےوالے، سرگرمیوں کے کسی باقاعدہ منصوبے کے بغیر کام پر جٹ جاتے ہیں۔ یہ حلقہ رفتہ رفتہ اپنے پروپگنڈے اور ہلچل کو وسیع کرتا ہے۔ اپنی سرگرمیوں کے ذریعے وہ مزدوروں کے خاصے وسیع حلقوں میں اور تعلیم یافتہ طبقوں کے بعض حلقوں میں وہ ہمدردیاں حاصل کر لیتا ہے جو اس کو روپیہ پیسہ دیتے ہیں اور جن میں سے ''کمیٹی،، نوجوانوں کے نئے نئے گروہ بھرتی کرتی ہے۔ اس کمیٹی (یا مجاہد یونین) کی قوت کشش میں اضافہ ہوتا ہے، اس کی سرگرمیوں کا حلقہ زیادہ وسیع ہو جاتا ہے اور کمیٹی ان سرگرمیوں کو قطعی بلاارادہ وسعت دیتی ہے؛ وہی لوگ جو ایک سال یا چند ماہ قبل طالب علموں کے حلقوں کے اجتماعات میں بولا کرتے اور اس سوال پر کہ ''کدھر جائیں؟،، بحث کیا کرتے تھے، جو مزدوروں سے تعلق قائم کرتے اور برقرار رکھا کرتے تھے اور اشتہار لکھتے اور چھاپا کرتے تھے، اب انقلابیوں کے دوسرے گروہوں سے تعلقات قائم کرنے لگ جاتے ہیں، مطبوعات حاصل کرتے ہیں، ایک مقامی اخبار شائع کرنے کے کام میں لگ جاتے ہیں،

کوئی مظاهره منظم کرنے کی بات شروع کر دیتے هیں اور آخرکار کھلے عام لڑائی لڑنے کی جانب متوجه هو جاتے هیں (جو حالات کے مطابق هلچل کے پهلے اشتهار کے اجرا کی شکل بھی اختیار کر سکتی هے، یا اخبار کے پهلے شمارے کے جاری هونے کی یا پهلے مظاهرے کی تنظیم کی)۔ عام طور سے اس قسم کی کارروائیوں کے شروع هو جانے کا نتیجه فوری اور مکمل ناکامی کی صورت میں برآمد هوتا هے۔ فوری اور مکمل اس لئے که کھلے عام یه لڑائی باقاعدگی کے ساتھ، احتیاط سے سوچ بچار کرکے، رفته رفته منصوبه بنانے کے بعد، طویل اور سخت جدوجهد کے لئے تیاری کا نتیجه نهیں تھی بلکه اسٹڈی سرکل کے روایتی کام کی بلاارادہ نشوونما کا نتیجه تھی؛ کیونکه، قدرتی طور پر، پولیس، قریب قریب هر صورت میں، مقامی تحریک کے خاص خاص رهنماؤں کو جانتی تھی، کیونکه زمانهٔ طالب علمی میں هی انهوں نے ''شهرت حاصل کر لی تھی،، اور پولیس اپنا حمله شروع کرنے کے لئے صرف مناسب موقع کی منتظر تھی۔ اس نے جان بوجھ کر اسٹڈی سرکل کو اپنا کام بڑھا لینے کا کافی وقت دیا تاکه اس کو واضح بنائے جرم مل جائے اور وه کئی افراد کو جنهیں وه جانتی هے، ''پروان چڑھنے کے لئے،، (جو جهاں تک مجھے علم هے، هم لوگ بھی اور پولیس والے بھی اصطلاح کی طرح استعمال کرتے هیں) آزاد رهنے دیتی هے۔ اس قسم کی جنگ کا عام کسان جنتا کی ایسی لڑائی سے موازنه کے بغیر نهیں رها جاتا جو وه لاٹھیوں سے مسلح هوکر جدید فوجوں سے کریں۔ اور اس تحریک کی توانائی پر اظهار حیرت هی کیا جا سکتا هے جو اپنے مجاهدین کی تربیت کے قطعی فقدان کے باوجود پھیلی، بڑھی اور جس نے فتوحات حاصل کیں۔ مانا که تواریخی نقطهٔ نظر سے ساز و سامان کی قدامت پهلے پهل نه صرف ناگزیر بلکه مجاهدوں کی وسیع پیمانے پر بھرتی کی شرائط میں سے ایک شرط کی حیثیت سے جائز بھی تھی اور جوں هی سنجیدگی کے ساتھ معرکے شروع هوئے (اور درحقیقت ان کا آغاز ۱۸۹۶ء کی گرمیوں کی هڑتالوں کے ساتھ هو گیا تھا)، هماری جهادی تنظیموں کی خامیاں دن پر دن زیاده حد تک محسوس هونے لگیں۔ پهلے پهل تو افراتفری میں مبتلا هوکر اور کئی فاش غلطیاں کرنے کے بعد (مثلاً عام لوگوں

سے اس کی اپیل جس میں سوشلسٹوں کی بہت سی بداعمالیوں کا بیان تھا، یا صدر مقاموں سے مزدوروں کو شہر بدر کرکے صوبائی صنعتی مرکزوں میں منتقل کرنا) جلد ھی حکومت نے اپنے آپ کو جدوجہد کے نئے حالات کے مطابق موزوں کر لیا اور اشتعال دلانے والے اپنے کارندوں، جاسوسوں اور پولیس والوں کے اپنے بخوبی آراستہ دستوں کو مورچوں پر صف‌آرا کر دیا۔ دوڑیں اس قدر جلدی جلدی آنے لگیں، اتنے بہت سارے لوگ ان سے متاثر ھوئے، مقامی اسٹڈی سرکلوں کا اس قدر مکمل طور سے صفایا کیا گیا کہ مزدور عوام الناس اپنے سارے کے سارے رھنماؤں سے محروم ھو گئے، تحریک عجیب و غریب اکا دکا نوعیت کی ھو گئی اور کام میں تسلسل اور ھم‌آھنگی قائم کرنا قطعی ناممکن ھو گیا۔ مقامی رھنماؤں کا خوفناک طریقے سے منتشر کیا جانا، اسٹڈی سرکل کی میمبری کی اتفاقی نوعیت، نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی امور میں تربیت کا فقدان اور نقطۂ نظر کی تنگی مذکورہ صدر حالات کا ناگزیر نتیجہ تھا۔ نوبت یہاں تک آن پہنچی ھے کہ کئی جگہوں پر ضبط و تحمل اور رازداری برقرار رکھنے کی صلاحیت کے فقدان کے باعث دانشوروں پر سے مزدوروں کا بھروسہ اٹھنے لگ گیا ھے اور ان سے انھوں نے کترانا شروع کر دیا ھے۔ وہ کہتے ھیں کہ دانشور حد سے زیادہ غیر محتاط ھوتے ھیں اور وہ پولیس کی دوڑ آ جانے کا باعث بن جاتے ھیں!

جس کسی کو بھی تحریک کا ذرا بھی علم ھے وہ جانتا ھے کہ تمام اھل رائے سوشل ڈیماکریٹوں نے آخرکار اناڑی‌پن کے ان طریقوں کو ایک بیماری تصور کرنا شروع کر دیا ھے۔ قارئین میں سے جو تحریک سے واقف نہیں ھیں کہیں یہ نہ سمجھنے لگیں کہ ھم تحریک کا کوئی خاص مرحلہ یا خاص مرض "ایجاد" کر رھے ھیں۔ ھم ایک بار پھر وھی گواہ پیش کریں گے جس کا حوالہ پہلے بھی دے چکے ھیں۔ ھمیں یقین ھے کہ حوالے کی طوالت کے لئے ھمکو معاف کر دیا جائیگا۔

"ربوچیئے دیلو"، شمارہ ٦ میں ب۔ لکھتے ھیں کہ: "اگرچہ زیادہ وسیع عملی سرگرمی کی جانب بتدریج عبور، وہ عبور جس

کا براہ‌راست انحصار اس عام عبوری مدت پر ہے،جس میں سے روسی مزدور تحریک آج‌کل گزر رہی ہے، ایک خاص پہلو ہے... روسی مزدوروں کے انقلاب کی عام مشینری کا ایک اور پہلو ہے جو کچھ کم دلچسپ نہیں ہے ۔ ہم عمل کے لئے تیار انقلابی قوتوں کی عام قلت * کا حوالہ دے رہے ہیں جو نہ صرف سینٹ پیٹرس‌برگ میں بلکہ پورے روس میں محسوس کی جا رہی ہے ۔ مزدور تحریک کی عام احیا کے ساتھ، محنت کش عوام‌الناس کی عام نشوونما کے ساتھ، ہڑتالوں کی تکرار میں بڑھتے ہوئے اضافے کے ساتھ، مزدوروں کی دن پر دن زیادہ کھلی ہوئی عام پیمانے کی جدوجہد کے ساتھ، اور حکومت کے بڑھے ہوئے ظلم و تشدد، گرفتاریوں، شہربدر اور جلاوطنی کے ساتھ نہایت اعلی ہنرسند انقلابی قوتوں کی قلت دن پر دن زیادہ نمایاں ہوتی جا رہی ہے، اور بلاشبہ تحریک کی گہرائی اور عمومی کردار پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی ۔ بہت سی ہڑتالیں انقلابی تنظیموں کا کوئی مستحکم اور براہ راست اثر قبول کئے بغیر ہوتی ہیں... ہلچل پیدا کرنےوالے اشتہاروں اور غیرقانونی تحریروں کی قلت محسوس کی جارہی ہے... مزدوروں کے اسٹڈی سرکل ہلچل کرنےوالوں سے محروم ہوکر رہ گئے ہیں... اس کے علاوہ روپے پیسے کی مسلسل کمی ہے ۔ مختصر یہ کہ مزدور تحریک کی ترقی انقلابی تنظیموں کی ترقی اور نشوونما سے آگے نکل رہی ہے ۔ سرگرم عمل انقلابیوں کی تعداد غیرمطمئن پوری مزدور جنتا پر پڑنےوالے اثر کو اپنے ہاتھوں میں مرکوز کرنے یا اس بےاطمینانی میں ہم‌آہنگی یا تنظیم کا کوئی شائبہ تک پیدا کرنے کے لئے حد سے زیادہ قلیل ہے... الگ الگ اسٹڈی سرکل، علیحدہ علیحدہ انقلابی، بکھرے ہوئے، بغیر آپس میں ملے ہوئے، ایک بھی طاقتور اور منضبط تنظیم کی نمائندگی نہیں کرتے جس کے حصے تناسب نشو و نما پائے ہوئے ہوں...،، جن اسٹڈی سرکلوں کو توڑ دیا گیا ہے ان کی جگہ فوراً ہی نئے بن جانے

---

* سارے خط کشیدہ ہمارے ہیں ۔

کے سلسلے میں یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس سے ''تحریک کی توانائی ہی محض ثابت ہوتی ہے... لیکن مناسب تعداد میں مناسب طریقے سے تیار کئے ہوئے انقلابی کارکنوں کی موجودگی ثابت نہیں ہوتی،،، مضمون‌نگار نے آخر میں کہا ہے: ''سینٹ پیٹرس‌برگ کے انقلابیوں کی عملی تربیت کی کمی ان کے کام کے نتائج میں نظر آتی ہے۔ حالیہ مقدمات، خصوصاً ''خود نجاتی گروہ،، اور ''مزدور بمقابلہ سرمایہ،، گروہ (٦٩) کے مقدمے سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ ہلچل کرنےوالا نوجوان، جسے مزدور طبقے کے حالات کا تفصیلی علم نہ ہو اور اس کے نتیجے میں ان حالات کا کہ جن کے تحت کسی فیکٹری میں ہلچل کی جا سکتی ہے، صیغۂ راز میں رکھنے کے اصولوں سے ناواقف ہو، اور سوشل ڈیماکریسی کے صرف عام اصولوں کی اس کو سمجھ بوجھ ہو،، (اگر واقعی ہو) ''تو وہ اپنا کام شاید چار، پانچ، چھہ مہینے چلا سکتا ہے۔ پھر آتی ہیں گرفتاریاں، جن سے عموماً پوری تنظیم ٹوٹ جاتی ہے یا اس کا ایک حصہ تو بہرحال، ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی گروہ اپنی سرگرمیاں کامیابی کے ساتھ جاری رکھ سکتا ہے جبکہ اس کے وجود کا عرصہ مہینوں میں شمار کیا جاتا ہو؟ ظاہر ہے کہ موجودہ تنظیموں کی خامیاں پوری طرح عبوری دور سے وابستہ نہیں کی جا سکتیں... ظاہر ہے کہ کام کرنے والی تنظیموں کی عددی اور سب سے زیادہ خاصیتی ترکیب و تشکیل، کوئی معمولی عنصر نہیں ہوتا اور پہلا کام جو ہمارے سوشل ڈیماکریٹوں کو سب سے پہلے کرنا چاہئے یہ ہے کہ... تنظیموں کو موثر طریقے سے ملائیں اور اپنے ممبروں کا نہایت سختی کے ساتھ انتخاب کریں۔ ،،

ب۔ اناڑی‌پن اور ''معیشت پسندی،،

اب ہمیں اس مسئلے پر بحث کرنی چاہئے جو بلاشبہ ہر پڑھنےوالے کے ذہن میں ہوگا۔ کیا پوری تحریک کو اثر انداز کرنےوالے، نشوونما کے درد کی حیثیت سے اناڑی‌پن اور ''معیشت‌پسندی،، کے درمیان

جو کہ روسی سوشل ڈیما کریسی کے رجحانوں میں سے ایک ہے، کوئی تعلق قائم کیا جا سکتا ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ کیا جا سکتا ہے۔ عملی تربیت کی، تنظیمی کام جاری رکھنے کی صلاحیت کی کمی یقینی طور پر ہم سب میں مشترک ہے، جن میں وہ بھی شامل ہیں جو بالکل شروع ہی سے، بلا پس و پیش کئے انقلابی مارکسزم کے حامی رہے ہیں۔ بلاشبہ اگر صرف عملی تربیت کی کمی ہوتی تو عملی کام کرنےوالوں پر کوئی الزام نہ دھرتا۔ لیکن ''اناڑی پن،، کی اصطلاح تربیت کی کمی سے کچھ زیادہ کا ہی احاطہ کئے ہوئے ہے؛ یہ ظاہر کرتی ہے انقلابی کام کے عموماً دائرے کی تنگی کو، یہ سمجھنے میں ناکامی کو کہ انقلابیوں کی اچھی تنظیم ایسی محدود سرگرمی کی بنیاد پر تعمیر نہیں کی جا سکتی اور آخر میں — اور یہی خاص بات ہے — اس تنگ‌نظری کو حق بجانب قرار دینے کی اور اس کو ایک خاص ''نظریے،، کی سطح تک بلند کرنے کی کوششیں یعنی اس مسئلے پر بھی بلاارادیت کی تابعداری۔ ایک بار جب ایسی کوششیں ظاہر ہو گئیں تو واضح ہو گیا کہ اناڑی پن ''معیشت پسندی،، سے متعلق ہے اور یہ کہ جب تک عموماً ہم ''معیشت پسندی،، (یعنی مارکسی نظریے کا نیز سوشل ڈیما کریسی کے اور اس کے سیاسی فرائض کے کردار کے بارے میں تنگ‌نظرانہ تصور) سے نجات حاصل نہیں کر لیتے اس وقت تک اپنی تنظیمی سرگرمی کی اس تنگ‌نظری سے خود کو ہرگز نجات نہیں دلا سکینگے۔ یہ کوششیں دوہری سمت میں نمودار ہوئیں۔ بعض نے کہنا شروع کیا کہ محنت کش عوام الناس نے خود ابھی تک وہ وسیع اور مجاہدانہ سیاسی فرائض پیش نہیں کئے ہیں جو ان پر انقلابی ''مسلط،، کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؛ یہ کہ انہیں فوری سیاسی مطالبات کے لئے، ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، * چلانے کے لئے جدوجہد جاری رکھنی چاہئے (اور، قدرتی بات ہے کہ اس جدوجہد کی مناسبت سے جو کہ جنتا کی تحریک کی ''پہنچ،، میں ہوتی ہے، ایک ایسی تنظیم بھی ضرور ہونی

---

* ''ربوچایا میسل،، اور ''ربوچیئے دیلو،، کا خصوصاً پلیخانوف کو ''جواب،،۔

چاهئے جو سب سے کم تربیت یافتہ نوجوانوں کی ''پہنچ،، میں ہو) ۔ دوسرے لوگوں نے، جو کہ کسی ''تدریجی،، نظریے سے بہت دور ھیں، کہا کہ ''سیاسی انقلاب لانا،، ممکن اور ضروری ھے ۔ لیکن یہ کہ اس کے لئے ثابت‌قدم اور سخت جدوجہد میں پرولتاریہ کو تربیت دینے کے لئے انقلابیوں کی ایک مضبوط تنظیم قائم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ھے ۔ ھمیں جو کچھ کرنا ھے وہ صرف یہ ھے کہ اپنے پرانے دوست، ''پہنچ،، کے ڈنڈے کو چھین لیا جائے ۔ استعارہ ترک کر دیں تو یوں کہنا چاھئے کہ ھمیں عام هڑتال منظم کرنی چاهئے * یا ''سنسنی خیز دهشت،، کے ذریعے ھمیں مزدور تحریک کی ''بےجان،، ترقی میں تحریک پیدا کرنی چاهئے **۔ یہ دونوں رجحانات، موقع‌پرست اور ''انقلابیت پسند،، اناڑی‌پن کے سامنے جو کہ آج کل پھیلا ھوا ھے، سرتسلیم خم کر دیتے ھیں؛ دونوں میں سے کسی کو یقین نہیں کہ اس کو ختم کیا جا سکتا ھے، ھمارے ابتدائی اور لازمی عملی کام کو، کہ انقلابیوں کی ایک تنظیم ایسی قائم کی جائے، دونوں میں سے کوئی نہیں سمجھتا، کہ جو سیاسی جدوجہد کو توانائی، استقلال اور تسلسل دے سکے ۔

هم ب ۔ کے اقوال کا حوالہ دے چکے ھیں ''مزدور تحریک کی ترقی انقلابی تنظیموں کی ترقی اور نشوونما سے آگے نکل رھی ھے ،، ۔ ''قریبی مشاهد کے بیش‌قیمت خیالات،، (ب ۔ کے مضمون پر ''ربوچیئے دیلو،، کا تبصرہ) کی ھمارے لئے دوھری قیمت ھے ۔ ان سے ظاھر ھوتا ھے کہ ھم اپنی اس رائے میں درست تھے کہ روسی سوشل ڈیماکریسی میں موجودہ بحران کی خاص وجہ رھنماؤں (''نظریہ پسندوں،،، انقلابیوں، سوشل ڈیماکریٹوں) کا عوام الناس کے بلاارادہ جوش و خروش کے پیچھے پیچھے رھنا ھے ۔ اس سے ظاھر ھوتا ھے کہ ''معیشت‌پسندوں،، کے خط کے مصنفین نے (''ایسکرا،، شمارہ ۱۲ میں)، کری‌چیفسکی اور

---

* ملاحظہ ھو ''سیاسی انقلاب کون لائیگا؟،، روس میں شائع ھونے والے مجموعے میں بعنوان ''پرولتاری جدوجہد،، ۔ کیئف کمیٹی نے دوبارہ جاری کی ۔

** ''انقلابیت کی احیا،، اور رسالہ ''سوابودا،، ۔

مارتینوف نے بلاارادہ عنصر کی اهمیت کو اصل سے کم کرکے بیان کرنے کے خطرے کے بارے میں، روزمرہ کی بےلطف جدوجہد، تدبیر بطور عمل وغیرہ کی جو دلیلیں پیش کی تھیں وہ اناڑی‌پن کی تحسین و آفرین کرنے اور اس کا دفاع کرنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ھیں۔ وہ لوگ کہ جو لفظ ''نظریات‌داں،، کا تلفظ بھی ناک بھوں چڑھائے بغیر نہیں کر سکتے، جو تربیت کے عام فقدان اور پسماندگی کے سامنے خود اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہونے کو ''زندگی کی حقیقتوں کا احساس،، کہتے ھیں، عمل میں ھمارے لئے سب سے زیادہ ضروری عملی کاموں کو سمجھنے سے قاصر رہتے ھیں۔ پیچھے رہ جانےوالوں سے وہ چیخ چیخ کر کہتے ھیں: قدم سے قدم ملا کر چلو! آگے آگے مت بھاگو! جو لوگ تنظیم کے کام میں توانائی اور پیش قدمی کے فقدان میں مبتلا ھیں، وسیع اور جرأت‌آمیز سرگرمیوں کے لئے ''منصوبوں،، کے فقدان میں مبتلا ھیں ان سے وہ ''تدبیر بطور عمل،، کی بکواس کرتے پھرتے ھیں! بدترین گناہ جو ھم کرتے ھیں وہ یہ ھے کہ ھم اپنے سیاسی اور تنظیمی کاموں کا درجہ گھٹاکر معاشی جدوجہد کے فوری، ''واضح،،، ''ٹھوس،، مفادات کی سطح پر لے آتے ھیں؛ پھر بھی ھم سے وھی پرانا راگ الاپتے رہتے ھیں: خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دو! ھم پھر کہتے ھیں: اس قسم کی حرکت سے ''زندگی کی حقیقتوں کے احساس،، کا اتنا ھی مظاھرہ ہوتا ھے جتنا کہ اس قصے کے خاص کردار نے اس وقت ظاھر کیا تھا جبکہ اس نے جنازہ گزرتے دیکھ کر چیخ چیخ کے کہا تھا: ''مبارک ھو! مبارک ھو!،،

ذرا وہ لاجواب، حقیقی معنوں میں ''نارتسس جیسا،، تکبر تو یاد کیجئے کہ جس سے ''مزدوروں کے حلقوں کا عموماً،، (نقل مطابق اصل!) ''سیاسی فرائض سے، اس لفظ کے حقیقی اور عملی معنوں میں یعنی سیاسی مطالبات کے لئے مناسب اور کامیاب عملی جدوجہد کے معنوں میں عہدہ برآ ہونے کے اھل نہ ہونے،، کے بارے میں ان حکمت چھانٹنےوالوں نے پلیخانوف کو لیکچر پلایا تھا (''ربوچیئے دیلو،، کا جواب صفحہ ۲۴)۔ حلقوں اور حلقوں میں فرق ہوتا ھے حضرات! ''اناڑیوں،، کے حلقے بےشک ان سیاسی فرائض سے اس وقت تک عہدہ

برآ ہونے کے اہل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ان کو اپنے اناڑی‌پن کا احساس نہ ہو جائے اور وہ اس کو ترک نہ کر دیں ۔ اگر اس کے علاوہ یہ اناڑی اپنے قدیم وضع کے طریقوں پر فریفتہ ہو جائیں اور لفظ ''عملی،، کو لکھ کر خط کشیدہ کرنے لگ جائیں اور یہ تصور کر لیں کہ عملی ہونے کا یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ فرائض گھٹا کر عوام الناس کے سب سے پسماندہ حلقوں کی سمجھ بوجھ کی سطح پر گرا دئے جائیں تو پھر وہ مایوس کن حد تک اناڑی ہیں اور بے‌شک یقینی طور پر وہ کسی سیاسی فرض سے عموماً عہدہ‌برآ نہیں ہو سکتے ۔ لیکن الیکسیئف اور میشکن کی، خالتورین اور ژیلیابوف کی وضع کے رہنماؤں کا حلقہ سیاسی فرائض سے حقیقی اور انتہائی عملی معنوں میں عہدہ‌برآ ہونے کی اہلیت رکھتا ہے، اس وجہ سے اور اس حد تک کہ ان کا جوشیلا پروپگنڈہ فی‌الفور بیدار ہونےوالے عوام‌الناس کو متاثر کرتا ہے اور ان کی جوش کھاتی ہوئی توانائی کے پاس انقلابی طبقے کی توانائی سے جواب آتا ہے اور حمایت ملتی ہے ۔ اس انقلابی طبقے کی جانب نہ صرف اشارہ کرنے اور یہ ثابت کرنے میں کہ اسکی فی‌الفور بیداری ناگزیر تھی، بلکہ ''مزدوروں کے حلقوں،، کے سامنے ایک عظیم اور بلند سیاسی فریضہ رکھنے میں بھی پلیخانوف نہایت صحیح تھے ۔ اور اس وقت سے لیکر اب تک جو عام تحریک نمودار ہو گئی ہے اس کا حوالہ آپ اس فرض کا درجہ کم کرنے کے لئے، ''مزدوروں کے حلقوں،، کی سرگرمی کی توانائی اور دائرے کو گھٹانے کے لئے دیا کرتے ہیں ۔ اگر آپ وہ اناڑی نہیں ہیں جو اپنے قدیم وضع کے طریقوں پر فریفتہ ہوتے ہیں، تو پھر آپ کیا ہیں؟ آپ شیخی بگھارتے ہیں کہ آپ باعمل ہیں، لیکن آپ وہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں جو ہر روسی باعمل کارکن جانتا ہے، یعنی وہ معجزہ جو نہ صرف ایک حلقے بلکہ انفرادی طور پر ایک فرد واحد کی توانائی بھی انقلابی نصب‌العین کی خاطر انجام دے سکتی ہے ۔ یا کیا آپ کا خیال یہ ہے کہ ہماری تحریک ۱۸۷۰ء کی دھائی کے رہنماؤں جیسے رہبر پیدا ہی نہیں کر سکتی؟ اگر ایسا ہے تو آپ کے خیال میں کیوں ہے؟ کیا اس لئے کہ ہم میں تربیت کی کمی ہے؟ لیکن ہم اپنے آپ کو تربیت دے رہے ہیں، ہم اپنے آپ کو

تربیت دیتے رہیں گے اور ہم ضرور تربیت حاصل کریں گے! بدقسمتی سے یہ درست ہے کہ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، کے رکے ہوئے پانی پر کائی آ گئی ہے۔ ہم میں ایسے لوگ آ گئے ہیں کہ جو بلاارادیت کے سامنے گھٹنے ٹیک کر عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، احترام کی نظر سے (پلیخانوف کے الفاظ میں) روسی پرولتاریہ کی ''پیٹھ،، کو گھورا کرتے ہیں۔ لیکن اس کائی کو ہم ہٹا دیں گے۔ وقت آ گیا ہے کہ جب روسی انقلابی، حقیقی انقلابی نظریے کی روشنی میں، حقیقی معنوں میں انقلابی اور فی‌الفور بیدار ہو جانےوالے طبقے پر تکیہ کرتے ہوئے، آخرکار — مدت مدید کے بعد! — اپنی دیو کی سی قوت کے ساتھ، پورے قد سے اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس چیز کی ضرورت ہے وہ بس یہ کہ ہمارے عام عملی کارکن، اور ان سے بھی زیادہ بڑی تعداد میں وہ جو ان دنوں جبکہ وہ ابھی اسکول ہی میں تھے، عملی کام کرنے کے خواب دیکھا کرتے تھے، ہمارے سیاسی فرائض کا درجہ گھٹانے کے لئے اور ہمارے تنظیمی کام کے دائرے کو محدود کرنے کی کسی بھی تجویز پر تحقیر و تضحیک انڈیل دیں۔ اور حضرات، آپ خاطر جمع رکھیں ہم اس میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے!

اپنے مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟،، میں ''ربوچیئے دیلو،، کی مخالفت میں میں نے لکھا تھا: ''کسی خاص مسئلے کے تعلق سے ہلچل کی تدبیر یا پارٹی تنظیم کی کسی تفصیل کے تعلق سے تدبیر ممکن ہے چوبیس گھنٹے میں بدل جائے۔ لیکن چوبیس گھنٹے میں یا ویسے تو چوبیس مہینوں میں صرف ہر وضع کے اصول سے محروم لوگ ہی، جدوجہد کی ایک تنظیم کی اور عوام الناس میں سیاسی ہلچل کی — عمومی، متواتر اور قطعی طریقے سے — ضرورت پر اپنا نظریہ بدل سکتے ہیں،،۔ ''ربوچیئے دیلو،، نے اس کا جواب دیا تھا: '' ''ایسکرا،، کے الزامات میں سے واحد یہی ایسا ہے جو حقائق پر مبنی ہونے کا دعوی کرتا ہے، مگر قطعی بےبنیاد ہے۔ ''ربوچیئے دیلو،، کے قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ بالکل شروع ہی سے ہم نے نہ صرف سیاسی ہلچل کی دعوت دی، ''ایسکرا،، کے نمودار ہونے کا انتظار کئے بغیر... (اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتے ہوئے کہ

نہ صرف مزدوروں کے اسٹڈی سرکل، ''بلکہ مزدور طبقے کی عام تحریک بھی مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنے کو اپنا اولین سیاسی فریضہ تصور نہیں کر سکتی،، بلکہ صرف فوری سیاسی مطالبوں کے لئے جدوجہد کو، اور یہ کہ ''ایک ہڑتال کے، یا چند کے بعد تو بہرحال، عوام‌الناس اپنے فوری سیاسی مطالبات کو سمجھنے لگ جاتے ہیں،،)... ''لیکن یہ کہ اپنی مطبوعات کے ذریعے جو ہم نے روس میں کام کرنےوالے ساتھیوں کے لئے پردیس سے فراہم کی تھیں، ہم نے صرف سوشل ڈیماکریٹی سیاسی اور ہلچل کا مواد فراہم کیا تھا...،، (اور اس واحد مواد میں آپ نے نہ صرف یہ کہ وسیع‌ترین سیاسی ہلچل کو محض معاشی جدوجہد پر مبنی کیا ہے بلکہ آپ تو اس حد تک آگے گئے کہ دعوی کرنے لگ گئے کہ یہ پابند ہلچل سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ہے۔،، اور حضرات کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ خود آپ کی اپنی دلیل — کہ یہ واحد مواد تھا جو فراہم ہوا تھا — ''ایسکرا،، کے نمودار ہونے اور ''ربوچیئے دیلو،، کے خلاف اس کی جدوجہد کی ضرورت کا ثبوت فراہم کرتا ہے؟)... ''دوسری طرف ہماری اشاعتی سرگرمیوں نے پارٹی کے تدبیری اتحاد کے لئے زمین ہموار کی...،، (اس عقیدے میں اتحاد کہ تدبیر پارٹی فرائض کی نمو کا ایک عمل ہے جو پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہیں؟ واقعی بیش بہا اتحاد ہے یہ!)... ''اور اس سے ایک ''مجاہد تنظیم،، کی تخلیق کا امکان پیدا کر دیا جس کے لئے ''پردیسی انجمن،، نے وہ سب کچھ کیا جو پردیس میں کوئی تنظیم کر سکتی تھی،، (''ربوچیئے دیلو،،، شمارہ ۱۰، صفحہ ۱۵)۔ پہلو بچانے کی ناکام کوشش! اس بات سے تو میں خواب میں بھی انکار نہیں کروں‌گا کہ جو کچھ آپ سے ممکن تھا وہ آپ نے کیا۔ میں اس بات کا دعوی کر چکا ہوں اور اب بھی کرتا ہوں کہ آپ کے لئے جو کچھ کرنا ''ممکن،، ہے، اس کی حدیں آپ کے نقطۂ نظر کی تنگی کی پابند ہو گئی ہیں۔ ''فوری سیاسی مطالبوں،، کے لئے جدوجہد کرنے یا ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، کرنے کے لئے ''مجاہد تنظیم،، کی بات کرنا مضحکہ خیز ہے۔

لیکن اگر قارئین اناڑی‌پن سے ''معیشت پسندانہ،، فریفتگی کے سچے موتی دیکھنے چاہیں تو یقیناً ان کو بےاصول اور پس‌وپیش

9*

کرنے والے ''ربوچیئے دیلو،، کے بجائے وضعدار اور پرعزم ''ربوچایا میسل،، کی جانب متوجہ ہونا چاھئے۔ اس کے ''علیحدہ ضمیمے،، صفحہ ۱۳ پر ر۔ م۔ نے لکھا: ''اب دو لفظ خود نام نہاد انقلابی دانشوروں کے بارے میں۔ مانا کہ ایک سے زیادہ موقعوں پر وہ ''زارشاھی سے پرعزم مورچہ لینے کو تیار'' ثابت ھوئے ھیں۔ لیکن بدقسمتی کی بات یہ ھے کہ ھمارے انقلابی دانشور جن پر سیاسی پولیس نے بےرحمی کے ساتھ مظالم کئے، یہ سمجھ بیٹھے کہ سیاسی پولیس کے خلاف جدوجہد مطلق العنانیت کے خلاف سیاسی جدوجہد ھے۔ یہی وجہ ھے کہ وہ آج تک یہ نہیں سمجھ پاتے کہ ''مطلق العنانیت کے خلاف جدوجہد کے لئے قوت کہاں سے حاصل کی جائے،،۔

بلاارادہ تحریک کے اس پرستار نے (اس لفظ کے بدترین معنوں میں) پولیس کے خلاف جدوجہد سے جس بلند خیال حقارت کا مظاھرہ کیا ھے وہ حقیقتاً لاجواب ھے۔ خفیہ سرگرمیوں کا انتظام کرنے میں ھماری نااھلیت کو وہ اس دلیل سے حق بجانب قرار دینے کو تیار ھیں کہ جنتا کی بلاارادہ تحریک کے ھوتے ھوئے سیاسی پولیس کے خلاف ھمارے لئے جدوجہد کرنا قطعی اھم نہیں ھے! درحقیقت چند ھی لوگ ایسے ھوں گے جو ان کے اخذ کردہ خوفناک نتیجے سے متفق ھوں؛ انقلابی تنظیموں میں ھماری کوتاھیاں اس حد تک شدید اھمیت کے معاملے کی صورت اختیار کر گئی ھیں۔ لیکن اگر مثال کے طور پر مارتی‌نوف اس سے اتفاق کرنے سے انکار کرتے ھیں تو اس کا سبب صرف یہی ھوگا کہ وہ اپنے تصورات کے بارے میں منطقی انجام تک سوچنے کے یا تو اھل نہیں ھیں یا ان میں اس کی جرأت نہیں ھے۔ واقعی کیا عوام الناس کی جانب سے ٹھوس مانگیں، وہ مانگیں جو واضح نتائج کا وعدہ کرتی ھیں، پیش کرنے کا ''فرض،، مطالبہ کرتا ھے کہ انقلابیوں کی ایک پائیدار، ایک مرکوز، مجاھد تنظیم قائم کی جائے؟ کیا اس قسم کا ''فرض،، وہ عوام الناس بھی ادا نہیں کر سکتے جو ''سیاسی پولیس کے خلاف جدوجہد،، بالکل کرتے ھی نہیں؟ علاوہ ازیں کیا یہ فرض اس صورت میں بھی پورا کیا جا سکتا ھے جبکہ چند رھنماؤں کے ساتھ ساتھ اس کو ایسے مزدوروں (کی غالب اکثریت) نے بھی پورا کرنے کا ذمہ نہ لیا ھو جو کہ ''سیاسی پولیس

کے خلاف جدوجہد کرنے،، کی بالکل اہلیت نہ رکھتے ہوں؟ اس قسم کے مزدور، عوام الناس میں سے اوسط لوگ ہڑتالوں میں اور پولیس اور فوج سے گلی کونچوں میں سورچہ لینے کے دوران میں زبردست توانائی اور ایثار کا مظاہرہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور ہماری پوری تحریک کے انجام کا تعین کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں (دراصل صرف وہی اہلیت رکھتے ہیں) - لیکن سیاسی پولیس کے خلاف جدوجہد کو خاص صفات کی ضرورت ہوتی ہے - ایسے پیشہ‌ور انقلابیوں کی ضرورت ہوتی ہے - اور ہمیں اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے کہ نہ صرف عوام الناس ٹھوس مانگیں ''پیش کریں،، بلکہ یہ کہ مزدور عوام الناس ایسے پیشہ‌ور انقلابی دن پردن زیادہ تعداد میں ''پیش کریں،، - اس طرح سے ہم پیشہ‌ور انقلابیوں کی تنظیم اور سیدھی سادی خالص مزدور تحریک کے درمیان تعلق کے سوال پر پہنچ گئے ہیں - اگرچہ تحریروں میں اس مسئلے کی بہت کم عکاسی ہوئی ہے، ہم ''سیاستدانوں،، میں آپس کی بات‌چیت اور ان ساتھیوں سے مناظروں میں جو کم‌وبیش ''معیشت پسندی،، کی جانب مائل ہیں، اس نے ہمیں بڑا مصروف رکھا ہے - یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو خاص برتاؤ کا حقدار ہے - لیکن اس کو اٹھانے سے پہلے ہمیں ایک اور حوالہ اناڑی‌پن اور ''معیشت‌پسندی،، کے درمیان تعلق پر اپنے دعوے کی وضاحت کے طور پر دیدینا چاہئے -

اپنے ''جواب،، میں جناب ن - ن - نے لکھا تھا : '' ''محنت کی نجات،، کا گروہ حکومت کے خلاف براہ راست جدوجہد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے، بغیر پہلے یہ سوچے کہ اس جدوجہد کے لئے مادی قوتیں کہاں سے آئیں گی اور بغیر یہ دکھائے کہ جدوجہد کا راستہ کونسا ہے - ،، آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے مضمون نگار نے لفظ ''راستہ،، پر یہ حاشیہ لکھا ہے : ''اس کی وضاحت رازداری کے اغراض سے نہیں کی جا سکتی کیونکہ پروگرام کسی سازش کا نہیں بلکہ عوام الناس کی تحریک کا حوالہ دیتا ہے - اور عوام‌الناس خفیہ راستوں سے آگے نہیں بڑھ سکتے - کیا ہم کسی خفیہ ہڑتال کا تصور کر سکتے ہیں؟ کیا ہم خفیہ مظاہروں اور عرضداشتوں کا تصور کر سکتے ہیں؟،، (کتاب ''Vademecume'' صفحہ ۵۹) - چنانچہ مصنف ''مادی قوتوں،،

(هڑتالوں اور مظاہروں کے منتظموں) کے اور جدوجہد کے ''راستوں،،
کے کافی قریب آجاتے ہیں لیکن پھر بھی ان پر گھبراہٹ طاری ہے
کیونکہ وہ عوام‌الناس کی تحریک کی ''پرستش،، کرتے ہیں یعنی وہ
اسے کچھ ایسی چیز سمجھتے ہیں جو ہمیں انقلابی سرگرمیوں سے
''بخش دیتی،، ہے اور ایسی کسی چیز کی طرح نہیں جو ہماری
ہمت‌افزائی کرتی ہو اور ہماری انقلابی سرگرمیوں میں تحریک
پیدا کرتی ہو - یہ ناممکن ہے کہ ہڑتال ان لوگوں سے جو اس میں
شرکت کر رہے ہوں اور ان سے جو اس سے فوری طور پر متعلق
ہوں خفیہ رہے - لیکن یہ ہو سکتا ہے (اور بیشتر صورتوں میں ہوتا
ہے) کہ روسی مزدور عوام الناس سے یہ ایک ''راز،، بن کر رہتی
ہو کیونکہ حکومت اس بات کا اہتمام کر لیتی ہے کہ ہڑتالیوں
سے پیام و سلام کے سارے سلسلے منقطع کر دے، ہڑتالوں کی تمام
خبریں پھیلنے نہ دے - دراصل ''سیاسی پولیس کے خلاف،، خصوصی
''جدوجہد،، کی ضرورت یہیں ہوتی ہے، ایک ایسی جدوجہد جس میں
ہڑتال میں حصہ لینےوالے اتنے بہت سارے مزدور عوام‌الناس کبھی
ہرگز سرگرمی کے ساتھ حصہ نہیں لے سکتے - اس جدوجہد کی تنظیم
ان لوگوں کو ''اس فن کے تمام قواعد و ضوابط،، کے مطابق کرنی
چاہئے، جو انقلابی سرگرمیوں میں پیشہ‌ورانہ انداز میں مصروف عمل
ہیں - یہ حقیقت کہ اس تحریک میں عوام الناس بلاارادہ کھنچے
چلے آ رہے ہیں، یہ جدوجہد منظم کرنے کو کچھ کم ضروری نہیں
کر دیتی - اس کے برعکس یہ اس کو زیادہ ضروری کر دیتی ہے؛
کیونکہ اگر ہم نے پولیس کو ہر ہڑتال اور ہر مظاہرے کو
خفیہ رکھنے سے باز نہیں رکھا (اور اگر ہم نے خود وقتاً فوقتاً خفیہ
طریقے سے ہڑتالوں اور مظاہروں کی تیاری نہیں کی) تو ہم، سوشلسٹ،
براہ‌راست اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاھی کر رہے ہونگے - اور اس
میں ہم ضرور کامیاب ہونگے کیونکہ بلاارادہ بیدار ہونےوالے عوام الناس
بھی خود اپنی صفوں میں سے روزافزوں تعداد میں ''پیشہ‌ور انقلابی،،
پیدا کرینگے (یعنی اس صورت میں جبکہ ہمارے سر میں یہ نہ سما
جائے کہ ہم مزدوروں کو ایک ہی جگہ کھڑے رہکر قدم چلائے
جانے کا مشورہ دیں) -

ج - مزدوروں کی تنظیم اور انقلابیوں کی تنظیم

یہ توقع کرنا قدرتی ھی بات ھے کہ ایک ایسے سوشل ڈیما کریٹ کے لئے جس کا سیاسی جدوجہد کا تصور ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، کے تصور سے مطابقت رکھتا ھے، ''انقلابیوں کی تنظیم،، ''مزدوروں کی تنظیم،، سے کم و بیش منطبق ھو جائیگی۔ درحقیقت اصلیت میں یہی ھوتا بھی ھے؛ اس لئے جب ھم تنظیم کی بات کرتے ھیں تو سچ سچ مختلف زبانوں میں بولتے ھیں۔ مثال کے طور پر مجھے وہ گفتگو بخوبی یاد ھے جو ایک خاصے وضعدار ''معیشت پسند،، سے ھوئی تھی جن سے میں پہلے سے روشناس نہیں تھا (۷۰)۔ ''سیاسی انقلاب کون لائیگا؟،، نام کے کتابچے پر ھم تبادلۂ خیال کر رھے تھے اور جلد ھی ھمخیال ھو گئے کہ اس کی خاص خامی تنظیم کے مسئلے کو نظرانداز کر دینا ھے۔ ھم میں مکمل اتفاق رائے ھونا شروع ھو گیا تھا؛ لیکن بات چیت جیسے جیسے آگے بڑھی، یہ واضح ھو گیا کہ ھم نے مختلف باتیں کہنی شروع کر دی ھیں۔ میرے مخاطب نے مصنف کو ھڑتالوں کے چندوں، باھمی امداد کی انجمنوں وغیرہ کو نظرانداز کرنے پر مورد الزام ٹھہرانا شروع کر دیا، جبکہ سیاسی انقلاب ''لانے،، میں ایک لازمی عنصر کی حیثیت سے انقلابیوں کی ایک تنظیم میرے ذھن میں تھی۔ جیسے ھی اختلاف رائے واضح ھو گیا، مجھے یاد پڑتا ھے کہ شاید ھی اصول کا کوئی ایسا مسئلہ رھا ھوگا جس پر میرا اس ''معیشت پسند،، سے اتفاق رائے ھو سکا ھو!

ھمارے اختلاف رائے کا سرچشمہ کیا تھا؟ یہ حقیقت کہ تنظیم اور سیاست دونوں کے مسئلوں پر ''معیشت پسند،، ھمیشہ سوشل ڈیما کریسی سے پھسل کر ٹریڈیونین ازم میں پہنچ جاتے ھیں۔ سوشل ڈیما کریسی کی سیاسی جدوجہد مالکوں اور حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد کے مقابلے میں کہیں زیادہ وسیع اور پیچیدہ ھوا کرتی ھے۔ اسی طرح سے (حقیقتاً اسی سبب سے) انقلابی سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کی تنظیم کو ناگزیر طریقے سے وضع میں مزدوروں کی اس تنظیم سے مختلف ھونا چاھئے جو اس جدوجہد کے لئے بنائی گئی ھو۔

مزدوروں کی تنظیم کو پہلے تو ایک ٹریڈیونینی تنظیم ہونا چاہئے، دوسرے اس کو جتنا ممکن ہو سکے اتنی وسیع بنیاد پر قائم ہونا چاہئے۔ اور تیسرے اس کو اس قدر کم‌خفیہ ہونا چاہئے جتنا کہ حالات اجازت دیں (یہاں اور آگے چل کر یقیناً میں صرف مطلق العنانی روس کے حوالے سے کہہ رہا ہوں)۔ دوسری طرف انقلابیوں کی تنظیم کو سب سے پہلے اور مقدم یہ کہ ان لوگوں پر مشتمل ہونا چاہئے جو انقلابی سرگرمی کو اپنا پیشہ بنائیں (جس کی وجہ سے میں انقلابیوں کی تنظیم کا ذکر کر رہا ہوں۔ مطلب یہ کہ انقلابی سوشل ڈیما کریٹوں کا)۔ ایسی تنظیم کے ممبروں کی اس مشترک کرداری خصوصیت کے پیش نظر وہ تمام امتیازات جو مزدوروں اور دانشوروں کے درمیان ہوا کرتے ہیں، دونوں زمروں میں حرفت اور پیشے کے امتیازات سے قطع نظر، مٹا دئے جانے چاہئیں۔ اس قسم کی تنظیم کو لازمی طور پر بہت وسیع نہیں ہونا چاہئے اور جتنا ممکن ہو سکے اتنا خفیہ ہونا چاہئے۔ آئیے ہم اس تہرے امتیاز پر غور کریں۔

ان ملکوں میں جہاں سیاسی آزادی موجود ہے، ٹریڈیونینی اور سیاسی جماعت کے درمیان تفریق خاصی واضح ہے جس طرح کہ ٹریڈیونینوں اور سوشل ڈیما کریسی کے درمیان۔ موخرالذکر اور اول‌الذکر کے درمیان تعلقات قدرتی طور پر ہر ملک میں تواریخی، قانونی اور دوسرے حالات کے مطابق مختلف وضع کے ہوا کرینگے؛ وہ کم و بیش قریبی، پیچیدہ وغیرہ ہو سکتے ہیں (ہماری رائے میں انہیں جتنا قریبی اور کم پیچیدہ ہو سکیں اتنا ہونا چاہئے)، لیکن آزاد ملکوں میں سوال ہی نہیں ہو سکتا کہ ٹریڈیونینیں سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کی تنظیم پر منطبق ہو جائیں۔ روس میں مگر پہلی نظر میں مطلق‌العنانیت کا جوا ایسا لگتا ہے کہ سوشل ڈیما کریٹی تنظیم اور مزدوروں کی انجمنوں کے درمیان تمام امتیازات کو جیسے مٹا دیتا ہو، کیونکہ مزدوروں کی تمام انجمنوں اور تمام اسٹڈی سرکلوں کی ممانعت ہے اور کیونکہ مزدوروں کی معاشی جدوجہد کی خاص مظہر اور ہتھیار — ہڑتال — کو مجرمانہ (اور کبھی کبھی تو سیاسی مجرمانہ بھی) فعل تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے

ملک کے حالات ایک طرف تو معاشی جدوجہد میں مصروف مزدوروں کو ''مجبور کرتے ھیں،، کہ وہ سیاسی مسائل سے اپنا واسطہ رکھیں اور دوسری طرف وہ سوشل ڈیما کریٹوں کو ''مجبور کرتے ھیں،، کہ وہ ٹریڈیونین‌ازم کو سوشل ڈیما کریسی سے گڈمڈ کر دیں (اور ھمارے کری‌چیےفسکی، مارتی‌نوف اینڈ کمپنی کے لوگ پہلی وضع کی ''مجبوری،، پر محنت کے ساتھ بحث کرتے ہوئے، دوسری پر توجہ دینے میں نا کام رھتے ھیں) - واقعی ذرا اپنے ذھن میں ان لوگوں کی تصویر بنا کر دیکھئے کہ جو ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، میں ڈوبے ہوئے ھیں - ان میں سے بعض کو اپنی سرگرمیوں کی پوری مدت میں (چار سے چھ مہینے تک) کبھی بھی انقلابیوں کی زیادہ پیچیدہ تنظیم کی ضرورت پر غور کرنے کے لئے مجبور نہیں ھونا پڑیگا - اوروں کے پاس شاید برنشٹائنی تحریریں جو خاصے وسیع پیمانے پر تقسیم کی جاتی ھیں، پہنچ جائیں جن سے وہ ''روزمرہ کی بےلطف جدوجہد،، آگے کی جانب بڑھنے کی زبردست اھمیت کے قائل ھو جائیں - کچھ اور شاید ایسے ھوں کہ جو ''پرولتاری جدوجہد سے قریبی اور نامیاتی تعلق،، — ٹریڈیونینی اور سوشل ڈیما کریٹی تحریکوں کے درمیان تعلق — کی نئی مثال دنیا کو دکھانے کے دلکش تصور کی رو میں بہہ جائیں - اس قسم کے لوگ ممکن ھے یوں استدلال کریں کہ کوئی ملک سرمایہ‌داری کے میدان عمل میں، اور اس کے نتیجے کے طور پر مزدور تحریک میں، جس قدر تاخیر سے داخل ھوگا اس ملک کے سوشلسٹ ٹریڈیونینی تحریک میں ممکن ھے اتنا ھی زیادہ حصہ لیں، اور اس کی حمایت کریں اور غیرسوشل ڈیما کریٹی ٹریڈیونینوں کے وجود کا اسی قدر کم سبب ھوگا - یہاں تلک تو دلیل بالکل درست ھے؛ لیکن بدقسمتی سے بعض اس سے بھی آگے چلے جاتے ھیں اور سوشل ڈیما کریسی اور ٹریڈیونین‌ازم کے آپس میں مکمل طور سے مدغم ھو جانے کے خواب دیکھنے لگتے ھیں - جلد ھی ھم سینٹ پیٹرس‌برگ کی مجاھد یونین کے قواعد و ضوابط کی مثال سے دیکھیں گے کہ تنظیم کے ھمارے منصوبوں پر ایسے خوابوں کا کتنا مضر اثر ھوتا ھے -

معاشی جدوجہد کے لئے مزدوروں کی تنظیمیں ٹریڈیونینی تنظیمیں ہونی چاہئیں۔ ہر سوشل ڈیماکریٹی کارکن کو جہاں تک ممکن ہو ان تنظیموں کی مدد کرنی اور ان میں سرگرمی کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ اگرچہ یہ درست ہے لیکن یہ ہرگز بھی ہمارے مفاد میں نہیں ہے کہ مطالبہ کریں کہ صرف سوشل ڈیماکریٹ ہی کو ''ٹریڈ،، یونینوں کی ممبری کا اہل ہونا چاہئے کیونکہ اس سے عوام‌الناس پر ہمارے اثر کا دائرہ محض محدود ہوکر رہ جائیگا۔ ہر مزدور کو جو مالکوں اور حکومت کے خلاف جدوجہد کے لئے متحد ہونے کی ضرورت کو سمجھتا ہو، ٹریڈیونینوں میں شامل ہونے دیجئیے۔ اگر مزدور سبھاؤں نے ان سب کو جنہوں نے کم از کم ابتدائی درجے کی یہ سمجھ بوجھ حاصل کر لی ہو، متحد نہیں کیا اور وہ نہایت ہی وسیع تنظیمیں نہ ہوئیں تو ان کا اصل مقصد حاصل کرنا ہی ناممکن ہو جائے۔ یہ تنظیمیں جس قدر وسیع ہونگی، ان پر ہمارا اثر اتنا ہی زیادہ وسیع ہوگا۔ وہ اثر جو معاشی جدوجہد کے ''بلاارادہ،، نمودار ہو جانے کے سبب سے ہی نہیں بلکہ اپنے ساتھیوں کو متاثر کرنے کے لئے ٹریڈیونینوں کے سوشلسٹ ممبروں کی براہ‌راست اور شعوری کوشش کے باعث ہوگا۔ لیکن وسیع تنظیم سخت خفیہ طریقے کام میں نہیں لا سکتی (کیونکہ اس کے لئے معاشی جدوجہد کی بہ‌نسبت کہیں زیادہ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے)۔ بڑی تعداد میں ممبروں کی ضرورت اور سخت خفیہ طریقوں کی ضرورت کے درمیان تضاد کو کس طرح حل کیا جائے؟ ٹریڈ یونینوں کو جس قدر ممکن ہو سکے اتنا کم‌خفیہ کیسے بنایا جائے؟ عام طور سے کہیں تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے صرف دو ہی راستے ہو سکتے ہیں: یا تو ٹریڈ یونینیں قانونی ہو جائیں (بعض ملکوں میں سوشلسٹ اور سیاسی اتحادوں کے قانونی ہونے سے پہلے یہ ہو گیا)، یا تنظیم کو خفیہ رکھا جائے لیکن اس قدر ''آزاد،، اور بے شکل، بقول جرمنوں کے lose*، تاکہ جہاں تک اکثر و بیشتر ممبروں کا تعلق ہے خفیہ طریقوں کی ضرورت قریب قریب نہ ہونے کے برابر رہ جائے۔

---

* lose بمعنی ڈھیلا، جو کسا ہوا نہ ہو۔

مزدوروں کی غیر سوشلسٹ اور غیرسیاسی یونینوں کو روس میں قانونی تسلیم کیا جانا شروع ہو گیا ہے اور اس میں ذرا شبہ نہیں کہ تیزرفتاری سے بڑھتی ہوئی ہماری سوشل ڈیماکریٹی مزدور تحریک کی پیش‌قدمی انہیں قانونی بنانے کی کوششوں میں کئی گنا اضافہ کر دیگی، ان کی ہمت افزائی کریگی۔ وہ کوششیں جو زیادہ‌تر موجودہ نظام کے حامیوں کی جانب سے شروع ہوتی ہیں لیکن ایک حد تک خود مزدوروں سے اور اعتدال‌پسند دانشوروں کی کوششوں سے۔ قانونی بنانے کی کوششوں کا پرچم واسیلیف اور زوباتوف جیسے لوگ ابھرا چکے ہیں۔ اوزیروف اور وارمس کے قبیل کے لوگ مدد کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں اور بہم پہنچا بھی چکے ہیں، اور نئے رجحان کے ماننےوالے اب مزدوروں میں ملتے ہیں۔ آئندہ سے ہم اس رجحان کو شمار میں لئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس کو ہم کیسے شمار میں لیں، اس پر سوشل ڈیماکریٹوں میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ زوباتوف اور واسیلیف کے قبیل کے لوگوں نے، پولیس‌والوں اور پادریوں نے اس تحریک میں جو حصہ لیا ہو اسے ہمیں جم کر بےنقاب کرنا چاہئے اور ان کے اصل ارادے مزدوروں کو سمجھا دینے چاہئیں۔ مزدوروں کے کھلے جلسوں میں اعتدال‌پسند سیاستدانوں کی تقریروں میں مصالحت کے، ''ہم‌آہنگی،، کے راگ الاپتے سنائی دینگے ان سب کو ہمیں بےنقاب کرنا چاہئے، بلا یہ لحاظ کئے ہوئے کہ تقریروں کا محرک پرامن طبقاتی میل‌جول کی پسندیدگی پر پرخلوص اعتقاد ہے، ارباب اقتدار کی خوشنودی حاصل کرنے کی خواہش یا وہ محض پھوہڑپن کا نتیجہ ہے۔ آخر میں یہ کہ ہمیں مزدوروں کو آگاہ کر دینا چاہئے کہ پولیس بھی اکثر جال بچھایا کرتی ہے، جو ایسے کھلے جلسوں میں اور اجازت‌یافتہ انجمنوں میں ''جوشیلوں،، کو نگاہ میں لے آتی ہے اور قانونی طور پر جائز تنظیموں کا فائدہ اٹھاتی ہے اور غیرقانونی تنظیموں میں اشتعال پھیلانےوالے اپنے بھیدی پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ سب کچھ کرنے کے معنے یہ ہرگز نہیں ہوتے کہ اس بات کو فراموش کر دیں کہ طویل مدت میں مزدور تحریک کا قانونی ہو جانا ہمارے لئے سودمند ہوگا اور زوباتوف کے قبیل کے لوگوں

کے لئے نہیں ۔ اس کے برعکس، بےنقابی کی ہماری مہم ہی ہمیں گندم سے موٹھ چن کر نکالنے میں مدد دیگی۔ موٹھ کیا ہیں، یہ ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں ۔ گندم سے ہماری مراد مزدوروں کی دن پر دن بڑھتی ہوئی تعداد کی، جن میں سب سے زیادہ پسماندہ حلقے بھی شامل ہیں، توجہ سماجی اور سیاسی مسئلوں کی جانب مبذول کرانا، اور اپنے آپ کو، انقلابیوں کو ان فرائض سے سبکدوش کرنا جو اصلیت میں قانونی ہیں (قانونی طور پر جائز کتابوں کی تقسیم، باھمی‌امداد، وغیرہ) جن کے بڑھنے سے ہمیں ھلچل پیدا کرنے کے لئے روزافزوں تعداد میں مواد لازمی طور پر فراہم ہونے لگیگا ۔ اس معنے میں ہم زوباتوف اور اوزیروف اور ان کے قبیل کے لوگوں سے کہہ سکتے ہیں اور کہنا چاہئے کہ : اس میں لگے رہو حضرات، اپنی سی بہترین کوشش کرو ! جب کبھی بھی مزدوروں کے راستے میں تم کوئی جال بچھاؤ گے (چاہے براہ‌راست اشتعال‌انگیزی کی شکل میں یا ''استرووازم،، (۷۱) کی مدد سے مزدوروں کو ''ایماندارانہ،، طریقے سے مایوسی کا شکار کرکے) تو ہم اس بات کا دھیان رکھینگے کہ تمھیں بےنقاب کر دیا جائے ۔ لیکن جب کبھی بھی تم حقیقی معنوں میں قدم آگے بڑھاؤ گے چاہے یہ ''ڈرتے ڈرتے، لہریا بناتے ہوئے،، ہی کیوں نہ ہو، ہم کہینگے برائے مہربانی جاری رکھئے! لیکن صرف وہی قدم حقیقی معنوں میں آگے کی طرف قدم ہو سکتا ہے جو مزدوروں کے دائرۂ عمل کو وسیع کرے، چاہے تھوڑا ۔ اس قسم کی ہر توسیع ہمارے لئے سودمند ہوگی اور اس قسم کی قانونی انجمنوں کا دور جلدی شروع ہونے میں مدد دیگی جن میں اشتعال دلانےوالے بھیدی سوشلسٹوں کا پتہ نہیں لگا رہے ہونگے بلکہ سوشلسٹ اپنے حمایتی بڑھا رہے ہونگے ۔ مختصر یہ کہ ہمارا فرض ہے کہ موٹھ کو اکھاڑ پھینکیں ۔ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ گملوں میں گندم اگائیں ۔ موٹھ کو اکھاڑ پھینک کر ہم گندم کےلئے زمین کو تیار کرتے ہیں ۔ اور افاناسی ایوانوویچ اور پولخیریا ایوانوونا (۷۲) کے قبیل کے لوگ گملوں میں اپنی فصلیں اگاکر ان کی دیکھ بھال کرتے رہیں لیکن ہم کو ہنسئے تیار کرنے چاہئیں، صرف آج کے موٹھ

کاٹ کر پھینکنے کے لئے ہی نہیں بلکه کل کے گندم کی فصل بھی کاٹنے کے لئے *۔

اس طرح، ہم قانون کے ذریعے ایسی ٹریڈیونینی تنظیم قائم کرنے کا مسئله حل نہیں کر سکتے جو جس قدر ممکن ہو اس قدر کم خفیه اور زیادہ وسیع ہو (لیکن اگر زوباتوف اور اوزیروف کے قبیل کے لوگ اس قسم کے حل کے لئے جزوی موقع بھی ہم پر ظاہر کریں تو ہمیں انتہائی خوشی ہونی چاہئے — لیکن اس غرض سے ہمیں زور لگاکر ان کا سدباب کرنا چاہئے)۔ خفیه ٹریڈیونینی تنظیمیں باقی رہ جاتی ہیں اور جو مزدور یه راسته اختیار کر رہے ہیں (جیسا که ہمیں قطعی طور پر علم ہے) انہیں ہر ممکن امداد ہمیں ضرور دینی چاہئے۔ معاشی جدوجہد کو نشوونما اور ترقی دینے اور مستحکم کرنے میں ٹریڈیونینی تنظیمیں نه صرف زبردست قدروقیمت کی ہو سکتی ہیں بلکه سیاسی ہلچل اور انقلابی تنظیم کا نہایت ہی اہم امدادی حصه بن سکتی ہیں۔ یه مقصد حاصل کرنے کے لئے اور سوشل ڈیماکریسی کے پسندیده راستوں پر نئی ٹریڈیونینی تحریک کی رہنمائی

---

* موٹھ کے خلاف ''ایسکرا،، کی جدوجہد کے جواب میں ''ربوچیئے دیلو،، نے جھلاکر لکھا تھا: ''ایسکرا،، کے لئے زمانے کی علامت، (موسم بہار کے) یه عظیم واقعات اتنے نہیں ہیں جتنی که زوباتوف کے ایجنٹوں کی مزدور تحریک کو ''قانونی بنانے،، کی خفیه کوششیں۔ وہ یه دیکھنے میں ناکام رہتا ہے که یه واقعات اس کے خلاف زبان حال سے بیان دیتے ہیں، کیونکه وہ ثابت کرتے ہیں که مزدور تحریک نے حکومت کی نگاہوں میں خطرہ پیدا کرنےوالی جسامت اختیار کرلی ہے ،، (''دو کانفرنسیں،، صفحه ۲۷)۔ ان تمام کے لئے ہمیں قدامت پسندوں کی '' کٹرپن ،، کو مورد الزام قرار دینا پڑتا ہے ''جو زندگی کے اشد ضروری مطالبات کی طرف سے اپنے کان بہرے کر لیتے ہیں ،،۔ وہ گز بھر اونچے گندم کو دیکھنے سے بضد انکار کرتے ہیں اور انچ بھر موٹھ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں! کیا یه ''روسی مزدور تحریک کے بارے میں مسخ شدہ منظر ،، پیش نہیں کرتا (ایضاً، صفحه ۲۷)؟

کرنے کی غرض سے ھمیں تنظیم کے اس منصوبے کی اغویت کو واضح طور پر سمجھ لینا چاھئے جس کی سینٹ پیٹرسبرگ کے ''معیشت پسند،، قریب قریب پانچ برس سے پرورش کر رھے ھیں - یہ منصوبہ جولائی ۱۸۹۷ء کے ''مزدوروں کے باھمی مفاد کے چندے کے قواعد،، (''لیستوک ربوتنیکا،، ، شمارہ ۱۰ — ۹ صفحہ ۴۶، ماخوذ از ''ربوچایا میسل،، شمارہ ۱) نیز اکتوبر ۱۹۰۰ء کے ''ٹریڈیونینی مزدوروں کی تنظیم کے قواعد،، میں (سینٹ پیٹرس برگ میں چھاپا ھوا خاص اشتہار جس کا حوالہ ''ایسکرا،، شمارہ ۱ میں دیا گیا ھے) پیش کیا گیا ھے - قواعد و ضوابط کے ان دونوں مجموعوں کی ایک سب سے بڑی خامی ھے : وہ ایک سخت محدود ڈھانچے کے اندر مزدوروں کی وسیع تنظیم قائم کرتے اور اس کو انقلابیوں کی تنظیم کے ساتھ گڈمڈ کر دیتے ھیں - آئیے ھم قواعد و ضوابط کے موخرالذکر مجموعے کو لیں کیونکہ وہ نسبتاً زیادہ تفصیل سے مرتب کیا گیا ھے - اس کا متن باون پیروں پر مشتمل ھے - تیئیس میں ''مزدوروں کے حلقوں،، کی جنھیں ھر فیکٹری میں قائم کیا جانا ھے، (''زیادہ سے زیادہ دس افراد پر مشتمل،،) ترکیب و تشکیل، سرگرمیوں کے طریقے اور اختیارت کا ذکر کیا گیا ھے، اور جو ''(فیکٹری کے) مرکزی گروھوں،، کا انتخاب کرتے ھیں - دوسرے پیرے میں کہا گیا ھے : ''مرکزی گروہ اپنی فیکٹری یا کارگاہ میں جو کچھ ھو رھا ھوتا ھے اس کا مشاھدہ کرتا اور واقعات کا ایک ریکارڈ رکھتا ھے،، - ''مرکزی گروہ چندہ دینے والوں کے سامنے ماھانہ حساب پیش کرتا ھے ،، (پیرا ۱۷) - دس پیرے ''ضلع تنظیم،، کے بارے میں ھیں، اور انیس مزدوروں کی تنظیم کی کمیٹی اور سینٹ پیٹرس برگ کی مجاھد یونین کی کمیٹی کے درمیان نہایت پیچیدہ تعلق باھمی کے بارے میں (ھر ضلع کے اور ''عاملہ گروھوں،، کے منتخبہ نمائندے — ''پروپگنڈہ کرنے والوں کے گروہ، صوبوں سے، پردیس کی انجمن سے تعلق رکھنے والے گروہ، دکانوں، مطبوعات اور چندوں کا انتظام کرنے والے گروہ ،،) -

مزدوروں کی معاشی جدوجہد کے تعلق سے سوشل ڈیماکریسی — ''انتظامیہ گروہ،،! ''معیشت پسندوں،، کے خیالات سوشل ڈیماکریسی سے ٹریڈیونین ازم کی جانب کس طرح گریز کر جاتے ھیں اور کوئی

خیال کہ سوشل ڈیماکریٹ کو سب سے پہلے اور مقدم انقلابیوں کی ایسی تنظیم کی فکر کرنی چاہئے جو نجات کے لئے پوری پرولتاری جدوجہد کی رہبری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو ان کے لئے کس قدر اجنبی ہوتا ہے، اس کو اس سے زیادہ نمایاں طور پر دکھانا مشکل ہوگا۔ ''مزدور طبقے کی سیاسی نجات،، کی اور ''زارشاهی استبداد،، کے خلاف جدوجہد کی بات کرنے اور اس کے ساتھ هی ساتھ اس طرح کے قواعد کا مسودہ تیار کرنے کے معنے سوشل ڈیماکریسی کے اصلی سیاسی فرائض کا قطعی کوئی اندازہ نہ ہونا ہے۔ پچاس کے قریب پیروں میں سے ایک بھی اس بات کی سمجھ بوجھ کی جھلک تک نہیں دکھاتا کہ عوام الناس میں امکانی حد تک وسیع ترین سیاسی هلچل کا اہتمام کرنا ضروری ہے، ایک ایسی هاچل جو روسی مطلق العنانیت کے هر پہلو پر اور روس میں مختلف سماجی طبقوں کی مخصوص خاصیتوں پر روشنی ڈالے۔ ان جیسے قواعد، سیاسی تو ایک طرف رہے، ٹریڈ یونینی مقاصد حاصل کرنے تک کے لئے کسی کام کے نہیں، کیونکہ ٹریڈیونینیں پیشوں سے منظم ہوا کرتی ہیں جن کا ذکر تک نہیں کیا گیا ہے۔

لیکن سب سے زیادہ کرداری خصوصیت کی حامل شاید پورے ''نظام،، میں سربراهی کی کثرت ہے جس میں کوشش کی گئی ہے کہ هر ایک فیکٹری اور اس کی ''کمیٹی،، کو یکساں اور مضحکہ خیز چھوٹے چھوٹے قواعد سے ایک مستقل ڈوری میں باندھ دیا جائے اور انتخابات کا تین مرحلوں پر مشتمل نظام ہو۔ ''معیشت پسندی،، کے تنگ نقطهٔ نظر میں گھر کر دماغ ان تفصیلات میں گم ہو جاتا ہے جن سے قطعی طور پر دفتری گھس گھس اور نوکرشاهی کی بو آتی ہے۔ عملی طور پر تین چوتھائی دفعات کا کبھی بھی اطلاق نہیں ہوتا۔ دوسری طرف اس وضع کی ''خفیہ،، تنظیم جس کا مرکزی گروہ هر فیکٹری میں ہوتا ہے، پولیس والوں کے لئے وسیع پیمانے پر دوڑ لیکر پہنچ جانا بڑا هی آسان کر دیتی ہے۔ پولستانی ساتھی اپنی تحریک میں ایسے هی دور سے گزر چکے هیں جب هر ایک کو مزدوروں کے باهمی مفاد کے چندوں کا وسیع پیمانے پر انتظام کرنے کا پرجوش شوق تھا؛ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ اس قسم کی تنظیمیں

پولیس‌والوں کے لئے محض عمدہ فصلیں فراہم کرتی ہیں تو انہوں نے بہت جلد ہی اسے ترک کر دیا۔ اگر ہمارے ذہن میں مزدوروں کی وسیع پیمانے کی تنظیمیں ہیں اور وسیع پیمانے کی گرفتاریاں نہیں، اگر ہم پولیس‌والوں کو چین کا سانس لینے کا موقع فراہم نہیں کرنا چاہتے تو ہمیں دھیان رکھنا چاہئے کہ ان تنظیموں کا کوئی سخت وضع کا رسمی ڈھانچہ نہ ہو۔ لیکن پھر اس صورت میں کیا وہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکینگی؟ آئیے ہم دیکھیں کہ ان کے فرائض منصبی کیا ہیں: ''...فیکٹری میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے اس کا مشاہدہ کرنا اور واقعات کا ایک ریکارڈ رکھنا'' (قواعد کا پیرا ۲)۔ کیا اس مقصد کے لئے ہمیں رسمی طور پر قائم کئے ہوئے ایک گروہ کی ضرورت ہوتی ہے؟ کیا یہ مقصد یعنی بہتر طریقے سے غیرقانونی اخبارات میں کی جانےوالی خط و کتابت کے ذریعے، خاص گروہ قائم کئے بغیر پورا نہیں کیا جا سکتا؟ ''...مزدوروں کی کارگاہ کے حالات بہتر کرنے کے لئے ان کی جدوجہد کی رہنمائی کرنا،، (پیرا ۳)۔ اس کے لئے بھی کسی مقررہ تنظیمی شکل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہلچل کرنےوالا کوئی بھی ہوشیار کارکن معمولی گفتگو کے دوران میں معلوم کر سکتا ہے کہ مزدوروں کے مطالبات کیا ہیں اور انہیں ایک اشتہار کی شکل میں ظاہر کرنے کے لئے انقلابیوں کی ایک محدود — وسیع نہیں — تنظیم کے پاس پہنچا سکتا ہے۔ ''...ایک فنڈ کا انتظام کرنا... جس میں دو کوپیک فی روبل* کے حساب سے چندہ دیا جائے ،، (پیرا ۹) اور پھر چندہ دینےوالوں کے سامنے ماہانہ حساب پیش کیا جائے (پیرا ۱۷)، ان ممبروں کو جو چندہ نہیں دیتے نکال دیا جائے وغیرہ۔ واہ، یہی تو پولیس‌والوں کی جنت ہے۔ ''فیکٹری کے مرکزی فنڈ،، کے ایسے راز میں گھس کر اندر پہنچ جانے، رقم کو ضبط کر لینے اور بہترین لوگوں کو گرفتار کر لینے سے زیادہ آسان تو ان کے لئے اور کچھ نہیں ہوگا۔ کیا زیادہ آسان کام یہ نہیں ہوگا ایک یا دو کوپیک کے کوپن جن پر کسی مشہور و معروف (بہت ہی محدود اور بہت ہی خفیہ) تنظیم کی مہر چھپی ہوئی ہو

---

* کمائی ہوئی اجرتیں — مترجم۔

جاری کر دئے جائیں، یا بغیر کسی کوپن کے چندہ جمع کیا جائے اور غیرقانونی اخبار میں کسی خفیہ زبان پر متفق ہوکر اس میں اس کی رپورٹ شائع کر دی جائے؟ اس طرح سے یہ مقصد پورا ہو جائیگا لیکن پولیس‌والوں کے لئے کہیں سے اشارہ تلاش کرنا سوگنا زیادہ مشکل ہو جائیگا۔

قواعد کا تجزیہ میں جاری رکھ سکتا ہوں، لیکن میرا خیال ہے کہ جو کچھ کہا جا چکا ہے وہی کافی ہوگا۔ انتہائی قابل اعتماد، تجربےکار، اور جفاکش مزدوروں کی ایک چھوٹی سی گٹھی ہوئی تنظیم جس کے ذمےدار نمائندے خاص خاص ضلعوں میں موجود ہوں اور سخت پردۂراز میں رکھنے کے تمام قواعد کے ذریعے انقلابیوں کی تنظیم سے متعلق ہوں، عوام الناس کی وسیع‌ترین حمایت سے اور بغیر کسی رسمی تنظیم کے، ٹریڈیونینی جماعت کے تمام فرائض منصبی انجام دے سکتی ہے، وہ بھی اس طرح کہ سوشل ڈیماکریسی کے حسب منشا ہو۔ صرف اس طریقے سے ہی سوشل ڈیماکریٹی ٹریڈیونینی تحریک کو تمام پولیس‌والوں کے باوجود، ہم مستحکم کر سکتے اور نشو و نما دے سکتے ہیں۔

اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسی تنظیم جو اس قدر ڈھیلی ہو کہ قطعی طور پر اس کی تشکیل بھی نہ ہوئی ہو، اور جس کے ممبر باقاعدہ بنائے بھی نہ جاتے ہوں اور رجسٹر میں نام تک درج نہ کئے جاتے ہوں، وہ تنظیم قطعی کہلائی بھی نہیں جا سکتی۔ شاید ایسا ہو۔ نام اہم نہیں ہوتا۔ جو چیز اہم ہے وہ یہ کہ یہ ''بغیر ممبروں کی تنظیم،، ہر مطلوبہ کام کریگی اور بالکل شروع ہی سے ہماری آئندہ کی ٹریڈیونینوں اور سوشلزم کے درمیان ٹھوس تعلق کی ضمانت کر دیگی۔ صرف ناقابل اصلاح یوٹوپیائی ہی مطلق العنانیت کے تحت مزدوروں کی ایک وسیع تنظیم قائم کرنا چاہیگا جس کے انتخابات ہوتے ہوں، رپورٹیں، عام حق رائےدہی وغیرہ ہو۔

اس سے جو سبق لینا چاہئے وہ سادہ سا ہے۔ اگر ہم انقلابیوں کی ایک طاقتور تنظیم کی ٹھوس بنیاد سے ابتدا کریں تو بحیثیت مجموعی پوری تحریک کے استحکام کی ضمانت کر سکتے ہیں اور سوشل ڈیماکریسی

اور اصل ٹریڈیونین دونوں کے مقاصد پورے کر سکتے ھیں۔ لیکن اگر ھم مزدوروں کی ایک وسیع تنظیم سے شروع کریں، جو سبینہ طور پر عوام‌الناس کی سب سے زیادہ ''پھنچ،، میں ھو (لیکن درحقیقت جو سب سے زیادہ پولیس‌والوں کی پھنچ میں ھو اور انقلابیوں کو پولیس کی سب سے زیادہ پھنچ میں کر دیتی ھو) تو ھم نہ تو ایک مقصد حاصل کر سکینگے نہ دوسرا؛ ھم اپنے اناڑی طریقوں کو ترک نہیں کرینگے، اور، چونکہ ھم بدستور منتشر ھیں اور ھماری قوتوں کو پولیس متواتر توڑتی رھتی ھے، ھم زوباتوف اور اوزیروف کی وضع کی ٹریڈ یونینوں کو عوام‌الناس کی سب‌سے زیادہ پھنچ میں ھی کر دینگے۔

صحیح طور سے کہا جائے تو انقلابیوں کی تنظیم کے فرائض منصبی کیا ھونے چاھئیں؟ اس مسئلے پر ھم تفصیل سے روشنی ڈالینگے۔ لیکن پھلے آئیے ھم ایک نہایت مثالی دلیل پر غور کر لیں جو ھمارے دھشت‌پسند پیش کیا کرتے ھیں اور جو (افسوس!) اس معاملے میں بھی ''معیشت‌پسندوں،، کے قریبی پڑوسی ھیں۔ ''سوابودا،، نے — ایک جریدہ ھے جو مزدوروں کے لئے شائع ھوتا ھے — اپنے پھلے شمارے میں ایک مضمون بعنوان ''تنظیم،، شائع کیا ھے جس کے مصنف نے اپنے دوستوں، ایوانووا ووزنیسینسک کے ''معیشت‌پسند،، مزدوروں کی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ھے۔ وہ لکھتے ھیں:

''جب عوام الناس گونگے ھوں، روشن خیال نہ ھوں، جب تحریک عام لوگوں صفوں سے نہیں آتی تو یہ کاروبار خراب ھے۔ مثلاً کسی یونی‌ورسٹی کے طلبا گرمیوں کی چھٹیوں میں، دوسری تعطیلات میں شھر چھوڑ کر اپنے اپنے گھر چلے جاتے ھیں اور فوراً ھی مزدوروں کی تحریک ٹھھرکے رہ جاتی ھے۔ کیا مزدوروں کی ایسی تحریک جسے باھر سے دھکیلنا پڑتا ھو، حقیقی قوت بن سکتی ھے؟ نہیں، بے‌شک... ابھی اس نے پاؤں پاؤں چلنا نہیں سیکھا ھے، اس کو اب بھی ھمارے سھارے چلنا پڑتا ھے۔ یھی کیفیت تمام معاملوں میں ھے۔ طالب‌علم چلے جاتے ھیں، سب کچھ ٹھھر کر رہ جاتا ھے۔ جو سب سے زیادہ صلاحیت

رکھتے ھیں وہ پکڑ لئے جاتے ھیں؛ سلائی نکال لی جاتی ھے — اور دودھ کی چھا بن جاتی ھے۔ اگر ''کمیٹی،، گرفتار ھو جاتی ھے تو سب کچھ اس وقت تک کے لئے تھم جاتا ھے جب تک کہ نئی قائم نہ ھو جائے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ کمیٹی کیسی بنیگی۔ پہلی والی کی طرح کی ممکن ھے کہ وہ بالکل ھی نہ ھو۔ پہلی نے ایک بات کہی تھی، دوسری والی ممکن ھے اس کے بالکل برعکس کچھ کہے۔ گذشتہ کل اور آئندہ کل کے درمیان تسلسل ٹوٹ جاتا ھے، ماضی کا تجربہ مستقبل کے لئے مشعل راہ نہیں بنتا۔ اور سب کچھ اس لئے کہ جڑیں گہرائی تک، عوام الناس میں اتری ھوئی نہیں ھوتیں؛ کام ایک صد بیوقوف نہیں بلکہ درجن بھر عقلمند لوگ کرتے ھیں۔ ایک درجن عقلمند لوگوں کا ایک ھی وار میں صفایا کیا جا سکتا ھے، لیکن جب تنظیم عوام الناس کو آغوش میں لئے ھوئے ھو تو ھر چیز انہیں سے شروع ھوتی ھے اور کوئی بھی خواہ کیسی ھی کوشش کیوں نہ کرے، اس نصب العین کی کشتی غرق نہیں کر سکتا،، (صفحہ ٦٣)۔

واقعات درست بیان کئے گئے ھیں۔ ھمارے شوقیہ پن کی تصویر خوب کھینچی گئی ھے۔ لیکن جو نتائج اخذ کئے گئے ھیں وہ ''ربوچایا میسل،، کے شایان شان ھیں، اپنی حماقت اور سیاسی تدبیر کے فقدان دونوں کے اعتبار سے۔ حماقت کا کمال ان سے ظاھر ھوتا ھے کیونکہ صاحب مضمون نے تحریک کی ''جڑوں،، کی ''گہرائی،، کے فلسفیانہ اور سماجی و تواریخی مسئلے کو پولیس والوں سے بچنے کے بہترین طریقے کے تکنیکی و تنظیمی مسئلے کے ساتھ گڈمڈ کر دیا ھے۔ وہ سیاسی تدبیر کے فقدان کا کمال اس لئے ھیں کہ صاحب مضمون برے لیڈروں سے اچھے لیڈروں کو اپیل کرنے کے بجائے عموماً لیڈروں سے ''عوام الناس،، کو اپیل کرتے ھیں۔ یہ اسی طرح ھم کو تنظیمی اعتبار سے پیچھے گھسیٹنے کے مترادف ھے جس طرح کہ سیاسی ھلچل کی جگہ سنسنی خیز دھشت پسندی کو دے دینے کا خیال ھمیں سیاسی اعتبار سے پیچھے گھسیٹ لاتا ھے۔ واقعہ یہ ھے کہ میں مسالے کی

اس قدر فراوانی سچ مچ محسوس کر رہا ہوں کہ الجھن میں مبتلا ہو گیا اور سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ''سوابودا،، نے جو الجھاوا پیش کیا اس کو سلجھانا کدھر سے شروع کروں۔ وضاحت کی غرض سے میں ایک مثال پیش کرکے شروع کرتا ہوں۔ جرمنوں کو لیجئے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ اس بات سے انکار نہیں کیا جائیگا کہ ان کی تنظیم عوامی پیمانے کی ہے، کہ جرمنی میں ہر چیز عوام‌الناس سے شروع ہوتی ہے، وہاں مزدور طبقے کی تحریک نے اپنے پیروں چلنا سیکھ لیا ہے۔ پھر بھی غور سے دیکھئے یہ لاکھوں اپنے ''درجنوں،، آزمودہ سیاسی رہنماؤں کی کیسے قدر کرتے ہیں، کس قدر زور سے وہ ان کے چمٹے رہتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں مخالف پارٹیوں نے سوشلسٹوں کو اکثر طعنے دئے ہیں: ''واقعی خوب جمہوریت پسند ہو تم لوگ! تمہاری تحریک تو مزدور طبقے کی صرف نام کی ہے؛ اصلی حقیقت یہ ہے کہ لیڈروں کا وہی گٹ ہمیشہ نظر آیا کرتا ہے، وہی بیبل اور وہی ایبکنیخت، سال آتا ہے اور سال چلا جاتا ہے اور یہ کیفیت قرنوں جاری رہتی ہے۔ تمہارے سپینہ منتخبہ مزدوروں کے نمائندے شہنشاہ کے مقرر کئے ہوئے افسروں سے بھی زیادہ مستقل ہیں!،، لیکن ''عوام‌الناس،، کو ''رہنماؤں،، کے خلاف صف‌آرا کرنے کی اول الذکر میں بدی اور ہوس کے جذبات ابھارکر اور ''درجن بھر عقلمند لوگوں،، پر عوام‌الناس کے اعتماد کی جڑیں کھوکھلی کرکے تحریک کو اس کے ٹھوس‌پن اور پائیداری سے محروم کرنے کی ان فتنہ انگیز کوششوں پر جرمن حقارت سے محض مسکرا دیتے ہیں۔ جرمنوں میں سیاسی فکر کافی بالیدگی حاصل کر چکی ہے اور انہوں نے یہ سمجھ لینے کا خاص سیاسی تجربہ حاصل کر لیا ہے کہ ''درجن بھر،، آزمودہ اور لائق فائق، (اور لائق فائق لوگ سینکڑوں کی تعداد میں پیدا نہیں ہوا کرتے) پیشہ‌ورانہ تربیت‌یافتہ، طویل تجربے کے مکتب سے تعلیم‌یافتہ اور مکمل ہم‌آہنگی کے ساتھ کام کرنے‌والے رہنماؤں کے بغیر جدید سماج میں کوئی طبقہ پرعزم جدوجہد نہیں کر سکتا۔ جرمنوں کی اپنی صفوں میں بھی فتنہ‌انگیز موجود تھے جنہوں نے ''یک صد بے‌وقوفوں،، کی چاپلوسی کی تھی، ان کی ''درجن بھر عقلمند لوگوں،، سے زیادہ بڑھا چڑھا کر تعریفیں کی ہیں، عوام الناس

کے ''گٹے پڑے سخت ہاتھوں،، کی مدح سرائی کی ہے اور (موست اور ہاسیامن کی طرح) ان کو اندھادھند ''انقلابی،، عمل کے لئے اکسایا اور پرعزم اور پراستقلال رہنماؤں سے بدگمان کرنے کے بیج بوئے ہیں۔ سوشلسٹ تحریک کے اندر کے تمام فتنہ‌انگیز عناصر کے خلاف سختی کے ساتھ متواتر جدوجہد کرتے رہنے سے ہی جرمن سوشلزم نے نشوونما حاصل کر لی اور اتنی طاقتور ہو گئی جتنی کہ وہ ہے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ روسی سوشل ڈیماکریسی بلاارادہ بیدار ہونے والے عوام الناس کی قیادت کرنے والے کافی تربیت‌یافتہ، نشو و نما حاصل کئے ہوئے اور تجربے‌کار رہنماؤں کی کمی کے باعث ہی بحران سے گزر رہی ہے، ہمارے حکمت چھانٹنے‌والے بےوقوفوں کی طرح گمبھیر بن کر چلاتے ہیں: ''جب تحریک عام لوگوں کی صفوں سے ابھرکر نہیں آتی تو یہ کاروبار خراب ہے،،۔

''طالب علموں کی کمیٹی کسی کام کی نہیں ہوتی: پائیدار نہیں ہوتی۔ ،، بالکل درست۔ لیکن اس سے جو نتیجہ اخذ کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ ہمیں پیشہ‌ور انقلابیوں کی کمیٹی بنانی چاہئے اور یہ غیر اہم ہے کہ پیشہ‌ور انقلابی بننے کی صلاحیت طالب علم میں ہے یا مزدور میں۔ لیکن آپ جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں وہ یہ کہ مزدور تحریک کو باہر سے نہیں دھکیلنا چاہئے! اپنے سیاسی انجانےپن میں آپ یہ دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ آپ ہمارے ''معیشت پسندوں،، کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں اور ہمارے اناڑی پن کی پرورش کر رہے ہیں۔ کیا میں پوچھوں کہ ہمارے طالب علموں نے ہمارے مزدوروں کو کیسے ''دھکیلا،،؟ محض ان معنوں میں کہ طالب علم مزدور کے پاس سیاسی علم کے وہ ٹکڑے لیکر آتا ہے جو خود اس کے پاس ہوتے ہیں، سوشلسٹ تصورات کے وہ ٹکڑے جو وہ کسی نہ کسی طرح حاصل کر لیتا ہے (کیونکہ آج کل کے طالب علم کی خاص دانشورانہ خوراک، قانونی مارکسزم، محض ابتدائی معلومات، علم کے محض بچے کھچے ٹکڑے ہی فراہم کر سکتی ہے)۔ ''باہر سے دھکیلنے،، کا اس طرح کا عمل کبھی بھی بہت زیادہ نہیں رہا ہے؛ اس کے برعکس ہماری تحریک میں یہ بہت ہی کم رہا ہے کیونکہ ہم اپنے ہی عرق میں کہیں زیادہ

مستقل طریقے سے دم پخت ہو رہے؛ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد،، کے مبادیات کے آگے کہیں زیادہ غلامانہ طریقے سے ہم نے سر تسلیم خم کیا ھے۔ اب تک جس قوت سے اس طرح ''دھکیلا،، ھے اس سے سوگنی زیادہ قوت سے ہم پیشہ‌ور انقلابیوں کو اسے انجام دینا اپنا کام بنا لینا چاھئے اور بنا لینگے۔ لیکن یہی حقیقت کہ آپ ''باھر سے دھکیلنا،، جیسا بھیانک جملہ منتخب کرتے ھیں — وہ جملہ جو مزدوروں میں (کم از کم ان مزدوروں میں جو خود آپ کی ھی طرح روشن‌خیال نہیں ھیں) ان سب کی جانب سے بےاعتمادی کا ایک جذبہ پیدا ھو جاتا ھے جو ان کے پاس سیاسی علم اور انقلابی تجربہ باھر سے لیکر آتے ھیں، جو ان میں ایسے تمام لوگوں کا مقابلہ کرنے کی فطری خواھش پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتا — ثابت کرتی ھے کہ آپ فتنہ‌انگیز ھیں اور فتنہ‌انگیز مزدور طبقے کے بدترین دشمن ہوا کرتے ھیں۔

اور برائے مہربانی — مباحثے کے میرے ''غیررفیقانہ طریقوں،، کے بارے میں چیخنا چلانا مت شروع کیجئے۔ مجھے آپ کی نیت کی پاکیزگی پر شبہ کرنے کی ذرا بھی خواھش نہیں ھے۔ جیسے کہ میں کہہ چکا ھوں، محض سیاسی معصومیت کے باعث کوئی بھی فتنہ‌انگیز بن سکتا ھے۔ لیکن یہ میں واضح کر چکا ھوں کہ آپ فتنہ‌انگیزی پر اتر آئے ھیں اور یہ دوھراتے میں کبھی نہیں تھکونگا کہ فتنہ‌انگیز مزدور طبقے کے بدترین دشمن ہوا کرتے ھیں۔ بدترین دشمن کیونکہ وہ عوام‌الناس میں ادنی فطرت کو ابھارتے ھیں، کیونکہ وہ مزدور جو روشن دماغ نہیں ھوتا ان لوگوں میں اپنے دشمنوں کو نہیں پہچان پاتا جو اپنے آپ کو، اور بعض اوقات خلوص کے ساتھ، اس کے دوست کی حیثیت سے پیش کرتے ھیں۔ بدترین دشمن اس لئے کہ نفاق اور پس و پیش کرنے کے دور میں، جبکہ ھماری تحریک نے ابھی تشکیل پانا شروع ھی کیا ھے، عوام الناس کو، جو اپنی غلطی بعد میں، تلخ تجربے سے ھی محسوس کر سکتے ھیں، فتنہ‌انگیز طریقوں سے غلط راستہ اختیار کرنے پر اکسانے سے زیادہ اور کچھ سہل نہیں ھے۔ یہی وجہ ھے کہ روسی سوشل ڈیماکریٹ کے لئے آج کا نعرہ ھونا چاھئے — ''سوابودا،، اور ''ربوچیئے دیلو،، کے خلاف

پرعزم جدوجہد کرو جن میں سے دونوں فتنہ‌انگیزی کی سطح پر اتر آئے ہیں۔ اس پر ہم آئندہ زیادہ تفصیل سے بحث کرینگے*۔

''درجن بھر عقلمند لوگوں کا ایک سو بےوقوفوں کی بہ‌نسبت زیادہ آسانی سے صفایا کیا جا سکتا ہے،،۔ یہ حیرت انگیز حقیقت (جس کے لئے ایک سو بےوقوف آپ کو ہمیشہ سراہا کرینگے) صاف سی بات اس لئے معلوم ہوتی ہے کہ بحث کے بیچ ہی میں آپ ایک مسئلے سے چھلانگ مارکر دوسرے پر پہنچ گئے۔ آپ نے گفتگو کا آغاز ایک ''کمیٹی،، کے ڈھونڈ نکالے جانے، ایک ''تنظیم،، کے ڈھونڈ نکالے جانے سے کیا تھا اور اسی کی گفتگو کرتے رہے، اور اب آپ چھلانگ لگاکر تحریک کی ''جڑیں،، ان کی ''گہرائیوں،، تک ڈھونڈ نکالنے کے مسئلے پر جا پہنچے۔ حقیقت بلاشبہ یہ ہے کہ ہماری تحریک کو ڈھونڈ کر نہیں نکالا جا سکتا، عین اس وجہ سے کہ اس کی بےشمار ہزاروں جڑیں عوام‌الناس میں گہرائی تک پہنچی ہوئی ہیں؛ لیکن یہ نکتہ موضوع بحث نہیں ہے۔ جہاں تک ''گہری جڑوں،، کا تعلق ہے، ہمیں اب بھی ہمارے سارے شوقیہ‌پن کے باوجود، ''اکھاڑ کر پھینکا،، نہیں جا سکتا، پھر بھی ہم سب شکایت کرتے ہیں اور شکایت کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ''تنظیمیں،، ڈھونڈ کر نکالی جا رہی ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تحریک میں تسلسل برقرار رکھنا غیرممکن ہے۔ لیکن چونکہ آپ تنظیموں کے ڈھونڈ نکالے جانے کا سوال اٹھاتے ہیں اور اپنی رائے پر ڈٹے ہوئے ہیں تو میں دعوی کرتا ہوں کہ درجن بھر عقلمند لوگوں کو ڈھونڈ نکالنا ایک سو بےوقوفوں کی بہ‌نسبت زیادہ مشکل ہے۔ اس رویے کی میں مدافعت

---

* فی‌الحال ہم اتنا ہی کہینگے کہ ''باہر سے دھکیلنے،، اور تنظیم پر ''سوابودا،، کی دوسری تحقیقات پر ہمارے اظہار خیال کا اطلاق مکمل طور سے سارے ''معیشت پسندوں،، پر ہوتا ہے جن میں ''ربوچیئے دیلو،، کے حامیان بھی شامل ہیں؛ کیونکہ ان میں سے بعض نے تنظیم پر اس قسم کے خیالات کا پرچار کیا ہے اور ان کی صفائی پیش کی ہے، جبکہ ان میں اور ایسے ہیں کہ جو بھٹک کر وہاں پہنچ گئے ہیں۔

کرونگا چاھے آپ میرے ''جمہور دشمن،، نظریات وغیرہ کے لئے عوام الناس کو میرے خلاف کتنا ھی اشتعال کیوں نہ دلائیں۔ جیسا کہ میں باربار کہہ چکا ھوں، تنظیم کے سلسلے میں ''عقلمند لوگوں،، سے میری مراد پیشہور انقلابی ھیں، بلا یہ لحاظ کئے کہ انھوں نے طالب‌علموں میں سے نشو و نما پائی ھے یا محنت کشوں میں سے۔ میرا دعوی ھے کہ: (۱) رھنماؤں کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی ایک پائیدار تنظیم کے بغیر کوئی انقلابی تحریک دیرپا نہیں ھو سکتی؛ (۲) یہ کہ عوام‌الناس جس قدر وسیع پیمانے پر جدوجہد میں بلاارادہ کھنچ کر چلے آتے ھیں، جو تحریک کی بنیاد کی تشکیل کرتے اور اس میں حصہ لیتے ھیں، اس قسم کی تنظیم کی اتنی ھی زیادہ فوری ضرورت ھوتی ھے اور اس تنظیم کو اتنا ھی زیادہ ٹھوس ھونا چاھئے (کیونکہ طرح طرح کے فتنہ‌انگیزوں کے لئے عوام الناس کے پسماندہ حلقوں کو راستے سے بھٹکانا بہت زیادہ آسان ھوتا ھے)؛ (۳) یہ کہ ایسی تنظیم کو زیادہ‌تر ایسے لوگوں پر مشتمل ھونا چاھئے جو انقلابی سرگرمی میں پیشہ‌ورانہ طریقے سے مصروف ھوں؛ (۴) یہ کہ مطلق‌العنان ریاست میں ھم اس قسم کی تنظیم کی ممبروں کو ان لوگوں تک جس قدر محدود رکھیں جو انقلابی سرگرمی میں پیشہ‌ورانہ انداز میں مصروف ھیں، اور جو سیاسی پولیس کا مقابلہ کرنے کی پیشہ‌ورانہ تربیت حاصل کر چکے ھیں، اس قدر تنظیم کو ''ڈھونڈ نکالنا،، زیادہ مشکل ھوگا اور (۵) مزدور طبقے سے اور دوسرے سماجی طبقوں سے جو تحریک میں شامل ھو سکینگے اور اس میں سرگرمی کے ساتھ کام کر سکینگے، آنے‌والے لوگوں کی تعداد اتنی ھی زیادہ ھو جائیگی۔

میں ''معیشت‌پسندوں،،، دھشت‌پسندوں اور ''معیشت‌پسند دھشت پسندوں،، * کو دعوت دیتا ھوں کہ وہ ان دعووں کو جھٹلائیں۔

---

* یہ اصطلاح اول الذکر کی بہ‌نسبت شاید ''سوابودا،، پر زیادہ صادق آتی ھے کیونکہ ''انقلابیت کی احیاء،، کے عنوان سے ایک مضمون میں یہ جریدہ دھشت‌پسندی کی مدافعت کرتا جبکہ موجودہ زیر تبصرہ مضمون میں اس نے ''معیشت پسندی،، کی مدافعت کی ھے۔ ''سوابودا،،

فی‌الحال میں صرف آخری دو نکتوں پر بحث کرونگا۔ یہ سوال کہ کیا ''ایک درجن عقلمند لوگوں،، کا صفایا کرنا زیادہ آسان ہے یا ''یک صد بےوقوفوں،، کا گھٹ گھٹا کر یہ سوال رہ جاتا ہے، جس پر اوپر غور کیا جا چکا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ عوام‌الناس پر مشتمل تنظیم ہو جبکہ سخت رازداری برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے۔ عوام الناس پر مشتمل تنظیم کو ہم کبھی بھی اس درجہ رازداری میں نہیں رکھ سکتے جس کے بغیر حکومت کے خلاف مستقل اور مسلسل جدوجہد کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ تمام خفیہ کارروائیاں جس قدر ہو سکے اس قدر مختصر تعداد میں پیشہ‌ور انقلابیوں کے ہاتھوں میں مرکوز رکھنے کے معنے یہ نہیں ہیں کہ موخر الذکر ''سب کےلئے سوچنے کا کام کرینگے،، اور یہ کہ عام ممبر تحریک میں عملی حصہ نہیں لینگے۔ اس کے برعکس سارے ممبر اپنی صفوں میں سے پیشہ‌ور انقلابیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کو بڑھاوا دینگے؛ کیونکہ ان کو معلوم ہوگا کہ چند طالب‌علموں کےلئے اور معاشی جدوجہد کرنے والے چند محنت کشوں کےلئے کافی نہ ہوگا کہ وہ ایک ''کمیٹی،، تشکیل دینے کی غرض سے جمع ہو جائیں، لیکن یہ کہ پیشہ‌ور انقلابی ہونے کے لئے اپنے آپ کو برسوں تربیت دینی ہوتی ہے؛ اور عام ممبر صرف اناڑی‌پن کے طریقوں پر ہی ''فکر،، نہیں

کے بارے میں کہا جا سکتا ہے ''کرتا وہ اگر کر سکتا مگر کر نہیں سکتا،،۔ اس کی نیت اور اس کے ارادے انتہائی نیک ہیں — لیکن نتیجہ ہے قطعی انتشار؛ یہ خاص طور پر اس حقیقت کے باعث کہ ''سوابودا،، تنظیم کے تسلسل کو تسلیم کرتے ہوئے انقلابی فکر اور سوشل ڈیماکریٹی نظریے کے تسلسل کو تسلیم کرنے سے انکار کئے جاتا ہے۔ وہ پیشہ‌ور انقلابی کی احیاء چاہتا ہے (''انقلابیت کی احیاء،،) اور اس غرض سے تجویز کرتا ہے اول تو سنسنی خیز دہشت پسندی، دوئم ''اوسط مزدوروں کی تنظیم،، (''سوابودا،، شمارہ ۱، صفحہ ۶۶ اور آگے) جن کو ''باہر سے دھکیلنے،، کی ضرورت کم ہو،،۔ بہ الفاظ دگر اس کی تجویز ہے کہ مکان گرا دیا جائے تا کہ اس سے جو لکڑی دستیاب ہو وہ اسے گرم کرنے کےلئے استعمال ہو سکے۔

کرینگے بلکہ ایسی تربیت پر بھی۔ تنظیم کے خفیہ فرائض منصبی مرکوز کرنے سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ تحریک کے تمام فرائض مرکوز کر دئے جائیں۔ غیرقانونی اخبارت میں عوام‌الناس کے وسیع ترین حلقوں کی سرگرم عملی شرکت اس سبب سے کم نہیں ہوگی کہ ایک ''درجن،، پیشہ‌ور انقلابی اس کام سے متعلق خفیہ فرائض منصبی مرکوز کر لیتے ہیں؛ اس کے برعکس اس میں دس گنا اضافہ ہو جائیگا۔ اس طرح سے، اور صرف اس طرح سے ہی ہم اس بات کی ضمانت کرینگے کہ غیرقانونی اخبارات کا پڑھنا، اس کے لئے لکھنا اور ایک حد تک اس کا تقسیم کرنا بھی، خفیہ کام قریب قریب نہیں رہ جائیگا، کیونکہ جلد ہی پولیس کو ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کی جانےوالی مطبوعات کی ہر کاپی پر عدالتی اور انتظامیہ کی سرخ فیتے کی کارروائیاں کرنے کی حماقت اور اس کے ناممکن ہونے کا احساس ہو جائیگا۔ یہی بات صرف مطبوعات پر ہی نہیں بلکہ تحریک کے ہر عمل پر، مظاہروں تک پر صادق آتی ہے۔ عوام‌الناس کی سرگرم عملی اور وسیع پیمانے کی شرکت کو نقصان نہیں پہنچیگا؛ اس کے برعکس اس کو اس حقیقت کے باعث فائدہ پہنچیگا کہ ایک ''درجن،، تجربےکار انقلابی، جو پیشہ‌ورانہ اعتبار سے پولیس سے کچھ کم تربیت یافتہ نہیں ہونگے، کام کے تمام خفیہ پہلوؤں کو مرکوز کر لینگے ــ اشتہار بنانا، منصوبے قریب قریب مرتب کرنا؛ اور ہر شہری محلے، ہر فیکٹری کے حلقے کے لئے اور ہر تعلیمی ادارے کے لئے رہنماؤں کے ادارے مقرر کرنا وغیرہ (میں جانتا ہوں کہ میرے ''غیرجمہوری،، نظریات پر اعتراض کیا جائیگا لیکن میں اس اعتراض کا جو سب کچھ ہے دانشمندانہ نہیں، مندرجہ ذیل سطور میں مکمل جواب دونگا)۔ انقلابیوں کی تنظیم میں بیشتر خفیہ فرائض منصبی کو مرکوز کر دینے سے بہت ساری دوسری تنظیموں کا دائرۂ عمل گھٹیگا نہیں بلکہ بڑھ جائیگا اور بہت ساری دوسری تنظیموں کی سرگرمی کی خاصیت بہتر ہو جائیگی جو وسیع عوامی شرکت کی غرض سے قائم کی گئی ہیں اور اس لئے اتنی ڈھیلی اور غیر خفیہ ہیں جتنی کہ ہو سکتی ہیں، جیسے کہ مزدوروں کی ٹریڈ یونینیں، مزدوروں کے خود اپنی تعلیم کے حلقے، اور غیرقانونی مطبوعات کا

مطالعہ کرنے کے حلقے، اور آبادی کے دوسرے تمام حصوں میں سوشلسٹ نیز جمہوری حلقے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے حلقے، ٹریڈ یونینیں اور تنظیمیں ہمیں جتنی زیادہ تعداد میں ممکن ہو اور وسیع ترین وضع کے فرائض انجام دینے کی غرض سے ہر جگہ قائم کرنے چاھئیں؛ لیکن یہ بےمعنے اور نقصان‌دہ بات ہوگی کہ انقلابیوں کی تنظیم سے ان کو گڈمڈ کر دیا جائے، ان کے درمیان کھنچی ہوئی حد کو مٹا دیا جائے، اس حقیقت کو پہلے ھی سے انتہائی خفیف طریقے سے تسلیم کرنے کو اور بھی دھندلا کر دیا جائے کہ عوام‌الناس کی تحریک کی ''خدمت،، انجام دینے کی غرض سے ہمارے پاس ایسے لوگ ہونے چاھئیں جو اپنے آپ کو صرف سوشل ڈیماکریٹی سرگرمیوں کے لئے وقف کردیں اور یہ کہ ایسے لوگوں کو چاھئے کہ نہایت صبر کے ساتھ اور مستقل‌مزاجی سے اپنے آپ کو پیشہ‌ور انقلابی بنانے کے لئے تربیت دیں۔

جی‌ہاں، اسے تسلیم کیا جانا اس قدر دھندلا ھے کہ یقین نہیں آتا۔ تنظیم کے سلسلے میں ہمارا گناہ یہ ھے کہ اپنے اناڑی‌پن کے باعث ہم نے روس میں انقلابیوں کا وقار گرا دیا ھے۔ جو شخص نظریے کے سوالات پر کمزور اور بودا ہو، جس کا نقطہ‌ٔ نظر تنگ ھے، خود اپنی سستی کے لئے بہانا تراشنے کے واسطے عوام الناس کی بلاارادیت کی وکالت کرتا ہو، جو عوام کے ترجمان سے زیادہ ٹریڈ یونین کے سیکریٹری سے ملتاجلتا ہو، جو ایک ایسے وسیع اور جرأت‌آمیز منصوبے کا تصور پیش کرنے سے قاصر ہو کہ مخالفین بھی جس کا احترام کریں اور جو خود اپنے پیشہ‌ورانہ فن — سیاسی پولیس کا مقابلہ کرنے کے فن — میں ناتجربے‌کار اور پھوہڑ ہو، ایسا شخص انقلابی نہیں بلکہ نکما، اناڑی ہوتا ھے!

کوئی سرگرم عمل کارکن اس صاف گوئی پر برا نہ مانے، کیونکہ جہاں تک ناکافی تربیت کا تعلق ھے، اس کا سب سے پہلے میں اپنے اوپر اطلاق کرتا ہوں۔ میں ایک اسٹڈی سرکل (۷۳) میں کام کیا کرتا تھا جس نے اپنے سامنے بہت ھی وسیع اور ہمہ گیر فرائض رکھ لئے تھے؛ اور اس حلقے کے ہم سب ممبر اس کربناک اور شدید احساس میں مبتلا تھے کہ ہم تاریخ کے ایک ایسے لمحے میں

اناڑیوں کی طرح کام کر رہے ہیں جبکہ ہم ایک مشہور قول کو ذرا تبدیل کرکے یہ کہنے کے قابل تھے: ''ہمیں انقلابیوں کی ایک تنظیم دے دیجئے پھر ہم روس کو پلٹ کر رکھ دینگے!،، اس وقت کی شرم کے پرسوز احساس کو میں جتنا زیادہ یاد کرتا ہوں، ان نام نہاد سوشل ڈیما کریٹوں کی جانب میرے جذبات اور زیادہ تلخ ہو جاتے ہیں جن کے پرچار سے ''ایک انقلابی کا پیشہ بدنام ہوتا ہے،،، جو یہ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ انقلابی کو اناڑی کی سطح پر گرانے کی علمبرداری کریں، بلکہ اناڑیوں کو انقلابیوں کی سطح تک بلند کر دیں۔

د۔ تنظیمی کام کا دائرہ

''صرف سینٹ پیٹرس‌برگ ہی میں نہیں بلکہ پورے روس میں عمل کے لئے موزوں انقلابی قوتوں کی جو کمی محسوس کی جا رہی ہے،، اس کے بارے میں ہم ب۔ کی زبانی سن چکے ہیں۔ اس حقیقت سے کوئی مشکل ہی سے انکار کریگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کی تشریح کیسے کی جائے؟ ب۔ لکھتے ہیں:

''ہم اس مظہر کے تواریخی اسباب کی تشریح کی تفصیلات میں نہیں پڑینگے؛ ہم محض یہی کہینگے کہ ایک ایسا سماج جو طویل سیاسی رجعت‌پسندی اور ماضی و حال کی معاشی تبدیلیوں میں تقسیم سے بددل ہو چکا ہو، خود اپنی صفوں میں سے انقلابی کام کے لئے موزوں افراد کی انتہائی مختصر تعداد آگے بڑھاتا ہے؛ یہ کہ مزدور طبقہ ایسے انقلابی کارکن ضرور پیدا کرتا ہے جو غیرقانونی تنظیموں کی صفوں کو کسی حد تک کمک پہنچاتے ہیں، لیکن ایسے انقلابیوں کی تعداد زمانے کی ضرورتیں پوری کرنے کو ناکافی ہوتی ہے۔ یہ اس وجہ سے اور بھی ہوتا ہے کہ مزدور کی حالت جو فیکٹری میں روزانہ ساڑھے گیارہ گھنٹے صرف کرتا ہے، ایسی ہوتی ہے کہ وہ خاص کر صرف ہلچل پیدا کرنے والے کے فرائض منصبی ہی پورے کر سکتا

ہے؛ لیکن پروپگنڈہ اور تنظیم، غیرقانونی مطبوعات کی فراہمی اور نقل، اشتہاروں کا اجرا وغیرہ ایسے فرائض ہیں جن کا بوجھ لازمی طور پر زیادہ‌تر دانشوروں کی بہت ہی مختصر ٹکڑی کے کندھوں پر ہی پڑتا ہے،، (''ربوچیئے دیلو،،، شمارہ ۲ صفحہ ۳۸ — ۳۹)۔

ب۔ کی اس رائے سے ہم کئی طرح سے متفق نہیں ہیں، خصوصاً ان الفاظ سے جو ہم نے خط کشیدہ کئے ہیں، جو انتہائی نمایاں طور پر واضح کرتے ہیں کہ ب۔، اگرچہ ہمارے اناڑی‌پن سے تھک گئے ہیں، لیکن اس ناقابل برداشت حالت سے بچ کر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ڈھونڈ پاتے، کیونکہ ''معیشت پسندی،، کے بوجھ نے ان کو جھکا رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سماج بہت سارے لوگ پیدا کرتا ہے جو ''نصب العین،، کے لئے موزوں ہوتے ہیں لیکن ہم ان سب کو کام میں نہیں لے پاتے۔ اس اعتبار سے ہماری تحریک کی نازک، عبوری کیفیت مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی جا سکتی ہے: لوگ نہیں ہیں — پھر بھی لوگوں کی ایک بھیڑ لگی ہے۔ لوگوں کی بھیڑ لگی ہے، کیونکہ مزدور طبقہ اور روزافزوں مختلف طبقات سال درسال بڑھتی ہوئی تعداد میں اپنی صفوں میں سے غیرمطمئن لوگ پیدا کرتے ہیں جو احتجاج کرنا چاہتے ہیں، جو مطلق العنانیت کے خلاف جدوجہد میں جو بھی مدد دے سکتے ہیں، دینے کو تیار ہیں، جس کے ناقابل برداشت ہونے کو اگرچہ سب تسلیم نہیں کرتے، عوام الناس کی بڑھتی ہوئی تعداد اس کو دن پر دن زیادہ شدت سے محسوس کرنے لگ گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمارے پاس لوگ نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پاس رہنما نہیں ہیں، سیاسی رہنما نہیں ہیں، قابل منتظم نہیں ہیں جو وسیع پیمانے پر اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک جیسا اور ہم‌آہنگ کام کا اہتمام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں جس میں تمام انتہائی ناقابل لحاظ قوتوں کو بھی کام پر لگا لیا گیا ہو۔ ''انقلابی تنظیموں کی نشوونما اور ترقی،، نہ صرف مزدور طبقے کی تحریک کی نشوونما سے، جس کو ب۔ بھی تسلیم کرتے ہیں، بلکہ لوگوں کے تمام طبقات میں عام جمہوری تحریک کی نشو و نما

سے بھی پچھڑ گئی ہے - (چلتے چلاتے یہ بھی واضح کر دوں کہ اب ممکن ہے کہ ب- اس کو یہ سمجھیں کہ ان کے اخذ کئے ہوئے نتیجے میں اضافہ کیا جا رہا ہے -) تحریک کی بلاارادہ بنیاد کی وسعت کے مقابلے میں انقلابی کام کا دائرہ بہت ہی تنگ ہے - ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، کے نا کارہ نظریے میں وہ حد سے زیادہ گھرا ہوا ہے - پھر بھی موجودہ زمانے میں نہ صرف سوشل ڈیما کریٹی سیاسی ہلچل کرنےوالوں کو بلکہ سوشل ڈیما کریٹی منتظموں کو بھی ''آبادی کے تمام طبقوں میں ضرور جانا چاہئے،، * - عملی کام کرنے والوں میں مشکل ہی سے کوئی ایک بھی ایسا ہوگا جو اس بات پر شبہ کرے کہ سوشل ڈیما کریٹ انتہائی مختلف طبقوں کے انفرادی نمائندوں میں اپنے تنظیمی کام کے سلسلے کے ہزارہا چھوٹے موٹے کام تقسیم کر سکتے ہیں - ہماری تدبیر کی سب سے بڑی خامی خصوصی مہارت حاصل کرنے کے فقدان کی ہے جس کے بارے میں ب- نے بجا طور پر اور تلخی سے شکایت کی ہے - ہمارے مشترک نصب‌العین کے لئے الگ الگ ہر ''کارروائی،، جتنی چھوٹی ہوگی، ہمیں اتنے ہی زیادہ ایسے لوگ مل سکینگے جو اس قسم کی کارروائی انجام دے سکیں (وہ لوگ جو اکثر و بیشتر صورتوں میں پیشہ‌ور انقلابی بننے کے قطعی قابل نہیں ہوتے)؛ پولیس کے لئے اتنا ہی زیادہ مشکل ہوگا کہ وہ ان تمام ''چھوٹے موٹے کام کرنے والوں،، کو ''جال میں پھانس لے،،، اور کسی چھوٹے سے معاملے میں گرفتاری کرکے ان کے لئے کوئی ایسا ''مقدمہ،، بنانا اتنا ہی زیادہ مشکل ہوگا جوکہ ''سلامتی،، پر حکومت کے اخراجات کو حق بجانب قرار دے

---

* چنانچہ، فوجی خدمات انجام دینےوالے لوگوں میں حال ہی میں جمہوری جذبے کا بلاشبہ احیا دیکھنے میں آیا ہے، کچھ اس بات کے نتیجے میں کہ مزدوروں اور طالب‌علموں جیسے ''دشمنوں،، سے سڑکوں پر معرکے اکثر رہنے لگے ہیں - ہمارے پاس موجودہ قوتیں جیسے ہی اجازت دیں ہمیں فوجیوں اور افسروں میں پروپگنڈے اور ہلچل پر ہماری پارٹی سے وابستہ ''فوجی تنظیموں'' کے قیام پر انتہائی سنجیدگی سے توجہ دینی چاہئے -

سکے ۔ جہاں تک ہمیں مدد کرنے کو تیار لوگوں کی تعداد کا سوال ہے، ہم نے پچھلے باب میں اس زبردست تبدیلی کا حوالہ دیا تھا جو کہ پچھلے پانچ برس یا کچھ ایسے ہی عرصے میں اس اعتبار سے رونما ہو گئی ہے ۔ دوسری طرف ان تمام چھوٹی چھوٹی کسروں کو ایک عدد کل میں متحد کرنے کی غرض سے، اس غرض سے کہ تحریک کے فرائض منصبی کی تقسیم کے دوران میں خود اس کے ہی ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائیں، اور اس غرض سے کہ ان لوگوں کو جو کہ چھوٹے چھوٹے فرائض انجام دیتے ہیں، اس بات کا یقین کامل ہو جائے کہ ان کا کام ضروری اور اہم ہے، کہ جس یقین کے بغیر وہ کبھی بھی کام نہیں کرینگے*، ضروری ہے کہ آزسودہ انقلابیوں کی ایک

---

* مجھے یاد ہے کہ ایک بار ایک ساتھی نے مجھ سے ایک فیکٹری انسپیکٹر کا ذکر کیا تھا جو سوشل ڈیماکریٹوں کی مدد کرنا چاہتا تھا، اور واقعی کی بھی تھی، مگر بڑی تلخی کے ساتھ شکایت کی تھی کہ اس کو پتہ ہی نہیں کہ اس کی ''اطلاع،، مناسب انقلابی مرکز تک پہنچی بھی یا نہیں، اس کی مدد کی درحقیقت کتنی ضرورت تھی اور اس کی چھوٹی سی اور حقیر خدمات کارآمد ہونے کے کیا امکانات تھے ۔ عملی کام کرنےوالا ہر کارکن، یقیناً ایسی بہت سی مثالیں پیش کر سکتا ہے جبکہ ہمارے اناڑی پن نے ہمیں اپنے اتحادیوں سے محروم کردیا ۔ یہ خدمات، ہر ایک جن میں سے بطور خود ''چھوٹی،، ہوتی ہے، لیکن جب سب کو یکجا کر لیا جائے تو بیش بہا، ہمیں نہ صرف فیکٹریوں میں بلکہ ڈاک کی خدمات میں، ریلوے میں، کسٹم میں کام کرنے والے مزدوروں اور عہدیداروں سے، رؤسا میں، اہل کلیسا میں، اور زندگی کے باقی ہرایک شعبے میں، جس میں پولیس اور دربار تک شامل ہیں، مل سکتی ہیں اور ضرور ملینگی! اگر ہمارے پاس حقیقی پارٹی ہوتی، انقلابیوں کی ایک حقیقی مجاہد تنظیم، تو ہم ان ''مددگاروں،، میں سے ہر ایک سے بےجا مطالبات نہ کرتے، ہمیں ہمیشہ عجلت نہ ہوا کرتی اور ان کو اپنے ''غیرقانونی کام،، کے عین مرکز میں ہر بار نہ لے آیا کرتے، بلکہ، اس کے برعکس، ہم ان کو انتہائی احتیاط کے ساتھ کام میں لگاتے اور لوگوں

مضبوط تنظیم ہو ۔ اس قسم کی تنظیم جس قدر خفیہ ہو، پارٹی کی قوت پر اعتماد اسی قدر زیادہ قوی اور زیادہ دور تک پھیلا ہوا ہوگا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں، جنگ کے زمانے میں، خود اپنی فوج ہی میں اپنی قوت پر اعتماد پیدا کرنا سب سے زیادہ اہم نہیں ہوتا بلکہ دشمن کو اور تمام غیرجانبدار عناصر کو بھی اس قوت کا یقین دلانا اہم ہوتا ہے ۔ دوستدار غیرجانبداری بعض اوقات فیصلہ کن ہو سکتی ہے ۔ اگر ایسی تنظیم موجود ہوتی ، وہ کہ جو مستحکم نظریاتی بنیاد پر قائم ہوئی ہوتی اور جس کے پاس ایک سوشل ڈیماکریٹی ترجمان اخبار ہوتا تو ہمارے پاس اس بات سے ڈرنے کا کوئی جواز نہ ہوتا کہ متعدد ''بیرونی،، عناصر جو اس تحریک کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں، اسے ممکن ہے اپنے راستے سے بھٹکا دیں (اس کے برعکس، ٹھیک آج کل ہی، جبکہ اناڑی‌پن کا دور دورہ ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے سوشل ڈیماکریٹ ''عقائد ناسے،، کی جانب مائل ہو رہے ہیں اور تصور کئے بیٹھے ہیں کہ وہی سوشل ڈیماکریٹ ہیں) ۔ مختصر یہ کہ خصوصی مہارت حاصل کرنے کی اولین شرط مرکزیانہ ہے اور اپنی باری میں وہ اس کی پرزور دعوت دیتی ہے ۔

لیکن خود ب ۔ جنھوں نے خصوصی مہارت حاصل کرنے کی ضرورت اس قدر بہترین طریقے سے واضح کی ہے، ہماری رائے میں، جس دلیل کا ہم نے حوالہ دیا ہے اس کے دوسرے حصے میں اس کی اہمیت اصل سے کم کرکے بیان کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ مزدور طبقے

کو ایسے فرائض منصبی انجام دینے کی خاص تربیت تک اس بات کو پیش‌نظر رکھتے ہوئے دیتے کہ بہت سارے طلبا ''مختصر مدتی،، انقلابیوں کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کی بہ‌نسبت کوئی سرکاری عہدہ حاصل کرکے ''مددگاروں،، کی حیثیت سے پارٹی کی کہیں زیادہ خدمت انجام دے سکتے تھے ۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ صرف ایسی ہی تنظیم کو ایسی تدبیر اختیار کرنے کا حق پہنچتا ہے جو قدم جما کر قائم ہو چکی ہو اور جس کے پاس سرگرم عمل قوتوں کی کوئی کمی نہ ہو۔

کے انقلابیوں کی تعداد ناکافی ہے۔ یہ قطعی درست ہے، اور ایک بار پھر ہم زور دیتے ہیں کہ ''قریب سے مشاہدہ کرنےوالے کا بیش قیمت اظہار خیال،، سوشل ڈیماکریسی میں آنےوالے موجودہ بحران کے اسباب کے بارے میں ہمارے نظریے سے اور اس کے نتیجے میں، اس پر عبور حاصل کرنے کے لئے جن ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے ان سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔ عوام الناس کی بلاارادہ بیداری سے نہ صرف انقلابی عموماً پچھڑے ہوئے ہیں بلکہ مزدور انقلابی بھی محنت کش عوام الناس کی بلاارادہ بیداری سے پچھڑے ہوئے ہیں۔ ''عملی،، نقطۂ نظر سے بھی یہ حقیقت واضح ثبوت کے ساتھ اس ''معلمی،، کے بے معنے ہونے ہی کی نہیں بلکہ اس کی سیاسی اعتبار سے رجعت‌پسند نوعیت کی تصدیق کرتی ہے جس سے مزدوروں کی جانب ہمارے فرائض کے بارے میں تبادلۂ خیالات کے دوران ہماری تواضح کی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ثابت کرتی ہے کہ ہمارا سب سے پہلا اور اشد ضروری فرض یہ ہے کہ مزدور انقلابیوں کی تربیت میں مدد دیں جو کہ پارٹی کی سرگرمی کے سلسلے میں اسی سطح کے ہوں جس کے دانشوروں میں سے آئے ہوئے انقلابی (''پارٹی کی سرگرمی کے سلسلے میں،، پر ہم نے زور دیا ہے، کیونکہ، اگرچہ ضروری تو ہے مگر یہ نہ تو آسان ہے نہ اس قدر اشد ضروری کہ کسی اور اعتبار سے مزدوروں کو دانشوروں کی سطح پر لے آیا جائے)۔ اس لئے توجہ خاص طور سے اس بات پر دینی چاہئے کہ مزدوروں کو انقلابیوں کی سطح تک اٹھا دیا جائے؛ یہ قطعاً ہمارا کام نہیں ہے کہ ''محنت کش عوام الناس،، کی سطح پر اتر آئیں، جیسے کہ ''معیشت‌پسند،، کرنا چاہتے ہیں، یہ ''اوسط مزدور،، کی سطح پر، جیسی کہ ''سوابودا،، کی خواہش ہے (اور جو اس طرح سے معیشت‌پسند ''معلموں،، کے دوسرے درجے پر چڑھ جاتا ہے)۔ مزدوروں کے لئے عام فہم مطبوعات کی اور خصوصاً پسماندہ مزدوروں کے لئے اور زیادہ عام فہم (یقیناً عامیانہ نہیں) مطبوعات کی ضرورت سے انکار کرنے سے میں بہت دور ہوں۔ لیکن مجھے جو چیز ناگوار گزرتی ہے وہ ''معلمی،، کا سیاست اور تنظیم کے سوالوں سے متواتر گڈمڈ کئے جانا ہے۔ آپ حضرات، جنہیں ''اوسط مزدور،، کی اتنی فکر

ہے، درحقیقت مزدور طبقے کی سیاست اور مزدور طبقے کی تنظیم پر بحث کرتے ہوئے مزدوروں کی سطح پر اتر کر اس کی قدرے توہین کرتے ہیں ۔ سنجیدہ باتوں کے متعلق سنجیدگی سے بات کیجئے؛ معلمی معلموں پر چھوڑئے، سیاستدانوں اور منتظموں پر نہیں! کیا دانشوروں میں بھی ترقی‌یافتہ لوگ، ''اوسط لوگ،، اور ''عوام الناس،، نہیں ہوتے؟ کیا یہ بات سب تسلیم نہیں کرتے کہ دانشوروں کے لئے بھی عام فہم مطبوعات درکار ہوتی ہیں اور کیا ایسا ادب تصنیف نہیں ہوتا؟ ذرا تصور تو کیجئے کہ کالج کے یا ہائی اسکول کے طالب‌علموں کو منظم کرنے پر ایک مضمون میں کوئی باربار یہ کہے جائے، گویا کہ نئی دریافت کی ہو، کہ سب سے پہلے ''اوسط طالب‌علموں،، کی ہمارے ہاں تنظیم ہونی چاہئے ۔ اس قسم کے مضمون کے مصنف کی بھٹتی اڑائی جائیگی اور ٹھیک اڑائی جائیگی۔ اس سے کہا جائیگا کہ تنظیم کے متعلق تمہارے ذہن میں خیالات ہوں تو ہمیں بتاؤ اور یہ فیصلہ ہم خود کرینگے کہ کون ''اوسط درجے،، کا ہے، کون اوسط درجے سے اوپر اور کون نیچے ۔ لیکن اگر تمہارے ذہن میں تنظیم کے متعاق تمہارے اپنے خیالات نہیں ہیں تو پھر ''عوام‌الناس،، اور ''اوسط لوگوں،، کی جانب سے تمہاری تمام کاوشیں محض اکتا کر رکھ دینگی۔ آپ کو احساس ہونا چاہئے کہ ''سیاست،، اور ''تنظیم،، کے یہ سوالات بذات خود اتنے سنجیدہ ہیں کہ ان پر سنجیدگی کے علاوہ اور کسی طریقے سے غور نہیں کیا جا سکتا ۔ ہمیں چاہئے کہ مزدوروں (اور یونی‌ورسٹی اور ہائی اسکولوں کے طالب‌علموں) کو اس طرح تعلیم دینی چاہئے کہ ہم ان مسئلوں پر ان سے تبادلۂ خیالات کر سکیں ۔ لیکن اگر یہ سوالات اٹھا ہی دیں تو آپ کو انہیں ان کے اصل جواب دینے چاہئیں ۔ ''اوسط،، یا ''عوام الناس،، کی آڑ مت لیجئے؛ معاملے کو ظریفانہ باتوں اور کھو کھلے فقروں سے ٹالنے کی کوشش مت کیجئے * ۔

---

* ''سوابودا،، ، شمارہ ۱ صفحہ ٦٦، مضمون بعنوان ''تنظیم،، میں : ''مزدوروں کی فوج کے بھاری قدموں کی چاپ ان تمام مطالبات کو کمک پہنچائیگی جو روسی محنت کش کی جانب سے پیش کئے جائینگے،،۔

اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے پوری طرح تیار ہونے کے لئے مزدور انقلابی کو بھی پیشہ‌ور انقلابی بن جانا چاہئے۔ چنانچہ ب۔ یہ کہنے میں غلطی پر ہیں کہ چونکہ مزدور ساڑھے گیارہ گھنٹے فیکٹری میں گزارتا ہے اس لئے (ہلچل کے علاوہ) باقی تمام انقلابی فرائض منصبی ''لازمی طور پر زیادہ‌تر دانشوروں کی بہت ہی مختصر ٹکڑی کے کندھوں پر پڑتے ہیں،،۔ یہ کیفیت اس لئے پائی جاتی ہے کہ ہم پسماندہ ہیں، کیونکہ ہم ہر باصلاحیت مزدور کو پیشہ‌ور ہلچل کرنے‌والا، انتظام کرنے‌والا، پروپگنڈہ کرنے‌والا، مطبوعات تقسیم کرنے‌والا وغیرہ وغیرہ بننے میں مدد کرنا اپنا فرض تسلیم نہیں کرتے۔ اس اعتبار سے ہم قطعی طور پر اپنی قوت کو شرمناک طریقے سے ضائع کرتے ہیں؛ ہم اس چیز کی نگہداشت کرنے سے قاصر رہتے ہیں جس کی خاص احتیاط سے خبرگیری اور پرورش کرنی چاہئے۔ جرمنوں کو دیکھئے: ان کی قوتیں ہماری قوتوں سے سیکڑوں گنی زیادہ ہیں لیکن وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ حقیقی باصلاحیت ہلچل کرنے والے وغیرہ ''اوسط،، صفوں میں سے اکثر ترقی حاصل کرکے نہیں آتے۔ اس وجہ سے وہ فوراً کوشش کرتے ہیں کہ ہر باصلاحیت محنت‌کش کو ایسے حالات میں پہنچا دیں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح نشو و نما دیکر بروئےکار لا سکے۔ اس کو پیشہ‌ور ہلچل کرنے‌والا بنا دیا جاتا ہے؛ اپنی سرگرمیوں کا میدان عمل وسیع کرنے، ایک فیکٹری سے اس کو پوری صنعت میں، ایک مقام سے پورے ملک میں پھیلانے کے لئے اس کی ہمت‌افزائی کی جاتی ہے۔ اپنے پیشے میں وہ

محنت‌کش یقیناً جلی حروف میں۔ اور وہی مضمون‌نگار چلاتا ہے: ''میں دانشوروں کا ذرا بھی مخالف نہیں، مگر،،... (مگر — وہ لفظ جس کے معنے شچیدرین نے یوں بیان کئے: کان پیشانی سے اوپر کبھی نہیں لگ سکتے!)... ''مگر جب کوئی شخص خوبصورت اور دل‌آویز کلمات اپنی زبان سے ادا کرتا ہوا میرے پاس آتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں اپنی (اس کی؟) خوبصورتی اور دوسری خوبیوں کے باعث تسلیم کر لیا جائے، تو مجھے سخت جھنجھلاہٹ ہوتی ہے،، (صفحہ ۶۲)۔ جی‌ہاں، مجھے بھی ''سخت جھنجھلاہٹ ہوتی ہے،،...

تجربہ اور چابکدستی حاصل کرتا ہے؛ وہ اپنے نقطہ' نظر کو وسیع اور اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے؛ وہ دوسرے مقامات اور دوسری پارٹیوں کے ممتاز سیاسی رہنماؤں کا قریب سے مشاہدہ کرتا ہے؛ وہ ان کی سطح تک بلند ہونے اور مزدور طبقے کے ماحول کے علم اور سوشاسٹ عقیدے کی تازگی کو پیشہ‌ورانہ ہنرمندی سے آپس میں ملانے کی کوشش کرتا ہے کہ جس کے بغیر پرولتاریہ اپنے بہترین تربیت‌یافتہ دشمنوں کے خلاف پرعزم جدوجہد نہیں کر سکتا۔ اسی طریقے سے محنت کش عوام الناس بیبل اور آؤیر کے سانچے کے لوگ پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن سیاسی اعتبار سے آزاد ملک میں جو کچھ بڑی حد تک خود بخود ہوتا ہے اس میں ہماری تنظیموں کو جان بوجھ کر اور باقاعدگی کے ساتھ کرنا ہوتا ہے۔ مزدور ہلچل کرنے والے کو جس میں ذرا بھی خداداد صلاحیت ہو اور ''ہونہار،، ہو اس کو فیکٹری میں گیارہ گھنٹے روزانہ کام کرنے کو چھوڑ نہیں دینا چاہئے۔ ہمیں اہتمام کرنا چاہئے کہ اس کے اخراجات پارٹی پورے کرے؛ کہ وہ وقت رہتے روپوش ہو جائے؛ کہ اگر اسے اپنے تجربے کو بڑھانا، اپنے نقطہ' نظر کو وسیع کرنا ہے اور پولیس‌والوں کے خلاف جدوجہد میں کم از کم چند سال ڈٹے رہنا ہے تو وہ اپنی سرگرمیوں کا مقام تبدیل کر دے۔ محنت کش عوام‌الناس کی تحریک کا بلاارادہ ابھار جیسے جیسے زیادہ وسیع اور گہرا ہو جاتا ہے ویسے ہی ویسے وہ اپنی صفوں میں سے دن پر دن بڑھتی ہوئی تعداد میں نہ صرف باصلاحیت ہلچل کرنے والے بلکہ باصلاحیت انتظام کرنے‌والے، پروپگنڈہ کرنے‌والے اور اصطلاح کے بہترین معنوں میں ''عملی کارکن،، آگے بڑھاتے ہیں (جن کی ہمارے دانشوروں میں سے آنے‌والوں میں تعداد بہت ہی قلیل ہے، جو کہ اکثر و بیشتر صورتوں میں، روسی انداز میں، قدرے لاپروا اور اپنی عادات میں سست ہوتے ہیں)۔ جب ہمارے پاس خاص طور پر تربیت یافتہ مزدور انقلابیوں کی قوتیں ہوں جو وسیع تیاریوں کے دور سے گزر چکے ہوں (اور بلاشبہ ''خدمات کے تمام شعبوں کے،، انقلابی ہوں)، تو دنیا کی کوئی بھی سیاسی پولیس پھر ان سے لوہا نہ لے سکیگی، کیونکہ ان قوتوں کو، جو انقلاب سے بے‌پناہ خلوص رکھتی ہیں، مزدوروں کے وسیع‌ترین

عوام‌الناس کا بےحساب اعتماد حاصل ہوگا۔ مزدوروں میں پیشہ‌ورانہ انقلابی تربیت کا یہ راستہ جو ان میں اور ''دانشوروں،، میں مشترک ہوتا ہے، اختیار کرنے کا ''جذبہ پیدا کرنے،، کے لئے بہت کم کچھ کرنے اور مزدور عوام الناس کی، ''اوسط مزدوروں،، وغیرہ کی ''پہنچ،، میں کیا کچھ ہے اس کے متعلق اپنی احمقانہ تقریروں سے ان کو اکثر و بیشتر ہی پیچھے گھسیٹ لانے کے لئے ہم براہ راست قصوروار ہیں -

اس رعایت سے، جیسے کہ دوسری رعایتوں سے ہمارے تنظیمی کام کے دائرے کی تنگی بلاشبہ براہ‌راست اس حقیقت کے باعث ہے (اگرچہ ''معیشت پسندوں،، کی غالب اکثریت اور عملی کام میں ناتجربےکاروں کو نظر نہیں آتا) کہ ہم اپنے نظریوں اور اپنے سیاسی فرائض کو ایک تنگ میدان عمل میں محدود کر دیتے ہیں - بلاارادیت کی تابعداری معلوم ہوتا ہے کہ عوام‌الناس کی ''پہنچ،، میں ہونےوالے کی جانب سے ایک قدم بھی ہٹ‌کر بڑھنے کا خوف پیدا کر دیتی ہے، عوام‌الناس کی فوری اور براہ‌راست ضرورتوں پر محض دھیان دینے سے زیادہ بلند اٹھ جانے کا خوف۔ حضرات، ڈرئے نہیں! یاد رکھئے کہ تنظیم کی ہم اتنی پست سطح پر کھڑے ہیں کہ ہمارے حد سے زیادہ اوپر اٹھ سکنے کا تصور ہی بےمعنے ہے!

ر - ''سازشی،، تنظیم اور ''جمہوریت پسندی،،

پھر بھی ہم میں بہت سے لوگ ہیں جو ''زندگی کی آواز،، پر اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ وہ دنیا میں کسی اور چیز سے زیادہ اس سے ڈرتے ہیں اور یہاں جو نظریات واضح کئے گئے ہیں ان کے ماننےوالوں پر ''نرودنایا وولیا،، کے ہمدرد ہونے کا، ''جمہوریت پسندی،، کو سمجھنے سے قاصر رہنے وغیرہ کا الزام عائد کرتے ہیں - ضرورت ہے کہ ان الزام‌تراشیوں پر، جن کی گونج بیشک ''ربوچیئے دیلو،، میں سنائی دی ہے، بحث کی جائے۔

راقم‌الحروف کو بخوبی معلوم ہے کہ سینٹ پیٹرس‌برگ کے ''معیشت پسندوں،، نے ''ربوچایا گزیتا،، کے خلاف بھی ''نرودنایا وولیا،، کا ہمدرد ہونے کا الزام عائد کیا تھا (اس کا جب ''ربوچایا میسل،، سے کوئی موازنہ کرے تو یہ بات خاصی قابل فہم معلوم ہوتی ہے)۔ اس لئے ہمیں ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی کہ جب ''ایسکرا،، کے جاری ہونے کے تھوڑے ہی دنوں بعد ایک ساتھی نے ہمیں مطلع کیا کہ شہر لا میں سوشل ڈیماکریٹ ''ایسکرا،، کو ''نرودنایا وولیا کا،، ترجمان کہتے ہیں۔ اس الزام سے ہمیں تسکین ہوئی کیونکہ کونسا وہ معقول سوشل ڈیماکریٹ ہے جس پر ''معیشت پسندوں،، نے ''نرودنایا وولیا،، کا ہمدرد ہونے کا الزام عائد نہ کیا ہو؟

یہ الزام تراشیاں دوہری غلط‌فہمی کا نتیجہ ہیں۔ اول تو انقلابی تحریک کی تاریخ سے ہم میں اس قدر کم واقفیت ہے کہ '' نرودنایا وولیا ،، کا نام مجاہد مرکزیائی ہوئی تنظیم کا جوکہ زارشاہی کے خلاف پرعزم جنگ کا اعلان کرتی ہو ، کوئی بھی تصور پیش کرنے کےلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن ۱۸۷۰ ء کی دہائیوں میں انقلابیوں نے جو شاندار تنظیم قائم کی تھی اور جسے ہمارے لئے ایک نمونہ ہونا چاہئے وہ '' نرودنایا وولیا ،، نے قائم نہیں کی تھی بلکہ '' زیملیا ای وولیا ،، (۷۴) نے کی تھی جس میں پھوٹ پڑنے پر '' چیورنی پیریدیل ،، اور '' نرودنایا وولیا ،، کا قیام عمل میں آیا تھا۔ چنانچہ کسی مجاہد انقلابی تنظیم کو خصوصیت کے ساتھ کردار میں '' نرودنایا وولیا ،، جیسا کچھ سمجھنا تواریخی اور منطقی دونوں اعتبار سے بےمعنے ہے؛ کیونکہ کوئی انقلابی رجحان ، بشرطیکہ وہ سنجیدگی سے جدوجہد کی سوچتا ہو ، اس قسم کی تنظیم کے بغیر کام نہیں چلا سکتا۔ '' نرودنایا وولیا ،، نے جو غلطی کی تھی وہ تمام غیرمطمئن لوگوں کو تنظیم میں شامل کر لینے اور اس تنظیم کو مطلق‌العنانیت کے خلاف پرعزم جد و جہد کی جانب موڑ دینے کی کوشش میں مضمر نہیں تھی ؛ اس کے برعکس وہ تو اس کی عظیم الشان تواریخی خوبی تھی۔ غلطی تھی ایک ایسے نظریے پر تکیہ کرنے کی جو اصلیت میں انقلابی نظریہ تھا ہی نہیں اور '' نرودنایا وولیا ،، کے ممبر اپنی تحریک کو ترقی‌پذیر سرمایہ‌دارانہ سماج میں طبقاتی جد و جہد سے اٹوٹ رشتہ قائم کرنا یا تو جانتے نہیں تھے یا قائم

نہ کر سکے تھے۔ مارکسزم کو سمجھنے میں قطعی ناکامی ہی سے (یا "استرووازم" کے جذبے میں اس کو "سمجھنے" سے) یہ رائے پیدا ہو سکتی تھی کہ عام بلاارادہ مزدور تحریک کے عروج سے ہم انقلابیوں کی "زیملیا ای وولیا" جیسی اچھی یا درحقیقت اس سے ناقابل سوازنہ بہتر تنظیم قائم کرنے کے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس یہ تحریک ہم پر یہ فرض عائد کرتی ہے؛ کیونکہ پرولتاریہ کی بلاارادہ جدوجہد اس وقت تک اس کی حقیقی "طبقاتی جدوجہد" نہیں بنیگی جب تک کہ اس جد و جہد کی قیادت انقلابیوں کی ایک طاقتور تنظیم نہ کرے۔

دوسرے، بہت سے لوگوں کو جن میں ایسا لگتا ہے کہ ب۔ کری‌چیفسکی ("ربوچیئے دیلو"، شمارہ ۱۰، صفحہ ۱۸) بھی شامل ہیں، ان مناظروں کے متعلق غلطفہمی ہے جو سوشل ڈیماکریٹوں نے سیاسی جد و جہد کے "سازشی" نظریے کے خلاف ہمیشہ کئے ہیں۔ سیاسی جد و جہد کو سازش تک محدود رکھنے کے خلاف ہم نے ہمیشہ احتجاج کیا ہے اور یقیناً بدستور احتجاج کرتے رہینگے*۔ لیکن، اس کے معنے یقینی طور پر یہ نہیں ہیں کہ ہم مضبوط انقلابی تنظیم کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ جس کتابچے کا اس سے پہلے کے حاشیے میں ذکر کیا گیا ہے اس میں سیاسی جد و جہد کو سازش بنا کر رکھ دینے کے خلاف بحث کے بعد (سوشل ڈیماکریٹی مثالی نمونے کی حیثیت سے) ایک ایسی تنظیم کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے جو کہ اتنی مضبوط ہو کہ "بغاوت کرنے پر اتر آنے" کی صلاحیت رکھتی ہو اور "حملہ کرنے کی ہر ایک دیگر صورت" اختیار کر سکتی ہو تاکہ "مطلق‌العنانیت کے خلاف کاری ضرب لگائی" جا سکے**۔ ایک

---

* ملاحظہ فرمائیے "روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے فرائض"، صفحہ ۲۱۔ پ۔ ل۔ لاوروف کے خلاف مناظرہ۔

** "روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے فرائض"، صفحہ ۲۳۔ برمحل ہوگا کہ ہم اس حقیقت کی ایک اور مثال دے دیں کہ "ربوچیئے دیلو" یا تو سمجھتا نہیں کہ وہ کس بارے میں گفتگو کر رہا ہے، یا "ہوا کے رخ کے ساتھ ساتھ" وہ اپنے نظریات تبدیل کر دیتا ہے۔ "ربوچیئے

مطلق‌العنان ملک میں ایک ایسی طاقتور انقلابی تنظیم هیئت میں ’’ سازشی ،، تنظیم بھی کہی جا سکتی ہے ، کیونکہ فرانسیسی لفظ ’’ سازش کرنا ،، روسی لفظ ’’ زاگووور ،، (سازش) کے برابر ہے اور اس قسم کی تنظیم کو انتہائی رازداری برتنی چاهئیے ۔ اس قسم کی تنظیم کے لئیے رازداری ایک ایسی لازمی شرط هوتی ہے کہ باقی تمام شرائط (ممبروں کی تعداد اور انتخاب ، فرائض منصبی وغیرہ) کو اس کے مطابق کر دینا هوتا ہے ۔ اس لئے واقعی یہ بڑی هی سادہ‌لوحی هوگی کہ اس الزام سے خوف کھایا جائے کہ هم سوشل ڈیما کریٹ ایک سازشی تنظیم قائم کرنے کے خواهشمند هیں ۔ اس قسم کا الزام ’’ معیشت پسندی ،، کے هر مخالف کےلئے اتنا هی پرمسرت هوتا ہے جیسا کہ ’’ نرودنایا وولیا ،، کے لائحہ عمل پر چلنے کا ۔

اعتراض اٹھایا جا سکتا ہے کہ اس قدر طاقتور اور سخت خفیہ تنظیم ، جو خفیہ سرگرمیوں کی ساری ڈوریاں اپنے هاتھ میں جمع کر لیتی ہے ، ایسی تنظیم جو ضرورتاً مرکزیائی هوئی هوتی ہے ، ممکن ہے بڑی آسانی سے وقت سے پہلے هلہ بول دے ، سیاسی بےچینی کے بڑھنے ، مزدور طبقے کے جوش و خروش اور غم و غصے کی شدت میں اضافے وغیرہ سے پہلے هی کہ جن سے اس قسم کا هلہ ممکن اور ضروری هو جاتا ، هو سکتا ہے کہ بےسوچے سمجھے تحریک میں شدت پیدا کر دے ۔ اس پر

دیلو ،، شمارہ ۱ میں همیں مندرجہ ذیل عبارت ملتی ہے ، خط کشیدہ : ’’ اس کتابچے کا موضوع سخن ’’ ربوچیئے دیلو ،، کے ادارتی پروگرام سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے ،، (صفحہ ۱۴۲) ۔ واقعی ؟ کیا یہ نظریہ کہ مطلق‌العنانیت کا تختہ الٹنا عوامی تحریک کا پہلا فرض مقرر نہیں کرنا چاهئیے ، ان نظریات کے مطابق ہے جن کا اظہار ’’ روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے فرائض ،، میں کیا گیا ہے ؟ کیا ’’ مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد ،، کا نظریہ اور نظریۂ مراحل اس کتابچے میں ظاهر کردہ نقطۂ نظر سے مطابقت رکھتا ہے ؟ اب یہ فیصلہ هم قارئین پر چھوڑتے هیں کہ آیا وہ جریدہ جو ’’ رائے کی هم‌آهنگی ،، کے معنے اس عجیب و غریب انداز میں سمجھتا هو ، اپنے اصولوں کا پکا بھی هو سکتا ہے ۔

ہمارا جواب ہے : خیالی طور پر اس سے بلاشبہ انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک مجاہد تنظیم کے لئے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ بلاسوچے سمجھے لڑائی شروع کر دے ، جس کی بدولت ممکن ہے شکست کا منہ دیکھنا نصیب ہو جس سے دوسرے حالات میں قطعی طور پر بچا جا سکتا تھا۔ لیکن ایسے مسئلے پر ہم اپنے آپ کو خیالی بحث تک ہی محدود نہیں رکھ سکتے کیونکہ ہر لڑائی کے بطن میں شکست کا خیالی امکان موجود ہوتا ہے اور لڑائی کے لئے منظم تیاری کے علاوہ اس امکان کو کم کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم ان ٹھوس حالات سے ابتدا کریں جو کہ آج کل روس میں پائے جاتے ہیں ، تو ہمیں اس قطعی نتیجے پر پہنچنا پڑیگا کہ ایک طاقتور انقلابی تنظیم قطعی ضروری ہے ٹھیک اس غرض سے کہ تحریک میں استحکام لایا جائے اور بےسوچے سمجھے حملے کرنے کے امکان سے محفوظ کر دیا جائے۔ عین آج کل ہی جبکہ ابھی تک ایسی کوئی تنظیم موجود نہیں ہے اور جبکہ انقلابی تحریک تیزی کے ساتھ اور بلاارادہ بڑھ رہی ہے، ہمیں دو مخالف انتہائی سرے ابھی سے نظر آنے لگے ہیں (جو جیسا کہ توقع کرنی چاہئے ، ''ملتے ہیں،،)۔ یہ ہیں : قطعی غیر معقول ''معیشت پسندی،، اور اعتدال کا پرچار اور اتنی ہی نا معقول ''سنسنیخیز دہشت،، جو کوشش کرتی ہے کہ ''مصنوعی طور پر اس تحریک کے انجام کی علامتیں پیدا کر دے جو کہ بطور خود نشو و نما اور تقویت حاصل کر رہی ہے ، جبکہ یہ تحریک ابھی تک انجام کی بہ‌نسبت آغاز کے زیادہ نزدیک ہے،، (و ۔ زاسولیچ ، ''زاریا،، میں ، شمارہ ۲ - ۳ ، صفحہ ۳۵۳)۔ اور ''ربوچیئے دیلو،، کی مثال واضح کرتی ہے کہ ایسے سوشل ڈیماکریٹ موجود ہیں جو ان دونوں انتہاؤں کو راستہ دے دیتے ہیں۔ یہ بات دیگر اسباب کے علاوہ اس لئے بھی تعجب‌خیز نہیں ہے کہ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد،، انقلابیوں کو مطمئن ہرگز نہیں کر سکتی اور اس لئے مخالف انتہائیں ادھر ادھر ہمیشہ نمودار ہوتی رہینگی۔ صرف مرکزیائی ہوئی جہادی تنظیم ہی جو کہ وضعداری کے ساتھ سوشل ڈیماکریٹی پالیسی پر عمل درآمد کرے ، جو گویا کہ ، تمام انقلابی فطری مناسبتوں اور کوششوں کی تسکین کرتی ہو ، بےسوچے سمجھے

حملے کرنے سے تحریک کو محفوظ کر سکتی ہے اور ایسے حملوں کی تیاری کر سکتی ہے جو کامیابی کی امید دلائیں ۔

ایک اعتراض اور بھی اٹھایا جا سکتا ہے کہ یہاں تنظیم کے متعلق جن نظریات کی وضاحت کی گئی ہے وہ '' جمہوری اصول ،، کی تردید کرتے ہیں ۔ تو ، اس سے پہلے کا الزام مخصوص انداز میں روسی نژاد تھا مگر یہ والا مخصوص طور سے پردیسی کردار کا حامل ہے ۔ اور ممالک غیر میں مقیم تنظیم ہی ('' پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن ،،) اپنی مجلس ادارت کو ایسی ہدایات جاری کر سکتی تھی جیسی کہ درج ذیل ہیں :

> '' تنظیمی اصول ۔ سوشل ڈیما کریسی کی کامیاب نشو و نما اور اتحاد کی غرض سے پارٹی کی تنظیم کے وسیع جمہوری اصول پر زور دینا چاہئے ، نشو و نما دینی چاہئے اور اس کی خاطر لڑنا چاہئے ۔ مخالف جمہوری رجحانات کے پیش نظر جن کا ہماری پارٹی کی صفوں میں ظہور ہوا ہے ، یہ خاص طور پر ضروری ہے ،، ('' دو کانفرنسیں ،، صفحہ ۱۸) ۔

اگلے باب میں ہم دیکھینگے کہ '' ربوچیئے دیلو ،، '' ایسکرا ،، کے '' جمہوریت‌دشمن رجحانات ،، کا مقابلہ کیسے کرتا ہے ۔ فی‌الحال ہم اس '' اصول ،، کا بغور مشاہدہ کرینگے جو '' معیشت‌پسند ،، پیش کیا کرتے ہیں ۔ اس سے تو غالباً سب ہی اتفاق کرینگے کہ '' وسیع جمہوری اصول ،، مندرجہ ذیل دو شرائط کو امر مسلمہ تصور کر لیتا ہے : اول تو مکمل نشر و اشاعت اور دوسرے تمام عہدوں کا انتخاب ۔ نشر و اشاعت کے بغیر جمہوریت کی بات کرنا بے‌معنے ہوگا ، علاوہ ازیں ایسی نشر و اشاعت کے بغیر جو کہ کسی تنظیم کے ممبروں تک ہی محدود نہ ہو ۔ ہم جرمن سوشلسٹ پارٹی کو ایک جمہوری تنظیم کہتے ہیں کیونکہ اس کی تمام سرگرمیاں برسر عام ہوتی ہیں ؛ اس کی پارٹی کانگرسیں تک علانیہ ہوتی ہیں ۔ لیکن اس تنظیم کو جمہوری کوئی بھی نہیں کہیگا جو کہ اپنے ممبروں کے علاوہ ہر ایک کی نگاہوں سے رازداری کے پردے کی وجہ سے اوجھل ہو ۔ تو پھر

'' وسیع جمہوری اصول '' پیش کرنے کی ضرورت کیا ہے جبکہ اس اصول کی بنیادی شرط خفیہ تنظیم پوری نہیں کر سکتی ؟ '' وسیع اصول '' محض گونج والا مگر کھوکھلا جملہ ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں تنظیم سے متعلق اشد ضروری فرائض کی سمجھ بوجھ کا قطعی فقدان اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ہمارے انقلابیوں کے '' وسیع '' عوام‌الناس میں رازداری کا کتنا زبردست فقدان ہے۔ اس کے بارے میں ہم نے ب۔ کی تلخ شکائتیں سنی ہیں اور ان کا قطعی حق بجانب مطالبہ کہ '' ممبروں کا سختی کے ساتھ انتخاب '' کیا جائے ('' ربوچیئے دیلو ''، شمارہ ٦ ، صفحہ ٤٢)۔ اس کے باوجود وہ حضرات جو تیز '' حقائق فہمی '' کا دم بھرتے ہیں ، ایسی صورت‌حال میں سخت رازداری کے لئے اور ممبروں کے اس سے زیادہ سخت (نتیجے میں زیادہ محدود) انتخاب کے لئے نہیں بلکہ '' وسیع جمہوری اصول '' کے لئے اکساتے ہیں ! اسی کو تو نشانے کا خطا ہو جانا کہتے ہیں۔

جمہوریت کے دوسرے وصف، اصول انتخاب کے سلسلے میں بھی صورت حال زیادہ اچھی نہیں ہے۔ سیاسی اعتبار سے آزاد ملکوں میں اس شرط کو امر مسلمہ تصور کر لیا جاتا ہے۔ جرمن سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کے قواعد و ضوابط کی پہلی دفعہ ہے '' پارٹی کے ممبر وہ ہیں جو پارٹی کے پروگرام کے اصولوں کو تسلیم کرتے ہوں اور پارٹی کی ہر ممکن طریقے سے حمایت کرتے ہوں ''۔ چونکہ پورا سیاسی میدان عمل عام نظارے کے لئے اس طرح کھلا ہوتا ہے جیسے کہ ناظرین کے لئے تھیٹر کا اسٹیج ، یہ منظوری یا نامنظوری ، حمایت یا مخالفت کا اخبارات سے اور عام جلسوں سے سب کو علم ہوتا ہے۔ سب کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں سیاسی شخصیت نے اس اس طریقے سے آغاز کیا تھا ، ارتقا کی ان ان منزلوں سے گزرا ، آزمائش کے وقت فلاں فلاں طریقے سے برتاؤ کیا اور اس میں فلاں فلاں خوبیاں ہیں۔ چنانچہ تمام پارٹی ممبر ، تمام حقائق سے آگاہ ہونے کی بدولت اس شخص کو پارٹی کے کسی خاص عہدے کے لئے منتخب کر سکتے یا منتخب کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔ سیاسی میدان عمل میں پارٹی کے کسی آدمی کے ہر فعل پر جو عام کنٹرول (اصطلاح کے لفظی معنوں میں) رکھا جاتا ہے ، خود بخود کام کرنے والی ایک کل کو وجود میں لاتا ہے جو وہ عمل پیدا کرتی ہے جسے

حیاتیاتی اصطلاح میں ''بقائے اصلح ،، کہتے ھیں - مکمل نشر و اشاعت ، انتخاب اور عام کنٹرول کے ذریعے قدرتی چھنٹائی اس بات کے یقینی ھونے کا اھتمام کرتی ھے کہ ، آخری تجزیے میں ، ھر سیاسی شخصیت '' اپنے مناسب مقام پر ،، پہنچ جائے ، وہ کام کرے جس کے لئے وہ اپنی قدرت اور صلاحیت کے باعث سب سے زیادہ موزوں ھے ، اپنی غلطیوں کے اثرات خود اپنے اوپر محسوس کرے ، ساری دنیا کے سامنے ثابت کرے کہ اس میں غلطیاں تسلیم کرنے اور ان سے بچنے کی صلاحیت موجود ھے -

اس تصویر کو ھماری مطلق العنانیت کے چوکھٹے میں جڑنے کی ذرا کوشش تو کیجئے ! کیا روس میں ان سب کے لئے یہ تصور کرنا ممکن ھوگا کہ ''جو پارٹی کے پروگرام کے اصولوں کو تسلیم کرتے ھوں اور پارٹی کی ھر ممکن طریقے سے حمایت کرتے ھوں ،، وہ خفیہ طور سے کام کرنے والے انقلابی کے ھر فعل پر کنٹرول رکھ سکیں ؟ کیا سب کے لئے یہ ممکن ھوگا کہ وہ ان انقلابیوں میں سے ایک کو کسی مخصوص عھدے پر منتخب کر سکیں ، جبکہ ، خود کام کے مفادات میں اس انقلابی کو ان ''سب ،، میں سے ھر دس میں سے نو سے اپنی پہچان پوشیدہ رکھنی ضروری ھوتی ھے ؟ '' ربوچیئے دیلو ،، جن بلند بانگ جملوں کو زبان پر لاتا ھے اس کے اصل معنوں پر ذرا غور و فکر کیجئے ، اور آپ کو احساس ھو جائیگا کہ پارٹی تنظیم میں '' وسیع جمہوریت ،، ، مطلق العنانی اور پولیس والوں کے اختیار و اقتدار کی تاریکی میں ایک بے کار اور نقصان دہ کھلونے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی - یہ کھلونا بیکار ھے اس لئے کہ درحقیقت کسی انقلابی تنظیم نے ، وسیع جمہوریت کی خواہ کیسی ھی خواھش کیوں نہ رکھتی ھو ، کبھی اس پر عمل نہیں کیا ، یا وہ کر نہ سکی - یہ نقصان دہ کھلونا ھے کیونکہ '' وسیع جمہوری اصول ،، پر عمل کرنے کی کوشش سے پولیس کو وسیع پیمانے پر دوڑ لیکر پہنچنے کے کام میں سہولت ھو جائیگی ، جس اناڑی پن کا دور دورہ ھے اس کو دائمی کر دیگی اور عملی کام کرنے والوں کے خیالات کو پیشہ ور انقلابی بننے کی اپنے آپ کو تربیت دینے کے فوری فریضے کی ادائیگی سے بانٹ کر انتخاب کے نظام کے لئے تفصیلی '' کاغذی ،، قواعد و ضوابط مرتب کرنے کی جانب مبذول کر دیگی - صرف پردیسوں ھی میں جہاں اکثروبیشتر وہ لوگ جنہیں حقیقی معنوں میں عملی کام

کرنے کا موقع نہیں ھوتا '' جمہوریت کا کھیل کھیلنے ،، کو ادھر ادھر فروغ دے سکتے تھے ، خصوصاً چھوٹے چھوٹے گروھوں میں ۔

انقلابی معاملات میں جمہوریت کے بظاھر خوشنما '' اصول ،، کو پیش کرنے کی '' ربوچیئے دیلو ،، کی مرغوب ترکیب کی نازیبائی ظاھر کرنے کےلئے ھم پھر ایک گواہ طلب کرینگے ۔ یہ گواہ سیریبریا کوف ھیں جو لندن کے رسالے '' نکانونے ،، کے ایڈیٹر ھیں جن کے دل میں '' ربوچیئے دیلو ،، کے لئے نرم گوشہ ھے اور پلیخانوف اور '' پلیخانوویوں ،، سے سخت نفرت ۔ '' پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن میں تفریق کے بارے میں اپنے مضامین میں '' نکانونے ،، نے قطعی طور پر '' ربوچیئے دیلو ،، کی حمایت کی ھے اور پلیخانوف پر اوچھی گالیوں کی بوچھار ۔ اس لئے زیربحث مسئلے پر یہ گواھی اور بھی زیادہ قابل قدر ھے ۔ جولائی (شمارہ ۷) ۱۸۹۹ ء کے '' نکانونے ،، میں ایک مضمون بعنوان '' مزدوروں کے خود نجاتی گروہ کے منشور کے بارے میں ،، سیریبریا کوف نے دلیل پیش کی تھی کہ '' سنجیدہ انقلابی تحریک میں خودفریبی ، قیادت ، اور نام‌نہاد آرئیوپیگس ،، جیسی چیزوں کی بات کرنا '' نازیبا ،، ھے اور اس سلسلے میں لکھا :

'' میشکن ، روگاچیف ، ژیلیابوف ، میخائیلوف ، پیروفسکایا ، فیگنیر اور دوسروں نے کبھی بھی اپنے آپ کو رھنما نہیں سمجھا ، اور کسی نے کبھی بھی ان کو اس طرح منتخب یا مقرر نہیں کیا ، حالانکہ ، درحقیقت ، وہ رھنما تھے ، کیونکہ پروپگنڈے کے زمانے میں ، نیز حکومت کے خلاف جدوجہد کے دور میں کام کا بوجھ انہوں نے اپنے کندھوں پر لے لیا تھا ، وہ انتہائی خطرناک مقامات پر گئے تھے اور ان کی سرگرمیاں سب سے زیادہ نتیجہ‌خیز رھی تھیں ۔ وہ رھنما بن گئے تھے ، اس وجہ سے نہیں کہ یہ ان کی خواھش تھی ، بلکہ اس لئے کہ ان کے آس پاس جو ساتھی تھے انہیں ان کی دانشمندی پر ، ان کی توانائی پر ، ان کی وفاداری پر اعتماد تھا ۔ کسی وضع کی آرئیوپیگس سے خوفزدہ ھونا (اگر خوفزدہ نہیں تو پھر اس کے بارے میں لکھا ھی کیوں جائے ؟) جو تحریک پر مطلق‌العنان ھوکر حکمرانی کریگی ، حد سے زیادہ سادہ‌لوحی ھے ۔ اس پر کان کون دھریگا ؟ ،،

هم قارئین سے پوچھتے ہیں کہ '' آرئیوپیگس ،، '' غیرجمہوری رجحانات ،، سے کس طرح مختلف ہے ؟ اور کیا یہ واضح نہیں کہ '' ربوچیئے دیلو ،، کا '' بظاہر خوشنما ،، تنظیمی اصول اتنا ہی سادہلوح اور نازیبا ہے ؛ سادہ لوح اس وجہ سے کہ '' ان کے آس‌پاس جو ساتھی ،، ہیں اگر ان کو '' ان کی دانشمندی پر ، ان کی توانائی پر ، ان کی وفاداری پر اعتماد ،، نہ ہوتا تو '' آرئیوپیگس ،، کی یا '' جمہوریت‌دشمن رجحانات ،، رکھنےوالوں کی بات کوئی نہیں سنیگا ؛ نازیبا اس وجہ سے کہ یہ فتنہ‌انگیز طعنہ‌زنی ہے جس کی غرض ہماری تحریک کی اصلی کیفیت کے بارے میں بعض کی بددماغی سے ، دوسروں کی لاعلمی سے اور ان کے علاوہ اوروں کی تربیت کے فقدان اور انقلابی تحریک کی تاریخ کے بارے میں لاعلمی سے فائدہ اٹھانا ہے ۔ ہماری تحریک کے سرگرم کارکنوں کےلئے واحد سنجیدہ تنظیمی اصول ہونا چاہئے سخت‌ترین پوشیدگی ، میمبروں کا سخت‌ترین انتخاب اور پیشہ‌ور انقلابیوں کی تربیت ۔ یہ اوصاف ہوں تو ہمارے لئے '' جمہوریت‌پسندی ،، سے بھی زیادہ کچھ اور چیز کی ضمانت ہو جائیگی ، یعنی انقلابیوں میں مکمل ، رفیقانہ ، باہمی اعتماد ۔ یہ ہمارے لئے قطعی ضروری ہے ، کیونکہ اس کی جگہ روس میں عام جمہوری کنٹرول کو دینے کا سوال ہی نہیں ہو سکتا ۔ یہ سمجھنا زبردست غلطی ہوگی کہ حقیقی '' جمہوری ،، کنٹرول غیرممکن ہونے کے باعث انقلابی تنظیم کے میمبر کنٹرول سے بالکل ہی بالاتر ہو جاتے ہیں ۔ جمہوریت‌پسندی کی (ساتھیوں کی ایک قریبی طور پر گتھی ہوئی تنظیم کی جمہوریت‌پسندی ، جس میں مکمل باہمی اعتماد کا دور دورہ ہوتا ہے) ، کھلونوں جیسی صورتوں پر غور کرنے کا ان کے پاس وقت نہیں ہوتا ، لیکن ان کو اپنی ذمہ‌داری کا پرزور احساس ہوتا ہے ، یہ پہلے ہی سے تجربے کی بنا پر جانتے ہوئے کہ حقیقی انقلابیوں کی تنظیم نالائق میمبر سے چھٹکارا حاصل کرنے کےلئے کچھ بھی کر گزرنے سے باز نہیں رہیگی ۔ علاوہ ازیں ، روسی (اور بین‌الاقوامی) انقلابی حلقوں میں اچھی خاصی نشو و نما پائی ہوئی رائےعامہ ہے جس کی اپنی طویل تاریخ ہے اور جو رفاقت کے فرائض سے ہر گریز کی سخت اور بلا رعایت سزا دیتی ہے (اور '' جمہوریت‌پسندی ،، ، حقیقی ، اور کھلونوں جیسی جمہوریت‌پسندی نہیں ، رفاقت کے تصور کے ایک جزو ترکیبی کی واقعی

حیثیت رکھتی ھے) ۔ ان تمام باتوں کو پیش‌نظر رکھئے اور آپ کو احساس ھو جائیگا کہ اس بات‌چیت اور '' جمہوریت‌دشمن رجحانات ،، کے بارے میں ان قراردادوں میں سے جرنیلوں کا کھیل کھیلنے کی باسی بدبو آتی ھے جو پردیسوں میں بڑے شوق سے ھوا کرتا ھے ۔

یہ بات بھی واضح ھو جانی چاھئے کہ اس گفتگو کا ایک اور سرچشمہ جیسے کہ سادہ‌لوحی ، اسی طرح جمہوریت کے معنوں کے متعلق خیالات کے گڈمڈ ھو جانے سے پرورش پاتی ھے ۔ انگریزی ٹریڈیونینوں پر محترم اور محترمہ ویب کی کتاب میں ایک دلچسپ باب '' ابتدائی جمہوریت ،، کے عنوان سے ھے ۔ اس میں مصنفین واضح کرتے ھیں کہ کس طرح اپنی یونینوں کے وجود میں آنے کے پہلے دور میں انگریز مزدور اس بات کو جمہوریت کی ناگزیر علامت تصور کیا کرتے تھے کہ تمام ممبر یونینوں کا انتظام سنبھالنے کا کام کریں ؛ نہ صرف تمام سوالوں کا تصفیہ تمام ممبروں کے ووٹ سے کیا جاتا تھا بلکہ تمام دفتری فرائض باری باری تمام ممبر ادا کیا کرتے تھے ۔ مزدوروں میں جمہوریت کے اس قسم کے تصور کی حماقت کا احساس پیدا ھونے اور ایک طرف تو نمائندہ اداروں کی اور دوسری طرف کل وقتی عہدیداروں کی ضرورت کو سمجھانے میں تاریخی تجربے کی ایک طویل مدت درکار ھوئی تھی ۔ ٹریڈیونینوں کے خزانوں کے جب دیوالیہ ھو جانے کے متعدد واقعات سامنے آئے تب کہیں جا کر مزدوروں کو احساس ھوا کہ چندے کی شرح اور فائدوں کے متعلق فیصلے محض جمہوری ووٹ سے نہیں کئے جا سکتے بلکہ اس کے لئے بیمے کے ماھروں کی صلاح بھی چاھئے ھوتی ھے ۔ پارلیمانیت اور عوام کی قانون سازی کے متعلق کاؤتسکی کی کتاب پر بھی ھمیں غور کر لینا چاھئے ۔ وھاں ھم دیکھتے ھیں کہ مارکسی نظریہ‌ساز نے جو نتائج اخذ کئے ھیں وہ ان مزدوروں کے برسوں کے عملی تجربے سے حاصل‌شدہ سبق سے پوری پوری مطابقت رکھتے ھیں جو '' بلاارادہ ،، منظم ھو گئے تھے ۔ جمہوریت کے بارے میں رٹن گھاؤسن کے قدامتی تصور کے خلاف کاؤتسکی نے پرزور احتجاج کیا ھے ۔ وہ ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ھیں جو جمہوریت کے نام پر مطالبہ کرتے ھیں کہ '' عوامی اخبارات کی ادارت براہ راست عوام کرینگے ،، ؛ وہ پرولتاری طبقاتی جد و جہد کی سوشل ڈیماکریٹی قیادت کرنے کے لئے <u>پیشہ‌ور</u> صحافیوں ، پارلیمانیوں وغیرہ کی

ضرورت واضح کرتے ھیں ؛ وہ '' نراجیوں اور مشاھیر ادب کی سوشلزم ،،
کے خلاف حملہ کرتے ھیں جو کہ '' تاثر پیدا کرنے کی کوشش ،، میں
کل عوام کے ذریعے براہ راست قانون سازی کی تعریفوں کے پل باندھتے ھیں ،
یہ سمجھنے سے قطعی قاصر رھتے ھیں کہ اس تصور کو جدید سماج
ھی میں صرف نسبتاً بروئے عمل لایا جا سکتا ھے ۔

ھماری تحریک میں جو عملی کام کر چکے ھیں وہ جانتے ھیں کہ
عام طالب علموں اور مزدوروں میں جمہوریت کے بارے میں '' قداستی ،،
تصور کس قدر عام ھے ۔ یہ کوئی حیرت‌انگیز بات نہیں ھے کہ یہ
تصور تنظیموں کے قواعد و ضوابط میں اور تحریروں میں بھی سرایت کر
گیا ھے ۔ برنشٹائنیائی خیالات کے '' معیشت پسندوں ،، نے اپنے
قواعد و ضوابط میں مندرجہ ذیل کو بھی شامل کیا : '' پیرا ۱۰ ۔ پوری
یونینی تنظیم کے مفادات پر اثرانداز ھونے والے تمام امور اس کے تمام
میمبروں کے ووٹوں کی اکثریت سے طے پائینگے ،، ۔ دھشت پسندانہ خیالات
کے '' معیشت‌پسند ،، انھیں کی ریس کرتے ھوئے دوھراتے ھیں : '' کمیٹی
کے فیصلے اسی وقت موثر ھو سکینگے جبکہ تمام حلقوں کو ان کا حوالہ
دیا جا چکا ھو ،، ('' سوابودا ،، ، شمارہ ۱ ، صفحہ ٦٧) ۔ ذرا ملاحظہ
فرمائیے کہ وسیع پیمانے پر استصواب‌رائے کی تجویز اس مطالبے کے علاوہ
پیش کیا جا رھا ھے کہ پوری تنظیم انتخابات کی بنیاد پر قائم کی جائیگی !
اس سبب کی بنیاد پر ظاھر ھے کہ ھم عملی کارکنوں کی مذمت نہیں
کرینگے جنھیں اصلی جمہوری تنظیموں کے نظریے اور عمل کا مطالعہ
کرنے کے مواقع بہت ھی کم میسر آئے ھیں ۔ لیکن جب '' ربوچیئے
دیلو ،، ، جو قیادت کا دعویدار بنتا ھے ، ایسے حالات میں وسیع جمہوری
اصولوں کی قرارداد تک اپنے آپ کو محدود کر لیتا ھے ، تو کیا اسے محض
'' تاثر پیدا کرنے کی کوشش ،، کے علاوہ کچھ اور کہا جا سکتا ھے ؟

س ۔ مقامی اور کل روسی کام

تنظیم کے جس منصوبے کا خاکہ یہاں پیش کیا گیا ھے اس کے
خلاف اس بنیاد پر اٹھائے جانے‌والے اعتراضات کہ یہ غیر جمہوری اور
سازشی ھے ، مکمل طور سے ناقص ھیں ۔ پھر بھی ایک سوال باقی رہ
جاتا ھے جو بارھا پوچھا جاتا ھے اور جو مفصل طور سے غور طلب

ہے– مقامی کام اور کل‌روسی کام کے درمیان تعلقات کا سوال ۔ اس خوف کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ایک مرکوزہ تنظیم کی تشکیل ممکن ہے کہ کشش ثقل اول الذکر سے موخرالذکر پر منتقل کر دے ، محنت کش عوام الناس سے ہمارے تعلقات میں اور عموماً مقامی ہلچل کے تسلسل میں کمزوری آ جانے کے باعث تحریک کو نقصان پہنچائے ۔ ان خدشات کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ گذشتہ چند برسوں میں ہماری تحریک کو ٹھیک اس حقیقت کے باعث نقصان پہنچا ہے کہ مقامی کارکن مقامی کام میں حد سے زیادہ منہمک رہے ہیں ، چنانچہ اس لئے مرکز کشش ثقل کو قدرے کل روسی کام کی جانب منتقل کرنا قطعی ضروری ہو گیا ہے اور یہ کہ اسی سے ہمارے تعلقات اور ہماری مقامی ہلچل کا تسلسل کمزور تو دور رہے اور بھی مضبوط ہو جائیں‌گے ۔ آئیے مرکزی اور مقامی اخباروں کے سوال ہی کو لیں ۔ میں قارئین سے درخواست کرنا چاہوں‌گا کہ وہ یہ فراموش نہ کریں کہ اخبارات کی اشاعت کو ہم محض ایک مثال کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں جو اس سے بے انتہا وسیع اور زیادہ متنوع عمومی انقلابی سرگرمی کو ظاہر کرتی ہے ۔

عام تحریک کے پہلے دور میں (۹۸ – ۱۸۹۶ ء) مقامی انقلابی کارکنوں نے کوشش کی تھی کہ ایک کل‌روسی اخبار ”ربوچایا گزیتا“ شائع کیا جائے ۔ اگلی مدت میں (۱۹۰۰ ء – ۱۸۹۸ ء) تحریک نے زبردست پیش‌قدمی کی لیکن رہنماؤں کی توجہ پوری طرح مقامی مطبوعات میں جذب تھی ۔ جو مقامی اخبارات شائع ہوا کرتے تھے ان کی مجموعی تعداد کا ہم شمار کریں تو معلوم ہوگا اوسطاً فی‌ماہ ایک شمارہ شائع ہوا کرتا تھا * ۔ کیا اس سے ہمارے اناڑی‌پن کی صاف وضاحت نہیں ہو جاتی ؟ کیا اس سے صاف طور سے نظر نہیں آجاتا کہ ہماری انقلابی تنظیم تحریک کے بلاارادہ فروغ سے پچھڑی ہوئی ہے ؟ اگر بکھرے ہوئے مقامی گروہ نہیں بلکہ ایک ہی تنظیم اتنے ہی شمارے

---

* ”پیرس کانگرس کو رپورٹ“ (۷۰) صفحہ ۱۴ دیکھئے ۔ ”اس وقت سے (۱۸۹۷ ء) ۱۹۰۰ ء کے موسم بہار تک مختلف اخباروں کے تیس شمارے مختلف مقامات سے شائع ہوئے تھے ... اوسطاً فی ماہ ایک شمارے سے زیادہ کے حساب سے شائع ہوئے ۔“

شائع کرتی تو هم نه صرف بهت ساری محنت بچا لیتے بلکه هم کام کی بےانتہا زیادہ پائیداری اور تسلسل حاصل کر لیتے۔ ان عملی کارکنوں کی نگاهوں سے یه ساده سا نکته اکثر اوجهل هو جاتا هے جو سرگرمی کے ساتھ اور قریب قریب محض مقامی مطبوعات کی بنیاد پر کام کرتے هیں (بدقسمتی سے یه بات غالب اکثریت کے واقعات میں اب بھی صادق آتی هے)، نیز ان مضمون‌نگاروں کی نگاهوں سے بھی جو اس مسئلے پر حیرت‌انگیز شیخ چلی‌پن کا مظاهره کرتے هیں۔ عملی کارکن عموماً اس دلیل سے مطمئن هوکر بیٹھ رهتے هیں که مقامی کارکنوں کے لئے یه "مشکل هوتا هے"* که وه ایک کل‌روسی اخبار کی تنظیم میں مصروف هو جائیں، اور یه که کوئی اخبار نه هونے سے مقامی کا هونا بهتر هوتا هے۔ یه دلیل یقیناً قطعی حق‌بجانب هے، اور هم عام طور پر مقامی اخبارات کی زبردست اهمیت اور ان کے کارآمد هونے پر کسی عملی کارکن سے کم قدر نهیں کرتے۔ لیکن مسئله یه نهیں هے۔ مسئله یه هے که کیا هم جزو جزو کے اس انتشار اور اناڑی‌پن پر عبور حاصل نهیں کر سکتے جن کا اس قدر نمایاں اظهار مقامی اخبارات کے تیس شماروں میں هوا جو ڈھائی برس کے دوران میں سارے روس میں وقتاً فوقتاً شائع هوتے رهے؟ عموماً مقامی اخبارات کے کارآمد هونے کے متعلق ناقابل انکار مگر حد سے زیاده عمومی، بیان تک هی اپنے آپ کو محدود نه رکھئیے۔ همت کرکے ان کے منفی پهلوؤں کو تسلیم کیجئے جن کا ڈھائی برس کے تجربے سے اظهار هوا هے۔ اس تجربے نے دکھایا هے که جن حالات کے تحت هم کام کرتے هیں، ان میں یه مقامی اخبارات، بیشتر صورتوں میں، اپنے اصولوں کے اعتبار سے ناپائیدار، سیاسی اهمیت سے محروم، انقلابی قوتوں کے صرف هونے کے اعتبار سے انتهائی مهنگے اور تکنیکی نقطهٔ نظر سے قطعی غیر اطمینان‌بخش ثابت هوتے هیں (میرے

---

* یه مشکل درحقیقت جتنی هوتی هے بظاهر اس سے زیاده معلوم هوتی هے۔ درحقیقت ایک بھی مقامی اسٹڈی سرکل ایسا نهیں هے جس کے هاں کل‌روسی کام کے سلسلے میں کوئی نه کوئی فرض منصبی پورا کرنے کے موقع کا فقدان هو۔ "یه نه کهئے میں کر نهیں سکتا، یه کهئے کروں گا نهیں"۔

ذهن میں چھپائی کی تکنیک یقیناً نہیں ہے ، بلکہ اشاعت کا وقفہ اور باقاعدگی ہے)۔ یہ خامیاں اتفاقی نوعیت کی نہیں ہیں۔ یہ ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کا ناگزیر نتیجہ ہیں ، جس سے ایک طرف تو زیر تبصرہ مدت میں مقامی اخبارات کے غلبے کی وضاحت ہوتی ہے اور دوسری طرف اس غلبے سے اس کی پرورش ہوتی ہے۔ علیحدہ مقامی تنظیم کی قوت سے یہ بات قطعی طور پر بعید ہے کہ وہ اپنے اخبار کو سیاسی ترجمان کی سطح تک بلند کرکے اصولوں کی پائیداری برقرار رکھے ، اس کی قوت سے بعید ہے کہ وہ ایسا مواد کافی مقدار میں جمع کرے اور اس سے فائدہ اٹھائے جو ہماری پوری سیاسی زندگی پر روشنی ڈالے۔ آزاد ملکوں میں متعدد مقامی اخبارات کی ضرورت کی حمایت میں عموماً جو دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مقامی کارکنوں کے طباعت کے اخراجات کم ہوتے ہیں اور یہ کہ لوگوں کو زیادہ مکمل طور پر اور جلدی سے باخبر رکھا جا سکتا ہے — یہ دلیل ، جیسے کہ تجربہ دکھلاتا ہے ، روس میں مقامی اخبارات کے خلاف جاتی ہے۔ انقلابی قوتوں کے مصارف کے تعلق سے وہ حد سے زیادہ مہنگے پڑتے ہیں اور وہ کبھی کبھار ہی نکلتے ہیں ، محض اس وجہ سے کہ غیر قانونی اخبار کی طباعت کے لئے ، صحافت میں چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو ، وسیع خفیہ انتظام وسامان کی ضرورت ہوتی ہے ، ایسے کہ جن کا امکان بڑے پیمانے کی فیکٹری کی پیداوار میں ہی ہو سکتا ہے ، کیونکہ اس قسم کا انتظام و سامان چھوٹی سی ، دستکاری کی کارگاہ میں پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ بارہا خفیہ انتظام وسامان کی قدامتی نوعیت (ہر عملی کارکن متعدد مثالیں پیش کرسکتا ہے) پولیس کو موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ ایک یا دو شماروں کی اشاعت اور تقسیم سے فائدہ اٹھاکر عام گرفتاریاں کرے جن کے نتیجے میں ایسا صفایا ہوتا ہے کہ پھر سب کچھ بالکل شروع سے شروع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بخوبی منظم خفیہ انتظام کےلئے پیشہورانہ اعتبار سے بخوبی تربیتیافتہ انقلابیوں کی اور انتہائی وضعداری سے کام میں لائی جانےوالی تقسیم محنت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان دونوں ضرورتوں کو پورا کرنا ایک علیحدہ مقامی تنظیم کی استعداد سے بعید ہوتا ہے ، خواہ کسی خاص وقت میں وہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ بحیثیت مجموعی ہماری تحریک کے نہ صرف عام مفادات (وضعدار

سوشلسٹ اور سیاسی اصولوں کی مزدوروں کو تعلیم) بلکہ مخصوص طور سے مقامی مفادات کی بھی غیرمقامی اخبارات بہتر خدمت انجام دیتے ہیں۔ بادی النظر میں ممکن ہے کہ یہ مہمل معلوم ہو، لیکن ڈھائی سال کے مذکورہ صدر تجربے سے یہ بات مکمل طور سے ثابت ہوچکی ہے۔ اس بات سے تو سب ہی کو اتفاق ہوگا کہ اخباروں کے تیس شمارے شائع کرنے میں جو مقامی قوتیں لگائی گئی تھیں اگر وہ سب مل کر ایک ہی اخبار کے لئے کام کرتیں تو اگر سو نہیں ساٹھ شمارے بہ‌آسانی شائع ہو گئے ہوتے، اور نتیجہ یہ ہوتا کہ تحریک کی تمام مقامی کرداری خصوصیات کے اوصاف کا زیادہ مکمل طور پر ان میں اظہار کیا گیا ہوتا۔ یہ صحیح ہے کہ اس درجے کی تنظیم کوئی آسان بات نہیں ہے، لیکن ہمیں اس کی ضرورت کا احساس ضرور ہونا چاہئے۔ ہر مقامی اسٹڈی سرکل کو اس کے بارے میں سوچنا ضرور چاہئے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کےلئے سر گرمی کے ساتھ کام کرنا چاہئے، باہر سے کسی کی ایڑ لگائے بغیر، مقامی اخبار کی مقبولیت اور قربت سے للچائے بغیر جو جیسا کہ ہمارے انقلابی تجربے نے دکھایا ہے، بڑی حد تک خیالی ثابت ہوتی ہے۔

اور یہ ان مضمون‌نگاروں کی درحقیقت ناقص خدمت ہے جو وہ اس عملی کام کی کرتے ہیں جو اپنے آپ کو عملی کارکنوں کے خاص طور پر زیادہ قریب تصور کرتے ہوئے، اس فریب کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور حیران‌کن کھوکھلی اور سستی دلیل کی ترکیب نکالتے ہیں کہ ہمارے پاس مقامی اخبارات ہونے چاہئیں، ہمارے پاس اضلاعی اخبارات ہونے چاہئیں اور ہمارے پاس کل‌روسی اخبارات ہونے چاہئیں۔ عام طور سے کہا جائے تو یقیناً یہ سب ضروری ہیں لیکن اگر ٹھوس تنظیمی مسئلے کے حل کرنے کا کام ہاتھ میں لیا جائے تو ضروری ہے کہ وقت اور حالات کو بھی پیش‌نظر رکھا جائے۔ کیا ''سوابودا،، (شمارہ ۱، صفحہ ۶۸) کے لئے ایک خاص مضمون ''اخبار کے مسئلے کے متعلق،، میں یہ لکھنا خیالی پلاؤ پکانا نہیں ہے کہ: ''ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہر اس جگہ جہاں مزدوروں کی خاصی تعداد ہو، مزدوروں کا اپنا ایک اخبار ہونا چاہئے، وہ اخبار نہیں جو کہیں سے درآمد کیا گیا ہو، بلکہ ان کا خود اپنا،،۔ اگر وہ مضمون‌نگار جس نے یہ الفاظ لکھے ہیں

ان کے معنوں پر غور کرنے سے انکار کرتا ہے تو پھر کم از کم قارئین تو اس کےلئے یہ کام کر سکتے ہیں - روس میں '' مزدوروں کی خاصی تعدادوالی جگہیں ،، کتنی ، اگر سو نہیں تو ، بیسی ہیں اور اگر ہر مقامی تنظیم خود اپنا اخبار شائع کرنے بیٹھ گئی تو اناڑی پن کے ہمارے طریقوں کی یہ کیسی دائمی صورت ہوگی ! اس انتشار سے ، مقامی انقلابی کارکنوں کو اپنی سرگرمی کے آغاز ہی میں جال میں پھنسا لینے — اور بغیر '' خاص کوشش ،، کئے — اور ان کو حقیقی انقلابیوں میں تبدیل ہو جانے سے باز رکھنے میں پولیس‌والوں کے لئے آسانی پیدا ہو جائیگی- صاحب‌مضمون سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کل‌روسی اخبار پڑھنےوالے کو فیکٹری کے مالکوں کی بدعنوانیوں کے احوال سے اور '' مختلف شہروں میں ، جو ان کے اپنے نہیں ہیں ، فیکٹری کی زندگی کی تفصیلات ،، سے کم ہی دلچسپی ہوگی- لیکن '' اوریل کے باشندے کو اوریل کے معاملات کے متعلق پڑھنا غیردلچسپ معلوم نہیں ہوگا- ہر شمارے سے اس کو معلوم ہوگا کہ '' مارپیٹ ،، میں کون دھر لیا گیا ، کس کی '' کھنچائی ،، ہوئی ہے اور اس کو زور کا جوش آ جائیگا ،، (صفحہ ٦٩) - واقعی ، اوریل کے قارئین جوش میں آئے ہوئے ہوں‌گے ، لیکن مضمون‌نگار صاحب کی پرواز خیال بھی بلند ہے ، بہت ہی بلند- ان کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے تھا کہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی فکر تدبیر کے اعتبار سے مناسب ہوگی ؟ فیکٹری کی بےنقابیوں کی اہمیت اور ضرورت کو سراہنے میں ہم کسی سے پیچھے نہیں ہیں لیکن یہ بات ذہن‌نشین رکھنی چاہئے کہ ہم ایک ایسے مرحلے پر پہنچ گئے ہیں کہ جب سینٹ‌پیٹرس‌برگ کے لوگ سینٹ پیٹرس‌برگ کے ''ربوچایا میسل،، کی سینٹ پیٹرس‌برگ کی خط و کتابت پڑھنا بےلطف محسوس کرتے ہیں - اشتہار وہ وسیلہ ہیں جن کے ذریعے مقامی فیکٹریوں کی بےنقابیاں ہمیشہ کی جاتی رہی ہیں اور ان کو جاری رکھنا چاہئے ، لیکن ہمیں اخباروں کی سطح بلند کرنی چاہئے ، اس کو پست کرکے فیکٹری کے اشتہار کی سطح پر نہیں لےآنا چاہئے- اخبار سے ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ '' چھوٹی موٹی ،، بےنقابیاں اتنی نہیں جتنی کہ بڑی بڑی بےنقابیاں ، فیکٹری کی زندگی کی مثالی خرابیوں کی ، خاص طور پر نمایاں حقائق پر مبنی بےنقابیاں ، تمام مزدوروں اور

تحریک کے تمام رهنماؤں میں دلچسپی پیدا کرنےوالی ، ان کے علم میں حقیقی معنوں میں اضافه پیدا کرنےوالی ، ان کے نقطهٔ نظر کو وسیع کرنے اور نئے اضلاع کو اور نئے نئے پیشوں کے مزدوروں کو بیدار کرنے کےلئے نقطهٔ آغاز بننے کا کام دینےوالی ۔

'' علاوہ ازیں ، مقامی اخبار میں فیکٹری کے انتظامیه عملے کی اور دوسرے ارباب اختیار کی تمام بدعنوانیوں کا وهیں کے وهیں اور اسی وقت بهید کهولا جا سکتا هے ۔ لیکن ایک عام ، دورافتادہ اخبار کی صورت میں اس کے پاس خبر پهنچتے پهنچتے واقعات کو ان کے مقامات ماخذ میں فراموش کیا جا چکا هوگا۔ اخبار ملنے پر پڑهنےوالا حیرت سے کهیگا : '' یه کب هوا تها — کسے یاد هے ؟ ،، ،، (ایضاً) ۔ بالکل — کسے یاد رکها هے ! اسی ماخذ سے همیں معلوم هوا هے که اخبارات کے ۳۰ شمارے جو ڈهائی برس کے دوران میں جاری هوئے چهه شهروں میں شائع کئے گئے تهے ۔ اسی طرح فی شهر ایک شماره هر نصف سال کی اوسط بیٹهتی هے ! اور اگر همارے نادان مضمون‌نگار مقامی کام کی صلاحیت پیداوار کے متعلق اپنے اندازے کو تگنا بهی کر دیں (جو که ایک اوسط شهر کی صورت میں غلط هوگا ، کیونکه همارے اناڑی‌پن کے چوکهٹے میں صلاحیت پیداوار کو کسی بڑی حد تک بهی بڑهانا غیر ممکن هے) ، پهر بهی همیں هر دو مهینوں میں صرف ایک شماره ملےگا یعنی ایسی کوئی چیز نهیں که '' وهیں کے وهیں اور اسی وقت بهید کهول دیا جائے ،، ۔ لیکن دس مقامی تنظیموں کےلئے یه کافی هوگا که وه آپس میں مل جائیں اور اپنے نمائندوں کو ایک عام اخبار کا انتظام کرنے میں سرگرم حصه لینے کےلئے بهیج دیں تاکه هر پندرهواڑے هم سارے روس میں چهوٹی موٹی نهیں بلکه حقیقی معنوں میں نمایاں اور مثالی برائیوں کا '' بهید کهول سکیں ،، ۔ هماری تنظیموں کی صورت‌حال کا جنهیں علم هے ان میں سے کسی ایک کو بهی اس بات پر ذرا بهی شبه نهیں هو سکتا ۔ جهاں تک دشمن کو رنگے هاتهوں پکڑنے کا سوال هے — اگر هم سنجیدگی کے ساتھ یه بات کهه رهے هیں اور محض نکمی فقرے بازی نهیں هے — تو یه عموماً ایک غیرقانونی اخبار کی صلاحیت سے قطعی بعید هے ۔ یه کام تو صرف اشتهاروں کے ذریعے کیا جا سکتا هے کیونکه اس قسم کی بےنقابیوں کی مدت زیادہ سے زیادہ محض ایک دو

روز کی ہوتی ہے (مثلاً معمول کے مطابق مختصر ہڑتالیں ، فیکٹری کی پرتشدد چھڑپیں ، مظاہرے ، وغیرہ) ۔

" مزدور صرف فیکٹریوں ھی میں نہیں بلکہ شہر میں بھی رہتے ھیں "، سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے ہمارے مضمون‌نگار نے ، تخصیص سے اٹھ کر تعمیم کی طرف جاتے ہوئے فرمایا ہے ، ایسے سخت استقلال کے ساتھ کہ خود بورس کری‌چیفسکی اس پر فخر کریں ، اور وہ میونسپل کاؤنسلوں ، میونسپل اسپتالوں ، میونسپل اسکولوں جیسے معاملات کا حوالہ دیتے ھیں اور مطالبہ کرتے ھیں کہ مزدوروں کے اخباروں کو عموماً میونسپل معاملات کو نظرانداز نہ کرنا چاہئے۔ یہ مطالبہ — جو بطور خود بہترین ہے — خالی‌خولی خیالی باتوں کی خاص طور پر واضح مثال کا کام دیتا ہے جہاں تک کہ مقامی اخبارات کے بارے میں مباحثہ اکثروبیشتر محدود ہوکر رہ جاتا ہے۔ اول تو اگر واقعی اخبارات " ہر اس جگہ جہاں مزدوروں کی خاصی تعداد ہو "، نکلنے لگ جائیں جن میں میونسپل معاملات پر اس قدر تفصیل کے ساتھ معلومات ہوتیں جن کی " سوابودا "، خواھش کرتا ہے تو یہ ہمارے روسی حالات میں لازمی طور پر بگڑکر معمولی معمولی باتوں سے درحقیقت متعلق ہوکر رہ جائیں ، زارشاھی مطلق‌العنانی پر کل‌روسی انقلابی دھاوے کی اھمیت کے شعور میں کمزوری کی جانب لےجائیں اور اس رجحان کو مستحکم کر دیں جس کی کونپلیں انتہائی جاندار ہوتی ھیں — جس کو جڑ سمیت اکھاڑ کر نہیں پھینکا گیا تھا ، جو قدرے چھپا ہوا تھا یا عارضی طور پر دبا ہوا تھا — اور جو ان انقلابیوں کے متعلق اس مشہور جملے بازی سے نظروں میں آ گیا تھا کہ جو غیر موجود پارلیمنٹوں کے متعلق تو بہت ساری باتیں کرتے ھیں اور موجود میونسپل کاؤنسلوں کے بارے میں بہت کم۔ ہم کہتے ھیں " لازمی طور پر "، اس بات پر زور دینے کی غرض سے کہ ظاھر ہے " سوابودا "، کی خواھش یہ نہیں ہے کہ ایسا ہو ، بلکہ اس کے برعکس ہے۔ لیکن نیک ارادے کافی نہیں ہوا کرتے۔ میونسپل معاملات پر ان کے مناسب پس‌منظر میں ، ہمارے پورے کام کے تعلق سے غور کیا جائے ، اس کےلئے ضروری ہے کہ اس پس‌منظر کا پہلے واضح طور پر تصور کیا جائے ، مضبوطی سے اس کو مستحکم کیا جائے ، نہ صرف دلیل کے ذریعے ، بلکہ متعدد

مثالوں کے ذریعے ، تاکہ وہ رواج کا سا استحکام حاصل کر لے ۔ یہ ہمارے ساتھ ابھی تک واقعے سے بہت دور کی بات ہے ۔ پھر بھی پہلے یہی کرنا ضروری ہے ، اس سے قبل کہ ہم وسیع مقامی اخبارات کے بارے میں سوچنے اور بات کرنے کی اپنے آپ کو اجازت دیں ۔

دوسرے ، میونسپل معاملات کے بارے میں حقیقی معنوں میں خوبی کے ساتھ اور دلچسپ انداز میں لکھنے کےلئے ضروری ہوتا ہے کہ مسائل کا براہ‌راست علم ہو ، کتابی علم نہیں ۔ لیکن روس میں کہیں بھی شاید ہی کوئی سوشل ڈیما کریٹ ایسا ہو جسے اس قسم کی معلومات حاصل ہوں ۔ اخبارات میں (مقبول عام کتابچوں میں نہیں) میونسپل اور ریاستی معاملات کے متعلق لکھنے کے قابل ہونے کے لئے تازہ اور متنوع سواد کا جمع کیا جانا اور لکھنے کےلئے قابل لوگوں کا ہونا ضروری ہوتا ہے ۔ اس قسم کا مواد جمع کرنے اور لکھنے کے قابل ہونے کےلئے ضروری ہوتا ہے کہ ہمارے پاس قداستی حلقے کی " قداستی جمہوریت ،، سے کچھ زیادہ ہو جس میں ہر شخص سب کچھ کرتا ہے اور سب استصواب‌رائے کا کھیل کھیل کر تفریح‌طبع کیا کرتے ہیں ۔ ماہر لکھنےوالوں اور نامہ‌نگاروں کے عملے ، سوشل ڈیما کریٹی نامہ‌نگاروں کی ایک فوج کی ضرورت ہوتی ہے جو دور دور تک تعلقات قائم کرتے ہیں ، جو ہر وضع کے " ریاستی رازوں ،، کی تھاہ لینے کی صلاحیت رکھتے ہوں (جن کا علم روسی حکومت کے عہدیدار کو بڑا ہی مغرور کر دیتا ہے لیکن جن کو اگل دینا اس کے لئے بڑا ہی آسان ہوتا ہے) ، جو " پس‌منظر میں ،، سرایت کر جانے کی صلاحیت رکھتے ہوں — ایسے لوگوں کی فوج جو اپنے " سرکاری فرض ،، کی حیثیت سے لازمی طور پر ہر جگہ حاضر ہو ، ہمہ‌داں ہو — اور ہمیں ، اس پارٹی کو جو تمام معاشی ، سیاسی ، سماجی اور قومی استبداد کے خلاف جدوجہد کرتی ہے ، ایسے ہمہ‌داں لوگوں کی ایسی فوج دریافت کر سکتی ، جمع کر سکتی ، تربیت دے سکتی ، صف آرا کرسکتی اور حرکت میں لاسکتی ہے ایسا ضرور کرنا چاہئے — یہ سب کچھ ابھی کرنا باقی ہے ۔ اکثروبیشتر جگہوں میں اس سمت میں ابھی تک نہ صرف ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا گیا ہے بلکہ اکثر تو اس کی ضرورت کو تسلیم کرنے کا بھی فقدان ہے ۔ ہمارے سوشل ڈیما کریٹی اخبارات میں ہمارے بڑے اور

چھوٹے — سفارتی ، فوجی ، کلیسائی ، میونسپل ، مالی وغیرہ وغیرہ — معاملات کے بارے میں پرزور اور دلچسپ مضامین تلاش کیجئے مگر بےسود ۔ ان معاملات کے بارے میں قریب قریب کچھ بھی نہیں ہوتا یا بہت کم ہوتا ہے * ۔ یہی وجہ ہے کہ '' ہر جگہ جہاں مزدوروں کی خاصی تعداد ہو ،، اخبارات کی ضرورت کے متعلق جو کہ فیکٹری ، میونسپل اور حکومتی بدعنوانیوں کو بےنقاب کریں گے ، '' جب کوئی شخص خوبصورت اور دل‌آویز کلمات اپنی زبان سے ادا کرتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو مجھے سخت جھنجھلاہٹ ہوتی ہے،،۔

مرکزی اخبارات پر مقامی اخبارات کا غلبہ یا تو افلاس کی علامت ہو سکتا ہے یا ٹھاٹ باٹ کی۔ افلاس کی ، جب کہ تحریک نے ابھی بڑے پیمانے کے اجرا کے لئے اپنی قوتوں کو نشو و نما نہیں دی ہے ، اناڑی‌پن سے گرتے پڑتے آگے بڑھ رہی ہے ، اور '' فیکٹری کی زندگی کی چھوٹی موٹی تفصیلات ،، میں ڈوب جانے سے بس ذرا ھی بچی ہوئی ہے ۔ ٹھاٹ باٹ کی ، جب کہ تحریک نے مکمل طور پر بےنقاب کرنے ، مکمل طور پر ھلچل کرنے کے فرائض پر پورا پورا عبور حاصل کر لیا ہو اور

---

* یہی وجہ ہے کہ غیر معمولی اچھے مقامی اخبارات کی مثالیں بھی ہمارے نقطۂ‌نظر کی پوری پوری تصدیق کرتی ھیں ۔ مثال کے طور پر '' یوژنی ربوچی ،، (٧٦) ایک بہترین اخبار ہے ، اصول کے عدم استحکام سے قطعی پاک ۔ لیکن اشاعت باربار رک جانے اور پولیس کے چھاپے وسیع پیمانے پر پڑنے کے باعث مقامی تحریک کےلئے جو کچھ چاھئے وہ اس کو مہیا کرنے کے اھل نہیں ہوا ہے ۔ تحریک کے بنیادی مسئلوں کی اصولی وضاحت اور وسیع پیمانے پر سیاسی ھلچل ، جس کی موجودہ زمانے میں ھماری پارٹی کو اشدترین ضرورت ہے ، مقامی اخبار کے لئے حد سے زیادہ بڑا کام ثابت ہوا ہے ۔ خاص طور پر قابل قدر جو مواد اس نے شائع کیا ہے جیسے کہ معدنی کانوں کے مالکوں کے اجلاس کے متعلق اور بےروزگاری وغیرہ پر مضامین ، قطعی طور پر مقامی مواد نہیں تھا ، یہ پورے روس کو درکار تھا ، صرف جنوب کو ھی نہیں ۔ اس قسم کے مضامین ھمارے سوشل ڈیما کریٹی اخبارات میں سے کسی میں شائع نہیں ہوئے۔

مرکزی ترجمان کے علاوہ متعدد مقامی اخبارات شائع کرنا بھی ضروری ہو گیا ہو ۔ آج کے روس میں مقامی اخبارات کے غلبے کے کیا معنے ہیں اس کے بارے میں ہر ایک کو خود ہی فیصلہ کرنے دیجئے ۔ میں خود اپنے اخذ کردہ نتیجے کو ٹھیک ٹھیک الفاظ میں واضح کرنے ہی پر اکتفا کروں گا تاکہ غلطفہمی کا کوئی جواز نہ رہ جائے ۔ اب تلک ہماری مقامی تنظیموں کی اکثریت نے قریب قریب صرف مقامی اخبارات ہی کی اشاعت پر غور و فکر کیا ہے اور قریب قریب اپنی تمام سرگرمیاں اسی کام کے لئے وقف کر دی ہیں ۔ یہ معمول کے خلاف بات ہے ۔ صورت حال اس کے بالکل برعکس ہونی چاہئے ۔ مقامی تنظیموں کی اکثریت کو کل‌روسی اخبار کی اشاعت پر خاص غور و فکر کرنا چاہئے اور اپنی سرگرمیوں کو خاص طور سے اسی کے لئے وقف کر دینا چاہئے ۔ جب تک یہ نہیں ہوتا ، ہم ایک بھی اخبار ایسا قائم نہیں کر سکیں گے جو کسی حد تک بھی ہمہ گیر اخباری ہلچل سے تحریک کی خدمت انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہو ۔ لیکن جب ایسا ہو جاتا ہے تو ضروری مرکزی اخبار اور ضروری مقامی اخبارات کے درمیان معمول کے مطابق تعلقات خودبخود قائم ہو جائیں گے ۔

* * *

بادی النظر میں شاید ایسا لگے کہ مقامی سے کل‌روسی کام کی جانب کشش ثقل کے مرکز کو منتقل کرنے کی ضرورت کا اطلاق خصوصی طور پر معاشی جدوجہد کے میدان عمل پر نہیں ہوتا ۔ اس جدوجہد میں مزدوروں کے فوری دشمن انفرادی طور پر مالکان یا مالکان کے گروہ ہوا کرتے ہیں جو کسی ایسی تنظیم میں وابستہ نہیں ہوتے جس میں خالص فوجی ، سختی کے ساتھ مرکزیائی ہوئی روسی حکومت — سیاسی جدوجہد میں ہمارے فوری دشمن — سے دور کی بھی مشابہت ہو جس کی تمام باریک‌ترین تفصیلات سمیت ایک ہی عزم واحد قیادت کرتا ہے ۔

لیکن صورت حال یہ نہیں ہے ۔ جیسا کہ ہم بارہا واضح کر چکے ہیں ، معاشی جدوجہد ایک پیشہ‌ورانہ جدوجہد ہوا کرتی ہے اور اس وجہ سے اس کو ضرورت ہوتی ہے کہ مزدور پیشوں کے اعتبار سے منظم ہوں ، صرف مقام ملازمت کے مطابق نہیں ۔ جس قدر تیز رفتاری سے

همارے مالکان ہر طرح کی کمپنیوں اور سنڈی کیٹوں میں منظم ہوں اسی حد تک پیشوں کے اعتبار سے تنظیم زیادہ فوری طور پر ضروری ہو جاتی ہے - تنظیم کے اس کام میں جس کے لئے انقلابیوں کے واحد کل‌روسی ادارے کی موجودگی درکار ہے جو کہ کل‌روسی ٹریڈیونینوں کی قیادت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو ، ٹکڑوں ٹکڑوں میں ہماری تقسیم اور ہمارا اناڑی‌پن براہ‌راست ایک رکاوٹ ہیں - اوپر ہم واضح کر آئے ہیں کہ اسی مقصد کےلئے کس وضع کی تنظیم کی ضرورت ہے - اب ہم اس سلسلے میں اپنے اخبار کے مسئلے پر چند الفاظ کا اضافہ کریں‌گے -

ہر سوشل ڈیماکریٹی اخبار میں ٹریڈیونینی (معاشی) جدوجہد سے متعلق ایک خاص شعبے کے ہونے کی ضرورت پر مشکل ہی سے کوئی شبہ کرےگا - لیکن ٹریڈیونینی تحریک کا فروغ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ٹریڈیونینی اخبار کی تخلیق کے متعلق غورو فکر کریں - مگر ہمیں ایسا لگتا ہے کہ شاذونادر مستثنات کے علاوہ فی زمانہ روس میں ٹریڈیونینی اخبارات کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا - وہ ایک طرح کی عیاشی ہوگی اور اکثر اوقات تو ہمیں صبح و شام کی روٹی کے لالے ہوتے ہیں - ٹریڈیونینی اخبارات جس شکل میں ہمارے غیرقانونی کام کے حالات میں موزوں رہیں‌گے اور فی الحال جس کی ضرورت پیدا ہو چکی ہے وہ ٹریڈیونینی کتابچے ہیں - ان کتابچوں میں قانونی * اور غیرقانونی مواد کو جمع

---

* اس سلسلے میں قانونی مواد خاص طور پر اہم ہے ، اور اس کو باقاعدگی سے جمع کرنے اور کام میں لانے کی صلاحیت کے اعتبار سے ہم خاص طور سے پچھڑے ہوئے ہیں - یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ صرف قانونی مواد کی بنیاد پر ہی ایک ٹریڈیونینی کتابچہ کسی نہ کسی طرح مرتب کیا جا سکتا ہے ، لیکن صرف غیرقانونی مواد کی بنیاد پر ایسا نہیں کیا جا سکتا - " ربوچایا میسل " کی مطبوعات (۷۷) میں جن مسائل پر بحث کی جاتی ہے ان پر مزدوروں سے غیرقانونی مواد اکٹھا کرنے میں ہم انقلابیوں کی بہت ساری کوششوں کو ضائع کر دیا کرتے ہیں (اس کام میں جن کی جگہ قانونی کارکن نہایت آسانی سے لے سکتے تھے) ، اور پھر بھی ہمیں اچھا مواد کبھی بھی نہیں ملتا - یہ اس لئے کہ ایک مزدور کو جو ایک بڑی فیکٹری کے اکثر صرف ایک شعبے کے

متعلق جانتا ہے اور قریب قریب ہمیشہ صرف معاشی نتائج کے بارے میں ، اور باقاعدگی سے زمروں کی تشکیل کر دینا چاہئے ، کسی معینہ پیشے میں کام کے حالات پر ، اس اعتبار سے روس کے مختلف حصوں میں پائے جانےوالے فرق پر یا کسی معینہ پیشے میں مزدوروں کی پیش کی ہوئی خاص مانگوں پر ، اس پیشے کو متاثر کرنےوالے قوانین کی خامیوں پر ، اس پیشے میں مزدوروں کی معاشی جدوجہد کی نمایاں مثالوں پر یا ان کی ٹریڈیونینی تنظیم کے آغاز ، موجودہ کیفیت اور ضروریات پر ، وغیرہ۔ اس قسم کے کتابچے سب سے پہلے تو ہمارے سوشل ڈیماکریٹی اخبارات کو پیشوں کی ڈھیروں تفصیلات سے بچا لیں گے جو صرف کسی خاص پیشے کے مزدوروں ھی کےلئے باعث دلچسپی ہوں گی۔ دوسرے وہ ٹریڈیونینی جدوجہد میں ہمارے تجربے کے نتائج کو ضبط تحریر میں لے آئیں گے ، جو مواد اکٹھا کیا گیا ہو اس کو وہ محفوظ کرلیں گے

لیکن اپنے کام کے تمام حالات اور معیاروں کے بارے میں نہیں ، وہ علم نہیں ہو سکتا جو کسی فیکٹری کے دفتر کے عملے کو ، انسپیکٹروں ، ڈاکٹروں وغیرہ کو ہوا کرتا ہے اور جس کی معلومات اخباروں کی چھوٹی موٹی خبروں میں اور خاص صنعتی ، طبی ، زیمستوو کی اور دیگر مطبوعات میں منتشر ہوتی ہیں۔

مجھے اپنا ”پہلا تجربہ“ اچھی طرح یاد ہے جسے میں کبھی ہرگز دوھرانا نہیں چاہوں گا۔ میں نے ایک مزدور سے ”تحقیقات“ پر کئی ہفتے صرف کئے جو میرے پاس اکثر آیا کرتا تھا ، ایک بہت بڑی فیکٹری کے جہاں وہ ملازم تھا ، حالات کے ہر پہلو پر غور کیا۔ یہ درست ہے کہ بڑی کوشش کے بعد حالات بیان کرنے کےلئے میں نے مواد تو حاصل کر ھی لیا (ایک ھی فیکٹری کا !) لیکن نشست کے بعد مزدور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا کرتا اور مسکراتے ہوئے کہا کرتا : ”آپ کے سوالوں کا جواب دینے کی بہ‌نسبت اوور ٹائم کام کرنا مجھے زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے !“۔

اپنی انقلابی جدوجہد ہم جتنے زوردار طریقے سے جاری رکھیں گے ، اتنا ھی حکومت مجبور ہوگی کہ ”ٹریڈیونینی“ کام کے ایک حصے کو قانونی کر دے اور اس طرح ہمیں بوجھ کے ایک حصے سے چھٹکارا دے دے۔

جو کہ اب ڈھیروں اشتہاروں اور جستہ جستہ خط و کتابت میں واقعی گم ہو جاتا ہے اور وہ اس سواد کا خلاصہ نکال کر پیش کر دیا کریں گے۔ تیسرے وہ ہلچل کرنےوالوں کی رہبری کے فرائض انجام دے سکتے ہیں کیونکہ کام کرنے کے حالات نسبتاً آہستہ آہستہ تبدیل ہوتے ہیں اور کسی معینہ پیشے میں مزدوروں کی خاص مانگیں نہایت ہی پائیدار ہوتی ہیں (مثلاً موازنہ کیجئے ۱۸۸۵ ء میں ضلع ماسکو (۷۸) کے اور ۱۸۹۶ ء میں ضلع سینٹ پیٹرس‌برگ (۷۹) کے بنکروں کی پیش کی ہوئی مانگیں)۔ ایسے مطالبات اور ضروریات کی ترتیب و تالیف پسماندہ حلقوں میں معاشی مسئلوں پر ہلچل کرنےوالوں کے لئے بہترین گائڈ کا کام دے سکتی ہے۔ کسی خاص علاقے میں کامیاب ہڑتالوں کی مثالیں، ایک جگہ زندگی کے اعلی معیاروں پر، کام کرنے کے سدھرے ہوئے حالات پر معلومات دوسری جگہوں کے مزدوروں کی ہمت‌افزائی کرےگی کہ وہ اس کے لئے باربار جدوجہد شروع کرتے رہیں۔ چوتھے یہ کہ ٹریڈیونینی جدوجہد کی تعمیم کا آغاز کرکے، اور اس طرح روسی ٹریڈیونینی تحریک اور سوشلزم کے درمیان رشتے کو تقویت پہنچا کر، ساتھ ہی ساتھ سوشل ڈیماکریٹ یہ بھی دیکھیں گے کہ بحیثیت مجموعی ہمارے سوشل ڈیماکریٹی کام میں ہمارے ٹریڈیونینی کام کو نہ تو بہت ہی کم جگہ ملے اور نہ حد سے زیادہ۔ ایک مقامی تنظیم کے لئے جو دوسرے شہروں کی تنظیموں سے کٹی ہوئی ہو مشکل ہوتا ہے، اور کبھی کبھی تو ناممکن، کہ وہ صحیح احساس تناسب برقرار رکھ سکے (”رابوچایا میسل،، کی مثال واضح کرتی ہے کہ ٹریڈیونین‌ازم کی سمت میں کس قدر ہیبتناک مبالغہ کیا جا سکتا ہے)۔ لیکن انقلابیوں کی ایک کل‌روسی تنظیم جو مارکسزم کی بنیاد پر بغیر ڈگمگائے کھڑی ہو، جو پوری سیاسی جدوجہد کی قیادت کرتی ہو اور جس کے پاس پیشہ‌ور ہلچل کرنےوالوں کا عملہ ہو، صحیح تناسب متعین کرنے میں کبھی کوئی مشکل محسوس نہیں کرےگی۔

۵

کل روس سیاسی اخبار کا ''منصوبہ،،

ب۔ کری چیفسکی، ہم پر '' نظرئے کو عمل سے الگ تھلگ کرکے ایک بےجان فلسفے میں بدل ڈالنے ،، کے رجحان کا الزام عائد کرتے ہوئے، لکھتے ہیں ('' ربوچیئے دیلو ،،، شمارہ ۱۰، صفحہ ۳۰)، '' سب سے زیادہ سنگین غلطی جو '' ایسکرا ،، نے اس سلسلے میں کی وہ اس کا عام پارٹی تنظیم کا '' منصوبہ ،، تھا ،، (مثلاً مضمون بعنوان '' کہاں سے شروع کیا جائے ؟ ،،)۔ مارتی نوف اسی خیال کی صدائے بازگشت یہ اعلان کرنے میں بلند کرتے ہیں کہ '' تابناک اور مکمل شدہ تصورات کے پروپگنڈے کے مقابلے میں روزمرہ کی بےلطف جدوجہد کی پیش قدمی کی اہمیت کو اصلیت سے کم آنکنے کے '' ایسکرا ،، کے رجحان پر ... ایک پارٹی کو منظم کرنے کے منصوبے کا طرہ اور لگ گیا جو کہ اس نے مضمون بعنوان '' کہاں سے شروع کیا جائے ؟ ،،، شمارہ ۴ میں پیش کیا ہے ،، (ایضاً صفحہ ۶۱)۔ آخر میں پچھلے دنوں ل۔ نادیژدین نے اس '' منصوبے ،، (واویں کا استعمال طنز کے اظہار کے لئے کیا گیا تھا) کے خلاف ناراضگی کے گانے میں سر سے سر ملا دیا ہے۔ اپنے کتابچے میں جو ہمیں ابھی ابھی ملا ہے، جس کا نام '' شب انقلاب ،، ہے (ناشر '' انقلابی سوشلسٹ گروہ ،، سوابودا جس سے ہم متعارف ہو چکے ہیں) وہ اعلان کرتے ہیں (صفحہ ۱۲۶) : '' اب ایک ایسی تنظیم کی بات کرنے کے جسے ایک کل روسی اخبار نے باہم منسلک کر رکھا ہو، معنے ہیں آرام کرسی کے خیالات اور آرام کرسی پر بیٹھ کر کام کرنے کا پروپگنڈہ کرنا ،، اور یہ '' کتابی پن ،، کا مظہر ہے وغیرہ۔

یہ کہ ہمارا دہشت پسند '' روزمرہ کی بےلطف جدوجہد کی پیش قدمی ،، کے علمبرداروں کا ہمخیال نکلتا ہے، کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ ہم سیاست اور تنظیم کے بابوں میں ان کے درمیان قریبی تعلق کی جڑیں تلاش کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں ہمیں اس حقیقت کی جانب توجہ مبذول کرانی چاہئے کہ نادیژدین واحد شخص ہیں جنھوں نے اپنے ناپسندیدہ مضمون کے سلسلۂ خیال کو گرفت میں لانے کی شعوری

کوشش کی ہے اور ایک ایک کرکے ہر نکتے کا جواب دینے کی سعی کی ہے جب کہ '' ربوچیئے دیلو ،، نے کوئی بھی ایسی بات نہیں کہی ہے کہ جو موضوع کے لئے ٹھوس ہو بلکہ محض کوشش کی ہے کہ مسئلے کو ناروا ، فتنہ‌انگیز لعن طعن سے گڈمڈ کر دیا جائے ۔ یہ فرض چاہے ناگوارھی کیوں نہ ہو ، ہمیں پہلے آگیئن کے اصطبل کو صاف کرنے میں کچھ وقت ضرور صرف کرنا چاہئے ۔

ا ۔ مضمون '' کہاں سے شروع کیا جائے ؟ ،، سے ناخوش کون ہوا ؟

آئیے سب سے پہلے تو ہم ان فجائیہ اور استعجابیہ جملوں کا ایک انتخاب پیش کریں جن کی '' ربوچیئے دیلو ،، نے ہم پر بوچھار کی ہے ۔ '' پارٹی تنظیم کی تخلیق اخبار نہیں کر سکتا بلکہ عمل اس کے برعکس ہوا کرتا ہے ،، ... '' ایک اخبار جو پارٹی سے بالاتر ہو ، اس کے دائرۂ اختیار سے باہر ہو ، اس پر انحصار نہیں رکھتا ہو ، ایجنٹوں کے خود اپنے عملے کے ہونے کی بدولت ،، ... '' وہ کونسی کراست ہے کہ جس سے '' ایسکرا ،، اس پارٹی کی جس سے وہ متعلق ہے ، واقعی موجودہ سوشل ڈیما کریٹی تنظیموں کو فراموش کر بیٹھا ہے ؟ ،، ... '' وہ کہ جن کے پاس مستحکم اصول اور متعلقہ منصوبہ ہو ، پارٹی کی اصل جدوجہد کے افضل‌ترین ناظم ہوا کرتے ہیں اور اپنا منصوبہ اس سے حکماً قبول کراتے ہیں ،، ... '' یہ منصوبہ ہماری سرگرم عمل اور توانا تنظیموں کو پرچھائیوں کی سلطنت میں ہنکا دیتا ہے اور ایجنٹوں کے خیالی جال کو عالم وجود میں لانے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے ،، ... '' اگر کہیں '' ایسکرا ،، کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا دیا گیا تو روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کا ، جس کی شکل و صورت مرتب ہوتی جا رہی ہے ، نام و نشان تک مٹ کر رہ جائیگا ،، ... '' پروپگنڈے باز ترجمان اخبار تمام عملی انقلابی جدوجہد کا غیر منضبط مطلق‌العنان قانون‌ساز بن جاتا ہے ،، ... '' ہماری پارٹی اس مشورے پر کس ردعمل کا اظہار کرے کہ وہ کسی خوداختیار ادارتی مجلس کی مکمل طور سے تابعدار بن جائے ؟ ،، وغیرہ وغیرہ ۔

سندرجہ بالا اقتباسات کے متن اور لب و لہجے سے جیسا کہ قارئین اندازہ لگا سکتے ھیں ، ظاھر ھوتا ھے کہ " ربوچیئے دیلو "، برا سان گیا ھے۔ برا سان گیا ھے خود اپنی خاطر نہیں بلکہ ھماری پارٹی کی تنظیموں اور کمیٹیوں کی خاطر جنہیں ، اس کا الزام ھے کہ " ایسکرا "، پرچھائیوں کی سلطنت سیں ھنکا دینا چاھتا ھے اور جن کے نام و نشان تک کو وہ سٹا دیگا۔ کس قدر ھولناک بات ھے یہ ! لیکن ایک عجیب و غریب چیز قابل غور ھے۔ مضمون " کہاں سے شروع کیا جائے ؟ "، سئی ۱۹۰۱ ء سیں شائع ھوا تھا۔ " ربوچیئے دیلو "، سیں مضامین ستمبر ۱۹۰۱ ء سیں شائع ھوئے۔ اب وسط جنوری ۱۹۰۲ ء ھے۔ ان پانچ سہینوں سیں (ستمبر سے پہلے اور بعد سیں) پارٹی کی ایک بھی کمیٹی نے اور ایک بھی تنظیم نے اس وحشی کے خلاف رسمی طور پر احتجاج نہیں کیا جو ان کو پرچھائیوں کی سلطنت سیں ھنکا دینا چاھتا ھے ؛ اور پھر بھی روس کے تمام حصوں سے بیسیوں اور سیکڑوں مراسلے اس دوران سیں " ایسکرا "، نیز متعدد مقامی اور غیرمقامی مطبوعات سیں شائع ھوئے ھیں۔ یہ کیسے ھوا کہ جو پرچھائیوں کی سلطنت سیں ھنکا دئے جائیں گے وھی اس سے بے بہرہ ھیں اور اس کا برا نہیں سانا ھے حالانکہ ایک تیسرا فریق برا سان گیا ھے ؟

اس کی وضاحت یہ ھے کہ کمیٹیاں اور دوسری تنظیمیں حقیقی کام سیں سصروف ھیں اور " جمہوریت "، کا کھیل نہیں کھیل رھیں۔ کمیٹیوں نے مضمون " کہاں سے شروع کیا جائے ؟ "، پڑھا ، دیکھا کہ یہ " ایک تنظیم کے لئے متعین منصوبہ مرتب کرنے "، کی کوشش ھے " تاکہ اس کی تشکیل تمام پہلوؤں سے شروع کی جا سکے "، ، اور چونکہ ان کو معلوم تھا اور بخوبی سمجھتی تھیں کہ ان سیں سے ایک بھی " پہلو "، اس وقت تک " اس کی تعمیر شروع کرنے کا "، خواب بھی نہیں دیکھے گا جب تک کہ اس کو اس کی ضرورت کا اور فن تعمیر کے لحاظ سے اس منصوبے کے صحیح ھونے کا پورا یقین نہ ھو جائے ، چنانچہ قدرتی طور پر انہیں کبھی خیال تک نہیں آیا کہ وہ ان لوگوں کی جسارت کا برا مانیں جنھوں نے " ایسکرا "، سیں کہا تھا : " اس مسئلے کی فوری اھمیت کے پیش نظر ھم اپنی جانب سے ساتھیوں کے سامنے منصوبے کا ایک خاکہ پیش کرنے کی جرأت کر رھے ھیں جس کی زیادہ تفصیلی وضاحت ایک کتابچے سیں کی جاتی ھے جو کہ طباعت کے لئے زیر تکمیل

ھے ،،۔ کام کی جانب شعوری رویے کے ساتھ کیا یہ ممکن تھا کہ
چیزوں کو اس کے علاوہ کسی اور نقطہ نظر سے دیکھا جاتا کہ اگر
ساتھی اس منصوبے کو منظور کرلیتے جو کہ ان کے سامنے پیش کیا
گیا تھا ، تو وہ اس پر عمل درآمد کرتے ، اس وجہ سے نہیں کہ وہ
'' ماتحت ،، ھیں بلکہ اس وجہ سے کہ ھمارے مشترک نصب العین کے لئے
وہ اس کی ضرورت کے قائل ھوں گے اور یہ کہ اگر انھوں نے اس کو تسلیم
نہیں کیا تو پھر '' خاکہ ،، (بناوٹی لفظ ، ھے نا ؟) محض خاکہ رہ
جائیگا ؟ منصوبے کے خاکے کے خلاف لڑنا فتنہ انگیزی نہیں ، صرف اس کی
'' دھجیاں بکھیر کر ،، اور ساتھیوں کو مشورہ دیکر ھی نہیں کہ اس
کو مسترد کر دیں بلکہ انقلابی معاملات میں نا تجربہ کار لوگوں کو
اس کے مصنفوں کے خلاف صرف اس بنیاد پر بھڑکا کر کہ وہ '' قانون
سازی ،، کی جرأت کرتے ھیں اور '' افضل ترین ناظم ،، بن کر آتے ھیں
یعنی اس وجہ سے کہ وہ ایک منصوبے کا خاکہ تجویز کرنے کی جسارت
کرتے ھیں ؟ اگر مقامی کارپردازوں کو وسیع تر نظریات ، فرائض ،
منصوبوں وغیرہ کی سطح تک بلند کرنے کی کوشش پر نہ صرف اس دعوے
کے ساتھ اعتراض کیا جاتا ھے کہ یہ نظریات پرتقصیر ھیں بلکہ اس
بنیاد پر کہ '' بلند کرنے ،، کی '' خواھش ،، ھی ھمیں '' بری لگتی ھے ،،
تو کیا ھماری پارٹی نشو و نما پا سکتی اور ترقی کر سکتی ھے ؟
نادیژدین نے بھی ھمارے منصوبے کی '' دھجیاں بکھیر دیں ،، لیکن وہ
ایسی فتنہ انگیزی پر نہیں اترے کہ جس کی تشریح محض سادہ لوحی سے
یا سیاسی نظریات کی قدامت سے نہیں ھوتی ۔ شروع ھی میں انھوں نے اس
الزام کو پرزور طریقے سے مسترد کر دیا کہ ھم '' پارٹی پر نگراں ،،
بٹھانا چاھتے ھیں ۔ یہی وجہ ھے کہ منصوبے پر نادیژدین کی نکتہ چینی
کا اس کی صفات کے مطابق جواب دیا جا سکتا ھے اور دیا جانا چاھئے
جب کہ '' ربوچیئے دیلو ،، صرف حقارت کے برتاؤ کا مستحق ھے ۔

لیکن '' مطلق العنانی ،، اور '' تابعداری ،، کے بارے میں چیخم
دھاڑ مچانے کی حد تک گر جانے والے مضمون نگار کے لئے حقارت ھمیں ان
گتھیوں کو سلجھانے کے فرض سے سبکدوش نہیں کر دیتی جو اس قسم
کے لوگ اپنے قارئین کے ذھن میں پیدا کر دیتے ھیں ۔ یہاں ھم '' وسیع

جمہوریت پسندی ،، جیسے چلتے الفاظ کی اصلیت کا ساری دنیا کے سامنے واضح طور پر مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ کمیٹیوں کو فراموش کر دینے کا ، ان کو پرچھائیوں کی سلطنت میں ہٹا دینے کی خواہش یا کوشش وغیرہ کا ہم پر الزام لگایا جاتا ہے۔ ان الزامات کا جواب ہم کیسے دیں جب کہ صیغۂ راز میں رکھنے کی مصلحتوں کے پیش نظر ہم کمیٹیوں سے اپنے حقیقی تعلقات کے بارے میں قارئین کو قریب قریب کسی بھی حقیقت سے آگاہ نہیں کر سکتے ؟ جو لوگ ہم پر شدید الزامات جن کا مقصد مجمع کو اشتعال دلانا ہوتا ہے ، عائد کرتے ہیں ہم سے آگے ثابت ہوتے ہیں کیونکہ وہ ڈھٹائی سے کام لیتے اور انقلابی کی حیثیت سے اپنے اس فرض کو نظرانداز کر دیتے ہیں کہ جو تعلقات وہ قائم کرتا ہے ، قائم کر رہا ہے یا قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے انہیں دنیا کی نگاہوں سے احتیاط کے ساتھ پوشیدہ رکھے۔ قدرتی بات ہے ، '' جمہوریت پسندی ،، کے میدان عمل میں ہم ایسے لوگوں سے مقابلہ کرنے سے ہمیشہ ہمیشہ کےلئے انکار کرتے ہیں۔ جہاں تک ان قارئین کا تعلق ہے جو پارٹی کے تمام امور سے روشناس نہیں ہیں ، ان کے تعلق سے ہم جو فرض ادا کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان سے جو کچھ ہے اور جو کچھ ہوگا اس کا نہیں بلکہ جو کچھ ہو چکا ہے اور جو قصۂ ماضی بن چکا ہے اس کا خفیف سا ایک جزو بیان کر دیا جائے۔

بند نے اشارہ کیا ہے کہ ہم '' فریبی ،، * ہیں ، '' پردیسی انجمن ،، ہم پر پارٹی کا نام و نشان تک مٹانے کا الزام لگاتی ہے۔ حضرات ، ماضی کے متعلق جب ہم چار واقعات عام لوگوں کو بتائیں گے تو آپ پوری طرح مطمئن ہوجائیں گے۔

پہلا ** واقعہ۔ مجاہد یونینوں میں سے ایک کے ممبروں نے ، جنہوں نے ہماری پارٹی کی بنیاد رکھنے میں اور افتتاحی پارٹی کانگرس کو ڈیلی گیٹ بھیجنے میں براہ‌راست حصہ لیا تھا ، '' ایسکرا ،، کے گروہ کے

---

* '' ایسکرا ،، شمارہ ۸ ، قومی مسئلے پر ہمارے مضمون پر روس اور پولینڈ کی عام یہودی انجمن کی مرکزی کمیٹی کا جواب۔

** جان بوجھ کر ہم ان واقعات کو ان کے اصل تسلسل میں بیان کرنے سے احتراز کر رہے ہیں (۸۰)۔

ایک رکن سے مزدوروں کے لئے کتابوں کا ایک سلسلہ شائع کرنے کے بارے میں سمجھوتہ کیا جنھیں پوری تحریک کی خدمت انجام دینی تھی۔ یہ سلسلہ شائع کرنے کی کوشش ناکام رہی اور اس کے لئے جو کتابچے لکھے گئے تھے، '' روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے فرائض،، اور '' نیا فیکٹری قانون،،، گھماؤ پھراؤ کے راستے سے، اور تیسرے فریقین کے ذریعے پردیس پہنچ گئے جہاں ان کی اشاعت ہوئی۔

دوسرا واقعہ۔ بند کی مرکزی کمیٹی کے میمبر '' ایسکرا،، کے گروہ کے ایک رکن کے پاس، بند نے ان دنوں جسے '' ادبی لیباریٹری،، کہا تھا اس کو منظم کرنے کی ایک تجویز لیکر آئے۔ یہ تجویز پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ اگر یہ نہیں کیا جاتا تو تحریک بہت پچھڑ جائیگی۔ ان مذاکرات کا نتیجہ '' روس میں مزدور طبقے کا العین،، کے عنوان سے کتابچے کی صورت میں ظاہر ہوا*۔

تیسرا واقعہ۔ بند کی مرکزی کمیٹی نے ایک صوبائی قصبے کے راستے سے '' ایسکرا،، کے گروہ کے ایک رکن کے پاس یہ تجویز پہنچائی تھی کہ وہ '' ربوچایا گزیتا،، کے دوبارہ اجرا پر اس کی ادارت کے فرائض سنبھال لیں اور یقیناً ان کی مرضی حاصل کرلی۔ بعد میں اس پیش کش میں ترمیم کر دی گئی: متعلقہ ساتھی کو دعوت دی گئی کہ ادارتی مجلس کی تشکیل کے نئے منصوبے کے پیش‌نظر وہ اس کے مضمون‌نگار کے فرائض انجام دیں۔ اس تجویز پر بھی بلاشبہ ان کی رضامندی حاصل کر لی گئی۔ مضامین بھیجے گئے (جنھیں ہم نے محفوظ رکھنے کا بھی اہتمام کر لیا): '' ہمارا پروگرام،، جس میں برنشٹائن‌ازم کے خلاف، قانونی مطبوعات کی اور '' ربوچایا میسل،، کے لائحۂ عمل میں تبدیلی کے خلاف براہ‌راست احتجاج کیا گیا تھا؛ '' ہمارا فوری فرض،، ('' پارٹی

---

* مصنف نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ یہ واضح کر دوں کہ ان کے سابقہ کتابچوں کی طرح یہ بھی '' پردیسی انجمن،، کو یہ فرض کرکے بھیجا تھا کہ اس کی اشاعتوں کی ادارت '' محنت کی نجات،، کا گروہ کرے (بعض حالات کی بنا پر تب — فروری ۱۸۹۹ء کو — انہیں ادارت میں تبدیلی کا علم نہ ہو سکا تھا)۔ یہ کتابچہ جلد ہی لیگ (۸۱) شائع کریگی۔

کا ترجمان اخبار شائع کرنا جو باقاعدگی سے نکلا کرے اور تمام مقامی گروہوں سے قریبی تعلق قائم رکھے،،۔ آجکل جو '' اناڑی پن ،، کا دوردوره هے اس کی خامیاں) ؛ '' ایک فوری سوال ،، (اس اعتراض پر غورو خوض که پہلے ضروری هے که مقامی گروپوں کی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے قبل اس کے که مشترکه ترجمان اخبار کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا جائے ؛ ایک '' انقلابی تنظیم ،، کی افضل ترین اهمیت پر اور '' تنظیم ، نظم و ضبط اور اعلی درجے کے کمال کی حد تک خفیه رکھنے کی تکنیک کو نشوو نما دینے ،، کی ضرورت پر اصرار) ۔ '' ربوچایا گزیتا ،، کی اشاعت پھر سے شروع کرنے کی تجویز پر عمل درآمد نہیں کیا گیا اور مضامین شائع نہیں هوئے ۔

چوتھا واقعه ۔ کمیٹی کے ایک میمبر نے جو هماری پارٹی کی دوسری باقاعده کانگرس کا انتظام کر رها تھا ، '' ایسکرا ،، کے گروہ کے ایک رکن٭ کو کانگرس کے پروگرام سے آگاہ کیا اور اس گروہ کو دوباره جاری کرده '' ربوچایا گزیتا ،، کی ادارتی مجلس کی حیثیت اختیار کرنے کی پیش کش کی ۔ اس گویا که ابتدائی اقدام کو بعد میں اس کمیٹی نے جس سے یه میمبر بھی متعلق تھا اور بند کی مرکزی کمیٹی نے منظوری دے دی ۔ '' ایسکرا ،، کے گروہ کو کانگرس کے مقام اور وقت سے مطلع کر دیا گیا اور (بعض وجوہ کی بنا پر کوئی ڈیلی گیٹ قطعی طور پر بھیجنے کا یقین نه هونے کے باعث) اس نے اس کانگرس کے لئے ایک تحریری رپورٹ مرتب کرلی ۔ اس رپورٹ میں مشوره دیا گیا تھا که محض ایک مرکزی کمیٹی کا انتخاب آجکل جیسے مکمل بدنظمی کے زمانے میں اتحاد کے سوال کو حل کرنے میں نه صرف ناکام رهےگا ، بلکه جلدی سے ، تیزی سے اور مکمل وضع کی پولیس کی گرفتاریوں کے باعث جو که آجکل پردۂراز میں رکھنے کے فقدان کے دور دورے کے پیش نظر متوقع هونے سے بھی زیاده تھیں ، ایک پارٹی کے قیام کے عظیم الشان تصور تک کو شبه میں ڈال دیگا ؛ یه که اس لئے تمام کمیٹیوں اور دوسری تنظیموں کو دوباره جاری شده ترجمان اخبار کی حمایت کرنے کی دعوت دیکر شروعات کرنی چاهئے جو که تمام کمیٹیوں کے درمیان حقیقی تعلقات قائم کرے اور پوری تحریک کے لئے رهنماؤں کے ایک، گروہ کو حقیقی تربیت دے اور یه که اس گروہ کے بڑھنے اور طاقتور هوجانے کے ساتھ هی اس کو

کمیٹیاں اور پارٹی نہایت آسانی سے مرکزی کمیٹی میں تبدیل کر سکیں گی۔ لیکن پولیس کے متعدد چھاپوں اور گرفتاریوں کے باعث یہ کانگرس منعقد نہ ہو سکی۔ حفاظت کی غرض سے یہ رپورٹ جب کہ ابھی صرف چند ساتھی ھی اس کا مطالعہ کر پائے تھے جس میں ایک کمیٹی کے نمائندے بھی شامل تھے ، ضائع کر دی گئی۔

قارئین اب خود ھی ان طریقوں کی نوعیت کے بارے میں فیصلہ کر لیں جو کہ بند نے یہ اشارہ دیگر اختیار کئے ھیں کہ ھم فریبی ھیں یا '' ربوچیئے دیلو ،، نے کمیٹیوں کو پرچھائیوں کی سلطنت میں پھنچا دینے کا اور پارٹی کی تنظیم کی '' جگہ ،، ایک ایسی تنظیم کو دینے کا الزام لگاکر جو ان تصورات کی نشر و اشاعت کر رھی ھو جن کی ایک واحد اخبار وکالت کر رھا ھو ۔ باربار دعوت پر کمیٹیوں کو ھی ھم نے سرکوزہ سرگرمیوں کے ایک قطعی منصوبے کو منظور کرنے کی ضرورت پر رپورٹ پیش کی تھی۔ پارٹی تنظیم ھی کےلئے ھم نے اس منصوبے کی ان مضمونوں میں وضاحت کی تھی جو '' ربوچایا گزیتا ،، کو بھیجے تھے اور پارٹی کانگرس کو رپورٹ میں ، اس بار بھی ان کی دعوت پر جن کو پارٹی میں ایسا باثر مقام حاصل تھا کہ اس کی (درحقیقت) بحالی کی انھوں نے پیش‌قدمی کی تھی۔ پارٹی کی تنظیم کی دوبارہ دوھرائی ھوئی کوششوں کے بعد ھی ، ھمارے ساتھ ملکر ، پارٹی کے مرکزی ترجمان اخبار کو دوبارہ جاری کرنے کی سرکاری طور پر کی جانےوالی کوششوں کے ناکام ھو جانے پر ھی ھم نے اپنا فرض منصبی سمجھا کہ ایک غیرسرکاری ترجمان اخبار شائع کریں تاکہ تیسری کوشش سے ممکن ھے ساتھیوں کے سامنے تجربے کے نتائج پھنچیں اور محض قیاسی تجویزیں نھیں ۔ اب اس تجربے کے بعض نتائج سب کے سامنے پیش ھیں اور اب تمام ساتھی اندازہ لگا سکتے ھیں کہ آیا ھم نے اپنے فرائض صحیح طور سے سمجھے اور ان لوگوں کو کیا سمجھنا چاھئے جو ان لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ھیں جو ماضی قریب سے ناواقف ھیں ، محض اس وجہ سے کہ انھیں اس بات پر رنجش ھے کہ ھم نے '' قومی ،، مسئلے پر ان کی خلاف‌وضع چند باتیں آشکارا کردی تھیں اور بعض دوسروں کو اصولی معاملات پر ان کے پس و پیش کو ناقابل قبول کھہ دیا تھا۔

ب - کیا ایک اخبار اجتماعی منتظم ہو سکتا ہے ؟

مضمون بعنوان '' کہاں سے شروع کیا جائے ؟ ،، کا خلاصہ یہ ہے
دہ وہ عین اسی مسئلے پر بحث کرتا ہے اور اس کا مثبت جواب فراہم
کرتا ہے - جہاں تک ہمیں علم ہے اس مسئلے کو اس کی اپنی صفات
کے لحاظ سے غور و خوض کرنے کی اور یہ ثابت کرنے کی کہ اس کا جواب
منفی دیا جانا چاہئے واحد کوشش ل - نادیژدین نے کی تھی جن کی دلیل
کی ہم پوری نقل کر رہے ہیں :

... '' ہمیں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ '' ایسکرا ،،
(شمارہ ۴) نے کل‌روسی اخبار کی ضرورت کا مسئلہ پیش کیا لیکن ہم
اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ یہ پیش کش عنوان '' کہاں
سے شروع کیا جائے ؟ ،، سے مطابقت رکھتی ہے - بلاشبہ یہ انتہائی
اہم معاملہ ہے لیکن انقلابی زمانے میں ایک مجاہد تنظیم کےلئے
بنیاد کا کام نہ تو کوئی اخبار دے سکتا ہے ، نہ مقبول عام
اشتہاروں کا سلسلہ ، نہ منشوروں کا پہاڑ - ہمیں مقامی طور پر
طاقتور سیاسی تنظیموں کے بنانے سے کام شروع کرنا چاہئے - ہمارے
ہاں ایسی تنظیموں کی کمی ہے ، ہم اپنا کام زیادہ‌تر روشن‌خیال
مزدوروں میں کر رہے ہیں جب کہ عوام‌الناس قریب قریب قطعی
طور پر معاشی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں - اگر طاقتور سیاسی
تنظیمیں مقامی طور پر تربیت نہیں پاتیں ، تو بہترین طریقے پر
منظم کل‌روسی اخبار کی کیا اہمیت ہوگی ؟ یہ تو ایک جلتی ہوئی
جھاڑی ہوگی ، جلے گی ، پر جل کر راکھ نہیں ہوگی ، کوئی آگ
تاپ نہیں سکے گا ! '' ایسکرا ،، کا خیال ہے کہ اس کے چاروں طرف
اور اس کی جانب سے کی جانے‌والی سرگرمیوں میں لوگ جمع اور
منظم ہو جائیں گے - لیکن وہ ان سرگرمیوں کےلئے جمع اور منظم
کرنا زیادہ آسان پائیں گے جو زیادہ ٹھوس ہوں - اس کچھ زیادہ
ٹھوس چیز کو مقامی اخبارات کی وسیع تنظیم ، مظاہروں کےلئے

مزدوروں کی قوتوں کی فوری تیاری ، بے روزگاروں میں مقامی تنظیموں کی متواتر سرگرمی (کتابچے اور اشتہار انتھک تقسیم کرنا ، جلسے کرنا ، حکومت کے خلاف احتجاج کی کارروائیاں کرنا وغیرہ) ہونا چاہئے اور ضرور ہونا چاہئے۔ مقامی طور پر ہمیں جیتا جاگتا سیاسی کام ضرور شروع کر دینا چاہئے اور جب اس اصلی بنیاد پر متحد ہو جانے کا وقت آئے تو یہ مصنوعی ، کاغذی اتحاد نہیں ہوگا ؛ مقامی کام کو آپس میں ملا کر کل روسی نصب العین ، اخبارات کے ذریعے بنانے میں کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی ! ،، (" شب انقلاب ،، ، صفحہ ۵۴) ۔

اس فصیح ، طولانی تقریر میں ہم نے ان جملوں کو خط کشیدہ کر دیا ہے جو سب سے زیادہ واضح طور پر ہمارے منصوبے کے متعلق صاحب مضمون کے غلط اندازے کو ظاہر کرتے ہیں و نیز عام طور پر ان کے نقطۂ نظر کے صحیح نہ ہونے کو ، جس کا یہاں " ایسکرا ،، کے نقطۂ نظر سے موازنہ کیا گیا۔ جب تک ہم مقامات میں تربیت دے کر طاقتور سیاسی تنظیمیں تیار نہیں کر لیتے اس وقت تک بہترین طریقے سے منظم کل روسی اخبار بھی کسی کام نہ آئیگا۔ یہ ناقابل تکرار ہے۔ لیکن سارا نکتہ یہی ہے کہ طاقتور سیاسی تنظیموں کو ایک کل روسی اخبار کے وسیلے کے علاوہ تربیت دینے کا کوئی اور راستہ ہی نہیں ہے۔ اپنا " منصوبہ ،، پیش کرنے کی ابتدا کرنے سے پہلے " ایسکرا ،، نے جو اہم ترین بیان دیا تھا وہ صاحب مضمون سمجھ ہی نہیں پائے : یہ کہ یہ بات ضروری ہے کہ " انقلابی تنظیم کی تشکیل کےلئے دعوت دی جائے جو تمام قوتوں کو متحد کرنے اور واقعی عملی طور پر تحریک کی رہبری کرنے کے اہل ہو اور محض نام کےلئے نہیں ، یعنی ایک ایسی تنظیم جو کسی وقت بھی ہر احتجاج کی اور ہر شورش کی حمایت کرنے کو تیار ہو اور اس کو ایسی مجاہد قوتیں تعمیر اور مستحکم کرنے کو استعمال کرے جو فیصلہ کن جدوجہد کے لئے موزوں ہوں ،،۔ لیکن " ایسکرا ،، نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اب فروری اور مارچ کے واقعات کے بعد ، ہر شخص اصولاً اس سے متفق ہوگا۔ پھر بھی ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ اصولی اعتبار سے اس مسئلے کو

حل کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا عملی حل ہے ، ہمیں فوراً ہی ایک متعین تعمیری منصوبہ پیش کرنا چاہئے جس کے ذریعے سب فوراً ہر پہلو سے تعمیر کا کام شروع کردیں ۔ اب ہمیں پھر عملی حل کی جانب سے ایک ایسی چیز کی جانب گھسیٹا جا رہا ہے جو اصول کے اعتبار سے تو درست ، ناقابل تکرار اور عظیم ہے لیکن جو محنت کش عوام‌الناس کےلئے قطعی ناکافی اور ناقابل فہم ہے ، یعنی " طاقتور سیاسی تنظیموں کی تربیت کرنا ! " فاضل مضمون‌نگار ، موضوع بحث یہ نہیں ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ تربیت کرنے کا کام کیسے کیا جائے اور اس کی تکمیل کیسے ہو ۔

یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ " ہم اپنا کام زیادہ‌تر روشن‌خیال مزدوروں میں کر رہے ہیں جب کہ عوام‌الناس قریب قریب قطعی طور پر معاشی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں " ۔ اس شکل میں پیش ہونے کے بعد یہ دعوی " سوابودا " کا حسب معمول لیکن بنیادی طور پر غلط ، روشن‌خیال مزدوروں کا " عوام‌الناس " سے موازنہ ہوکر رہ جاتا ہے ۔ حالیہ چند برسوں سے روشن‌خیال مزدور بھی " قریب‌قریب قطعی طور پر معاشی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں " ۔ یہ پہلا نکتہ ہے ۔ دوسری طرف عوام‌الناس سیاسی جدوجہد کرنا اس وقت تک ہرگز نہیں سیکھیں‌گے جب تک کہ ہم اسی جدوجہد کےلئے رہنماؤں کو تربیت دینے میں مدد نہ کریں ، روشن‌خیال مزدوروں اور دانشوروں ، دونوں میں سے ۔ اس قسم کے رہنما ہماری سیاسی زندگی کے روزمرہ کے تمام پہلوؤں کا ، مختلف طبقوں کا اور مختلف بنیادوں پر احتجاج اور جدوجہد کی تمام کوششوں کا باقاعدگی کے ساتھ تخمینہ کرکے ہی تربیت حاصل کر سکتے ہیں ۔ اس لئے " سیاسی تنظیموں کی تربیت کرنے " کی بات کرنا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سیاسی اخبار کے " کاغذی کام " کا " مقامی طور پر جیتے جاگتے سیاسی کام " سے مقابلہ کرنا صاف طور سے مضحکہ‌خیز بات ہے ۔ " ایسکرا " نے اخبار کےلئے اپنے " منصوبے " کو بے‌روزگاروں کی تحریک ، کسان بغاوتوں ، زیمستوو کے لوگوں میں بے‌اطمینانی ، " زارشاہی باشی‌بزوقوں کی غارتگری کے خلاف عام لوگوں کے غم و غصے " وغیرہ کی حمایت کےلئے " مجاہدانہ تیاری کی فضا " پیدا کرنے کے " منصوبے " کے مطابق ڈھال لیا ہے ۔ تحریک سے جو کوئی ذرا

بھی واقف ہے بخوبی جانتا ہے کہ مقامی تنظیموں کی وسیع اکثریت نے ان چیزوں کا کبھی خواب بھی نہیں دیکھا ، یہاں '' جیتے جاگتے سیاسی کام ،، کے جو امکانات دکھائے گئے ہیں ان میں سے بہتوں کو کسی ایک بھی تنظیم نے کبھی بھی نہیں دکھایا ۔ مثلاً زیمستوو کے دانشوروں میں بے اطمینانی اور احتجاج کے بڑھنے پر نادیژدین کے ('' واللہ ! کیا یہ اخبار زیمستوو کے لوگوں کے لئے ہے ؟ ،، ، '' شب انقلاب ،، ، صفحہ ۱۲۹) ، '' معیشت پسندوں ،، کے ('' ایسکرا ،، کے نام خط ، شمارہ ۱۲) اور بہت سے عملی کارکنوں کے ذہن میں سراسیمگی اور پراگندگی پیدا ہوتی ہے ۔ ان حالات میں لوگوں کو صرف ان تمام چیزوں کے بارے میں سوچنے کی طرف راغب کرکے ، سادہ پکنے اور عملی جدوجہد کی تمام مختلف علامتوں کی تلخیص و تعمیم سے ہی '' شروع کرنا ،، ممکن ہے ۔ ہمارے زمانے میں جب کہ سوشل ڈیما کریٹی فرائض کا درجہ گھٹایا جا رہا ہے ، '' جیتے جاگتے سیاسی کام ،، کو شروع کرنے کا واحد راستہ جیتی جاگتی سیاسی هلچل ہے جو اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ ہمارے پاس کل‌روسی اخبار نہ ہو جو کہ اکثر جاری ہو اور باقاعدگی کے ساتھ تقسیم کیا جاتا ہو۔

'' ایسکرا ،، کے '' منصوبے ،، کو جو لوگ '' کتابی پن ،، کا مظہر تصور کرتے ہیں وہ اس کی اصلیت کو سمجھنے سے قطعی قاصر رہے ہیں اور منزل اس کو سمجھ بیٹھے ہیں جو فی‌زمانہ سب سے زیادہ مناسب وسیلہ تجویز کیا گیا ہے ۔ ان حضرات نے ان دو موازنوں کا بغور مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی ہے جو منصوبے کی واضح تصویر پیش کرنے کی غرض سے کئے گئے تھے ۔ '' ایسکرا ،، نے لکھا تھا : کل‌روسی سیاسی اخبار کی اشاعت وہ خاص لائحۂ عمل ہونا چاہئے جس کے ذریعے ہم تنظیم کو بلا ڈگمگائے ، نشو و نما دے سکتے ، اس میں گہرائی اور توسیع پیدا کر سکتے ہیں (یعنی انقلابی تنظیم جو ہر احتجاج اور ہر شورش کی حمایت کرنے کو ہر دم تیار رہے) ۔ ذرا مجھے بتائیے تو جب کوئی راج مزدور ایک بہت بڑی ، بے‌مثال طول و عرض کی کسی عمارت کے مختلف حصوں میں اینٹوں کی چنائی کرنے کے لئے کوئی خط کھینچے تا کہ چنائی کی صحیح جگہ معلوم کرنے میں

اس کو مدد ملے ، مشترک کام کی منزل مقصود دکھائے ؛ تاکہ وہ نہ صرف ہر اینٹ کو بلکہ اینٹ کے ہر ایک ٹکڑے تک کو جو کہ اینٹوں سے پہلے اور ان کے بعد رکھ کر مسالے سے بٹھا دئے گئے ہیں ، تیار اور مسلسل سلسلے کی تشکیل کرتے ہیں ، کام میں لاسکے ، تو کیا یہ ''کاغذی،، کارروائی ہے ؟ اور کیا اب ہم اپنی پارٹی زندگی میں ٹھیک ایسے ہی دور سے نہیں گذر رہے جب کہ ہمارے پاس اینٹیں اور معمار تو موجود ہیں لیکن رہبری کرنےوالا خط نہیں کہ جسے دیکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں ؟ انھیں چیخنے دیجئے کہ خط کھینچتے ہوئے ہم حکم چلانا چاہتے ہیں ۔ حضرات ، ہمیں اگر حکم ہی چلانا ہوتا تو سرورق پر ہم نے ''ایسکرا شمارہ ۱،، نہیں بلکہ ''ربوچایا گزیتا شمارہ ۳،، لکھا ہوتا جیسے کہ بعض ساتھیوں نے کرنے کو ہمیں مشورہ دیا تھا اور مذکورہ صدر واقعات کے بعد جیسے کہ کرنے کا ہمیں قطعی حق حاصل تھا ۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا ۔ ہم چاہتے تھے کہ تمام نام نہاد سوشل ڈیماکریٹوں کے خلاف ناقابل مصالحت جدوجہد کرنے کو ہمارے ہاتھ کسی طرح بندھے ہوئے نہ ہوں ۔ ہم چاہتے تھے کہ ہمارے لائحۂ عمل کا اگر وہ ٹھیک طریقے سے بنا ہے ، احترام کیا جائے اس لئے کہ وہ درست ہے ، نہ کہ اس لئے کہ وہ سرکاری ترجمان اخبار میں پیش کیا گیا ہے ۔

نادیژدین ہمیں وعظ سناتے ہیں : ''مقامی سرگرمی کو مرکزی اداروں میں متحد کرنے کا مسئلہ دلائل کا ایک لامتناہی چکر چلا دیتا ہے ؛ متحد کرنے کےلئے عناصر کی ہمرنگی درکار ہوتی ہے ، اور ہمرنگی اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب کہ کوئی ایسی چیز ہو جو متحد کرے ، لیکن متحد کرنےوالا عنصر طاقتور مقامی تنظیموں کی پیداوار ہو سکتا ہے جن کا فی‌الحال طرہ امتیاز ہمرنگی کسی طرح نہیں،، ۔ یہ حقیقت اتنی ہی مقدس اور اتنی ہی ناقابل انکار ہے جتنی کہ یہ کہ ہمیں طاقتور سیاسی تنظیموں کو تربیت دینی چاہئے ۔ اور یہ بھی اسی قدر بانجھ ہے ۔ ہر ایک مسئلہ ''لامتناہی چکر میں پڑ جاتا ہے،، کیونکہ سیاسی زندگی بحیثیت مجموعی ایک لامتناہی زنجیر ہے جو لاتعداد کڑیوں پر مشتمل ہے ۔ سیاست کا پورا فن ہی اس حقیقت میں مضمر ہے کہ وہ کڑی تلاش کی اور جس قدر مضبوطی سے پکڑی جائے

اس کو پکڑے رکھا جائے جس کے ہمارے ہاتھوں سے چھوٹ جانے کی کم از کم توقع ہو ، وہ والی جس کی فی زمانہ سب سے زیادہ اہمیت ہو ، وہ کہ جو اس بات کی سب سے زیادہ ضمانت کرے کہ جس کے ہاتھ میں وہ ہو ساری زنجیر اسی کے قبضے میں رہے *۔ اگر ہمارے پاس ایسے تجربےکار راج مزدوروں کا جتھہ ہوتا جنھوں نے آپس میں مل کر اس قدر اچھا کام کرنا سیکھ لیا ہو کہ جو رہبری کرنےوالے خطوط کے بغیر ٹھیک اسی طرح اینٹیں چن سکتے ہوں جس طرح کہ چننا چاہئے (جو اگر زبانی ہی باتیں کی جائیں تو ناممکن کسی طرح نہیں) تو پھر شاید ہم کسی اور کڑی کو پکڑ سکتے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے پاس کوئی بھی تجربےکار راج مزدور نہیں ہیں جنھیں جتھے میں مل کر کام کرنے کی تربیت حاصل ہو ، کہ اکثر اینٹیں وہاں چن دی جاتی ہیں جہاں ان کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے ، کہ ان کی چنائی عام خطوط کے مطابق نہیں ہوتی بلکہ وہ اتنی بکھری ہوئی ہوتی ہے کہ دشمن اس ڈھانچے کو یوں مسمار کر سکتا ہے جیسے کہ وہ اینٹوں کا نہیں ریت کا بنا ہوا ہو۔

ایک اور موازنہ : '' اخبار ایک اجتماعی پروپگنڈہباز اور ایک اجتماعی ہلچل کرنےوالا ہی نہیں ہوتا بلکہ ایک اجتماعی منتظم بھی ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے اس کا موازنہ ایک پاڑ سے کیا جا سکتا ہے جو زیر تعمیر عمارت کے چاروں طرف باندھی جاتی ہے ؛ یہ ڈھانچے کے خد و خال کی نشاندھی کرتی اور معماروں کے درمیان نقل و حمل کی سہولت پیدا کرتی ہے ، کام تقسیم کرنے کی اور ان کی منظم محنت سے حاصل شدہ مشترک نتائج کا نظارہ کرنے کی انھیں سہولت فراہم کرتی

---

* کامریڈ کری‌چیفسکی اور کامریڈ مارتی‌نوف ! میں آپ کی توجہ '' مطلق‌العنانیت ،، ، '' غیرمنضبط ارباب اختیار ،، ، '' افضل‌ترین نظم و ضبط ،، وغیرہ کے شرمناک مظاہر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ذرا سوچئے تو ، پوری زنجیر پر قبضہ جمانے کی خواہش !! فوراً شکایت بھیجئے۔ لیجئے '' ربوچیئے دیلو ،، شمارہ ۱۲ کےلئے دو خاص مضامین کےلئے بنے بنائے موضوع پیش خدمت ہیں !

ہے ،، * ۔ کیا یہ ایسا نہیں لگتا کہ جیسے کوئی آرام کرسی پر بیٹھنےوالا مصنف اپنے کردار کے بارے میں مبالغہآرائی کرنے کی کوشش کر رہا ہو ؟ رہائشی مکان کےلئے پاڑ کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ، یہ تو سستے سامان کی بنی ہوتی ہے ، محض عارضی طور پر لگائی جاتی ہے اور جیسے ہی عمارت کا خول مکمل ہو جاتا ہے اس کو بیکار کرکے جلانے کی لکڑی بنا کر پھینک دیا جاتا ہے ۔ جہاں تک انقلابی تنظیموں کی تعمیر کا سوال ہے ، تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ بعض اوقات ان کی تعمیر بغیر پاڑ کے بھی کی جا سکتی ہے، جیسے کہ ۱۸۷۰ ء کی دھائی میں ظاہر ہوا تھا ۔ لیکن موجودہ زمانے میں تو جس عمارت کی ہمیں ضرورت ہے اسے پاڑ کے بغیر تعمیر کرنے کے امکان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

نادیژدین اس سے یہ کہتے ہوئے اتفاق نہیں کرتے : '' ایسکرا ،، کا خیال ہے کہ اس کے چاروں طرف اور اس کی جانب سے کی جانےوالی سرگرمیوں میں لوگ جمع اور منظم ہو جائیں گے ۔ لیکن وہ ان سرگرمیوں کے لئے جمع اور منظم ہونا زیادہ آسان پائیں گے جو زیادہ ٹھوس ہوں ! ،،۔ واقعی '' ان سرگرمیوں کے چاروں طرف کہیں زیادہ آسان جو زیادہ ٹھوس ہوں ،، ۔ ایک روسی کہاوت ہے : '' کنویں میں مت تھوکو ، ممکن ہے تم کو اس کا پانی پینا پڑ جائے ،، ۔ لیکن ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنھیں اس کنویں کا پانی پینے میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا جس میں تھوکا گیا ہو ۔ زیادہ ٹھوس اس کسی چیز کے نام پر ہمارے شاندار '' مارکسزم کے قانونی نقادوں ،، اور '' ربوچایا میسل ،، کے غیرقانونی مداحوں نے کیسی حقیر و ذلیل باتیں کی ہیں ! ہماری خود اپنی تنگنظری ، پیشقدمی کے فقدان اور پس و پیش کے باعث جن کو '' زیادہ ٹھوس چیز کے گرد جمع ہونا کہیں زیادہ آسان ہے ! ،، روایتی

---

* '' ربوچیئے دیلو ،، (شمارہ ۱۰ ، صفحہ ٦٢) میں مارتینوف نے اس حصے کے پہلے جملے کا اقتباس پیش کرتے ہوئے دوسرے کو حذف کر دیا تھا ، جیسے کہ اس مسئلے کے لوازمات پر بحث کرنے کو یا تو رضامند نہ ہونے کی اپنی خواہش پر زور دینا چاہتے ہوں یا انھیں سمجھنے سے قاصر رہنے پر۔

دلیل سے حق بجانب قرار دیا جاتا ہے ، ہماری نقل و حرکت کتنی محدود ہو جاتی ہے ! اور نادیژدین ــ جو سمجھتے ہیں کہ '' زندگی کی حقیقتوں ،، کے بارے میں ان کا احساس خاص طور سے تیز ہے ، جو '' آرام کرسی ،، والے مصنفوں کی اس قدر شدت سے مذمت کرتے ہیں اور (ذوق ظرافت کے دعویدار بن کر) '' ایسکرا ،، پر ہر جگہ '' معیشت پسندی ،، دیکھ لینے کی کمزوری کا الزام عائد کرتے ہیں اور اپنے آپ کو قدامت پسندوں اور نقادوں کے درمیان تقسیم سے کہیں زیادہ بلندی پر کھڑے دیکھتے ہیں ــ یہ دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ اپنی دلیلوں سے وہ اس تنگ نظری میں اضافہ کرتے ہیں جو ان کی برہمی کو ابھارتی ہے اور یہ کہ وہ اسی کنویں سے پانی پی رہے ہیں جس میں سب سے زیادہ تھوکا گیا ہے ! تنگ نظری کے خلاف انتہائی پرخلوص برہمی ، گھٹنے کے بل کھڑے اس کے پرستاروں کو اٹھا کر سیدھا کھڑا کرنے کی ان کی انتہائی پرجوش خواہش اس وقت کافی نہ ہوگی جب کہ جو صاحب برہم ہوں وہ بادبان یا پتوار کے بغیر روانی میں بہے چلے جا رہے ہوں اور اسی '' بلاارادیت سے ،، جیسے کہ ۱۸۷۰ ء کی دہائی کے انقلابی ، '' سنسنی خیز دہشت پسندی ،، ، '' زراعتی دہشت پسندی ،، ، '' خطرے کی گھنٹی بجانے ،، وغیرہ جیسی چیزوں کو سہارے کے لئے دبوچے جا رہے ہوں ۔ آئیے ذرا ہم ایک نظر ان '' زیادہ ٹھوس ،، سرگرمیوں پر ڈالیں جن کے گرد ان کا خیال ہے کہ جمع کرنا اور منظم کرنا '' کہیں زیادہ آسان ،، ہوگا : (۱) مقامی اخبارات ؛ (۲) مظاہروں کی تیاریاں ؛ (۳) بے روزگاروں میں کام ۔ یہ بات فوراً ہی واضح ہو جاتی ہے کہ ان تمام چیزوں کو کچھ نہ کچھ کہنے کے بہانے کی تلاش میں اٹکل پچو گرفت میں لے لیا گیا ہے ، کیونکہ ہم چاہے جتنا مغز بچی کیوں نہ کر لیں ان میں '' جمع کرنے اور منظم کرنے ،، کے لئے خاص طور سے مناسب کسی چیز کا ملنا بے معنے سی بات ہوگی ۔ چند صفحے آگے چل کر یہی نادیژدین خود فرماتے ہیں : '' وقت آ گیا ہے کہ ہم سادگی سے یہ حقیقت بیان کردیں کہ مقامی طور پر نہایت ہی افسوسناک وضع سے سرگرمی جاری ہے ، کمیٹیاں جتنا کچھ کرسکتی ہیں اس کا دسواں حصہ بھی نہیں کر رہیں ... آجکل ہمارے ہاں تعلق باہمی کے جو مرکز ہیں وہ خالص افسانوی ہیں ، ایک وضع کی انقلابی نوکرشاہی

کی نمائندگی کرتے ھیں جن کے اراکین ایک دوسرے کو جرنیلی عنایت کیا کرتے ھیں ، اور ایسا ھی ھوتا رھےگا حتی کہ طاقتور مقامی تنظیمیں فروغ پا لیں ،، ۔ اس اظہار رائے میں ، اگرچہ صورتحال کو قدرے مبالغے کے ساتھ بیان کیا گیا ھے ، بلاشبہ بہت سی تلخ حقیقتیں موجود ھیں ؛ لیکن کیا یہ کہا جا سکتا ھے کہ نادیژدین کو مقامی طور پر افسوسناک قلیل سرگرمی اور کام کرنےوالوں کی ذھنی تنگ‌نظری کے ، ان کی سرگرمیوں کے تنگ دائرے کے درمیان جو کہ مقامی تنظیموں میں محدود پارٹی کارکنوں کی تربیت کے فقدان کے حالات میں ناگزیر ھوتا ھے ، تعلق نظر نہیں آتا ؟ کیا وہ تنظیم کے متعلق ''سوابودا ،، میں شائع ھونےوالے مضمون کے مصنف کی طرح بھول گئے ھیں کہ وسیع مقامی اخبارات کی جانب عبور کا زمانہ (۱۸۹۸ ء سے) اپنے ساتھ ھی ساتھ '' معیشت‌پسندی ،، اور '' اناڑی‌پن ،، میں زبردست شدت بھی لایا تھا ؟ اگر '' وسیع مقامی اخبارات ،، اطمینان‌بخش طریقے سے قائم ھو بھی جاتے (اور یہ ھم دکھا چکے ھیں کہ یہ ناممکن ھے ، سوائے غیر معمولی صورتوں میں) — پھر بھی مقامی ترجمان اخبارات مطلق‌العنانیت پر ایک عام حملے کے لئے اور متحدہ جدوجہد کی قیادت کےلئے تمام انقلابی قوتوں کو '' جمع اور منظم ،، نہیں کر سکتے ۔ ھمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاھئے کہ یہاں ھم اخبار کی صرف '' صف‌آرا ،، کرنے کی ، منظم کرنے کی اھمیت پر بحث کر رھے ھیں اور نادیژدین سے جو الگ الگ ٹکڑے کرنے کی حمایت کرتے ھیں ، ھم وھی سوال کر سکتے ھیں جو خود انھوں نے طنزیہ انداز میں کیا تھا : '' کیا ھمیں دو لاکھ انقلابی منتظم ورثے میں ملے ھیں ؟ ،، علاوہ ازیں '' مظاھروں کی تیاریوں کو ،، '' ایسکرا ،، کے منصوبے کے مقابل نہیں رکھا جا سکتا ، ٹھیک اسی وجہ سے کہ اس منصوبے میں اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد کی حیثیت سے وسیع‌ترین امکانی مظاھرے منظم کرنا بھی شامل ھے ؛ جو نکتہ زیر بحث ھے وہ عملی ذرائع کے انتخاب کا ھے ۔ اس نکتے پر بھی نادیژدین کا ذھن الجھا ھوا ھے کیونکہ یہ حقیقت ان کی آنکھوں سے اوجھل ھو گئی ھے کہ صرف وھی قوتیں جو '' مجتمع اور منظم ھوں ،، مظاھروں '' کےلئے تیاری ،، کر سکتی ھیں (جو اب تلک ، اکثر و غالب بیشتر صورتوں میں بلاارادہ طریقے سے ھوتے ھیں) اور یہ کہ

ہمارے ہاں مجتمع و منظم کرنے کی صلاحیت ہی کا فقدان ہے۔
'' بےروزگاروں میں کام ''۔ اس میں بھی وہی الجھاوا ؛ کیونکہ یہ بھی صف‌آرا قوتوں کے ایک میدان عمل کو ظاہر کرتا ہے ، قوتوں کو منظم و صف‌آرا کرنے کے منصوبے کو نہیں۔ ٹکڑوں میں تقسیم ہوجانے ، '' دو لاکھ منتظم '' ، ہمارے پاس نہ ہونے سے جس حد تک نقصان ہوا ہے اسے نادیژدین بھی اصلیت سے کتنا کم آنکتے ہیں اس کا اس حقیقت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سے لوگ (جن میں نادیژدین بھی شامل ہیں) بےروزگاروں کے متعلق خبروں کی کمی پر اور دیہی زندگی کے انتہائی معمولی معاملات کے بارے میں جو مراسلات شائع ہوتے ہیں ان کی بےقاعدگی پر '' ایسکرا '' کی سرزنش کر چکے ہیں۔ سرزنش حق‌بجانب ہے لیکن '' ایسکرا '' '' بے گناہ کئے گنہگار '' ہے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ '' خط کو کھینچ تان کر '' دیہات میں سے گذار دیں ، جہاں مشکل ہی سے کہیں راج مزدور مل پاتے ہیں ، اور ہم مجبور ہیں کہ ہر اس شخص کی اس امید میں ہمت‌افزائی کریں جو ہمیں وہ معلومات بھی بہم پہنچاتا ہے جن کا سب کو عام طور پر علم ہوتا ہے ، کہ اس طرح سے متعلقہ میدان عمل میں ہمارے قلمی معاونین کی تعداد میں اضافہ ہوگا اور انجام‌کار ان حقائق کا انتخاب کرنے کی ہم سب کو تربیت حاصل ہو جائیگی جو واقعی سب سے زیادہ اہم ہوں۔ لیکن وہ مواد کہ جس کی بنیاد پر ہم تربیت دے سکتے ہیں اس قدر تھوڑا ہے کہ جب تک ہم اس کی پورے روس کے لئے تعمیم نہیں کرتے اس وقت تک ہمارے پاس تربیت دینے کے لئے حد سے زیادہ مختصر مواد ہوگا۔ بلاشبہ جس شخص میں ہلچل کرنےوالے کی کم از کم اتنی قابلیت ہو اور بےسہارا لوگوں کی زندگی کے متعلق اتنی معلومات ہوں جتنی نادیژدین مظاہرہ کرتے ہیں تو وہ بےروزگاروں میں ہلچل پیدا کرکے تحریک کی بیش‌بہا خدمت انجام دے سکتا تھا ؛ لیکن ایسا شخص اگر روس میں تمام ساتھیوں کو اپنے کام کے ہر ایک اقدام سے مطلع کرنے میں ناکام رہے تاکہ دوسرے لوگ جو عوام‌الناس میں اب بھی نئی وضع کے کاموں کا بیڑا اٹھانے کی صلاحیت کی عام طور پر کمی پاتے ہیں ، اس کی مثال سے سبق حاصل کرسکیں ، تو وہ بخیل کہلائے گا۔

اب بلا استثنا سب ہی اتحاد کی اہمیت کی ، '' مجتمع اور منظم

ہونے ،، کی ضرورت کی بات کرتے ہیں مگر بیشتر صورتوں میں جس چیز کی کمی ہے وہ یہ تصور ہے کہ کہاں سے شروع کیا جائے اور یہ اتحاد کیوں کر قائم کیا جائے۔ غالباً اس بات سے سب ہی متفق ہوں گے کہ اگر ہم ، مثلاً ، کسی شہر کے محلوں کے حلقوں کو '' متحد ،، کردیں تو اس مقصد کے لئے ضروری ہوگا کہ مشترک ادارے ہوں یعنی '' یونین ،، کا محض مشترک نام ہی نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں مشترک کام ، مواد ، تجربے اور قوتوں کا تبادلہ ، فرائض منصبی کی تقسیم ، صرف محلوں کے اعتبار سے نہیں بلکہ پورے شہری پیمانے پر تخصیص کے اعتبار سے۔ سب ہی اتفاق کریں گے کہ ایک وسیع خفیہ تنظیم (کاروباری اصطلاح میں) اپنا خرچ ایک ہی محلے کے '' وسائل سے ،، (نقد اور آدم‌شکتی دونوں ہی شکلوں میں) پورا نہیں کر سکےگی اور یہ کہ اس قدر تنگ میدان عمل کسی ماہر کو اپنی صلاحیتوں کو نشو و نما دینے کا کافی موقع فراہم نہیں کرےگا۔ لیکن متعدد شہروں کی سرگرمیوں میں باھمی تعلق پیدا کرنے پر بھی یہی چیز صادق آتی ہے کیونکہ مخصوص جگہ بھی ، ہماری سوشل ڈیما کریٹی تحریک کی تاریخ میں نہایت ہی تنگ میدان عمل ثابت ہو چکی ہے ؛ سیاسی ہلچل اور تنظیم کے کام کے سلسلے میں ہم مندرجہ‌بالا سطور میں اس کی تفصیلی وضاحت کر چکے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ضرورت جس چیز کی ہے وہ میدان عمل کو وسیع کرنا ، باقاعدہ ، مشترک کام کی بنیاد پر شہروں کے درمیان حقیقی تعلق قائم کرنا ہے کیونکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے سے لوگ بوجھ کے مارے جھک جاتے ہیں اور ('' ایسکرا ،، کے ایک نامہ‌نگار کی استعمال کی ہوئی اصطلاح میں) '' ایک بل کے اندر پھنس جاتے ہیں ،، ، اور ان کو یہ کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے ، کس سے معلوم کیا جائے یا کس طرح تجربہ حاصل کیا جائے اور وسیع سرگرمیوں میں لگ جانے کی اپنی خواہش کی تسکین کیسے کی‌جائے۔ میں بدستور اصرار کر رہا ہوں کہ حقیقی تعلقات قائم کرنے کی شروعات ہم ایک واحد پابند اور کل‌روسی کاروبار کی حیثیت سے مشترک اخبار کے ذریعہ ہی کر سکتے ہیں ، وہ کہ جو سرگرمی کی انتہائی متنوع صورتوں کے نتائج کی تلخیص کریگا اور اس طرح سے لوگوں میں تحریک پیدا کریگا کہ وہ انقلاب کی

طرف لیجانے والے تمام ان گنت راستوں پر ، اسی طرح جس طرح کہ تمام راہیں روم کی طرف لیجاتی ہیں ، قدم سے قدم ملا کر انتھک آگے بڑھتے رہیں ۔ اگر ہم صرف نام کا اتحاد نہیں چاہتے تو ہمیں تمام مقامی اسٹڈی سرکلوں سے انتظام کرنا چاہئے کہ وہ ، مثلاً ، اپنی قوتوں کا ایک چوتھائی حصہ مشترک مقصد کے لئے عملی کام کرنے پر فوراً متعین کردیں اور اخبار فوراً ہی ان کے پاس * نصب العین کے عمومی خدوخال ، وسعت اور کردار کی بابت معلومات فراہم کر دے گا ، وہ ان کو صحیح صحیح بتا دیگا کہ کل روسی سرگرمی میں کمزوریاں سب سے زیادہ شدت سے کہاں محسوس کی جاتی ہیں ، ہلچل کی کہاں کمی ہے اور کہاں تعلقات میں کمزوری ہے اور یہ واضح کریگا کہ عام وسیع و بسیط مشینری میں کونسے چھوٹے چھوٹے پہئے متعلقہ اسٹڈی سرکل مرمت کر سکتا ہے اور ان کو بدل کر بہتر پہئے لگا سکتا ہے ۔ کوئی اسٹڈی سرکل جس نے ابھی کام شروع نہ کیا ہو ، لیکن جو ابھی سرگرمی شروع کرنے کا صرف متلاشی ہے ، پھر ایک ایسے دستکار کی طرح کام شروع نہیں کرے گا جو ایک الگ تھلگ کارگاہ میں " صنعت " کی سابقہ نشو و نما سے یا صنعت میں مستعمل پیداوار کی عام سطح سے بے خبر ہو بلکہ ایک وسیع کاروبار میں حصے دار کی حیثیت سے جو مطلق العنانیت پر پوری عام انقلابی چڑھائی کی آئنہ داری کرتا ہو ۔ ہر چھوٹے پہئے کی بناوٹ جس قدر مکمل ہوگی اور مشترک نصب العین کے لئے مصروف کار ٹکڑیاں جتنی زیادہ ہوں گی ، ہمارا سلسلہ اتنا ہی زیادہ گتھا ہوا ہوجائیگا

---

* ایک شرط : یعنی یہ کہ اگر متعلقہ اسٹڈی سرکل اس اخبار کی پالیسی سے ہمدردی رکھتا ہو اور شریک کار بن جانا کارآمد تصور کرتا ہو جس سے مراد محض ادبی معاونت سے ہی نہیں بلکہ عموماً انقلابی معاونت بھی ہے ۔ " ربوچیئے دیلو " کے لئے نوٹ : انقلابیوں میں جو نصب العین کی قدر کرتے ہوں اور جمہوریت پسندی کا کھیل نہ کھیلتے ہوں ، جو " ہمدردی " کو سب سے زیادہ سرگرم عمل اور جیتی جاگتی شرکت سے علیحدہ تصور نہیں کرتے ان کے لئے یہ شرط امر مسلمہ ہے ۔

اور پولیس کے ناگزیر چھاپوں کے نتیجے میں ہماری صفوں میں بدنظمی اسی قدر کم ہوگی۔

اخبار کی تقسیم ہی کا فرض منصبی حقیقی تعلقات قائم کرنے میں مدد دیگا (اگر یہ اخبار اپنے نام کے شایان شان ہوا تو، یعنی اگر وہ باقاعدہ شائع ہو، رسالے کی طرح مہینے میں محض ایک بار نہیں، بلکہ مہینے میں کم از کم چار بار)۔ آجکل انقلابی کام کےلئے شہروں کے درمیان مواصلاتی تعلق انتہائی نایاب ہے اور بہرحال قاعدہ نہیں بلکہ مستثنات میں ہے۔ لیکن اگر ہمارے پاس اخبار ہوتا، تو اس قسم کا مواصلاتی سلسلہ قاعدہ بن گیا ہوتا اور اس سے نہ صرف اخبار کی تقسیم بلاشبہ کر لی جاتی بلکہ (جو زیادہ اہم بات ہے وہ یہ کہ) تجربے کا، مواد کا، قوتوں کا، وسیلوں کا تبادلہ بھی ہوتا۔ تنظیمی کام کا فوراً ہی کہیں زیادہ وسیع دائرہ ہو جاتا اور ایک مقام کی کامیابی مزید کمال حاصل کرنے کی مستقل ہمت‌افزائی کا کام دیتی، اس سے یہ خواہش پیدا ہوتی کہ ملک کے دوسرے حصوں میں کام کرنےوالے ساتھیوں کے حاصل کئے ہوئے تجربے کو کام میں لایا جائے۔ مقامی کام آجکل کی بہ‌نسبت کہیں زیادہ بھرپور اور کہیں زیادہ متنوع ہو جاتا۔ سیاسی اور معاشی بےنقابیاں پورے روس سے جمع ہوکر تمام پیشوں کے مزدوروں کے لئے اور ارتقا کی تمام منزلوں میں مزدوروں کے لئے دماغی غذا مہیا کرتیں، وہ نہایت مختلف موضوعات پر گفتگو اور مطالعے کےلئے مواد اور مواقع فراہم کرتیں جن کا اشارہ، علاوہ ازیں، قانونی اخبارات میں تجویز کردہ اشاروں سے، لوگوں میں بات‌چیت سے اور ''شرماحضوری''، سرکاری بیانوں میں بھی ملتا۔ ہر شورش، ہر مظاہرے کو روس کے تمام حصوں میں تولا جاتا اور ہر پہلو سے زیر بحث لایا جاتا اور اس طرح سے یہ خواہش ابھرتی کہ دوسروں کی ہمسری کی جائے اور ان پر سبقت تک حاصل کی جائے (ہم سوشلسٹ کسی طرح بھی نقل کرنے یا ساری ''مقابلےبازی''، کو یکسر مسترد نہیں کرتے!)، اور باشعور طریقے سے اس کی تیاری کی جائے کہ جو پہلے پہل، گویا کہ بلا ارادہ اچھل پڑا ہو، کسی ایک علاقے میں موافق حالات سے فائدہ اٹھانے کی یا کسی خاص موقع پر دھاوا بولنے کے منصوبے میں ترمیم کرنے وغیرہ کی خواہش۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مقامی کام کو اس طرح پھر سے زندہ

کرنے سے تمام کوششوں کو گھبرا کر ، '' تشنجی کیفیت ،، میں مبتلا ہو کر لگا دینے اور تمام قوتوں کو خطرے میں ڈال دینے کی ضرورت سے جس سے ہر ایک مظاھرے پر یا مقامی اخبار کے ہر ایک شمارے کی اشاعت پر آجکل اکثرو بیشتر دوچار ھونا پڑتا ھے ، بےنیازی حاصل ہو جاتی ۔ ایک طرف تو پولیس کو اگر یہ نہ معلوم ھو کہ '' جڑوں ،، کے لئے کس علاقے میں کھدائی گہری کی جائے تو ان تک پہنچنا اس کو کہیں زیادہ مشکل معلوم ھوگا ۔ دوسری طرف باقاعدہ مشترک کام ھمارے لوگوں کو متعلقہ حملے کی قوت کو مشترکہ فوج کے متعلقہ دستے کی طاقت کے مطابق کر لینے کی تربیت دے دیتا (آجکل مشکل ھی سے کبھی کوئی اس طرح کرلینے کے متعلق سوچتا ھو کیونکہ دس صورتوں میں سے نو میں یہ حملے بلاارادہ ھوتے ھیں) ، اس قسم کا باقاعدہ مشترک کام ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ صرف مطبوعات کو بلکہ انقلابی قوتوں کو بھی '' منتقل کرنے ،، کی سہولت فراہم کر دیتا ۔

بہت ساری صورتوں میں آجکل محدود مقامی کام میں یہ قوتیں جان پر کھیلتے ھوئے ضائع ھو رھی ھیں لیکن جن حالات پر ھم بحث کر رھے ھیں ان کے تحت یہ ممکن ھو سکےگا کہ کسی باصلاحیت ھلچل کرنےوالے یا منتظم کو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہیں منتقل کر دیا جائے اور ایسا کرنے کے مواقع متواتر آتے رھیں گے ۔ پارٹی کے خرچے پر ، پارٹی کے کام سے مختصر سفر سے شروع کرکے ساتھیوں کو پارٹی کے سر گذارہ کرنے کی ، پیشہ‌ور انقلابی بن جانے کی اور اپنے آپ کو سیاسی رھنماؤں کی حیثیت سے تربیت دینے کی عادت پڑجائیگی ۔

اور اگر عملی طور پر ھم ایک ایسے مقام پر پہنچنے میں کامیاب ھو گئے کہ جب مقامی کمیٹیوں ، مقامی گروپوں اور اسٹڈی سرکلوں میں سے سب کے سب یا کم از کم ان کی خاصی بڑی اکثریت مشترکہ نصب‌العین کےلئے سرگرم عملی کام شروع کردیں تو وہ دن دور نہیں ھوگا جب کہ ایک ھفت‌روزہ اخبار سارے روس میں دسیوں ھزار کی تعداد میں باقاعدہ تقسیم کےلئے قائم ھو جائیگا ۔ یہ اخبار لوھار کی ایسی بڑی ساری دھونکنی کا حصہ بن جائیگا جو کہ طبقاتی جدوجہد کی اور

عوامی غم و غصے کی ہر چنگاری کو بھڑکتے ہوئے شعلوں میں تبدیل کر دیگا۔ جو بذاتِ‌خود نہایت ھی بےضرر اور نہایت ھی مختصر لیکن باقاعدہ اور مشترک کوشش، اس لفظ کے پورے معنوں میں ھے، اس کے چاروں طرف آزسودہ مجاھدوں کی ایک باقاعدہ فوج ترتیب کے ساتھ جمع ھو جائیگی جو اپنی تربیت حاصل کرتے رھیں‌گے۔ اس عام تنظیمی ڈھانچے کی سیڑھیوں اور پاڑ پر جلد ھی سوشل ڈیما کریٹی ژیلیابوف ثانی ھمارے انقلابیوں میں سے اور روسی بیبل ثانی ھمارے مزدوروں میں سے ابھر کر نمودار ھو جائیں‌گے جو منظم و مرتب فوج کی سربراھی کے لئے اپنے مقامِ پر پہنچ جائیں‌گے اور پوری قوم کو بیدار کر دیں‌گے کہ وہ روس کی ندامت و لعنت سے حساب بےباق کر لیں۔

یہ ھے وہ چیز جس کے ھمیں خواب دیکھنے چاھئیں!

* * *

''ھمیں خواب دیکھنے چاھئیں!،، میں نے یہ الفاظ لکھے اور پھر مجھے تشویش ھوگئی۔ میں نے تصور کیا کہ جیسے ''اتحاد کانگرس،، میں بیٹھا ھوا ھوں اور میرے سامنے ''ربوچیئے دیلو،، کے ایڈیٹر اور قلمی معاونین بیٹھے ھوں۔ کامریڈ مارتی‌نوف کھڑے ھوتے ھیں اور میری طرف مخاطب ھوکر سختی سے کہتے ھیں: ''مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیجئے کہ کیا کسی خوداختیار ادارتی مجلس کو یہ حق ھوتا ھے کہ وہ پہلے پارٹی کمیٹیوں کی رائے معلوم کئے بغیر خواب دیکھے؟،،۔ ان کے بعد کامریڈ کری‌چیفسکی اٹھتے ھیں جو (فلسفیانہ انداز میں کامریڈ مارتی‌نوف کو گہرائی بخشتے ھوئے، جنھوں نے عرصۂ‌دراز قبل کامریڈ پلیخانوف کو زیادہ عمیق بنایا تھا) اور بھی زیادہ سختی سے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ھیں: ''میں اور بھی آگے جاتا ھوں۔ میں پوچھتا ھوں کہ کیا کسی مارکسی کو یہ جانتے ھوئے خواب دیکھنے کا حق بھی پہنچتا ھے کہ مارکس کے قول کے مطابق نوع انسانی اپنے روبرو ھمیشہ وھی مسائل رکھتی ھے جنھیں وہ حل کر سکتی ھے اور یہ کہ تدبیر پارٹی کے فرائض کی نمو کا وہ عمل ھے جن کا پارٹی کے ساتھ ساتھ نمو ھوتا ھے؟،،۔

ان سخت سوالوں کا خیال ہی مجھے لرزاکے رکھ دیتا ہے اور میرا جی سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہتا کہ چھپنے کو کہیں جگہ مل جائے ۔ میں پیساریف کے پیچھے چھپنے کی کوشش کروں گا ۔

خوابوں اور حقیقت کے درمیان شگاف کے بارے میں پیساریف نے لکھا تھا : '' شگافوں اور شگافوں میں فرق ہوتا ہے ۔ میرے خواب واقعات کی فطری رفتار سے آگے نکل سکتے ہیں یا ممکن ہے ذرا چھو کر کسی ایسی سمت میں پرواز کرتے چلے جاتے جس میں واقعات کی فطری پیش‌قدمی کبھی ہرگز ہوگی ہی نہیں ۔ پہلی صورت میں میرا خواب کوئی ضرر نہیں پہنچائیگا ؛ ممکن ہے محنت کشوں کی توانائی کو اس سے سہارا بھی ملے یا اس میں اضافہ ہو جائے ... ایسے خوابوں میں کوئی چیز اس قسم کی نہیں ہوتی جو قوت محنت کو مسخ یا مفلوج کرے ۔ اس کے برعکس ، اگر کہیں انسان اس طرح سے خواب دیکھنے کی صلاحیت سے قطعی محروم ہوجائے ، اگر وقتاً فوقتاً وہ آگے دوڑ کر نہ جا سکے اور ذہنی طور پر اس چیز کی ایک پوری اور مکمل‌شدہ تصویر نہ دیکھ پائے جسے اس کے ہاتھوں نے ابھی بس شکل و صورت دینی ہی شروع کی ہو ، تو پھر میں قطعی تصور ہی نہیں کر سکتا کہ علم و فن اور عملی کوشش کے میدان عمل میں وسیع اور محنت طلب کام کا بیڑا اٹھانے اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں انسان کو ترغیب دینے کےلئے کونسا محرک ہوگا ... خوابوں اور حقیقت کے درمیان شگاف اس صورت میں نقصان کا باعث نہیں ہوگا جب کہ خواب دیکھنے‌والے شخص کو اپنے خواب پر سنجیدگی کے ساتھ یقین ہو ، اگر وہ زندگی کا بغور مشاہدہ کرتا ہو ، اپنے ہوائی قلعوں کا اپنے مشاہدات سے موازنہ کرتا ہو اور اگر مجموعی طور سے کہیں وہ اپنے خیالوں کی تعمیل کے لئے شعوری طور پر کام کرتا ہو ۔ اگر خوابوں اور زندگی کے درمیان کچھ تعلق ہو تو پھر سب کچھ ٹھیک ہے '' ۔

اس قسم کے خواب ، بدقسمتی سے ہماری تحریک میں بہت ہی کم دیکھے جاتے ہیں ۔ اور اس کےلئے سب سے زیادہ ذمہ‌دار وہ ہیں جو کہ اپنے سنجیدہ نظریات کی ، '' ٹھوس چیز '' سے اپنی '' قربت '' کی ڈینگیں ہانکا کرتے ہیں ، قانونی تنقید اور غیرقانونی '' دم‌پرستی '' کے نمائندے ۔

ج - همیں کس وضع کی تنظیم کی ضرورت ہے ؟

جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اس سے قارئین پر واضع ہو جائیگا کہ ہماری " تدبیر بطور منصوبہ "، ہلہ بولنے کی فوراً دعوت کو مسترد کرنے پر مشتمل ہے ، " دشمن کے قلعے کو موثر طریقے سے محصور کر لینے پر "، یا بہ الفاظ دگر یہ مطالبہ کرنے پر کہ تمام کوششیں ایک مستقل فوج جمع ، منظم اور صف‌آرا کرنے کی سمت میں کی جائیں - جب " معیشت‌پسندی "، سے ہلہ بولنے کا نعرہ بلند کرنے کی جانب " ربوچیئے دیلو "، کی چھلانگ پر ہم نے اس کا مذاق اڑایا (جس کے لئے اس نے اپریل ۱۹۰۱ ء میں " لیستوک " ربوچیگو دیلا "، " (۸۲) شمارہ ۶ میں چیخم دھاڑ مچائی تھی) تو اس نے بلاشبہ ہم پر " نظریہ‌پرست "، ہونے کا ، اپنا انقلابی فرض سمجھنے میں کوتاہی کا ، احتیاط سے کام لینے کی دعوت دینے وغیرہ کا الزام عائد کیا - یقیناً ہمیں یہ الزامات ان کے منہ سے سن کر اسی طرح ذرا بھی تعجب نہیں ہوا جن کے ہاں اصولوں کا قطعی فقدان ہے اور جو " تدبیر بطور عمل "، کی گہری گہری باتوں کے حوالوں سے تمام دلیلوں سے کترانا چاہتے ہیں ، جس طرح کہ ہمیں اس بات پر تعجب نہیں ہوا تھا کہ ان الزامات کو نادیژدین نے دوہرایا جو دیرپا پروگراموں اور عموماً تدابیر کے مبادیات کو انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں -

کہا جاتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو نہیں دوہراتی - لیکن نادیژدین ہر طرح کوشش یہی کرتے ہیں کہ اس کے دوہرائے جانے کا سبب پیدا کریں اور " انقلابی تہذیب‌پسندی "، کی پرزور مذمت کرنے میں ، " خطرے کی گھنٹی بجانے "، کے متعلق اور " شب انقلاب کے خاص نقطۂ نظر "، وغیرہ کے متعلق چیخم دھاڑ مچانے میں وہ تکاچیف کی پرجوش طریقے سے نقل کرتے ہیں - ایسا لگتا ہے کہ وہ اس مشہور و معروف مقولے کو فراموش کر بیٹھے ہیں کہ اصل تاریخی واقعہ المیہ پیش کرتا ہے تو اس کی نقل محض ایک سوانگ ہوتی ہے (۸۳) - کرسیٔ اقتدار پر قابض ہونے کی کوشش کی جس کی تیاری تکاچیف کے پرچار سے ہوئی تھی اور جس کی تعمیل " خوفناک "، دہشت‌پسندی کے

ذریعے کی گئی تھی جس نے واقعی خوفزدہ کر دیا تھا ، عظمت و شان تھی ، لیکن تکاچیف خورد کی '' سنسنی‌خیز ،، دہشت‌پسندی محض مضحکہ‌خیز ہے ، خصوصاً اس وقت جب کہ اس کا ضمیمہ اوسط لوگوں کی تنظیم کا تصور ہو۔

نادیژدین نے لکھا تھا کہ '' اگر '' ایسکرا ،، اپنے کتابی‌پن کے دائرے سے بس نکل آتا تو اس کو احساس ہو جاتا کہ یہ (ایسی مثالیں جیسے کہ '' ایسکرا ،، شمارہ ۷ کے نام مزدور کا خط وغیرہ) اس حقیقت کی علامت ہیں کہ جلدی ، بہت ہی جلدی '' دھاوا ،، شروع ہو جائیگا اور کل‌روسی اخبار سے منسلک ایک تنظیم کا اب (نقل مطابق اصل !) ذکر کرنے کے معنے آرام کرسی کے تصورات اور آرام کرسی کی سرگرمی کا پرچار کرنا ہے ،،۔ کیسا ناقابل تصور الجھاوا ہے — ایک طرف تو سنسنی‌خیز دہشت‌پسندی اور '' اوسط لوگوں کی ایک تنظیم ،، ، ساتھ ہی میں یہ رائے کہ کسی '' زیادہ ٹھوس ،، چیز ، مثلاً مقامی اخبارات کے چاروں طرف جمع ہونا کہیں '' زیادہ آسان ،، ہوتا ہے ، اور ، دوسری طرف ، یہ نظریہ کہ '' اب ،، ایک کل‌روسی تنظیم کی بات کرنے کے معنے ہیں آرام کرسی‌والے خیالات کا پرچار کرنا یا زیادہ منہ پھٹ انداز میں کہا جائے تو ، '' اب ،، تو حد سے زیادہ دیر ہو چکی ہے ! لیکن '' مقامی اخبارات کی وسیع تنظیم ،، کا کیا ہوا — کیا اس کے لئے بےحد دیر نہیں ہو گئی ، میرے پیارے ل۔ نادیژدین ؟ اور اس کا موازنہ '' ایسکرا ،، کے نقطۂ نظر اور تدبیر کے لائحۂ عمل سے کیجئے : سنسنی‌خیز دہشت بےمعنے ہے ، اوسط لوگوں کی تنظیم کی اور مقامی اخبارات کی وسیع پیمانے پر اشاعت کے معنے ہیں '' معیشت‌پسندی ،، کے لئے چوپٹ دروازہ کھول دینا۔ ہم کو انقلابیوں کی واحد کل‌روسی تنظیم کی بات کرنی چاہئے اور جب تک حقیقی ، کاغذی نہیں ، دھاوا شروع ہو اس کی بات کرنے میں حد سے زیادہ دیر کبھی بھی نہیں ہوگی۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے نادیژدین کہتے ہیں :

'' جی‌ہاں ، جہاں تک تنظیم کا تعلق ہے صورت‌حال کچھ ہے مگر تابناک نہیں۔ جی‌ہاں ، '' ایسکرا ،، یہ کہنے میں قطعی حق پر ہے کہ ہماری جہاد کرنےوالی قوتوں کا بہت بڑا حصہ رضاکاروں

اور باغیوں پر مشتمل ہے ... ہماری قوتوں کی صورتحال کی ایسی سنجیدہ تصویر پیش کرکے آپ نے اچھا کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ یہ کیوں فراموش کر جاتے ہیں کہ عوام‌الناس ہمارے قطعی نہیں ہیں، اور اس کے نتیجے میں، ہم سے نہیں پوچھینگے کہ فوجی کارروائیاں کب شروع کریں، وہ تو بس جائیں گے اور " بغاوت "، کر دیں گے۔ جب مجمع خود اپنی عنصری تباہ کن قوت کے ساتھ پھٹ پڑیگا تو وہ ممکن ہے " باقاعدہ فوجوں "، پر کبھی غلبہ پالے اور بہاکر الگ کر دے کہ جن میں ہم نے انتہائی باقاعدہ تنظیم متعارف کرنے کی اتنے دنوں متواتر تیاری کی تھی مگر ایسا کرنے کا اہتمام کبھی نہ کر سکے تھے "۔ (خط کشیدہ ہمارا۔)

شاندار منطق! عین اس وجہ سے کہ " عوام‌الناس ہمارے نہیں ہیں "، فوری " دھاوے "، کے بارے میں چیخ چیخ کر کہنا بےوقوفی اور بیہودگی ہے کیونکہ دھاوے کے معنے باقاعدہ فوجوں کا حملہ ہے اور بلاارادہ عوام‌الناس کا سیل رواں نہیں۔ عین اس وجہ سے ہی کہ عوام‌الناس ممکن ہے باقاعدہ فوجوں پر غلبہ حاصل کر لیں اور بہا کر الگ کر دیں ہمیں باقاعدہ فوجوں میں " انتہائی باقاعدہ تنظیم متعارف کرنے "، کے اپنے کام کے ذریعے بلاارادہ سیلاب کے " ساتھ چلنے کا اہتمام کرنے "، سے قاصر نہ رہنا چاہئے کیونکہ ایسی تنظیم متعارف کرنے کا ہم جتنا زیادہ " اہتمام "، کریں گے اتنا ہی زیادہ قیاس یہ ہوگا کہ باقاعدہ فوجیں عوام‌الناس سے مغلوب نہیں ہوں گی بلکہ ان کی قیادت میں اپنا مقام حاصل کرلیں گی۔ نادیژدین ذہنی انتشار میں مبتلا ہو گئے ہیں کیونکہ ان کا خیال یہ ہے کہ باقاعدہ تنظیم کے دوران میں فوجیں کسی ایسی چیز میں مصروف رہتی ہیں جو ان کو عوام‌الناس سے الگ تھلگ کر دیتی ہے، جب کہ درحقیقت وہ ہمہ‌پہلو اور ہمہ‌گیر سیاسی ہلچل میں مصروف رہتی ہیں یعنی ٹھیک اس کام میں جو عوام‌الناس کی عنصری تباہ کن قوت اور انقلابیوں کی تنظیم کی باشعور تباہ کن قوت کو ایک دوسرے کے قریب لے آتا اور ان کو ایک دوسرے میں مدغم کرکے جنس واحد میں تبدیل کر دیتا ہے۔ حضرات آپ قصوروار اسی کو ٹھہرا

رھے ھیں جس کا کوئی قصور نہیں ۔ کیونکہ '' سوابودا ،، کا گروہ ھی ھے کہ جو اپنے پروگرام میں دھشت‌پسندی کو شامل کر کے دھشت‌پسندوں کی ایک تنظیم قائم کرنے کی دعوت دیتا ھے اور ایسی تنظیم واقعی ھماری فوجوں کو عوام‌الناس سے قریبی رابطہ قائم کرنے سے باز رکھے‌گی جو بدقسمتی سے ابھی تک ھمارے نہیں ھیں ، بدقسمتی سے ، ابھی تک ھم سے نہیں پوچھتے یا شاذ و نادر ھی ھم سے پوچھتے ھیں کہ کب اور کیسے اپنی فوجی کارروائیاں شروع کریں ۔

'' ایسکرا ،، کو خوف‌زدہ کرنے کی اپنی کوشش میں نادیژدین سلسلۂ کلام جاری رکھتے ھوئے کہتے ھیں '' ھم اسی طرح انقلاب سے چوک جائیں‌گے جس طرح کہ حالیہ واقعات سے جو ھمارے اوپر آسمان سے بجلی کی طرح گرے ،، ۔ اس جملے کو مندرجہ‌بالا اقتباس کے ساتھ پڑھا جائے تو '' شب انقلاب کے خاص نقطۂ نظر ،، کا جو کہ '' سوابودا ،، * کی ایجاد ھے ، بے‌معنے ھونا صاف طور سے واضح ھو جاتا ھے ۔ سادہ الفاظ میں بیان کیا جائے تو اس خاص '' نقطۂ‌نظر ،، کا لب‌لباب یہ نکلتا ھے کہ بحث اور تیاری کرنے کے لئے '' اب ،، حد سے زیادہ دیر ھو چکی ھے ۔ '' کتابی‌پن ،، کے عالم و فاضل مخالف حضرات ، اگر صورت حال یہی ھے تو '' نظریے ** اور تدبیر کے مسائل ،، پر

---

* '' شب انقلاب ،، صفحہ ۶۲ ۔

** برسبیل تذکرہ میں واضح کر دوں کہ اپنی تصنیف '' نظریے کے مسائل کا جائزہ ،، میں نادیژدین نے نظریے کے مسائل پر بحث مباحثے میں قریب قریب کوئی حصہ ادا نہیں کیا بجز ، غالباً ، مندرجہ‌ذیل عبارت کے ، جو کہ '' شب انقلاب کے نقطۂ نظر ،، سے سب سے زیادہ عجیب و غریب ھے : '' برنشٹائن‌ازم ، بحیثیت مجموعی ، فی الحال ھمارے لئے اپنی شدت کھو رھی ھے ، جیسے کہ یہ مسئلہ کہ جناب آدمووچ یہ ثابت کریں کہ جناب استرووے جھالر فیتے حاصل کر چکے ھیں یا ، اس کے برعکس ، آیا جناب استرووے جناب آدمووچ کی تردید کریں‌گے اور استعفا دینے سے انکار کر دیں‌گے — اس سے درحقیقت کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ انقلاب کی گھڑی آن پہنچی ھے ،، (صفحہ ۱۱۰) ۔ نظریے سے نادیژدین کی بے‌انتہا بے‌التفاتی کی اس سے زیادہ واضح مثال

۱۳۲ صفحات کا کتابچہ لکھنے کا کیا فائدہ تھا ؟ کیا " شب انقلاب کے نقطہ نظر " کے شایان‌شان یہ نہ ہوتا کہ ۱۳۲۰۰۰ اشتہار تقسیم کئے جاتے جن میں مختصراً دعوت دی جاتی — " ایک دھکہ دو — چاروں خانے چت کر دو ! " ؟

ملک‌گیر سیاسی ھلچل کو جو لوگ اپنے پروگرام، اپنی تدبیر اور اپنے تنظیمی کام کا سنگ بنیاد بنا لیتے ھیں جیسے کہ " ایسکرا " کرتا ھے ، ان کو انقلاب سے چوک جانے کا سب سے کم خدشہ ہوتا ھے۔ جو لوگ آجکل روس بھر میں ان رابطوں کا ایک جال سا بننے میں مصروف ھیں ، جو کہ کل‌روسی اخبار سے پھیلتے جاتے ھیں ، وہ موسم بہار کے واقعات سے نہ صرف یہ کہ چوک نہیں گئے ، بلکہ ، اس کے برعکس ، ھمیں ان کے بارے میں پیش گوئی کر دینے کا موقع دیا۔ نہ ھی وہ ان مظاھروں سے چوکے جن کا حال " ایسکرا "، شمارہ ۱۳ اور ۱۴ میں بیان کیا گیا تھا ؛ اس کے برعکس انھوں نے ان میں حصہ لیا تھا ، صاف طور سے محسوس کرتے ہوئے کہ بلاارادہ اٹھ کھڑے ہونےوالے عوام‌الناس کی مدد کو آنا ان کا فرض ھے اور اس کے ساتھ ھی ساتھ اخبار کے وسیلے سے روس میں تمام ساتھیوں کو مدد دینا کہ وہ مظاھروں سے مطلع ھو جائیں اور انھوں نے جو تجربہ حاصل کر لیا ھے اس سے استفادہ کریں۔ اور اگر وہ زندہ ھیں تو انقلاب سے نہیں چوکیں‌گے جو سب سے پہلے اور مقدم ، ہم سے ھلچل میں تجربے کا ، ھر احتجاج کی (سوشل ڈیماکریٹی انداز میں) حمایت کرنے کی نیز بلاارادہ تحریک کی ھدایات‌کاری کرنے کی صلاحیت کا مطالبہ کرےگا اور ساتھ ھی ساتھ دوستوں کی غلطیوں اور دشمنوں کی گھاتوں سے اس کو محفوظ رکھیں‌گے۔

کسی کو شاید ھی کوئی اور مل سکے۔ ھم " شب انقلاب " کا اعلان کر چکے ھیں ، اس لئے " درحقیقت کوئی فرق نہیں پڑتا " کہ انجام‌کار نقادوں کو ان کے مورچوں سے ھٹانے میں قدامت‌پسندوں کو کامیابی ہوگی یا نہیں ! ھمارے حکمت چھانٹنےوالے یہ دیکھنے سے قاصر رہتے ھیں کہ انقلاب کے دوران ھی میں ھم کو نقادوں سے اپنے نظریاتی معرکوں کے نتائج کی ضرورت ہوگی تاکہ ان کے عملی مورچوں پر پرعزم دھاوا بول سکیں !

اس طرح سے ہم اس آخری سبب پر پہنچ گئے ہیں جو ہمیں اس قدر پرزور طریقے پر مشترک اخبار کے لئے مشترک کام کے ذریعے ایک کل‌روسی اخبار کے چاروں طرف ایک تنظیم کے منصوبے پر اصرار کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے ۔ صرف ایسی تنظیم ہی اس لچک کی ضمانت کرےگی جو ایک مجاہد سوشل ڈیماکریٹی تنظیم کو درکار ہوتی ہے ، یعنی جدوجہد کے انتہائی متنوع اور تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق خود کو فوراً ڈھال لینے کی صلاحیت ؛ یہ صلاحیت کہ '' ایک طرف تو غالب دشمن کے خلاف کھلے عام سورچہ لینے سے احتراز کرنا ، جب کہ دشمن نے اپنی تمام قوتیں ایک ہی جگہ سرکوز کر دی ہوں ، اور پھر بھی دوسری طرف اس کی بے‌ہنگم جسامت سے فائدہ اٹھانا اور اس پر اس وقت اور اس جگہ حملہ کرنا جس کی اس کو کم از کم توقع ہو '' * ۔ درحقیقت پارٹی تنظیم کو صرف شورشوں اور گلی کونچوں میں لڑائیوں کی توقع کے ساتھ یا '' روزمرہ کی بے‌لطف جدوجہد کی پیش‌قدمی ''

---

* '' ایسکرا '' ، شمارہ ۴ ، '' کہاں سے شروع کیا جائے ؟ '' ۔ نادیژدین لکھتے ہیں (صفحہ ۶۲) : '' انقلابی تمدن‌پرست ، جو شب انقلاب کے نقطۂنظر کو تسلیم نہیں کرتے ، وہ مدت دراز تک کام کرنے کے امکان سے ذرا بھی حراساں نہیں ہوتے '' ۔ اس سے یہ واضح کرنے پر پہنچ جاتے ہیں : جب تک ہم نہایت طویل مدت تک کام کرتے رہنے کے لئے سیاسی تدبیریں اور تنظیمی منصوبہ مرتب نہیں کر پاتے (!) ، جب کہ اس کام کے خود عمل ہی کے دوران میں اپنے سورچے پر رہنے کے لئے ہماری پارٹی کی مستعدی اور ہر ضرورت کے موقع پر جب کہ واقعات کی رفتار تیز ہو جائے تو اپنا فرض ادا کرنے کی ضمانت کرتے ہوئے — جب تک ہم ایسا کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کر لیتے ، خستہ‌حال سیاسی سہم‌باز ہی ثابت ہوں‌گے ۔ صرف نادیژدین ہی ، جنھوں نے کل سے ہی اپنے آپ کو سوشل ڈیماکریٹ کہنا شروع کیا ہے ، یہ فراموش کر سکتے ہیں کہ سوشل ڈیماکریسی کا مقصد کل نوع انسانی کے حالات زندگی میں بنیادی طور پر تغیر و تبدل کرنا ہے اور یہ کہ اس وجہ سے سوشل ڈیماکریٹ کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کام کی مدت کے سوال پر '' گھبراجائے '' ۔

پر ھی بنانا شدید غلطی ھوگی۔ ھمیں روزمرہ کا کام ھمیشہ کرتے رھنا چاھئیے اور ھر صورت حال کے لئے ھمیشہ تیار رھنا چاھئیے کیونکہ اکثر و بیشتر یہ بات پہلے سے دیکھ لینا قریب قریب ناممکن ھوتا ھے کہ شورش کے دور کی جگہ سکون کا دور کب لے لیگا۔ لیکن ان صورتوں میں جب کہ ایسا کرنا ممکن ھوتا ھے، ھم یہ نہیں کر سکتے کہ اس پیش بینی کو اپنی تنظیم کو ازسرنو منظم کرنے کی غرض سے کام میں لے آئیں؛ کیونکہ ایک مطلق العنان ملک میں یہ تبدیلیاں، بعض اوقات زارشاھی جانثاریوں (۸۴) کے ایک ھی رات کے چھاپے سے متعلق ھونے کے باعث حیرت انگیز عجلت کے ساتھ رونما ھوتی ھیں۔ اور خود انقلاب کو کسی طرح بھی ایک عمل تصور نہیں کرنا چاھئیے (جیسا کہ بظاھر نادیژدین تصور کرتے ھیں) بلکہ کم و بیش زوردار شورشوں کا ایک سلسلہ جس میں باری باری کم و بیش مکمل سکون کے دور آتے رھتے ھیں۔ یہی وجہ ھے کہ ھماری پارٹی تنظیم کی سرگرمی کا خاص متن، اس سرگرمی کا نقطۂ ارتکاز، وہ کام ھونا چاھئیے جو انتہائی زوردار شورش کے دور میں بھی ممکن اور لازمی دونوں ھو اور مکمل سکون کے دور میں بھی، یعنی سیاسی ھلچل کا کام جس کا سلسلہ پورے روس میں ھو، زندگی کے تمام پہلوؤں کو روشن کرتا ھو اور عوام الناس کے وسیع ترین ممکن حلقوں میں کیا جاتا ھو۔ لیکن آج کے روس میں اس کام کا ایک کل روسی اخبار کے بغیر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، جو کہ بہت ھی کم وقفے سے شائع ھوتا ھو۔ وہ تنظیم جو اس اخبار کے چاروں طرف قائم ھوگی، اس کے شرکائے کار کی (اس لفظ کے وسیع ترین معنوں میں یعنی وہ سب جو اس کے لئے کام کر رھے ھوں) تنظیم سب کچھ کرنے کے لئے تیار ھو جائیے، شدید انقلابی ''اتار،، کی مدت میں پارٹی کی عزت، وقار اور تسلسل کو برقرار رکھنے سے لیکر ملک گیر مسلح بغاوت کے لئے تیاری کرنے، وقت مقرر کرنے اور اس کی تعمیل کرنے تک۔

درحقیقت ذھنی طور پر اس واقعہ کی تصویر بنائیے جو روس میں نہایت معمولی سی بات ھوا کرتی ھے — کسی ایک یا کئی مقامات پر ھمارے ساتھیوں میں سے سب کے سب کی گرفتاری۔ واحد، مشترک، باقاعدہ سرگرمی کی غیرموجودگی میں جو کہ تمام مقامی تنظیموں کو آپس میں ملائیے، اس قسم کی گرفتاریوں کا اکثر نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ کام

کئی مہینوں کے لئے رک جاتا ہے ۔ لیکن اگر تمام مقامی تنظیموں کی ایک مشترک سرگرمی ہوتی تو پھر نہایت شدید قسم کی عام گرفتاریوں کی صورت میں بھی دو یا تین جوشیلے لوگ چند ہی ہفتوں کے دوران میں مشترک مرکز اور نوجوانوں کے نئے حلقوں کے درمیان جو کہ، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، آجکل بھی بہت تیزی کے ساتھ نمودار ہو جاتے ہیں، تعلق قائم کر لیتے ۔ اور جب مشترک سرگرمی جس میں گرفتاریوں کے باعث رکاوٹ آجاتی ہے، سب پر واضح ہو تو نئے حلقے اور بھی زیادہ تیزی سے عالم وجود میں آسکیں گے اور مرکز سے تعلقات قائم کرلیں گے ۔

دوسری طرف، اپنے ذہن میں عوامی بغاوت کی تصویر بنائیے ۔ غالباً اب ہر ایک متفق ہوگا کہ ہم کو اس کے بارے میں سوچنا اور اس کے لئے تیاری کرنی چاہئے ۔ لیکن کیسے ؟ مرکزی کمیٹی یقینی طور پر تمام مقامات پر ایجنٹ مقرر نہیں کر سکتی تاکہ بغاوت کے لئے وہ تیاری کریں ۔ اگر ہمارے ہاں مرکزی کمیٹی ہوتی بھی تو وہ آجکل کے روسی حالات کے تحت ایسی تقرریوں سے قطعی کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتی تھی ۔ لیکن ایجنٹوں * کا ایسا سلسلہ جو مشترک اخبار کے

---

* افسوس، افسوس ! میری زبان سے پھر وہ خوفناک لفظ نکل گیا " ایجنٹ "، جو مارتی‌نوف کے قبیل کے لوگوں کی جمہوریت‌پسند سماعت پر گراں گذرتا ہے ! مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ۱۸۷۰ ء کی دھائی کے سورماؤں کو یہ لفظ ناگوار کیوں نہ گذرتا تھا حالانکہ ۱۸۹۰ ء کی دھائی کے اناڑیوں کو ناگوار معلوم ہوتا ہے ؟ مجھے یہ لفظ پسند ہے کیونکہ یہ واضح اور پرزور انداز میں اس مشترک نصب‌العین کی طرف اشارہ کرتا ہے جس پر تمام ایجنٹ اپنے خیالات اور عمل وقف کر دیتے ہیں اور اگر مجھے اس لفظ کو کسی دوسرے سے بدلنا ہی پڑتا تو واحد لفظ جسے میں منتخب کرتا، اگر وہ ایک حد تک کتابی‌پن اور ابہام کا اظہار نہ کرتا، تو " شریک‌کار "، ہوتا ۔ جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ ایجنٹوں کی ایک فوجی تنظیم ہے ۔ لیکن متعدد مارتی‌نوف (خصوصاً پردیس میں) جن کا مرغوب شغل " ایک دوسرے کو جرنیلی کا عہدہ دینا ہے "، بجائے " پاسپورٹ ایجنٹ "، کہنے کے " سربراہ محکمہ خاص برائے فراہمی پاسپورٹ برائے محبان انقلاب "، وغیرہ کہتے ۔

قیام اور تقسیم کے دوران میں قائم ہوگا، بغاوت کرنے کی دعوت کا اس کو '' بیٹھ کر انتظار کرنا ،، نہیں پڑےگا بلکہ وہ باقاعدہ سرگرمی جاری رکھ سکےگا جو کہ بغاوت ہو جانے کی صورت میں کامیابی کے اعلیٰ ترین امکان کی ضمانت کرےگا۔ ایسی سرگرمی محنت کش عوام‌الناس کے وسیع ترین حلقوں سے اور ان تمام سماجی حلقوں سے جو کہ مطلق‌العنانیت سے غیرمطمئن ہیں، ہمارے تعلقات کو تقویت پہنچائیگی جو کسی بغاوت کے لئے بڑی ہی اہم چیز ہے۔ ٹھیک اس قسم کی سرگرمی عام سیاسی صورت‌حال کا صحیح طور سے اندازہ کرنے کی قابلیت پیدا کرےگی اور اس کے نتیجے میں، بغاوت کے مناسب وقت کا انتخاب کرنے کی اہلیت پیدا کرےگی۔ ٹھیک اس قسم کی سرگرمی تمام مقامی تنظیموں کو تربیت دےگی کہ وہ ایک ہی سیاسی مسائل، واقعات اور تقریبات پر بیک وقت ردعمل کا اظہار کریں جو پورے روس میں ہلچل پیدا کرتے ہیں اور اس قسم کے '' واقعات ،، کا ردعمل انتہائی زوردار، یکساں اور مناسب امکانی طرح سے ظاہر کریں؛ کیونکہ بغاوت اصل میں حکومت کو پوری قوم کا سب سے زیادہ زوردار، سب سے زیادہ یکساں اور سب سے زیادہ مناسب '' جواب ،، ہوتی ہے۔ آخر میں ٹھیک ایسی ہی سرگرمی سارے روس میں تمام انقلابی تنظیموں کو تربیت دےگی کہ وہ سب سے زیادہ مسلسل اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سب سے زیادہ خفیہ تعلقات ایک دوسرے سے برقرار رکھیں، اس طرح حقیقی پارٹی اتحاد قائم کریں؛ کیونکہ اس قسم کے تعلقات کے بغیر بغاوت کے منصوبے پر اجتماعی طور سے بحث کرنا اور اس سے قبل کی شام کو تیاری کے ضروری اقدامات کرنا غیر ممکن ہوگا، وہ اقدامات جنہیں سختی کے ساتھ خفیہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

مختصر یہ کہ '' ایک کل‌روسی سیاسی اخبار کا منصوبہ ،، استدلال کشی اور کتابی‌پن میں آلودہ (جیسا کہ وہ ان لوگوں کو معلوم ہوا جنھوں نے اس پر غور کیا تو بہت ہی کم)، آرام کرسی پر بیٹھنے‌والے کارکنوں کی محنتوں کا ثمرہ ہونا تو دور کی بات رہی، بغاوت کی فوری اور ہمہ گیر تیاری کا سب سے زیادہ عملی منصوبہ ہے جو ساتھ ہی ساتھ روزمرہ کے فوری کام کو ایک لمحے کے لئے بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا۔

نتیجہ

روسی سوشل ڈیماکریسی کی تاریخ واضح طور پر تین مدتوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

پہلا دور تقریباً دس برس کا احاطہ کئے ہوئے ہے، قریب قریب ۱۸۸۴ء سے ۱۸۹۴ء تک۔ یہ دور تھا سوشل ڈیماکریسی کے نظریے اور پروگرام کے وجود میں آنے اور استحکام حاصل کرنے کا۔ روس میں نئے رجحان کے حامیوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی تھی۔ سوشل ڈیماکریسی مزدور طبقے کی تحریک کے بغیر وجود میں تھی، اور ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے وہ اپنے ارتقا کے بالکل ہی ابتدائی دور میں تھی۔

دوسرے دور کی مدت تین یا چار سال ہے — ۹۸ — ۱۸۹۴ء۔ اس دور میں سوشل ڈیماکریسی ایک سماجی تحریک کی حیثیت سے، لوگوں کے جم غفیر میں جوش اور ولولے کی حیثیت سے، ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے منظر عام پر آئی۔ یہ اس کے بچپن اور لڑکپن کا زمانہ ہے۔ دانشور طبقے میں وسیع اور عام جوش کے جذبے کا شعلہ بھڑک رہا تھا کہ نرودازم کے خلاف جدوجہد کی جائے اور مزدوروں میں جایا جائے، مزدوروں نے ہڑتالوں کی کارروائیاں کرنے میں عام ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا۔ اس تحریک نے لمبے لمبے ڈگ بھرے۔ بیشتر رہنما نوجوان لوگ تھے جو ''پینتیس کی عمر،، کو نہیں پہنچے تھے، جو جناب ن۔ میخائلوفسکی کو ایک طرح کی قدرتی حد نظر آئی۔ جواں سال ہونے کے باعث وہ عملی کام کے لئے غیرتربیت‌یافتہ ثابت ہوئے اور وہ حیرت‌انگیز سرعت کے ساتھ منظر عام سے چلے گئے۔ لیکن اکثر و بیشتر صورتوں میں ان کی سرگرمی کا دائرہ نہایت ہی کشادہ تھا۔ ان میں سے بہتوں نے

اپنی انقلابی فکر کا آغاز ''نرودنایا وولیا،، کے حامیوں کی حیثیت سے کیا تھا ۔ قریب قریب سب نے اپنے آغاز شباب میں دہشت‌پسند سورماؤں کی جوش و خروش کے ساتھ پرستش کی تھی ۔ ان مجاہدانہ روایات کے مسحورکن تاثرات کو ترک کرنے کے لئے ایک جدوجہد کی ضرورت تھی اور جدوجہد کے ساتھ ھی ساتھ ان لوگوں سے ذاتی تعلقات بھی منقطع کر لئے گئے تھے جو ''نرودنایا وولیا،، کے وفادار رھنے کا تہیہ کئے ھوئے تھے اور جن کی نوجوان سوشل ڈیما کریٹوں کے دل میں عزت تھی ۔ جدوجہد نے جواں سال رھنماؤں کو مجبور کیا کہ وہ اپنے آپ کو تعلیم دیں ، ھر رجحان کے غیرقانونی ادب کا مطالعہ کریں اور قانونی نرودازم کے سوالات کا قریبی طور سے مطالعہ کریں ۔ اس جدوجہد میں تربیت پائے ھوئے سوشل ڈیما کریٹ مارکسزم کے نظریے کو ، جس نے ان کی راھوں کو بقعۂ نور بنا دیا تھا ، اور مطلق‌العنانیت کا تختہ پلٹنے کے اپنے فریضے کو ''ایک لمحے کے لئے،، بھی فراموش کئے بغیر مزدور طبقے کی تحریک میں چلے گئے ۔ ۱۸۹۸ ء کے موسم بہار میں پارٹی کی تشکیل اس دور میں سوشل ڈیما کریٹوں کا سب سے زیادہ نمایاں اور اس کے ساتھ ھی ساتھ آخری کارنامہ تھا ۔

تیسرا دور ، جیسا کہ ھم دیکھ چکے ھیں ، ۱۸۹۷ ء میں تیار کیا گیا تھا اور ۱۸۹۸ ء (۱۸۹۸ ء — ؟) میں اس نے دوسرے دور کو قطعی طور پر کاٹ دیا تھا ۔ یہ دور تھا پھوٹ ، تنسیخ اور پس و پیش کا ۔ آغاز جوانی میں نوجوان کی آواز پھٹ جایا کرتی ھے ۔ چنانچہ اس دور میں روسی سوشل ڈیما کریسی کی آواز پھٹنی شروع ھو گئی تھی ، بےسری ھونے لگ گئی تھی — ایک طرف تو استرووے اور پروکوپووچ کی ، بلگاکوف اور بردیائف کی ، دوسری طرف و ۔ ا ۔ اور ر ۔ م ۔ کی اور ب ۔ کری‌چیفسکی اور مارتی‌نوف حضرات کی تحریروں میں ۔ لیکن صرف لیڈر ھی الگ الگ بھٹکتے پھر رھے تھے اور پیچھے ھٹ آئے تھے ۔ خود تحریک بڑھتی رھی اور وہ زبردست ڈگ بھرتی ھوئی بڑھی ۔ پرولتاری جدوجہد مزدوروں کے نئے حلقوں میں پھیل گئی اور پورے روس کا احاطہ کر لیا ، اس کے ساتھ ھی ساتھ بالواسطہ طالب‌علموں اور آبادی کے دوسرے حلقوں میں جمہوری جذبے کی احیا کی تحریک کی ۔ رھنماؤں کے سیاسی شعور نے ، مگر ، بلاارادہ جوش و خروش کے ابھار کی وسعت

اور طاقت کے سامنے ھتھیار ڈال دئے۔ سوشل ڈیما کریٹوں میں ایک اور وضع کا غلبہ ھو گیا تھا ۔ اس وضع کے عہدیداروں کا جنھوں نے قریب قریب محض ''قانونی،، مارکسی ادب کی بنیاد پر تربیت حاصل کی تھی جو اس وقت اور بھی زیادہ ناکافی ثابت ھوا جب کہ عوام‌الناس کی بلاارادیت نے رھنماؤں سے اور بھی زیادہ سیاسی شعور کا مطالبہ کیا۔ رھنما محض نظریے ('' آزادیٔ تنقید ،،) اور عمل ('' اناڑی‌پن ،،) کے اعتبار سے ھی پچھڑے ھوئے نہیں تھے بلکہ انھوں نے ھر وضع کے بلندبانگ دلائل سے اپنی پسماندگی کو حق‌بجانب قرار دینے کی کوشش کی۔ قانونی ادب میں برینتانو کے حامی اور غیرقانونی ادب میں دم‌پرست سوشل ڈیما کریسی کو ٹریڈیونینی درجے تک اتار لائے۔ '' عقائد نامے ،، کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جانے لگا خصوصاً جب کہ سوشل ڈیما کریٹوں کے '' اناڑی‌پن ،، کے باعث انقلابی غیرسوشل ڈیما کریٹی رجحانات کے احیا کا آغاز ھوا۔

اگر قارئین کو اس بات پر تنقید کرنے کا احساس ھو کہ میں نے کسی '' ربوچیئے دیلو ،، کا حد سے زیادہ تفصیل سے ذکر کیا ھے تو میں صرف یہ کہہ سکتا ھوں کہ '' ربوچیئے دیلو ،، نے '' تواریخی ،، اھمیت اس لئے حاصل کر لی تھی کہ اس نے اس تیسرے دور کی '' روح ،، کی سب سے زیادہ نمایاں طور پر عکاسی کی تھی*۔ وضعدار ر۔ م۔ نہیں بلکہ مرغ بادنما کری‌چیفسکی اور مارتی‌نوف کے قبیل کے لوگ ھی نفاق اور پس و پیش کرنے کا، '' تنقید ،، کو، '' معیشت‌پسندی ،، کو اور دھشت‌پسندی کو مراعات دینے کا مناسب طریقے سے اظہار کر سکتے تھے۔ اس دور کی کرداری صفت عملی کام سے متکبرانہ حقارت نہیں

---

* میں جرمن کہاوت سے بھی جواب دے سکتا تھا: Den Sack schlägt man, den Esel meint man (بورے کو پیٹو، گدھے کو پیٹنا سمجھو)۔ صرف '' ربوچیئے دیلو ،، ھی نہیں بلکہ عملی کارکنوں اور نظریات‌دانوں میں بہت سارے لوگ بلاارادیت کے سوال کے بارے میں گڑبڑا جانے اور ھمارے سیاسی اور تنظیمی فرائض کے سوشل ڈیما کریٹی تصور سے ٹریڈیونینی تصور پر اتر آنے کے بعد فیشن میں آ کر اس '' تنقید ،، کی رو میں بہے چلے جاتے ھیں۔

جس کا اظہار '' خالص ،، کے بعض پرستار کیا کرتے ھیں بلکه خواہ مخواہ کی حیل حجت کرنے اور نظریے کو قطعی پس‌پشت ڈالنے کا رواج ھے ۔ اس دور کے خاص کردار '' پرشکوہ جملوں ،، کو براہ‌راست مسترد کرنے میں اتنے زیادہ مصروف نہیں رھتے تھے جتنے که ان کو عامیانه بنانے میں ۔ سائنٹیفک سوشلزم ایک مربوط انقلابی نظریه نہیں رہ گئی بلکه ھر نئی جرمن نصابی کتاب جو که شائع ھوتی تھی اس کے متن کی '' آزادانه ،، ملاوٹ کی کھچڑی بن گئی ؛ '' طبقاتی جدوجہد ،، کے نعرے نے زیادہ وسیع اور زیادہ پرزور سرگرمی پر آمادہ نہیں کیا بلکه سکون‌بخش دوا کا کام کیا کیونکه '' معاشی جدوجہد سیاسی جدوجہد سے اس طرح منسلک ھے که علیحدہ نہیں کی جا سکتی ،، ۔ ایک پارٹی کے تصور نے انقلابیوں کی مجاھد تنظیم کے قیام کی دعوت کا کام نہیں کیا بلکه اس کو کسی وضع کی '' انقلابی نوکرشاھی ،، اور '' جمہوری ،، صورتوں کا بچوں کا کھیل کھیلنے کو حق بجانب قرار دینے کےلئے استعمال کیا گیا ۔

تیسرا دور کب ختم اور چوتھا (جس کی کئی علامتیں منادی کر رھی ھیں) کب شروع ھوگا ، یه ھم نہیں جانتے ۔ تاریخ کے حلقے سے نکل کر ھم زمانۂ حال کے اور قدرے مستقبل کے حلقے میں داخل ھو رھے ھیں ۔ لیکن ھمیں پکا یقین ھے که چوتھا دور مجاھد مارکسزم کے استحکام کی جانب لے جائیگا ، که روسی سوشل ڈیماکریسی بحران میں سے نکل کر اپنے سن بلوغ میں داخل ھوگی ، یه که موقع‌پرست عقبی محافظ کا '' تبادلہ ھو جائیگا ،، اور اس کی جگه سب سے زیادہ انقلابی طبقے کا اصلی ھراول لےلیگا ۔

اس قسم کے '' تبادلے ،، کی دعوت دینے کے معنوں میں اور مندرجه‌بالا سطور میں جس چیز کی وضاحت کی گئی ھے اس کا خلاصه پیش کرتے ھوئے ھم اس سوال کا که کیا کیا جائے ؟ مختصر جواب یوں دے سکتے ھیں :

تیسرے دور کا خاتمه کر دیجئے ۔

''ایسکرا،، کو ''ربوچیئے دیلو،، سے متحد کرنے کی کوشش

'' ربوچیئے دیلو ،، سے اپنے تنظیمی تعلقات میں '' ایسکرا ،، نے جو تدابیر اختیار کیں اور وضعداری سے جن پر عمل کیا ان کی تفصیل ہمیں بیان کرنی رہ جاتی ہے ۔ ان تدابیر کا مکمل اظہار '' ایسکرا ،، شمارہ ۱ میں ، '' پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن میں پھوٹ ،، کے زیر عنوان مضمون میں کر دیا گیا تھا ۔ شروع ہی سے ہم نے یہ نقطۂنظر اپنایا تھا کہ اصلی '' پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن ،، جس کو ہماری پارٹی کی پہلی کانگرس نے پردیس میں اپنا نمائندہ تسلیم کیا تھا ، دو تنظیموں میں تقسیم ہو گئی تھی ۔ پارٹی کی نمائندگی کرنے کا سوال صرف عارضی طور پر اور اس شرط کے ساتھ طے ہوا تھا کہ پیرس کی بین‌الاقوامی کانگرس میں مستقل بین‌الاقوامی سوشلسٹ بیورو (۸۵) میں روس کی نمائندگی دو ممبر کریں گے ، تقسیم شدہ '' پردیسی انجمن ،، کے دونوں ٹکڑوں میں سے ایک ایک ۔ ہم نے اعلان کیا تھا کہ بنیادی طور پر '' ربوچیئے دیلو ،، غلط تھا ، اصولاً ہم نے '' محنت کی نجات ،، کے گروہ کی پرزور حمایت کی تھی ، اس کے ساتھ ہی ساتھ پھوٹ کی تفصیلات کی بحث میں پڑنے سے انکار کیا اور محض عملی کام کے میدان میں '' پردیس کی انجمن ،، نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کو پیش‌نظر رکھا * ۔

چنانچہ ایک حد تک ہماری پالیسی انتظار کرنے کی پالیسی تھی ۔ بیشتر روسی سوشل ڈیما کریٹوں میں جو رائے عام طور سے پھیلی ہوئی تھی اس کی ہم نے رعایت رکھی کہ ''معیشت‌پسندی،، کے سب سے زیادہ

---

* پھوٹ کے متعلق ہمارا اندازہ اس موضوع پر تحریروں کے مطالعے پر ہی نہیں بلکہ ان اطلاعات پر بھی مبنی تھا جو ہماری تنظیم کے کئی ممبروں نے پردیس میں جمع کی تھیں۔

پرعزم مخالف ''پردیسی انجمن،، کے ساتھ مل جل کر کام کر سکتے ھیں کیونکه اس نے ''محنت کی نجات،، کے گروہ کے ساتھ اصولاً اتفاق رائے کا بارھا اعلان کیا تھا اور نظریے اور تدابیر کے بنیادی مسائل پر سبینه طور پر علیحدہ کوئی رویه اختیار نہیں کیا تھا۔ ھمارے رویے کے صحیح ھونے کا بالواسطه ثبوت اس حقیقت سے مل گیا که ''ایسکرا،، کے پہلے شمارے کے منظر عام پر آنے (دسمبر ۱۹۰۰ء) کے ساتھ ساتھ ''پردیسی انجمن،، سے تین میمبر علیحدہ ھو گئے، جنھوں نے ''اساسی گروہ،، قائم کر لیا اور : (۱) ''ایسکرا،، کی تنظیم کے خارجه شعبے کو، (۲) ''سوشل ڈیماکریٹ،، انقلابی تنظیم (۸۶) کو اور (۳) ''پردیسی انجمن،، کو، مصالحت کی گفت و شنید کے لئے ثالث کی حیثیت سے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ پہلی دو تنظیموں نے فوراً اپنی رضامندی کا اعلان کر دیا، تیسری نے پیش کش مسترد کر دی۔ پچھلے سال ''اتحاد،، کانگرس میں جب ایک مقرر نے یه واقعات دوھرائے، تو یه درست ھے که ''پردیسی انجمن،، کی انتظامیه کمیٹی کے ایک میمبر نے اعلان کیا که پیش کش مسترد کرنے کی ساری وجه اساسی گروہ کی تشکیل و ترکیب سے ''پردیسی انجمن،، کی قطعی بے اطمینانی تھی۔ اس وضاحت کا حواله دینا اگرچه میں اپنا فرض تصور کرتا ھوں لیکن میں یه کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتا که یه غیر اطمینان بخش صفائی ھے؛ کیونکه یه جانتے ھوئے که دونوں تنظیمیں گفت و شنید کے لئے رضامند ھو گئی ھیں، ''پردیسی انجمن،، کسی اور ثالث کے ذریعے یا براہ راست ان سے رابطه قائم کر سکتی تھی۔

۱۹۰۱ء کی بہار میں ''زاریا،، (شمارہ ۱، اپریل) اور ''ایسکرا،، (شمارہ ۴، مئی) ''ربوچیئے دیلو،، سے کھلے عام مناظرے میں مصروف ھو گئے۔ ''ایسکرا،، نے ''ربوچیئے دیلو،، کے مضمون ''ایک تاریخی موڑ،، پر خاص طور سے حمله کیا جس نے اپنے اپریل کے ضمیمے میں، یعنی موسم بہار کے واقعات کے بعد دھشت اور ''خون،، کا بدله لینے کے نعروں کے سوال پر، جس کی رو میں ان دنوں بہت سے لوگ بہه گئے تھے، عدم استحکام کا اظہار کیا۔ مناظروں سے قطع نظر ''پردیسی انجمن،، ''ثالثوں،، (۸۷) کے ایک نئے گروہ کی وساطت سے مصالحت کے لئے مذاکرات پھر شروع کرنے کو راضی ھو گئی۔ تینوں مذ کورہ

تنظیموں کے نمائندوں کی ایک ابتدائی کانفرنس نے جو جون میں منعقد ہوئی تھی ، ایک نہایت ھی مفصل '' اصولی سمجھوتے ،، کی بنیاد پر سمجھوتے کا ایک مسودہ مرتب کیا جو '' پردیسی انجمن ،، نے '' دو کانفرنسیں ،، نام کے کتابچے میں اور پردیسی لیگ نے '' اتحاد ،، کانگرس کی دستاویزات ،، نام کے کتابچے میں شائع کر دیا ۔

اس اصولی سمجھوتے کے متن سے (جو جون کانفرنس کی قراردادیں کے نام سے اکثر و بیشتر یاد کیا جاتا ھے) یہ بات قطعی طور پر صاف ھو جاتی ھے کہ ھم نے موقع پرستی کی عموماً اور روسی موقع پرستی کی خصوصاً انتہائی پرزور تردید کو اتحاد کےلئے ایک قطعی شرط کی حیثیت سے پیش کیا تھا ۔ پہلے پیرے کی عبارت ھے : '' پرولتاری طبقاتی جدوجہد کے اندر موقع پرستی کو متعارف کرنے کی تمام کوششوں کو — ان کوششوں کو جن کا اظہار نام نہاد '' معیشت پسندی ،، ، برنشٹائن ازم ، ملیران ازم وغیرہ میں ھوتا ھے ، ھم مسترد کرتے ھیں ،، ۔ '' سوشل ڈیما کریٹی سرگرمیوں کے حلقے میں ... انقلابی مارکسزم کے تمام مخالفوں کے خلاف نظریاتی جنگ شامل ھے ،، (۴ ، ج) ۔ '' تنظیمی اور ھلچل سے متعلق سرگرمی کے ھر میدان عمل میں سوشل ڈیما کریسی کو ایک لمحے کے لئے بھی کبھی ھرگز فراموش نہیں کرنا چاھئے کہ روسی پرولتاریہ کا فوری فرض مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنا ھے ،، (۵ ، الف) ۔ ... '' ھلچل ، اجرتی مزدوروں اور سرمائے کے درمیان روزمرہ کی جدوجہد ھی کی بنیاد پر نہیں ،، (۵ ، ب) ۔ ... '' خالص معاشی جدوجہد کے اور جزوی سیاسی مطالبات کے لئے جدوجہد کے مرحلے کو ... ھم تسلیم نہیں کرتے ،، (۵ ، ج) ۔ ... '' ان رجحانات کی جو ابتدائیت ... اور تحریک کی نچلی صورتوں کی تنگی کو ... اصول بنا لیتے ھیں ، تنقید کو ھم تحریک کے لئے اھم تصور کرتے ھیں ،، (۵ ، د) ۔ قطعی باھر کا کوئی شخص بھی جس نے ان قراردادوں کا ذرا بھی دھیان سے مطالعہ کیا ھو ، ان کے فارمولوں سے ھی محسوس کرے گا کہ یہ ان لوگوں کے خلاف ھیں جو موقع پرست اور '' معیشت پسند ،، تھے ، جو ، خواہ ایک لمحے کے لئے ھی سہی ، مطلق العنانیت کا تختہ الٹنے کے فرض کو بھول گئے ، جنھوں نے مرحلوں کے نظریے کو تسلیم کر لیا ، جنھوں نے تنگ نظری کو اصول کی سطح تک اٹھا دیا وغیرہ ۔ '' محنت کی نجات ،، کے گروہ ،

'' زاریا ،، اور '' ایسکرا ،، نے '' ربوچیئے دیلو ،، کے خلاف جو مناظرہ کیا ھے اس سے جو بھی ذرا بھی واقف ھے وہ ایک لمحے کے لئے بھی شبہ نہیں کر سکتا کہ یہ قراردادیں ایک ایک کرکے انھیں غلطیوں کو مسترد کرتی ھیں جن میں '' ربوچیئے دیلو ،، بھٹک کر مبتلا ھو گیا ھے - چنانچہ جب '' پردیسی انجمن ،، کے ایک رکن نے '' اتحاد ،، کانگرس میں کہا کہ '' ربوچیئے دیلو ،، کے شمارہ ۱۰ میں مضامین کی تحریک '' پردیسی انجمن ،، کے ایک نئے '' تواریخی موڑ ،، سے نہیں ھوئی تھی بلکہ ان قراردادوں کی حد سے زیادہ '' تجریدیت ،، سے ھوئی تھی * تو تقریریں کرنےوالوں میں سے ایک نے اس کا بجا طور پر مذاق اڑایا تھا - انھوں نے کہا تھا کہ یہ قراردادیں تجریدی تو دور کی بات رھی ، ناقابل یقین حد تک ٹھوس تھیں : ایک ھی نظر میں دکھائی دے جاتا ھے کہ وہ '' کسی کو گرفت میں لینے کی کوشش کر رھی ھیں ،، -

اس بات پر کانگرس میں کرداری صفت کا ایک واقعہ رونما ھوا - ایک طرف تو کری‌چیفسکی نے لفظ '' گرفت ،، کو یہ سمجھ کر پکڑ لیا کہ جیسے یہ لفظ بھولے سے نکل گیا ھو جس نے ھمارے برے ارادوں کی چغلی کھا دی ھو ('' پھانسنے کےلئے دام بچھایا ھو ،،) ، حسرتناک لہجے میں کہا : '' یہ لوگ کسے گرفت میں لینے کے درپے ھیں ؟ ،، '' واقعی کسے ؟ ،، پلیخانوف نے طنز کے ساتھ ترکی بہ ترکی جواب دیا - '' کامریڈ پلیخانوف کی کم فہمی پر آئیے میں مدد کروں ،، کری‌چیفسکی نے جواب دیا - '' میں ان کےلئے واضح کر دوں کہ یہ دام '' ربوچیئے دیلو ،، کی مجلس ادارت کے لئے بچھایا گیا تھا (عام قہقہہ) - لیکن ھم نے اپنے آپ کو اس میں گرفتار نہیں ھونے دیا ! ،، (بائیں طرف سے ایک آواز : یہ اور بھی خرابی ھوئی تمھارے لئے !) - دوسری طرف ، '' بوربا ،، گروہ (ثالثوں کا ایک گروہ) کے ایک رکن نے قراردادوں میں '' پردیسی انجمن ،، کی ترمیموں کی مخالفت کرتے ھوئے اور ھمارے مقرر کی مدافعت کرتے ھوئے کہا کہ ظاھر ھے کہ لفظ '' گرفت ،، بحث‌مباحثے کی گرما گرمی میں اتفاق سے منہ سے نکل گیا -

جہاں تک میں سمجھتا ھوں ، میرا خیال تو یہ ھے کہ جو مقرر

---

* '' دو کانفرنسوں ،، میں اس دعوے کو دوھرایا گیا ، صفحہ ۲۵ -

یه لفظ کہنے کا ذمہ‌دار ہے وہ اس '' صفائی ،، سے مشکل ہی سے خوش ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ '' کسی کو گرفت میں لینے کی کوشش ،، کی بات '' مذاق میں کہی ہوئی سچی بات تھی ،،۔ ہم نے '' ربوچیئے دیلو ،، پر ہمیشہ ناپائیداری اور پس و پیش کرنے کا الزام عائد کیا تھا اور قدرتی بات ہے اسے گرفت میں لینے کی ہمیں کوشش کرنی ہی تھی تاکہ اس پس و پیش کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اس میں بدنیتی کا کہیں شائبہ تک نہیں ہے کیونکہ ہم اصولوں کی ناپائیداری پر بحث کر رہے تھے۔ اور ہم '' پردیسی انجمن ،، کو اس قدر رفیقانہ انداز میں * '' گرفت میں لینے ،، میں کامیاب ہو گئے کہ خود کری‌چیفسکی اور '' پردیسی انجمن ،، کی مجلس عاملہ کے ایک دوسرے رکن نے جون کی قراردادوں پر دستخط کردئیے۔

'' ربوچیئے دیلو ،، شمارہ ۱۰ کے مضامین نے (ہمارے ساتھیوں نے یہ شمارہ پہلی بار اس وقت دیکھا جبکہ وہ کانگرس کے لئے آئے تھے، جلسوں کے شروع ہونے سے چند روز قبل) واضح طور پر دکھایا کہ

---

* بالکل ٹھیک : جون کی قراردادوں کے تعارف میں ہم نے کہا تھا کہ بحیثیت مجموعی روسی سوشل ڈیماکریسی '' محنت کی نجات ،، کے گروہ کے اصولوں پر ہمیشہ قائم رہی اور یہ کہ '' پردیسی انجمن ،، کی مخصوص خدمت نشرو اشاعت اور تنظیم کی سرگرمی رہی۔ بہ الفاظ دگر ہم نے ماضی کو فراموش کر دینے اور (نصب‌العین کے لئے) '' پردیسی انجمن ،، کے اپنے ساتھیوں کے کام کے کارآمد ہونے کو تسلیم کرنے پر اپنی قطعی مستعدی کا اظہار کیا، بشرطیکہ وہ اس پس و پیش کو قطعی ترک کر دے جسے '' گرفت میں لینے کی ،، ہم نے کوشش کی۔ جون کی قراردادوں کو پڑھ کر کوئی بھی غیرجانبدار شخص ان سے یہی مراد لے‌گا۔ اگر '' پردیسی انجمن ،، ، '' معیشت‌پسندی ،، کی جانب اپنے نئے موڑ سے پھوٹ پیدا کرنے کے بعد (شمارہ ۱۰ میں اپنے مضامین میں اور ترمیموں میں) ، اس کی خدمات کے بارے میں ہم نے جو کچھ کہا تھا اس کے باعث اب سنجیدگی کے ساتھ ہم پر لغوبیانی کا الزام عائد کرتی ہے ('' دو کانفرنسیں ،، ، صفحہ ۳۰) تو ظاہر ہے کہ اس قسم کے الزامات پر مسکراہٹ ہی آ سکتی ہے۔

گرمیوں اور خزاں کے درمیانی عرصے میں '' پردیسی انجمن '' میں ایک نیا موڑ آ گیا ہے : '' معیشت پسندوں '' کو ایک بار پھر غلبہ حاصل ہو گیا تھا اور ادارتی مجلس جو ہر '' ہوا '' کے ساتھ اپنا رخ بدل لیتی ہے ، اب پھر '' انتہائی نمایاں برنشٹائنوں '' کے دفاع کےلئے ، '' آزادیٔ تنقید '' کے لئے ، '' بلاارادیت '' کے دفاع کے لئے اور مارتی‌نوف کی زبانی سیاسی حلقۂ اثر کو '' محدود کرنے کے نظریے '' کا (اس مبینہ مقصد کے لئے کہ اس اثر کو زیادہ اجزا کا مرکب بنا دیا جائے) دفاع کرنے کو مستعد ہو گئی۔ ایک بار پھر پارووس کا مناسب مشاہدہ کہ موقع پرست کو فارمولے سے گرفت میں لانا مشکل ہوا کرتا ہے ، درست ثابت ہو گیا۔ موقع پرست کسی بھی فارمولے سے اپنا نام وابستہ کرے گا اور اسی قدر مستعدی سے اس کو ترک بھی کر دیگا ، کیونکہ موقع پرستی کے معنے ہی متعین و مستحکم اصولوں کا فقدان ہوا کرتا ہے۔ آج موقع پرستوں نے موقع پرستی متعارف کرنے کی تمام کوششوں سے دستبرداری اختیار کر لی ہے ، ساری تنگ‌نظری سے دستبردار ہو گئے ہیں ، '' مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنے کے فرض کو ایک لمحے کے لئے بھی کبھی ہرگز فراموش نہ کرنے '' اور صرف '' اجرتی مزدوروں اور سرمائے کے درمیان روزمرہ کی جدوجہد کی بنیاد پر ہی ہلچل نہ کرنے کا '' سنجیدگی کے ساتھ وعدہ کر لیا ہے ، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن کل وہ اپنا طرز اظہار بدل لیں‌گے اور بلا ارادیت کے تحفظ اور روزمرہ کی بے‌لطف جدوجہد کی پیش‌قدمی کے ، واضح نتائج کی امید دلانے والے مطالبات کو سراھنے کے بہانے اپنی پرانی چالبازیوں وغیرہ کی جانب واپس آجائیں‌گے۔ یہ دعوی کرتے رهنا جاری رکھتے ہوئے کہ شمارہ ۱۰ کے مضامین میں '' '' پردیسی انجمن '' نے کانفرنس میں منظور کئے جانے والے مسودے کے عام اصولوں سے کوئی منکرانہ گریز نہیں کیا تھا اور اب بھی ایسا نظر نہیں آتا '' ('' دو کانفرنسیں '' ، صفحہ ۲۶) '' پردیسی انجمن '' اختلافات کے اصل نکات کو سمجھنے کی صلاحیت یا خواہش کے قطعی فقدان ہی کا اظہار کرتی ہے۔

'' ربوچیئے دیلو '' کے دسویں شمارے کے بعد ہم صرف ایک ہی کوشش کر سکتے تھے : ایک عام مباحثے کا آغاز کر دیں تاکہ اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ '' پردیسی انجمن '' کے سارے میمبر ان

مضامین سے اور ادارتی مجلس سے اتفاق کرتے ھیں یا نہیں - '' پردیسی انجمن ،، ھم سے اس لئے خاص طور پر ناخوش ھے اور اس کی صفوں میں نااتفاقی کا بیج بونے کی کوشش کرنے کا ، دوسروں کے معاملوں میں دخل‌اندازی وغیرہ کرنے کا ھم پر الزام عائد کرتی ھے - یہ الزامات ظاھر ھے کہ بےبنیاد ھیں کیونکہ ایک منتخبہ ادارتی مجلس کے لئے جو ھر ھوا کے جھونکے کے ساتھ ، خواہ وہ کتنا ھی خفیف سا کیوں نہ ھو ، اپنا '' رخ بدل لے ،، ، ھر چیز کا انحصار ھوا کے رخ پر ھی ھوا کرتا ھے اور اس رخ کی تشریح ھم نے نجی جلسوں میں کر دی تھی جن میں متحد ھونےوالی تنظیموں کے اراکین کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا - جون کی قراردادوں میں جو ترمیمیں '' پردیسی انجمن ،، کے نام سے تجویز کی گئیں انھوں نے کوئی سمجھوتہ ھونے کی رھی سہی امیدیں بھی ختم کر دیں - یہ ترمیمیں '' معیشت‌پسندی ،، کی جانب نئے موڑ کا ، اور اس حقیقت کا دستاویزی ثبوت ھیں کہ '' انجمن ،، کے میمبروں کی اکثریت '' ربوچیئے دیلو ،، شمارہ ۱۰ کے مضامین سے متفق ھیں - اسے موقع‌پرستی کے مظاھر کے تعلق سے '' نام نہاد معیشت‌پسندی ،، کے الفاظ حذف کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا (اس بہانے سے کہ ان الفاظ کے '' معنے مبہم تھے ،، ، لیکن اگر ایسا تھا تو جس چیز کی ضرورت تھی وہ محض یہ کہ اس عام غلطی کی نوعیت کی زیادہ قطعیت کے ساتھ تشریح کی جاتی) ، اور '' ملیران‌ازم ،، حذف کرنے کے لئے (حالانکہ کری‌چیفسکی نے '' ربوچیئے دیلو ،، ، شمارہ ۳ — ۲ ، صفحات ۸۴ — ۸۳ میں اور اس سے اور بھی زیادہ کھلے طور پر «Vorwärts» * میں اس کی مدافعت کی تھی) - باوجود اس حقیقت کے کہ جون کی قراردادوں نے قطعی طور پر واضح کیا تھا کہ سوشل ڈیماکریسی کا فرض یہ ھے کہ وہ '' تمام صورتوں کی سیاسی ، معاشی اور سماجی استبداد کے خلاف پرولتاری جدوجہد کے ھر مظھر کی رھنمائی کرے ،، اور اس طرح جدوجہد کے ان تمام مظاھر میں نظام اور اتحاد کو متعارف کرنے کی

---

* اس موضوع پر ایک مناظرہ «Vorwärts» میں اس کے موجودہ مدیر کاؤتسکی اور '' زاریا ،، کی مجلس ادارت کے درمیان شروع ھوا تھا - روسی قارئین کو ھم اس سے روشناس کرانے میں کوتاھی نہیں برتیں‌گے (۸۸) -

دعوت دی تھی ، '' پردیسی انجمن ،، نے قطعی فاضل یہ الفاظ بھی جوڑ دئیے کہ '' معاشی جدوجہد عوام‌الناس کی تحریک کے لئے ایک طاقتور محرک ہے ،، (بجائے خود اس دعوے پر تکرار نہیں کی جا سکتی ، لیکن تنگ‌نظرانہ '' معیشت‌پسندی ،، کی موجودگی میں یہ غلط تاویل کا موقع فراہم کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا) ۔ علاوہ ازیں جون کی قراردادوں کے لئے '' سیاست ،، کو براہ‌راست محدود کرنے کی تجویز کی گئی (مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنے کے مقصد کو فراموش) '' ایک بھی لمحے کے لئے نہیں ،، (کرنے) کے الفاظ کو حذف کرکے بھی اور ان الفاظ کا اضافہ بھی کرکے کہ '' عوام‌الناس کو عملی سیاسی جدوجہد میں کھینچ کر لانے کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعہ معاشی جدوجہد ہے ،، ۔ قدرتی بات ہے کہ اس قسم کی ترمیمیں پیش ہونے پر ہماری طرف سے تقریریں کرنےوالوں نے ان لوگوں سے گفت و شنید جاری رکھنا بےفائدہ تصور کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے منبر پر آنے سے انکار کر دیا جو کہ پھر '' معیشت‌پسندی ،، کی جانب مڑ رہے تھے اور اپنے لئے پس و پیش کرنے کی آزادی حاصل کرنے کے لئے کوشاں تھے ۔

'' '' ربوچیئے دیلو ،، کی آزادانہ خصوصیات اور خوداختیاری برقرار رکھنے ہی کو جسے '' انجمن ،، ہمارے آئندہ کے سمجھوتے کی پائیداری کی ناگزیر شرط تصور کرتی تھی ، '' ایسکرا ،، سمجھوتے کی راہ کا روڑا تصور کرتا تھا ،، ('' دو کانفرنسیں ،، ، صفحہ ۲۵) ۔ یہ انتہائی خلاف‌واقعہ بات ہے ۔ '' ربوچیئے دیلو ،، کی خوداختیاری کے خلاف ہمارا کوئی منصوبہ نہیں تھا * ۔ ہم نے واقعی آزادانہ خصوصیات کو تسلیم کرنے سے قطعی انکار کر دیا تھا ، اگر '' آزادانہ خصوصیات ،، سے نظریے اور تدابیر میں اصولی مسئلوں پر خود مختاری مراد ہے ۔ جون کی قراردادوں میں اس قسم کی آزادانہ خصوصیات کو قبول کرنے سے قطعی انکار موجود ہے کیونکہ عملی طور پر ، اس قسم کی '' آزادانہ خصوصیات ،، کے معنے ہمیشہ ، جیسا کہ ہم واضح کر چکے ہیں ، ہر

---

* یعنی اگر ملی‌جلی ہوئی تنظیموں کی ایک مشترکہ اعلی کاؤنسل کے قیام کے سلسلے میں ادارتی مشوروں کو خوداختیاری پر پابندی تصور نہ کیا جائے۔ لیکن جون میں '' ربوچیئے دیلو ،، اس سے متفق ہوگیا تھا۔

وضع کا پس و پیش کرنے کے ہوا کرتے ہیں جو اس طرح کی پھوٹ کی پرورش کرتی ہے جو ہم میں پھیلی ہوئی ہے اور جو پارٹی کے نقطۂ نظر سے ناقابل برداشت ہے۔ دسویں شمارے میں ''ربوچیئے دیلو،، کے مضامین نے اس کی ''ترمیموں،، کے ساتھ مل کر صاف طور سے ظاہر کردیا کہ وہ خصوصیات کی اس قسم کی آزادی کو برقرار رکھنے کا خواہش‌مند ہے اور اس قسم کی خواہش قدرتی اور ناگزیر طور پر نفاق کی اور اعلان جنگ کی طرف لے گئی۔ لیکن ہم سب ''ربوچیئے دیلو،، کی ''خصوصیات کی آزادی،، کو تسلیم کرنے کےلئے تیار تھے، ان معنوں میں کہ اس کو مخصوص ادبی فرائض منصبی پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ ان فرائض کی مناسب تقسیم نے قدرتی طور پر مطالبہ کیا تھا کہ (۱) ایک نظریاتی رسالہ، (۲) ایک سیاسی اخبار اور (۳) مقبول عام مضامین کے مجموعے اور مقبول عام کتابچے شائع ہوں۔ فرائض منصبی کی طرف ایسی ہی تقسیم پر رضامند ہوکر ''ربوچیئے دیلو،، ثابت کرتا کہ اس کی پرخلوص خواہش ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کےلئے اپنی تمام غلطیاں ترک کردے کہ جن کے خلاف جون کی قراردادیں تھیں۔ فرائض منصبی کی صرف ایسی ہی تقسیم ٹکراؤ کے تمام امکانات کو ختم کرتی، دیرپا سمجھوتے کی موثر طریقے سے ضمانت کرتی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ، ہماری تحریک کے احیا کے لئے اور نئی کامیابیوں کے لئے ایک بنیاد کا کام دیتی۔

اب ایک بھی روسی سوشل ڈیماکریٹ کو کوئی بھی شبہ نہیں ہو سکتا کہ انقلابی اور موقع‌پرست رجحانات کے درمیان حتمی نفاق کسی ''تنظیمی،، صورت حال سے نہیں بلکہ موقع‌پرستی کی آزادانہ خصوصیات کو مستحکم کرنے کی اور لوگوں کے ذہنوں میں کری‌چیفسکی اور مارتی‌نوف جیسے مقالہ‌نویسوں کی پراگندگی پیدا کرتے رہنے کےلئے موقع‌پرستوں کی خواہش سے پیدا ہوا۔

۱۹۰۱ء کی خزاں اور فروری ۱۹۰۲ء کے درمیان ضبط تحریر میں آیا۔
علیحدہ تصنیف کی حیثیت سے پہلی بار اشٹوٹ‌گارٹ میں مارچ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۶، صفحات ۱۹۰ — ۱

''کیا کیا جائے؟،، میں تصحیح

اساسی گروہ نے جس کا ذکر میں نے کتابچہ بعنوان '' کیا کیا جائے ؟ ،، صفحہ ۱۴۱ * میں کیا ہے مجھ سے کہا ہے کہ پردیس میں سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں میں صلح کرانے کی کوشش میں انہوں نے جو حصہ ادا کیا ہے اس کے بارے میں اپنے تذکرے میں میں مندرجہ ذیل تصحیح کر لوں :

'' اس گروہ کے تین میمبروں میں سے صرف ایک نے ۱۹۰۰ ء کے آخر تک '' پردیسی انجمن ،، کو چھوڑا تھا ؛ اوروں نے اسے ۱۹۰۱ ء میں چھوڑا ، صرف پوری طرح یقین کر لینے کے بعد کہ '' ایسکرا ،، کی پردیسی تنظیم اور '' سوشل ڈیماکریٹ ،، انقلابی تنظیم کے ساتھ کانفرنس منعقد کرنے میں '' انجمن ،، کی منظوری حاصل کرنا غیرممکن ہے ، کہ جس کی تجویز اساسی گروہ نے رکھی تھی - '' پردیسی انجمن ،، کی مجلس عاملہ نے پہلے پہل تو اس تجویز کو مسترد کر دیا ، یہ کہکر کہ اساسی گروہ کی تشکیل کرنےوالے افراد ثالث کی حیثیت سے کام کرنے کے '' لائق نہیں ہیں ،، ، اور اس نے پردیس میں '' ایسکرا ،، کی تنظیم سے براہ‌راست رابطہ قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا - لیکن اس کے کچھ ہی عرصے بعد '' پردیسی انجمن ،، کی مجلس عاملہ نے اساسی گروہ کو مطلع کیا کہ '' ایسکرا ،، کے پہلے شمارے کے منظر عام پر آنے کے بعد جس میں '' انجمن ،، میں پھوٹ پڑ جانے کی روئیداد تھی ، اس نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور '' ایسکرا ،، سے تعلقات برقرار رکھنے کی اس کی کوئی

---

* زیرنظر کتابچے کا صفحہ ۲۳۹ ، ملاحظہ فرمائیے - ایڈیٹر -

خواهش نہیں ہے ۔ اس کے بعد '' پردیسی انجمن ،، کی مجلس عاملہ کے ایک رکن کے اس بیان کی کوئی کیسے وضاحت کر سکتا ہے کہ '' انجمن ،، نے کانفرنس مسترد کرنے کو صرف اساسی گروہ کی تشکیل سے اپنی بےاطمینانی کی بنا پر کہا تھا ؟ یہ درست ہے کہ اس کی وضاحت بھی اتنی ھی مشکل ہے کہ '' پردیسی انجمن ،، کی مجلس عاملہ پچھلے سال جون میں کانفرنس منعقد کرنے کو کیوں رضامند ہوگئی تھی ؛ کیونکہ '' ایسکرا ،، کے پہلے شمارے کا مضمون اب بھی قائم تھا اور '' پردیسی انجمن ،، کی جانب '' ایسکرا ،، کا '' منفی ،، رویہ '' زاریا ،، کے پہلے شمارے اور '' ایسکرا ،، کے شمارہ ۴ میں اور بھی زیادہ زوردار طریقے سے ظاہر کیا گیا تھا جو کہ دونوں جون کانفرنس سے پہلے منظر عام پر آ گئے تھے ۔ ،،

ن ۔ لینن

'' ایسکرا ،، شمارہ ۱۹ ، یکم اپریل ۱۹۰۲ ء

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۶، صفحات ۱۹۱ — ۱۹۲

تشریحی نوٹ

۱ - '' کیا کیا جائے ؟ ہماری تحریک کے فوری مسئلے ،، — ۱۹۰۱ ء کے اواخر اور شروع ۱۹۰۲ ء میں لکھی گئی تھی -

دسمبر ۱۹۰۱ ء میں ، '' ایسکرا ،، کے شمارہ ۱۲ میں لینن نے ایک مضمون بعنوان '' معیشت پسندی کے پشت‌پناہوں سے ایک گفتگو ،، شائع کیا جس کو انہوں نے بعد میں '' کیا کیا جائے ؟ ،، کا خاکہ کہا تھا - فروری ۱۹۰۲ ء میں لینن نے اس کتاب کی تمہید لکھی جو شروع مارچ میں اشٹوٹ‌گارٹ سے ڈائٹز ناشران نے شائع کی - اس کی اشاعت کا اعلان '' ایسکرا ،، شمارہ ۱۸ ، ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ ء کو چھپا تھا -

'' کیا کیا جائے ؟ ،، نے روسی مزدور طبقے کی انقلابی مارکسی پارٹی قائم کرنے کی مہم میں ، روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی کمیٹیوں اور تنظیموں میں اور بعد میں ۱۹۰۳ ء میں دوسری پارٹی کانگرس میں لیننی '' ایسکرا ،، کے رجحان کی کامیابی میں نمایاں حصہ ادا کیا تھا -

۰۳ — ۱۹۰۲ ء میں یہ کتاب روس کی سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں میں وسیع پیمانے پر تقسیم کی گئی - صفحہ ۷

۲ - '' کہاں سے شروع کیا جائے ؟ ،، '' ایسکرا ،، شمارہ ۴ میں اداریے کی طرح شائع کیا گیا تھا - ان دنوں روس میں سوشل ڈیماکریٹی تحریک کو جو اہم مسئلے درپیش تھے ان کے جواب اس میں تھے : سیاسی ہلچل کی کرداری صفت اور خاص متن ، ایک

مجاهد کل‌روسی مارکسی پارٹی قائم کرنے کے لئے تنظیمی فرائض اور منصوبہ - لینن نے " کہاں سے شروع کیا جائے ؟ "، کو منصوبے کا ڈھانچہ کہا تھا جسے بعد میں نشوونما پا کر " کیا کیا جائے ؟ "، بنانا تھا -

یہ مضمون انقلابی سوشل ڈیماکریسی کے لئے ایک اہم‌ترین دستاویز تھا اور روس اور پردیس دونوں جگہ اس کا وسیع پیمانے پر مطالعہ کیا گیا تھا - صفحہ ۷

۳ - " ایسکرا "، (چنگاری) — پہلا کل‌روسی غیرقانونی مارکسی اخبار ، جس کی بنا ۱۹۰۰ ء میں لینن نے ڈالی تھی - اس نے مزدور طبقے کی انقلابی مارکسی پارٹی قائم کرنے کی جدوجہد میں فیصلہ کن حصہ ادا کیا تھا -

پولیس کے مظالم کی وجہ سے روس میں انقلابی اخبار کی اشاعت ناممکن تھی ، اس لئے لینن کے " ایسکرا "، کا پہلا شمارہ دسمبر ۱۹۰۰ ء میں لائپزگ سے نکلا ، اس کے بعد پھر وہ میونخ ، لندن (جولائی ۱۹۰۲ ء سے) ، اور ۱۹۰۳ ء کے موسم بہار کے آغاز سے جنیوا میں شائع ہوا -

" ایسکرا "، کی مجلس ادارت لینن ، پلیخانوف ، مارتوف ، ایکسیلروڈ ، پوتریسوف اور زاسولچ پر مشتمل تھی - فی‌الواقع لینن اس کے مدیر اعلی اور سرکردہ شخصیت تھے - پارٹی قائم کرنے سے متعلق تمام بنیادی مسئلوں پر اور روس میں پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد ونیز بین‌الاقوامی میدان عمل میں نمایاں واقعات پر ان کے مضامین روشنی ڈالا کرتے تھے -

لینن کی پیش‌قدمی پر اور ان کی براہ راست شرکت سے " ایسکرا "، کی مجلس ادارت نے پارٹی پروگرام کا ایک مسودہ تیار کیا (" ایسکرا "، شمارہ ۲۱ میں شائع ہوا) اور روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے لئے تیاریاں کیں ، جو جولائی اگست ۱۹۰۳ ء میں منعقد ہوئی تھی - پارٹی کے قیام کی مہم میں اس اخبار نے جو غیرمعمولی حصہ ادا کیا تھا اس کو ایک خاص قرارداد میں دوسری کانگرس ضبط تحریر میں لائی اور

'' ایسکرا ،، کو روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کے مرکزی ترجمان کی حیثیت سے قبول کر لیا۔ دوسری کانگرس نے لینن ، پلیخانوف اور مارتوف پر مشتمل ایک مجلس‌ادارت مقرر کی۔ کانگرس کے فیصلے کے برعکس مارتوف نے اس مجلس میں خدمات انجام دینے سے انکار کر دیا اور ۴۶ سے ۵۱ تک کے شمارے لینن اور پلیخانوف کی ادارت میں شائع ہوئے۔ بعد میں پلیخانوف منشویکوں کی طرف چلے گئے اور مطالبہ کیا کہ تمام سابقہ منشویک مدیروں کو ، جنہیں کانگرس نے مسترد کر دیا تھا ، ادارتی مجلس میں شامل کر لیا جائے۔ لینن اس سے اتفاق نہیں کر سکتے تھے اور ۱۹ اکتوبر (یکم نومبر) ۱۹۰۳ ء کو مجلس ادارت سے استعفا دے دیا۔ ان کو پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں شامل کر لیا گیا اور انہوں نے موقع پرست منشویکوں کی مخالفت شروع کردی۔ ۵۲ ویں شمارے سے شروع کرکے ''ایسکرا،، منشویکوں کے ترجمان کی حیثیت سے نکلنے لگا۔ صفحہ ۷

۴- ۱۹۰۱ ء کی بہار اور گرمیوں میں '' بوربا ،، (جدوجہد) گروہ کی پیش‌قدمی پر پردیس میں سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں ('' روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن ،، بند کی پردیسی کمیٹی ، ''سوشل ڈیماکریٹ ،، انقلابی تنظیم اور پردیس میں '' ایسکرا ،، اور '' زاریا ،، کی تنظیم) کے درمیان سمجھوتے اور اتحاد کی کوشش میں مذاکرات ہوئے۔ اتحاد کانگرسٗ کی تیاری کے لئے ان تنظیموں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس جون ۱۹۰۱ ء میں جنیوا میں بلائی گئی (چنانچہ اس کا نام پڑ گیا : جون یا جنیوا کانفرنس) ۔ اس کانفرنس نے ایک قرارداد مرتب کی (اصولی سمجھوتہ) جس میں تمام سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں کو صف‌آرا کرنے کو ضروری قرار دیا گیا اور تمام رنگوں اور صورتوں میں ظاہر ہونے والی موقع پرستی کی مذمت کی گئی : ''معیشت‌پسندی ،،، برنشٹائن‌ازم ، ملیران‌ازم وغیرہ۔ لیکن '' روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن ،، اور اس کے ترجمان '' ربوچیئے دیلو ،، کے نئے موقع‌پرست رجحان کے باعث متحدث کرنے کی کوششیں ناکام رہیں۔

روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی پردیسی تنظیموں کی اتحاد کانگرس ۲۲ — ۲۱ ستمبر (۵ — ۴ اکتوبر) ۱۹۰۱ء کو زوریخ میں منعقد ہوئی تھی - اس کانگرس میں "ایسکرا"، اور "زاریا"، کی پردیسی تنظیم کے چھه اراکین نے شرکت کی تھی (لینن ، نادیژدا کروپسکایا ، مارتوف اور دوسرے) ، "سوشل ڈیماکریٹ"، انقلابی تنظیم کے آٹھ اراکین نے (جن میں "محنت کی نجات"، کے گروہ کے تین اراکین بھی شامل تھے — پلیخانوف ، ایکسیلروڈ اور ویرا زاسولچ) ، "روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن"، کے ۱۶ اراکین (جن میں بند کی پردیسی کمیٹی کے پانچ اراکین بھی شامل تھے) اور "بوربا"، گروہ کے تین اراکین - لینن نے ، جنھوں نے فرے کے فرضی نام سے اس کانگرس میں شرکت کی تھی ، ایجنڈے کے پہلے مسئلے پر ایک پرمغز تقریر کی : "اصولی سمجھوته اور مدیروں کو هدایات"، - پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے سامنے لینن کی یه پہلی جسلهٔ عام کی تقریر تھی - جون کی قرارداد میں "روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن"، کی تیسری کانگرس نے جو موقع پرستانه ترمیمیں منظور کی تھیں ان کو کانگرس نے سنا - اس کے بعد کانگرس کے ڈیلی گیٹوں میں انقلابی حصے ("ایسکرا"، ، "زاریا"، اور "سوشل ڈیماکریٹ"، تنظیموں کے اراکین) نے اعلان کر دیا که متحد هونا غیرممکن هے اور وہ کانگرس چھوڑ کر چلے گئے - لینن کی پیش‌قدمی پر ، اکتوبر ۱۹۰۱ء میں یه تنظیمیں روسی انقلابی سوشل ڈیماکریسی کی پردیسی لیگ قائم کرنے کے لئے متحد ہو گئیں - صفحه ۷

۵ - "ربوچیئے دیلو"، (مزدوروں کا نصب‌العین) — "پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن"، کا ترجمان - اپریل ۱۸۹۹ء سے فروری ۱۹۰۲ء تک جنیوا سے شائع هوتا رہا - کل ملا کر ۱۲ شمارے (۹ کتابیں) منظر عام پر آئے - اس جریدے نے پردیس میں روسی "معیشت‌پسندوں"، کو یکجا کر رکھا تھا - یه برنشٹائنی نعرے مارکسزم کی "تنقید کی آزادی"، کی حمایت کیا کرتا تھا اور روسی سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کی تدابیر کے اور

تنظیمی فرائض کے مسائل پر موقع پرستانہ رویہ اختیار کیا کرتا تھا۔ دوسری پارٹی کانگرس میں "ربوچیئے دیلو"، کا گروہ پارٹی کے انتہائی دائیں موقع پرست بازو کی نمائندگی کیا کرتا تھا۔ صفحہ ۷

۶- "ربوچایا گزیتا (مزدوروں کا اخبار) — کیئف کے سوشل ڈیماکریٹی گروہ کا غیرقانونی ترجمان اخبار۔ کل ملا کر اس کے دو شمارے شائع ہوئے تھے: شمارہ ۱ اگست اور شمارہ ۲ دسمبر ۱۸۹۷ء میں (جس پر نومبر کی تاریخ دی ہوئی تھی)۔ روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس نے "ربوچایا گزیتا"، کو پارٹی کے سرکاری ترجمان کی حیثیت سے منظور کر لیا۔ کانگرس کے بعد اس اخبار کا تیسرا شمارہ چھاپے خانے میں جانے کو تیار تھا لیکن چھاپےخانے پر پولیس کی دوڑ آجانے اور مرکزی کمیٹی اور مجلس‌ادارت کی گرفتاری کے باعث یہ شائع نہ ہو سکا۔ ۱۸۹۹ء میں "ربوچایا گزیتا"، کی اشاعت پھر سے شروع کرنے کی کوشش کی گئی۔ لینن "کیا کیا جائے؟"، باب ۵، حصہ (۱) میں اسی کوشش کا ذکر کرتے ہیں (موجودہ ایڈیشن کا صفحہ ۲۰۶ دیکھئے)۔ صفحہ ۸

۷- لاسالی اور آئزناخی — گذشتہ صدی میں ۶۰ء کی دھائی اور ۷۰ء کی دھائی کے شروع میں جرمن مزدور تحریک میں دو پارٹیاں۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی نہایت تلخی کے ساتھ مخالفت کیا کرتی تھیں، خاص طور سے تدابیر کے مسائل پر اور سب سے پہلے اور مقدم، ان دنوں جرمنی میں انتہائی فوری سیاسی مسئلے — ملک کو متحد کرنے کے بارے میں۔

لاسالی — جرمن پیٹی‌بورژوا سوشلسٹ فرڈینانڈ لاسال کے چاہنے اور تقلید کرنےوالے، جنرل ایسوسی‌ایشن آف جرمن ورکرز کے میمبر جس کی لائپزگ میں مزدوروں کی انجمنوں کی کانگرس میں ۱۸۶۳ء میں داغ بیل پڑی تھی۔ اس کے پہلے صدر لاسال تھے جنھوں نے اس کے پروگرام اور بنیادی تدابیر ترکیب دیں۔ عملی طور پر لاسال اور ان کے معتقد بسمارک کی عظیم طاقتی پالیسی کی حمایت کرتے تھے۔ ۲۷ جنوری ۱۸۶۵ء کو اینگلس نے مارکس

کو خط میں لکھا تھا : ’’معروضی طور پر یہ پورے مزدور طبقے سے ذلالت کے ساتھ غداری کرکے پروشیائیوں کے حوالے کر دینے کے مترادف تھا ،،۔ مارکس اور اینگلس نے لاسالیت کے نظریے کے تدابیری اور تنظیمی اصولوں میں جرمن مزدور تحریک میں موقع پرستانہ رجحان دیکھتے ہوئے ، ان کے خلاف بارہا چبھتی ہوئی نکتہ چینی کی تھی۔

آئزناخی — جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کے ممبر جس کی بنیاد ۱۸۶۹ ء میں آئزناخ افتتاحی کانگرس میں رکھی گئی تھی۔ ان کے لیڈر آگسٹ ببیل اور ولہلم لیبکنیخت تھے جو مارکس اور اینگلس کے خیالات کی تائید کیا کرتے تھے۔ ان کے پروگرام میں واضح کیا گیا تھا کہ جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی خود کو ’’محنت کشوں کی بین‌الاقوامی انجمن کا ایک حصہ تصور کرتی ہے اور اس کے خیالات سے متفق ہے ،،۔ جہاں تک جرمنی کو متحد کرنے کا سوال تھا آئزناخی ’’ جمہوری اور پرولتاری لائحۂ عمل کی حمایت اور پروشیایت ، بسمارکزم یا قوم‌پرستی کو کسی قسم کی بھی مراعات دینے کے خلاف جدوجہد کیا کرتے تھے ،، (لینن) ۔

۱۸۷۱ ء میں جرمن سلطنت کے نمودار ہو جانے سے لاسالیوں اور آئزناخیوں کے درمیان خاصی تدابیری اختلافات دور ہو گئے۔ مزدوروں کی تحریک کے عروج اور حکومت کی انتقامی کارروائیوں میں شدت نے دونوں پارٹیوں کو مجبور کیا کہ وہ ۱۸۷۵ ء کی گوتھا کانگرس میں متحد ہو جائیں جبکہ ایک ھی پارٹی ، جرمنی کی سوشلسٹ لیبر پارٹی قائم کی گئی (جو بعد میں جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کہلائی) ۔ صفحہ ۱۱

۸ ۔ گیدی اور امکان پرست — فرانسیسی سوشلسٹ تحریک میں انقلابی اور موقع پرست رجحانات ؛ ۱۸۸۲ ء میں فرانس کی مزدور پارٹی میں پھوٹ پڑجانے کے بعد انہوں نے دو پارٹیاں قائم کر لیں۔

گیدی — ژول گید اور پول لافارگ کے حمایتی۔ وہ بائیں مارکسی رجحان کی نمائندگی کیا کرتے تھے اور ان کا کہنا تھا کہ پرولتاریوں کو ایک آزاد انقلابی پالیسی پر عمل درآمد کرنا

چاھئے - گیدیوں نے نام ''فرانس کی مزدور پارٹی،، برقرار رکھا اور پارٹی کے اس پروگرام کے وفادار رھے جو اس نے ۱۸۸۰ ء میں ھاورے میں منظور کیا تھا، جس کا نظریاتی جزو مارکس نے لکھا تھا - انھوں نے مزدور طبقے کے آگے بڑھے ھوئے حصوں کو متحد کیا اور فرانس کے صنعتی مرکزوں میں ان کا دور دور اثر تھا - ۱۹۰۱ ء میں گیدیوں نے فرانس کی سوشلسٹ پارٹی قائم کی -

اسکان پرست (پول بروس، بینوئے مالوں اور دوسرے) — ایک پیٹی بورژوا اصلاح پسند گروہ جس نے پرولتاریہ کو جدوجہد کے انقلابی طریقوں سے الگ ھٹانے کی کوشش کی - اسکان پرستوں نے مزدوروں کی سماجی انقلابی پارٹی قائم کی - انھوں نے پرولتاریہ کے انقلابی پروگرام اور انقلابی تدابیر کو تسلیم نہیں کیا، مزدور طبقے کی تحریک کے سوشلسٹ مقاصد کو چھپایا اور سرمایہ داری کے تحت جو کچھ ''ممکن ھے،، وھیں تک مزدور طبقے کی سرگرمیوں کو محدود رکھنے کی وکالت کی (چنانچہ یہی ان کا نام پڑ گیا) - ان کا اثر فرانس کے معاشی اعتبار سے پسماندہ علاقوں میں اور مزدور طبقے کے ان حلقوں میں پھیلا ھوا تھا جنھوں نے زیادہ ترقی نہیں کی تھی - ۱۹۰۲ ء میں دوسرے اصلاح پسند گروھوں کے ساتھ مل کر انھوں نے فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کی داغ بیل ڈالی جس کی قیادت ژاں ژوریس کے سپرد ھوئی تھی -

۱۹۰۵ ء میں فرانس کی سوشلسٹ پارٹی اور فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی آپس میں مدغم ھو گئیں اور فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کا نام رکھا - ۱۹۱۴ ء — ۱۹۱۸ ء کی سامراجی جنگ کے دوران میں اس پارٹی کے رھنماؤں (گید، سمبا اور دوسروں) نے مزدور طبقے کے نصب العین سے غداری کی اور سماجی جارحانہ قوم پرستی کا رویہ اختیار کیا - صفحہ ۱۱

۹ - فیبئن — اصلاح پسند فیبئن سوسائٹی کے میمبر جو ۱۸۸۴ ء میں انگلستان میں قائم ھوئی تھی اور بیشتر بورژوا دانشوروں پر مشتمل تھی: عالم، ادیب، سیاسی کارکن (سڈنی اور بیاٹریس ویب، جارج برنارڈ شا، ریمزے میکڈانلڈ اور دوسرے) - لینن نے فیبئن ازم

کی صفت '' انتہائی موقع پرستانہ رجحان ،، بیان کی تھی۔ ۱۹۰۰ ء میں فیبئن سوسائٹی لیبر پارٹی میں شامل ہو گئی۔ صفحہ ۱۱

۱۰ - '' نرودنایا وولیا ،، (عزم عوام) — نرودنک (قبضۂ جمہور کا حامی) دہشت پسندوں کی ایک خفیہ جماعت جس کا قیام اگست ۱۸۷۹ ء میں نرودنک تنظیم '' زیملیا ای وولیا ،، (زمین و آزادی) میں پھوٹ پڑ جانے کے باعث عمل میں آیا تھا۔ نرودنک یوٹوپیائی سوشلزم کے رویوں کی حمایت کرتے ہوئے '' نرودنایا وولیا ،، کے میمبروں نے سیاسی جدوجہد کا راستہ اختیار کیا۔ زار شاہی کا تختہ پلٹنے اور سیاسی آزادی حاصل کرنے کو وہ اپنا فرض اولین تصور کرتے تھے۔

'' نرودنایا وولیا ،، گروہ کے میمبروں نے مطلق العنانیت کے خلاف بہادری کے ساتھ جہاد کیا لیکن سرگرم عمل '' سورماؤں ،، اور مجہول '' عوام الناس ،، کے متعلق غلط نظریے کو نقطۂ آغاز بنا کر چلنے کی وجہ سے ان کو توقع تھی کہ وہ عوام الناس کی شرکت کے بغیر انفرادی دہشت کے ذریعے ، سراسیمگی پیدا کرکے اور حکومت کے نظام کو درہم برہم کرکے سماج کی از سر نو تنظیم کرنے میں کامیاب ہو جائینگے۔ یکم مارچ ۱۸۸۱ ء کو الکساندر دوئم کے قتل کے بعد حکومت نے شدید انتقامی کارروائیوں ، پھانسیاں دینے کی اور اشتعال انگیز کارروائیاں کرنے کی راہ اختیار کی تا کہ '' نرودنایا وولیا ،، گروہ کا قلعقمع کیا جا سکے۔ صفحہ ۱۱

۱۱ - یہ حوالہ برطانیہ کی سوشل ڈیما کریٹی فیڈریشن کے جو ۱۸۸۴ ء میں قائم ہوئی تھی ، میمبروں کا ہے۔ اصلاح پسندوں (ھائنڈمن اور دوسروں) اور نراجیوں کے ساتھ ساتھ ، اس میں انقلابی سوشل ڈیما کریٹوں کا ایک گروہ ، مارکسزم کے حامی (ایچ کویلچ ، ٹی۔ مان ، ای۔ ایولینگ ، ایلیونورا مارکس اور دوسرے) شامل تھے جنھوں نے برطانوی سوشلسٹ تحریک کے بائیں بازو کی تشکیل کی تھی۔ اینگلس نے سوشل ڈیما کریٹی فیڈریشن کے کٹرپن اور فرقہ بندی کی وجہ سے ، برطانیہ میں محنت کش عوام الناس کی تحریک سے الگ تھلگ رہنے کی اور اس کی خصوصیات سے بے نیازی

پر پرزور تنقید کی۔ ۱۹۰۷ ء میں سوشل ڈیما کریٹی فیڈریشن نے سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کا نام اختیار کر لیا اور انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی کے بائیں بازو کے عناصر کے ساتھ مل کر ۱۹۱۱ ء میں برطانوی سوشلسٹ پارٹی کی بنا ڈالی۔ ۱۹۲۰ ء میں اس پارٹی کے میمبروں کی اکثریت نے برطانیہ عظمی کی کمیونسٹ پارٹی کی داغ بیل ڈالنے میں حصہ لیا۔ صفحہ ۱۱

۱۲ - وزارت پسند (ملیرانی) — انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں مغربی یورپی سوشلسٹ پارٹیوں میں ایک موقع پرست رجحان کے نمائندے۔ ان کا نام فرانسیسی سوشلسٹ ملیران سے وابستہ تھا جنھوں نے ۱۸۹۹ ء میں فرانس کی رجعت پسند بورژوا حکومت میں شرکت کر لی تھی۔ صفحہ ۱۲

۱۳ - برنشٹائنی — جرمن اور بین الاقوامی سوشل ڈیما کریٹی تحریک میں مارکسزم کے مخالف رجحان کے نمائندے، جو ۱۹ ویں صدی کے آخر میں نمودار ہوا تھا اور ایڈوارڈ برنشٹائن کے نام سے موسوم تھا جو جرمن سوشل ڈیما کریٹی پارٹی میں دائیں بازو کے موقع پرست رجحان کے سب سے زیادہ صاف گو نمائندے تھے۔

اینگلس کی موت کے بعد برنشٹائن نے کھلے عام بورژوا اعتدال پسندی کے جذبے کے تحت مارکس کی انقلابی تعلیم پر نظرثانی کرنی چاہی اور سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کو پیٹی بورژوا پارٹی میں تبدیل کرنے کی جستجو کی جو سماجی اصلاح کی وکالت کیا کرے۔ روس میں برنشٹائن ازم کی حمایت ''قانونی،، مارکسی، ''معیشت پسند،،، بند کے حامی اور منشویک کیا کرتے تھے۔ صفحہ ۱۲

۱۴ - روسی نقاد — نام نہاد ''قانونی،، مارکسی (استرووے، بلگاکوف، بردیائیف اور دوسرے) جو قانونی مطبوعات میں انقلابی مارکسزم کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ صفحہ ۱۲

۱۵ - ''پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن،، — ''محنت کی نجات،، کے گروہ کی پیش قدمی پر ۱۸۹۴ ء میں اس شرط پر قائم

ہوئی تھی کہ اس کے تمام میمبر اس گروہ کے پروگرام کو تسلیم کریں ۔ اس گروہ کو '' انجمن ،، کی مطبوعات کی ادارت کے فرائض سپرد کئے گئے تھے اور مارچ ۱۸۹۵ ء میں اس نے اپنا چھاپہ خانہ '' انجمن ،، کے سپرد کر دیا تھا ۔ ۱۸۹۵ ء کی گرمیوں میں جبکہ لینن پردیس میں تھے ، ایک فیصلہ یہ کیا گیا کہ اس کو '' ربوتنیک ،، (مزدور) کے زیر عنوان مجموعے شائع کرنے کے فرائض سپرد کر دئے جائیں ۔ اس '' انجمن ،، نے '' ربوتنیک ،، کے چھہ شمارے ، ۱۰ شمارے '' لیستوک ربوتنیکا ،، کے ، لینن کا کتابچہ '' جرمانوں کے قانون کی تشریح ،، (۱۸۹۷ ء) وغیرہ شائع کئے ۔

روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس (مارچ ۱۸۹۸ ء) نے '' انجمن ،، کو پردیس میں اپنے نمائندے کی حیثیت سے تسلیم کر لیا ۔ بعد میں موقع پرست عناصر ('' معیشت پسندوں ،، یا نام نہاد '' نوجوان ،، سوشل ڈیما کریٹوں) کو اس '' انجمن ،، میں بالادستی حاصل ہو گئی ۔ انہوں نے کانگرس کے '' مینی فسٹو ،، کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس میں سیاسی آزادی حاصل کرنے کو سوشل ڈیما کریسی کا فوری مقصد قرار دیا گیا تھا ۔

نومبر ۱۸۹۸ ء میں زوریخ میں '' انجمن ،، کی پہلی کانگرس میں '' محنت کی نجات ،، کے گروہ نے '' ربوتنیک ،، شمارہ ۵ — ۶ اور لینن کے کتابچوں '' روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے فرائض ،، اور '' نیا فیکٹری قانون ،، کے علاوہ '' انجمن ،، کی مطبوعات کی ادارت کے فرائض انجام دینے سے انکار کر دیا ۔

اپریل ۱۸۹۹ ء سے '' انجمن ،، نے '' معیشت پسندوں ،، کا رسالہ '' ربوچیئے دیلو ،، شائع کرنا شروع کر دیا ۔ '' انجمن ،، نے برنشٹائن اور ملیرانیوں کی حمایت کرنے کا اعلان کر دیا ۔

انجمن کے اندر کشمکش اس کی دوسری کانگرس تک جو جنیوا (اپریل ۱۹۰۰ ء) میں منعقد ہوئی تھی ، پہنچی اور کانگرس میں بھی جاری رہی ۔ اس جدوجہد کے نتیجے میں '' محنت کی نجات ،، کا گروہ اور اس کے حامی کانگرس چھوڑ کر چلے گئے اور ایک الگ تنظیم '' سوشل ڈیما کریٹ ،، قائم کرلی ۔

روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں ۱۹۰۳ء میں ''انجمن'' کے میمبروں (''ربوچیئے دیلو'' کے حامیوں) نے انتہائی موقع پرستانہ رویہ اختیار کیا اور جب اس نے روسی انقلابی سوشل ڈیماکریسی کی پردیسی لیگ کو پردیس میں پارٹی کی واحد تنظیم کی حیثیت سے تسلیم کر لیا تو وہ کانگرس چھوڑ کر چلے گئے۔ دوسری پارٹی کانگرس نے ''انجمن'' کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ صفحہ ۱۶

۱۶ - سونٹین پارٹی اور ژیروند — اٹھارویں صدی کے آخر میں فرانسیسی بورژوا انقلاب کے دوران میں بورژوازی کی دو سیاسی گروہبندیاں۔
سونٹین پارٹی کا نام دیا گیا تھا جیکوبیوں کو، اس زمانے کے سب سے زیادہ انقلابی طبقے — بورژوازی کے سب سے زیادہ وضعدار نمائندوں کو۔ وہ مطلق‌العنانیت اور سامنتی نظام کا خاتمہ کرنے کی وکالت کیا کرتے تھے۔ جیکوبیوں کے برعکس ژیروندی انقلاب اور رد انقلاب کے درمیان ڈھلمل یقین رہا کرتے تھے اور شاہ‌پسندی سے سمجھوتہ کر لیا کرتے تھے۔
''سوشلسٹ ژیروند'' کی اصطلاح کو لینن سوشل ڈیماکریسی میں موقع‌پرست رجحان کے لئے استعمال کیا کرتے اور ''سونٹین پارٹی'' کی اصطلاح یا پرولتاری جیکوبی انقلابی سوشل ڈیماکریٹوں کے لئے۔ روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی بالشویکوں اور منشویکوں کے درمیان تقسیم کے بعد لینن نے باربار زور دیا تھا کہ مزدور تحریک میں منشویک ژیروندی رجحان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ صفحہ ۱۶

۱۷ - ''زاریا'' (سویرا) — ایک مارکسی سائنسی اور سیاسی رسالہ جو اشٹوٹ‌گارٹ سے ۱۹۰۱ — ۰۲ء میں ''ایسکرا'' کے مدیر شائع کیا کرتے تھے۔ مجموعی طور پر چار شمارے (تین کتابوں میں) شائع ہوئے۔
''زاریا'' بین الاقوامی اور روسی ترمیمیت پسندی کی تنقید کیا کرتا اور مارکسی نظریے کی حمایت کرتا تھا۔ صفحہ ۱۶

۱۸ - کادیت — آئینی جمہوری پارٹی ، روس میں اعتدال پسند شاہ‌پرست بورژوازی کی خاص پارٹی کے میمبر جو اکتوبر ۱۹۰۵ ء میں بورژوازی ، مالکان زمین اور بورژوا دانشوروں کے نمائندوں کو شامل کرکے قائم کی گئی تھی -

کادیتوں نے زارشاهی سے سودا کرنے کی جستجو کی - انھوں نے آئینی شہنشاهیت کے قیام کی دعوت دی ، جمہوریه کے قیام کی مخالفت کی ، زمینداری برقرار رکھنے کی وکالت کی اور زارشاهی کے هاتھوں انقلابی تحریک کے کچلے جانے کو پسند کیا - صفحه ۱٦

۱۹ - '' بیزا گلافتسی ،، — روسی بورژوا دانشوروں کا ایک نیم کادیتی اور نیم‌منشویکی گروہ جو ۱۹۰۷ ء — ۱۹۰۵ ء کے انقلاب کے زوال کے زمانے میں قائم هوا تھا - ان کا نام ایک سیاسی هفته‌وار '' بیز زا گلاویا ،، (بلاعنوان) کے نام سے نکلا تھا جو جنوری سے مئی ۱۹۰٦ ء تک سینٹ پیٹرس‌برگ سے پرو کوپووچ کی ادارت میں شائع هوتا رها - '' بیزا گلافتسی ،، دعوی کیا کرتے تھے که وہ کسی بھی پارٹی سے متعلق نہیں هیں مگر درحقیقت وہ بورژوا اعتدال‌پسندی اور موقع‌پرستی کے تصورات کا پرچار کیا کرتے تھے اور روسی بین‌الاقوامی سوشل ڈیما کریسی میں ترمیمیت پسندوں کی حمایت - صفحه ۱٦

۲۰ - '' سوشلسٹ دشمن هنگامی قانون ،، — جرمنی میں بسمارک کی حکومت نے ۱۸۷۸ ء میں متعارف کیا تھا اور اس کا نشانه مزدور طبقه اور سوشلسٹ تحریک تھے - اس میں تمام سوشل ڈیما کریٹی تنظیموں کو ، عام مزدور تنظیموں ، مزدوروں کے اخباروں کو ممنوع قرار دینے ، سوشلسٹ مطبوعات کو ضبط کرنے اور سوشل ڈیما کریٹوں کے خلاف ظلم و ستم کرنے کا اهتمام کیا گیا تھا - لیکن استبداد سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کو نه کچل سکا ؛ اس کی از سر نو تنظیم هوئی اور اس نے خفیه حالات میں رهتے هوئے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں -

مزدور طبقے کی بڑھتی هوئی تحریک کے دباؤ کے تحت ۱۸۹۰ ء میں یه قانون مسترد کر دیا گیا - صفحه ۱۸

۲۱ - جرمنی کی سوشلسٹ مزدور پارٹی کی کانگرس ۲۷ — ۲۹ مئی ۱۸۷۷ ء میں گوتھا میں منعقد ہوئی تھی - اس کانگرس نے پارٹی کے اخبار کے مسئلے پر بحث کی اور بعض ڈیلی گیٹوں (موست اور والتیخ) کی پارٹی کے مرکزی ترجمان "Vorwärts" (آگے) کی ڈیورنگ کے خلاف اینگلس کے مضامین شائع کرنے پر (جو ۱۸۷۸ ء میں ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں شائع ہوئے: "اینٹی ڈیورنگ - سائنس میں جناب ایوگینی ڈیورنگ کا انقلاب") مذمت کرنے اور اینگلس کی ناواجب شدید مناظروں میں پڑنے کے لئے تنقید کرنے کی کوششوں کو مسترد کر دیا تھا - صفحہ ۱۸

۲۲ - "Vorwärts" (آگے) — ایک روزنامہ، جرمن سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کا مرکزی ترجمان - یہ ۱۸۷۶ ء میں سب سے پہلے لائپزگ سے شائع ہوا تھا جس کے ایڈیٹر ولہلم لیبکنیخت تھے - ۱۸۷۸ ء میں سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون کے متعارف ہونے کی وجہ سے ایک وقفے کے بعد ۱۸۹۱ ء میں برلن سے اس کی اشاعت پھر سے شروع ہو گئی - اس کے صفحات میں اینگلس نے موقع پرستی کے تمام مظاہر کے خلاف جہاد کیا - ۱۸۹۰ ء کی دھائیوں کے اواخر میں، اینگلس کی وفات کے بعد، "Vorwärts" پارٹی کے دائیں بازو کے ہاتھوں میں چلا گیا اور موقع پرستوں کے لکھے ہوئے مضامین باقاعدگی سے چھاپنے شروع کر دئے جن کا جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹی پارٹی پر اور دوسری انٹرنیشنل پر غلبہ تھا - پہلی عالمگیر جنگ کے دوران میں "Vorwärts" نے سماجی جارحانہ قوم پرستی کا رویہ اختیار کیا اور اکتوبر سوشلسٹ انقلاب عظیم کے بعد سوویت دشمن پروپگنڈے کا وسیلہ بن گیا - صفحہ ۱۸

۲۳ - "کتھیڈر سوشلسٹ" (کرسی نشین سوشلسٹ) — ۱۸۷۰ ء اور ۱۸۸۰ ء کی دھائیوں میں بورژوا سیاسی معاشیات میں ایک رجحان کے نمائندے - کتھیڈر سوشلسٹ یونیورسٹی میں چونکہ لیکچرار ہونے کی اپنی حیثیت سے فائدہ اٹھا کر سوشلزم کا لبادہ اوڑھ کر بورژوا اعتدال پسند اصلاح پسندی کا پرچار کیا کرتے تھے - ان کا کہنا یہ تھا کہ بورژوا ریاست طبقات سے بالاتر ہوتی ہے، مخالف

طبقوں میں مصالحت کرا سکتی ہے ، سرمایہ‌داروں کے مفادات پر دست‌درازی کئے بغیر اور جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے ، مزدوروں کے مطالبات کو شمار میں رکھتے ہوئے رفتہ رفتہ "سوشلزم" کو متعارف کر سکتی ہے۔

کتھیڈر سوشلزم کی رجعت‌پسند نوعیت کو مارکس ، اینگلس اور لینن نے بارہا بے‌نقاب کیا تھا۔

روس میں کتھیڈر سوشلسٹوں کی نظریات کی وکالت "قانونی" مارکسی کیا کرتے تھے۔ صفحہ ۱۸

۲۴ - یہ اشارہ ہے زمیندار نوزدریوف کی طرف جو نکولائی گوگول کے ناول "مردہ روحیں" میں شرانگیز اور پاجی آدمی ہے۔ گوگول نے نوزدریوف کو ایک "تاریخی" کردار کہا ہے کیونکہ جہاں بھی جاتا وہ شرارتوں کی ایک "تاریخ" چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔ صفحہ ۱۹

۲۵ - ۱۴ - ۹ اکتوبر ۱۸۹۹ ء میں جرمن سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کی ہانوویر میں منعقدہ کانگرس میں منظور کی جانے‌والی قرارداد "پارٹی کے بنیادی نظریات اور تدابیر پر حملے" کا لینن یہاں حوالہ دے رہے ہیں۔ اس مسئلے پر ایک سرکاری رپورٹ آگسٹ بیبل نے پیش کی تھی۔ کانگرس کی غالب اکثریت بیبل کی تجویز کردہ قرارداد کے حق میں رائے دی جس نے سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کے نظریے اور تدابیر پر نظرثانی کرنے کی کوششوں کو مسترد کر دیا ، لیکن برنشٹائن اور ان کے حامیوں پر تنقید کرنے اور ان کو بے‌نقاب کرنے میں ناکام رہی جنہوں نے فوراً ہی قرارداد کے حق میں ووٹ دے‌دئے۔ صفحہ ۱۹

۲۶ - "لیوبک کی قرارداد" — جرمن سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کی اس کانگرس میں منظور کی گئی تھی جو ۲۲ — ۲۸ ستمبر ۱۹۰۱ ء کے دوران میں لیوبک میں منعقد ہوئی تھی۔ یہ برنشٹائن کے خلاف تھی جنہوں نے ۱۸۹۹ ء کی ہانوویر کی کانگرس کے بعد بھی سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کے پروگرام اور تدابیر پر اپنے حملے بند نہیں

کئے تھے ، بلکه اس کے برعکس ، ان میں اور شدت لے آئے تھے اور پارٹی کے حلقوں کے باهر برسر عام بھی جاری کئے ہوئے تھے - مباحثے کے دوران میں اور بیبل کی تجویز کردہ اور ڈیلیگیٹوں کی غالب اکثریت کی منظور شدہ قرارداد میں برنشٹائن کو براہ راست خبردار کیا گیا - اس کانگرس نے جوابی قرارداد نا منظور کردی جو موقع پرست هائنے نے پیش کی تھی جنھوں نے ''آزادی' تنقید،، کا مطالبه کیا تھا اور برنشٹائن کے مسئلے پر خاموشی اختیار کی تھی - لیکن مارکسزم کی نظرثانی اور سوشل' ڈیماکریٹی پارٹی کی میمبری میں کوئی مطابقت نه ہونے کو ایک اصولی معاملے کی حیثیت سے نہیں اٹھایا گیا تھا - صفحه ۲۰

۲۷ - ''اشٹوٹ گارٹ کانگرس،، — جرمن سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کی کانگرس جو ۳ سے ۸ اکتوبر ۱۸۹۸ء تک منعقد ہوئی تھی ، پہلی کانگرس تھی جس نے جرمن سوشل ڈیماکریٹی تحریک میں ترمیمیت پسندی کے مسئلے پر بحث کی تھی - برنشٹائن کا بیان ، جنھوں نے شرکت نہیں کی تھی ، کانگرس میں پڑھکر سنایا گیا تھا - اس میں انھوں نے اپنے موقع پرستانه نظریات پیش کئے اور پھر ان کی صفائی پیش کی تھی جن کو وہ پہلے کے متعدد مضامین میں واضح کر چکے تھے - کانگرس میں برنشٹائن کے مخالفین کوئی متحدہ رویه اختیار کرنے میں ناکام رہے - ایک طبقے کا (بیبل ، کاؤتسکی اور دوسروں کا) کہنا یه تھا که برنشٹائن کے خلاف نظریاتی جدوجہد کی جائے اور ان کی غلطیوں کی تنقید کی جائے ، لیکن ان کے خلاف کوئی تنظیمی کارروائی کرنے کو تیار نہیں تھا - دوسرا طبقه جو اقلیت میں تھا اور جس کی قیادت روزا لکسمبرگ کر رہی تھیں ، برنشٹائن ازم کی مخالفت میں زیادہ پرعزم تھا - صفحه ۲۰

۲۸ - مصنف جس کو گھمنڈ ہو گیا تھا ... — میکسم گورکی کے شروع کے افسانوں میں سے ایک افسانے کا عنوان - صفحه ۲۴

۲۹ - لینن یہاں اس مجموعے کا حواله دے رہے ہیں جو ''ہماری معاشی نشو و نما کی کرداری تخصیص کے لئے مساله،، کے عنوان سے

اپریل ۱۸۹۵ ء میں ۲۰۰۰ کی تعداد میں چھپا تھا۔ اس مجموعے میں لینن کا ایک مضمون '' نرودازم کا معاشیاتی متن اور جناب استرووے کی کتاب (بورژوا ادب میں مارکسزم کا عکس) میں اس پر تنقید ،، کے عنوان سے شامل تھا جو '' قانونی ،، مارکسیوں کے خلاف لکھا گیا تھا۔

زارشاھی حکومت نے اس مجموعے کی فروخت کو ممنوع قرار دے دیا اور ایک سال تک اس پر پابندی لگائے رکھنے کے بعد اس کو ضبط کر لیا اور نذر آتش کرنے کا حکم دیدیا۔ صرف تقریباً ۱۰۰ جلدیں بچائی جا سکیں جو خفیہ طریقے سے سینٹ پیٹرس برگ اور دوسرے شہروں میں سوشل ڈیما کریٹوں میں تقسیم کر دی گئیں۔ صفحہ ۲۵

۳۰۔ یہ حوالہ برنشٹائن کی تصنیف '' سوشلزم کے نکات آغاز اور سوشل ڈیما کریسی کے فرائض ،، کا ھے جس نے انقلابی مارکسزم پر بورژوا اصلاح پسندی کے جذبے میں نظرثانی کی تھی۔

روسی میں یہ ۱۹۰۱ ء میں مختلف ناموں سے شائع ہوئی تھی : ۱۔ '' تاریخی مادیت ،، ، ۲۔ '' سماجی مسائل ،، ، ۳۔ '' سوشلزم کے مسائل اور سوشل ڈیما کریسی کے فرائض ،،۔ صفحہ ۲۶

۳۱۔ '' روسی سوشل ڈیما کریٹوں کا احتجاج ،، لینن نے اگست ۱۸۹۹ ء میں لکھا تھا جبکہ ابھی وہ جلاوطنی میں تھے۔ یہ '' معیشت پسندوں ،، کے ایک گروہ کے (پروکوپووچ ، کوسکووا اور دوسرے جو بعد میں کادیت بن گئے) '' عقائد نامے ،، کے خلاف تھا۔

'' احتجاج ،، پر ۱۷ جلاوطن مارکسیوں کے ایک جلسے میں جو لینن نے ضلع مینوسینسک (سائبیریا میں) کے ایک گاؤں یرماکوفسکوئے میں منعقد کیا تھا ، مباحثہ ھوا اور اس کو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔ توروخانسک (سائبیریا) اور اورلوف (ویاتسکایا ضلع) میں رھنےوالے جلاوطنوں نے بعد میں خود کو اس دستاویز سے متعلق کر لیا تھا۔

"احتجاج"، کی ایک نقل لینن نے "محنت کی نجات"، کے گروہ کو پردیس بھیجدی جہاں اسے ۱۹۰۰ ء کے شروع میں پلیخانوف نے اپنے "Vademecum"، (رہبر) برائے مدیران "ربوچیئے دیلو"، میں شائع کیا۔ صفحہ ۲۷

۳۲ - "بیلوئے"، (ماضی) — ایک تواریخی رسالہ جس میں بیشتر نرودازم (جمہور پرستی) کی اور شروع کی سماجی تحریکوں کی تاریخ سے بحث ہوتی تھی جو ۱۹۰۰ ء اور ۱۹۰۴ ء کے درمیان لندن سے اور ۰۷—۱۹۰۶ ء میں سینٹ پیٹرس‌برگ سے شائع ہوا۔ ۱۹۰۷ ء میں زارشاہی حکومت نے اس کو بند کر دیا تھا مگر اس کی اشاعت پردیس (پیرس) سے پھر شروع ہوگئی اور ۱۹۱۲ ء تک شائع ہوتا رہا۔ روس میں اس کی اشاعت ۱۹۱۷ ء میں پھر شروع ہو گئی تھی اور ۱۹۲۶ ء تک جاری رہی۔ صفحہ ۲۷

۳۳ - "ربوچایا میسل"، (فکر مزدور) — "معیشت‌پسندوں"، کا اخبار جو اکتوبر ۱۸۹۷ ء سے دسمبر ۱۹۰۲ ء تک شائع ہوتا رہا۔ اس کے سولہ شمارے نکلے تھے۔

لینن نے "ربوچایا میسل"، کے پیش کردہ نظریات کی اپنی متعدد تحریروں میں خصوصاً اپنے "ایسکرا"، کے مضامین اور اپنی اسی تصنیف میں بین‌الاقوامی موقع پرستی کی روسی شکل کی حیثیت سے تنقید کی ھے۔ صفحہ ۲۷

۳۴ - "Vademecum برائے مدیران "ربوچیئے دیلو""، — دستاویزوں اور دوسرے مسالے کے ایک مجموعے کا عنوان جو پلیخانوف نے مرتب کیا اور پیش لفظ لکھا اور فروری ۱۹۰۰ ء میں جنیوا میں "محنت کی نجات"، کے گروہ نے شائع کیا۔ روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی صفوں میں موقع پرستانہ نظریات کو اس نے بےنقاب کیا اور بیشتر "پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن"، کی اور موخرالذکر کے ترجمان اخبار، "ربوچیئے دیلو"، کی "معیشت‌پسندی"، کے خلاف اس کا رخ تھا۔ صفحہ ۲۷

۳۵ - " Profession de foi " (عقیدے کی علامت، پروگرام، نظریۂ زندگی کا اظہار) — ایک اشتہار جس میں کیئف کمیٹی کے موقع پرستانہ نظریات پیش کئے گئے تھے اور جو ۱۸۹۹ ء کے آخر میں جاری کیا گیا تھا۔ بہت سے نکتوں کے اعتبار سے یہ " معیشت پسندوں " کے رسوائے زمانہ " عقائد نامے " سے ملتا جلتا ہے۔ صفحہ ۲۷

۳۶ - " " ربوچایا میسل " کا علیحدہ ضمیمہ " — ایک کتابچہ جو " معیشت پسند "، " ربوچایا میسل " کے مدیروں نے ستمبر ۱۸۹۹ ء میں شائع کیا تھا۔ اس کتابچے اور خصوصاً اس کے مضمون " ہمارے ہاں کی حقیقت " نے جو ر۔ م۔ کے دستخطوں سے شائع ہوا تھا کھلے بندوں موقع پرستانہ نظریات پیش کئے۔ صفحہ ۳۱

۳۷ - " محنت کی نجات " کا گروہ — پہلا روسی مارکسی گروہ جس کی داغ بیل ۱۸۸۳ ء میں جنیوا میں پلیخانوف نے ڈالی تھی، جس نے روس میں مارکسی تصورات پھیلانے میں بہت کچھ کیا تھا۔
یہ گروہ ۱۹۰۳ ء تک سرگرم عمل رہا اور اگست ۱۹۰۳ ء میں روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں اس نے اپنے آپ کو توڑ دینے کا اعلان کیا۔ صفحہ ۳۲

۳۸ - " روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن " کی تیسری کانگرس ستمبر ۱۹۰۱ ء کے دوسرے پندرھواڑے میں زوریخ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس نے پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں کو متحد کرنے کے سمجھوتے کے مسودے میں ترمیمیں اور اضافے کئے جو کہ جون ۱۹۰۱ ء میں جنیوا کانفرنس میں منظور کیا گیا تھا۔ اس کانگرس نے " ربوچیئے دیلو " کی مجلس ادارت کے لئے ہدایات منظور کیں جو ترمیمیت پسندوں کی ہمت‌افزائی کیا کرتی تھیں۔ اس کانگرس کے فیصلوں نے اس حقیقت کی توثیق کردی کہ " انجمن " کے رہنماؤں میں موقع پرستانہ جذبات کا غلبہ ہے اور یہ کہ وہ جون کانفرنس کے فیصلوں کی تعمیل کے لئے رضامند نہیں ہیں۔ صفحہ ۳۳

۳۹ - و- براکے کے نام کارل مارکس کا خط مورخه ٥ مئی ۱۸۷٥ ء ملاحظه فرمائیے - صفحه ۳۴

۴۰ - گوتھا پروگرام — وہ پروگرام جو جرمن سوشلسٹ مزدور پارٹی کی گوتھا کانگرس میں ۱۸۷٥ ء میں منظور کیا گیا تھا جبکه دو جرمن سوشلسٹ پارٹیاں متحد ہوئی تھیں : آگسٹ بیبل اور ولہلم لیبکنیخت کی قیادت میں آئزناخی، جو مارکس اور اینگلس کے تصورات کے حامی تھے اور لاسالی - یه پروگرام بےاصولیت اور موقع پرستی کی خامیوں میں مبتلا تھا کیونکه آئزناخیوں نے لاسالیوں کو خاص نکات پر مراعات دے دی تھیں اور ان کے فارمولے منظور کر لئے تھے - مارکس اور اینگلس نے گوتھا پروگرام کے مسودے پر شدید نکتهچینی کی اور ۱۸٦۹ ء کے آئزناخی پروگرام کے مقابلے میں اس کو قطعی پسپائی قرار دیا - صفحه ۳۴

۴۱ - یہاں لینن ۱۸۹٦ ء میں سینٹ پیٹرس‌برگ کے مزدوروں کی عام ہڑتالوں کا حواله دے رہے ہیں - پہلی ہڑتال ۲۳ مئی کو کالینکن فیکٹری میں شروع ہوئی تھی اور جلدی ہی شہر کے سارے بڑے بڑے سوت کاتنے اور کپڑا بننے کے کارخانوں میں پھیل گئی، اور پھر مشینیں بنانے کے کارخانے، ربڑ کی فیکٹری، کاغذ کے کارخانے اور چینی کے کارخانے میں - یه پہلا موقع تھا که پیٹرس‌برگ کا پرولتاریه استحصال کرنے والوں کے خلاف اس قدر وسیع پیمانے پر لڑنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تھا - اس ہڑتال میں ۳۰ ہزار سے زیادہ مزدوروں نے شرکت کی تھی جس کی قیادت سینٹ پیٹرس‌برگ کی "مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین" کر رہی تھی -

سینٹ پیٹرس‌برگ کی ہڑتالوں نے ماسکو اور روس کے دوسرے شہروں میں مزدور طبقے کی تحریک میں شدت پیدا کر دی اور زارشاہی حکومت کو مجبور کر دیا که وہ جلدی سے فیکٹری کے قوانین پر نظرثانی کر دے اور فیکٹریوں میں کام کرنے کا دن ساڑھے گیارہ گھنٹے تک گھٹا دینے کا ۲ (۱۴) جون ۱۸۹۷ ء کا ایک قانون جاری کر دے - صفحه ۴۱

۴۲ - ”سزدور طبقے کی آزادی کی مجاھد یونین ،، کی بنیاد لینن نے ۱۸۹۵ ء کے موسم خزاں میں رکھی تھی اور اس میں سینٹ پیٹرس برگ کے مزدوروں کے تقریباً بیس مارکسی اسٹڈی سرکل متحد تھے ۔ اس ” یونین ،، میں سارا کام مرکزیت اور سخت نظم و ضبط کے اصولوں پر مبنی تھا ۔ اس انجمن کی قیادت مرکزی گروہ کرتا تھا جس کو هدایات دینے کے فرائض لینن انجام دیا کرتے تھے ۔

”مجاھد یونین ،، روس میں پہلی تنظیم تھی جس نے سوشلزم کو مزدور طبقے کی تحریک کے ساتھ ملایا تھا ۔ اس نے زارشاھی کے خلاف ، معاشی اور سیاسی مانگوں کے لئے مزدوروں کی جدوجہد میں ان کی قیادت کی ۔ یہ ” یونین ،، مزدوروں کے لئے اشتہار اور کتابچے چھاپا کرتی تھی ۔ ” یونین ،، کی مطبوعات کی ادارت کے فرائض لینن انجام دیا کرتے تھے ، جنھوں نے مزدوروں کا سیاسی اخبار ” ربوچیئے دیلو ،، نکالنے میں مدد دی ۔ اس ” یونین ،، کا اثر سینٹ پیٹرس برگ تک ھی محدود نہیں تھا ۔ اس کے نقش قدم پر چلتے ھوئے ماسکو ، کیئف ، ایکاتیرینوسلاف اور روس کے دوسرے شہروں اور علاقوں کے مزدوروں کے اسٹڈی سرکل ” مجاھد یونینوں ،، میں متحد ھو گئے ۔

۸ (۲۰) دسمبر ۱۸۹۵ ء کی شب کو اس انجمن کے بہت سے سرگرم عمل میمبر ، جن میں لینن بھی شامل تھے ، گرفتار کر لئے گئے اور ” ربوچیئے دیلو ،، کا پہلا شمارہ جو چھپنے کے لئے تیار تھا ضبط کر لیا گیا ۔

سینٹ پیٹرس برگ کی ” مزدور طبقے کی آزادی کی مجاھد یونین ،، کی اھمیت ، بقول لینن ، یہ تھی کہ یہ ایک انقلابی پارٹی کی ابتدا تھی ، جو کہ مزدور طبقے کی تحریک پر بھروسہ کرتی اور پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی قیادت کیا کرتی تھی ۔

” یونین ،، کے بانیوں اور خصوصاً لینن کی طویل غیر حاضری سے ، جنھیں سائبیریا میں جلاوطن کر دیا گیا تھا ، یہ ممکن ھو گیا کہ ۱۸۹۸ ء کی دوسری ششماھی میں ” یونین ،، پر ” معیشت پسندوں ،، نے اقتدار جما لیا ۔ لیکن ۱۸۹۸ ء میں

'' یونین ،، کے پرانے میمبروں نے ، جو گرفتار ہونے سے بچ گئے تھے ، روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس کی تیاری اور کارروائی میں اور ایک '' مینیفسٹو ،، تیار کرنے میں جو اس کانگرس کے بعد جاری ہوا تھا ، شامل ہوئے اور اس طرح لینن کی '' مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین ،، کی روایات کی تعمیل کی۔ صفحہ ۴۳

۴۳ - '' روسکایا استارینہ ،، (روسی عہدپارینہ) — ایک ماہانہ رسالہ جو تواریخی مسائل پر بحث کیا کرتا تھا۔ ۱۸۷۰ ء سے ۱۹۱۸ ء تک سینٹ پیٹرس برگ سے شائع ہوتا رہا۔ اس میں روس کے ارباب ریاست ، ثقافتی ہستیوں کی یادداشتوں ، ڈائریوں ، تشریحات اور خطوط کو اور مختلف تواریخی دستاویزات کو زیادہ جگہ دی جایا کرتی تھی۔ صفحہ ۴۴

۴۴ - یہ اس قتل عام کا حوالہ ہے جو ۲۷ اپریل (۹ مئی) ۱۸۹۵ ء کو یاروسلاول کی بڑی فیکٹری کے ہڑتالی مزدوروں کا ہوا تھا۔ ۴ ہزار سے زیادہ مزدوروں نے اس لئے ہڑتال کر دی تھی کہ منتظمین نے جو نئی شرحیں مقرر کی تھیں وہ ان کی اجرتوں کو گھٹا دیتی تھیں۔ یہ ہڑتال بےدردی سے کچل دی گئی تھی۔

لینن نے ۱۸۹۵ ء کی یاروسلاول کی ہڑتال پر ایک مضمون لکھا تھا مگر وہ کہیں دستیاب نہیں ہوا۔ صفحہ ۴۴

۴۵ - '' سینٹ پیٹرس برگسکی ربوچی لیستوک ،، (سینٹ پیٹرس برگ کے مزدوروں کا اخبار) — سینٹ پیٹرس برگ کی '' مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین ،، کا ترجمان۔ دو شمارے شائع ہوئے : شمارہ ۱ روس میں فروری ۱۸۹۷ ء میں شائع ہوا تھا (مورخہ جنوری) اور شمارہ ۲ جنیوا میں ستمبر ۱۸۹۷ ء میں۔

یہ اخبار اس امر کی تائید کیا کرتا تھا کہ مزدور طبقے کی معاشی جدوجہد کو وسیع سیاسی مطالبات سے ملا دیا جائے اور مزدوروں کی ایک پارٹی کی ضرورت ہونے پر زور دیا کرتا تھا۔ صفحہ ۴۴

۴۶ - یہاں جس نجی جلسے کا حوالہ دیا گیا ہے وہ فروری ۱۴ اور ۱۷ (۲۶ فروری اور یکم مارچ) ۱۸۹۷ ء کے درمیان سینٹ پیٹرس برگ

میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں لینن ، وانیئف ، کرژی‌ژانوفسکی اور "مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین" کے دوسرے میمبروں نے یعنی ان "جہاندیدہ" لوگوں نے شرکت کی تھی جنھیں سائبیریا بھیجے جانے سے قبل قیدخانے سے تین دن کےلئے رہا کر دیا گیا تھا ، اور ان "نوجوان" لیڈروں نے جنہوں نے لینن کی گرفتاری کے بعد "مجاہد یونین" کی قیادت کے فرائض سنبھال لئے تھے۔ صفحہ ۴۶

۴۷ - "لیستوک ربوتنیکا" (محنت‌کش کا اخبار) — ۱۸۹۶ ء — ۱۸۹۸ ء تک "پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن" کی طرف سے جنیوا میں بےقاعدگی سے شائع ہوتا تھا ؛ دس شمارے نکلے۔ اسکے شمارہ ۸ تک کی ادارت "محنت کی نجات" کے گروہ نے کی تھی ؛ جب "انجمن" کی اکثریت "معیشت‌پسندی" کی حامی ہو گئی تو اس گروہ نے اس کی مطبوعات کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہنے سے انکار کر دیا۔ "لیستوک" کے شمارہ ۹ اور ۱۰ (نومبر ۱۸۹۸ ء) کی ادارت "معیشت‌پسندوں" نے کی۔ صفحہ ۴۶

۴۸ - و - ا - کا ایک مضمون — حوالہ اس مضمون کا ہے جو ایک "معیشت‌پسند" رہنما ولادیمیر پاولووچ ایوانشین نے لکھا تھا۔ صفحہ ۴۸

۴۹ - زارشاہی پولیس کی وردی نیلی تھی۔ صفحہ ۴۸

۵۰ - و- و- — واسیلی پاولووچ وورونتسوف کی عرفیت جو ۱۸۸۰ ء اور ۱۸۹۰ ء کی دہائیوں میں اعتدال‌پسند نرودازم کے نظریات‌سازوں میں سے ایک تھے۔ لینن کے الفاظ "روسی سوشل ڈیماکریسی کے و — واووں" کا اشارہ "معیشت‌پسندوں" ، روسی سوشل ڈیماکریسی میں موقع پرست رجحان کے نمائندوں کی طرف ہے۔ صفحہ ۵۰

۵۱ - «Die Neue Zeit» (نیا زمانہ) — جرمن سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کا ایک نظریاتی رسالہ جو ۱۸۸۳ ء اور ۱۹۲۳ ء کے درمیان اشٹوٹ‌گارٹ سے شائع ہوتا رہا۔ اکتوبر ۱۹۱۷ ء تک کارل کاؤتسکی اس کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے اور پھر ہنری کونوف۔ اس رسالے میں مارکس اور اینگلس کے متعدد مضامین شائع ہوئے۔

مدیروں کو اینگلس متواتر صلاح دیتے رہتے تھے اور مارکسزم سے انحراف پر اکثر ان کی تنقید بھی کیا کرتے تھے۔ ۱۸۹۰ ء کی دھائی کے وسط سے اس رسالے میں ترمیمیت‌پسندوں کے مضامین باقاعدگی سے شائع ہونے لگے جن میں برنشٹائن کا ایک سلسلۂ مضامین ''سوشلزم کے مسائل،، کے عنوان سے شائع ہوا تھا جس نے مارکسیوں کے خلاف ترمیمیت‌پسندوں کی سہم کا آغاز کیا۔ صفحہ ۵۲

۵۲ - آسٹریائی سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کی وی‌آنا کانگرس ۲ اور ۶ نومبر ۱۹۰۱ ء کے درمیان منعقد ہوئی تھی اور پرانے ھائن‌فیلڈ پروگرام (۱۸۸۸ ء) کی جگہ ایک نیا پروگرام منظور کیا۔ نئے پروگرام کے مسودے میں جو ۱۸۹۹ ء کی بریون کانگرس کی ہدایات پر ایک خاص کمیشن نے مرتب کیا تھا، برنشٹائن‌ازم کے لئے بہت سی مراعات شامل تھیں۔ صفحہ ۵۲

۵۳ - ارتقایت‌پسند — پروشیائی بورژوا ارتقایت‌پسندوں کی پارٹی کے نمائندے، جو ۱۸۶۱ ء میں نمودار ہوئی تھی۔ اس پارٹی نے مطالبہ کیا تھا کہ پروشیا کی رہنمائی میں جرمنی متحد ہو جائے، کل جرمن پارلیمنٹ منعقد کی جائے، طاقتور اعتدال‌پسند وزارت قائم کی جائے جو نمائندوں کے ایوان کے سامنے جواب‌دہ ہو۔ ارتقایت‌پسندوں نے اپنے آپ کو مخالف پارٹی اعلان کیا لیکن یہ مخالفت زبانی ہونے کے سوا اور کچھ نہیں تھی۔ صفحہ ۵۶

۵۴ - هیرش ڈونکر ٹریڈ یونینیں — اصلاح‌پسند ٹریڈ یونینیں جو جرمنی میں هیرش اور ڈونکر نے قائم کی تھیں جو بورژوا ارتقایت‌پسند پارٹی کے سرگرم کارکن تھے۔ ''طبقاتی مفادات کی هم‌آهنگی،، کی وکالت کرتے ہوئے هیرش ڈونکر ٹریڈ یونینوں کے منتظم یہ سمجھتے تھے کہ مزدوروں کے ساتھ ساتھ سرمایہ‌داروں کو بھی یونینوں میں داخل کیا جا سکتا ہے اور وہ هڑتال کی جدوجہد کے مناسب ہونے سے انکار کیا کرتے تھے۔ ان کا دعوی تھا کہ بورژوا ریاست کے دائرے کے اندر ھی قوانین اور مزدور سبھاؤں کے ذریعے مزدور سرمائے کے بوجھ سے نجات حاصل کر سکتے ہیں؛ ان کا خاص کام مزدوروں اور

کارخانه‌داروں کے درمیان ثالث بننا اور روپیہ پیسہ جمع کرنا تھا۔ ان کی سرگرمی باھمی مفاد کے چندوں اور تہذیبی اور تعلیمی جماعتوں تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ صفحہ ۵۶

۵۵۔ ''مزدور طبقے کی خود نجاتی گروہ،،۔ ''معیشت‌پسندوں،، کا ایک چھوٹا سا گروہ جو ۱۸۹۸ ء کی خزاں میں سینٹ پیٹرس‌برگ میں قائم ھوا تھا۔ یہ صرف چند مہینے قائم رہا اور اس نے ایک منشور جس میں اس کے فرائض متعین کئے گئے تھے (مورخہ مارچ ۱۸۹۹ ء اور جولائی ۱۸۹۹ ء میں رسالہ ''نکانونے،، میں شائع ھوا تھا)، قواعد اور مزدوروں کے نام کئی اشتہار شائع کئے تھے۔ صفحہ ۵۹

۵۶۔ ''نکانونے،، (سرشام) ــ ایک ماھانہ رسالہ جو نرودنک خیالات کا پرچار کیا کرتا تھا۔ یہ جنوری ۱۸۹۹ ء سے فروری ۱۹۰۲ ء تک لندن سے روسی زبان میں شائع ھوتا رہا۔ اس کے ۳۷ شمارے شائع ہوئے تھے۔ یہ رسالہ مختلف پیٹی بورژوا پارٹیوں اور گروہ بندیوں کے نمائندوں کے اجتماع کا مرکز بن گیا تھا۔ صفحہ ۶۰

۵۷۔ ''محنت کی نجات،، کے گروہ اور ''ربوچیئے دیلو،، کے مدیروں کے درمیان مناظرہ اپریل ۱۸۹۹ ء میں شروع ھوا تھا جبکہ ''ربوچیئے دیلو،، کے شمارہ ۱ میں لینن کے کتابچے ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے فرائض،، (جنیوا، ۱۸۹۸ ء) پر ایک تبصرہ شائع ھوا تھا۔ ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن،، کے موقع‌پرستانہ کردار اور روس میں سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں میں ''معیشت‌پسندوں،، کے بڑھتے ہوئے اثر کو مسترد کرتے ہوئے ''ربوچیئے دیلو،، کے مدیروں نے اس تبصرے میں اعلان کیا تھا کہ ''اس کتابچے کا لب لباب جس کا مندرجہ بالا سطور میں خاکہ پیش کیا گیا ھے، ''ربوچیئے دیلو،، کے مدیروں کے پروگرام سے قطعی مطابقت رکھتا ھے،،، یہ کہ ان کو نہیں معلوم کہ اس کتابچے کے پیش لفظ میں ''ایکسیلروڈ نے کونسے ''نوجوان،، ساتھیوں کا حوالہ دیا ھے۔

'' ربوچیئے دیلو ،، کے مدیروں کے نام ایک خط (مورخہ اگست ۱۸۹۹ ء) میں ایکسیلروڈ نے سوشل ڈیما کریٹوں کے رویے، جو لینن نے '' روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے فرائض ،، میں متعین کیا تھا ، اور روس میں اور پردیس میں موقع پرستوں کے رویے میں یکسانیت ظاہر کرنے کی '' ربوچیئے دیلو ،، کی غیرمعقول کوشش کو بے نقاب کیا تھا۔ بعد میں یہ مناظرہ '' ایسکرا ،، اور '' زاریا ،، کے صفحات پر جاری رہا۔ صفحہ ۶۱

۵۸ - حوالہ «Der Sozialdemokrat» ('' سوشل ڈیما کریٹ ،،) کا ہے جو سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون کے زمانے میں جرمنی کی سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کا مرکزی ترجمان تھا۔ ۲۸ ستمبر ۱۸۷۹ ء سے ۲۲ ستمبر ۱۸۸۸ ء تک یہ زوریخ سے شائع ہوتا رہا اور یکم اکتوبر ۱۸۸۸ ء سے ۲۷ ستمبر ۱۸۹۰ ء تک لندن سے۔ ۱۸۷۹ — ۸۰ ء میں اس اخبار کی ادارت کے فرائض جارج فولمر نے انجام دئے ، جنوری ۱۸۸۱ ء کے بعد سے ایڈوارڈ برنشٹائن نے جو ان دنوں اینگلس کے زیراثر تھے ، جن کی نظریاتی راهنمائی نے اس اخبار کو مارکسی کردار بخشا تھا۔ جب سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون منسترد کردیا گیا تو اس اخبار کی اشاعت بند کر دی گئی اور '' Vorwärts ،، (آگے) ایک بار پھر پارٹی کا مرکزی ترجمان بن گیا۔ صفحہ ۶۶

۵۹ - ن۔ بیلتوف کے فرضی نام سے گ۔ پلیخانوف نے اپنی مشہور و معروف کتاب '' تواریخ کے مونیائی نظریے کا ارتقا ،، شائع کی جو ۱۸۹۵ ء میں سینٹ پیٹرس برگ میں نکلی تھی۔ صفحہ ۶۹

۶۰ - یہاں طنزیہ نظم '' فوقی جدید روسی سوشلسٹ کا ترانہ ،، کی جانب اشارہ ہے جو کہ '' زاریا ،، کے شمارہ ۱ (اپریل ۱۹۰۱ ء) میں شائع ہوئی تھی اور دستخط نارتسس توپوریلوف کے تھے۔ اس میں '' معیشت پسندوں ،، کا اور بلا ارادہ تحریک کی ان کی حمایت کرنے کا مذاق اڑایا گیا تھا۔ شاعر تھے مارتوف۔ صفحہ ۶۹

۶۱ - حوالہ ہے ”پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن،، کا (تشریحی نوٹ ۳۲ دیکھئے) - صفحہ ۷۸

۶۲ - زمینداروں کو کسانوں کے اوپر زیادہ اختیار دینے کی غرض سے زارشاہی حکومت نے ۱۸۸۹ء میں دیہی نگراں کا ایک انتظامی عہدہ نافذ کیا۔ مقامی زمیندار رؤسا میں سے مقرر کئے جانےوالے دیہی نگرانوں کو نہ صرف وسیع انتظامی بلکہ عدلیہ کے حقوق بھی حاصل ہوا کرتے تھے۔ انہیں کسانوں کو گرفتار کرنے اور جسمانی سزائیں تک دینے کے اختیارات حاصل تھے - صفحہ ۷۹

۶۳ - بند — لیتھوینیا، پولینڈ اور روس کے یہودی مزدوروں کی عام انجمن۔ اس کی بنیاد ۱۸۹۷ء میں یہودی سوشل ڈیماکریٹی گروہوں کی افتتاحی کانگرس میں ولنو میں پڑی تھی اور اس میں روس کے مغربی علاقوں کے یہودی دستکاروں میں سے نیم پرولتاری عناصر زیادہ شامل تھے۔

روس کی مزدور تحریک میں بند قوم پرستی اور علیحدگی کی علمبردار تھی اور سوشل ڈیماکریٹی تحریک میں خاص نکات پر موقع پرستانہ رویہ اختیار کیا کرتی تھی۔ صفحہ ۸۰

۶۴ - روس میں غلام کسانوں کے رواج کو ختم کرنے کے متعلق ۱۹ فروری ۱۸۶۱ء کے قانون کے مطابق کسانوں کو جو زمین ملتی انہیں زمیں‌داروں کو اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی تھی، تاکہ وہ آزاد ہو سکیں۔ آزادی کی ادائیگیاں کل ملا کر اکثر اس زمین کی اصلی قیمت کی بھی کئی گنی زیادہ ہو جاتی تھی جو کسانوں کے نام کر دی جاتی اور کوئی دو ارب روبل تھی۔ درحقیقت کسان نہ صرف یہ کہ زمینداروں کو اس زمین کی قیمت جو ان کے قبضے میں برسوں سے تھی بلکہ نجی طور پر اپنی آزادی کا مول بھی چکا رہے تھے۔ آزادی کی قیمت کے بوجھ اور ناقابل برداشت ادائیگیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسان قلاشی اور تباہی میں مبتلا ہو گئے۔

پہلے روسی انقلاب (۱۹۰۵ — ۰۷ ء) کی ساعت میں کسانوں کی تحریک نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ جنوری ۱۹۰۷ ء سے آزادی کی سالانہ ادائیگی منسوخ کر دے۔ صفحہ ۸۵

۶۵ - ''سوابودا،، (آزادی) — ایک رسالہ جو ۱۹۰۱ ء اور ۱۹۰۲ ء میں سوئٹزرلینڈ میں ''سوابودا،، گروہ نے شائع کیا جو کہ مئی ۱۹۰۱ ء میں قائم ہوا تھا اور اپنے آپ کو ''انقلابی سوشلسٹ،، گروہ کہا کرتا تھا۔ اس کے دو شمارے نکلے : شمارہ ۱ ۱۹۰۱ ء میں اور شمارہ ۲ ۱۹۰۲ ء میں۔

''سوابودا،، گروہ ''معیشت پسندی،، اور دہشت‌پسندی کا پرچار کیا کرتا تھا اور روس میں مخالف ''ایسکرا،، کے گروہوں کی حمایت۔ ۱۹۰۳ ء میں یہ گروہ ختم ہو گیا۔ صفحہ ۱۰۰

۶۶ - یہاں حوالہ طالب علموں اور مزدوروں کی عام پیمانے کی انقلابی سرگرمی کا ہے ؛ سیاسی مظاہرے، جلسے اور ہڑتالیں جو فروری اور مارچ ۱۹۰۱ ء میں سینٹ پیٹرس‌برگ، ماسکو، کیئف، خارکوف، کازان، توںسک اور روس کے دوسرے شہروں میں ہوئے۔ صفحہ ۱۰۵

۶۷ - ''ایسکرا،، شمارہ ۷ (اگست ۱۹۰۱ ء) نے اپنے ''مزدوروں کی تحریک اور فیکٹریوں سے آئے ہوئے خطوط،، کے مستقل عنوان کے تحت سینٹ پیٹرس‌برگ کے ایک بنکر کا خط شائع کیا تھا جس نے اس امر کی تصدیق کر دی تھی کہ آگے بڑھے ہوئے مزدوروں پر ''ایسکرا،، کتنا اثرانداز ہوتا تھا۔

''... میں نے ''ایسکرا،، اپنے بہت سے ساتھی مزدوروں کو دکھلایا اور وہ کاپی اتنے بہت سارے لوگوں نے پڑھی کہ بوسیدہ ہو گئی، لیکن اس کو ہم بہت سنبھال کر رکھتے ہیں ... ''ایسکرا،، ہمارے نصب‌العین کے متعلق، سارے روس کے نصب‌العین کے متعلق لکھا کرتا ہے جس کی قیمت کا اندازہ کوپیکوں میں نہیں لگایا یا گھنٹوں میں نہیں ناپا جا سکتا ... پچھلے اتوار کو میں نے گیارہ آدمیوں کو ایک ساتھ جمع کیا اور ہم نے

'' کہاں سے شروع کیا جائے ؟ '' پڑھا ۔ ہم رات گئے تک اس پر بحث کرتے رہے ۔ کتنی خوبی سے اس نے ہر چیز واضح کی ہے ، کس طرح سے وہ چیزوں کی ته تک پہنچ جاتا ہے ... ہم آپ کے '' ایسکرا '' کو ایک خط لکھنا اور آپ سے یه دریافت کرنا چاہینگے که ہمیں نه صرف یه سکھائیے که کس طرح شروع کیا جائے بلکه کس طرح زنده رہا جائے اور کس طرح سرا جائے ۔ ''
صفحه ۱۱۹

۶۸ - '' روسیا '' (روس) — ایک اعتدال پسند حریت پسند اخبار جو ۱۸۹۹ ء سے ۱۹۰۲ ء تک سینٹ پیٹرس برگ سے شائع ہوتا رہا جس کی روس میں بورژوا حلقوں میں بڑی اشاعت تھی ۔ صفحه ۱۲۵

۶۹ - '' مزدور بمقابله سرمایه '' گروہ کا حواله ہے جو ۱۸۹۹ ء کی بہار میں سینٹ پیٹرس برگ میں قائم ہوا تھا ۔ یه گروہ چند مزدوروں اور دانشوروں پر مشتمل تھا جن کے نظریات '' معیشت پسندوں '' کے نظریوں کے قریب تھے ۔ اس گروہ کے سینٹ پیٹرس برگ کی مزدور تحریک سے کوئی قریبی تعلقات نہیں تھے اور ۱۸۹۹ ء کی گرمیوں میں اس کے قریب قریب تمام ممبروں کی گرفتاری کے بعد یه ختم ہو گیا ۔

اس گروہ نے ایک اشتہار '' ہمارا پروگرام '' جاری کیا تھا ، مگر وہ اس گروہ کی گرفتاری کے باعث تقسیم نہیں کیا جا سکا تھا ۔
صفحه ۱۳۶

۷۰ - حواله ظاہر ہے لینن کی مارتی نوف سے پہلی ملاقات کا ہے جو ۱۹۰۱ ء میں ہوئی تھی ۔ صفحه ۱۳۶

۷۱ - '' استرووازم '' — مارکسزم کی مسخ شده ایک اعتدال پسند بورژوا شکل (پیوتر استرووے سے موسوم جو که '' قانونی '' مارکسزم کے خاص نمائنده تھے) ۔ صفحه ۱۵۱

۷۲ - افاناسی ایوانووچ اور پلخیریا ایوانوونا ۔ چھوٹے صوبائی زمینداروں کا ایک پادری کنبه جس کا حال روسی ادیب نکولائی گوگول نے اپنی

ایک مختصر کہانی " پرانے زمانے کے زمیندار " میں لکھا ہے۔ صفحہ ۱۰۱

۷۳ - لینن یہاں سوشل ڈیماکریٹوں ("جہاندیدہ") کے پیٹرس‌برگ کے اسٹڈی سرکل کا حوالہ دے رہے ھیں جس کی وہ قیادت کر رہے تھے اور جس کو بنیاد بنا کر ۱۸۹۵ ء میں "مزدور طبقے کی آزادی کی مجاھد یونین" قائم کی گئی تھی۔ صفحہ ۱۶۶

۷۴ - "زیملیا ای وولیا" (زمین اور آزادی) — انقلابی نرودنکوں کی ایک غیرقانونی تنظیم جو سینٹ پیٹرس‌برگ میں ۱۸۷۶ ء کی خزاں میں قائم ہوئی تھی۔

"زیملیا ای وولیا" کے میمبر کسانوں کو روس میں سب سے بڑی انقلابی قوت تصور کرتے تھے اور ان کو زارشاھی کے خلاف بغاوت کرنے کےلئے اکسانے کے متلاشی رہتے تھے۔ وہ متعدد روسی صوبوں — تامبوف، وورونیژ کے اور دوسرے صوبوں میں ھلچل پیدا کرنے کا کام کیا کرتے تھے۔

۱۸۷۹ ء میں کسانوں میں سوشلسٹوں کی ھلچل کی ناکامی اور حکومت کی استبدادی کارروائیوں میں شدت پیدا ھو جانے کے باعث "زیملیا ای وولیا" کے اندر ایک دھشت‌پسند گروہ بن گیا تھا جس نے کسانوں میں انقلابی پروپگنڈہ کرنا ترک کر دیا اور زارشاھی حکومت کے عہدیداروں کے خلاف انفرادی دھشت‌پسندی کو زارشاھی کے خلاف لڑنے کا سب سے بڑا ذریعہ تصور کرنا شروع کر دیا۔ کانگرس میں جو کہ اسی سال وورونیژ میں منعقد ھوئی تھی "زیملیا ای وولیا" دو تنظیموں میں تقسیم ھو گئی: "نرودنایا وولیا" (عزم عوام) جس نے دھشت‌پسندی کا راستہ اختیار کیا اور "چیورنی پیریدیل" (عام تقسیم نو) جس نے "زیملیا ای وولیا" کے اصولوں کی تائید جاری رکھی۔ بعد میں "چیورنی پیریدیل" کے متعدد میمبر (پلیخانوف، ایکسیلروڈ، زاسولچ، دائچ، اگناتوف) مارکسزم کے حامی ھو گئے اور ۱۸۸۳ ء میں پردیس میں پہلی روسی مارکسی تنظیم "محنت کی نجات" کے گروہ کے نام سے قائم کی۔ صفحہ ۱۷۷

۷۵- یہ اشارہ '' ۱۹۰۰ ء میں پیرس میں منعقدہ بین‌الاقوامی سوشلسٹ کانگرس کو روسی سوشل ڈیماکریٹی تحریک پر رپورٹ '' ناسی کتابچے کی جانب ہے جو ۱۹۰۱ ء میں جنیوا میں '' روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن '' نے شائع کیا تھا۔ یہ رپورٹ '' انجمن '' کی جانب سے '' ربوچیئے دیلو '' کی مجلس ادارت نے لکھی تھی۔ صفحہ ۱۸۸

۷۶- '' یوژنی ربوچی '' (جنوبی مزدور) — ایک سوشل ڈیماکریٹی اخبار جو اسی نام کا ایک گروہ جنوری ۱۹۰۰ ء سے اپریل ۱۹۰۳ ء تک غیرقانونی طور پر نکالتا رہا۔ بارہ شمارے نکلے۔ یہ اخبار زیادہ‌تر جنوبی روس میں سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں میں تقسیم ہوا کرتا تھا۔ صفحہ ۱۹۶

۷۷- یہاں لینن '' روس کے مزدور طبقے کے حالات کے بارے میں سوالات '' (۱۸۹۸ ء) اور '' روس میں مزدور طبقے کے حالات کے متعلق معلومات جمع کرنے کے مسائل '' (۱۸۹۹ ء) کے عنوان سے کتابچے کا حوالہ دے رہے ہیں۔ دونوں '' ربوچایا میسل '' کے مدیروں نے جاری کئے تھے۔ پہلے میں مزدوروں کے رہنے سہنے اور کام کرنے کے حالات کے بارے میں ۱۷ اور دوسرے میں ۱۵۸ سوالات تھے۔ صفحہ۱۹۸

۷۸- ۱۸۸۵ ء کی ہڑتال کی تحریک ولادیمیر ، ماسکو ، تویر اور صنعتی مرکز کے دوسرے صوبوں میں پھیل گئی۔ ان میں سب سے زیادہ نمایاں جنوری ۱۸۸۵ ء میں نکولسکایا کارخانے کے مزدوروں کی ہڑتال تھی جو ساوا موروزوف کی ملکیت تھے (موروزوف ہڑتال)۔ مزدوروں کے خاص مطالبے تھے کہ جرمانے گھٹائے جائیں ، ملازمت کی شرائط میں بہتر نظام پیدا کیا جائے وغیرہ۔ قریب آٹھ ہزار افراد کی موروزوف ہڑتال جس کی قیادت سیاسی اعتبار سے سب سے زیادہ سرگرم عمل مزدور کر رہے تھے ، فوج کی مدد سے کچل دی گئی تھی۔ تینتیس ہڑتالیوں پر مقدمات چلائے گئے تھے اور ۶۰۰ سے زیادہ کو جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ ۱۸۸۵ — ۸۶ ء کی

هڑتالوں کی تحریک نے زارشاهی حکومت کو مجبور کر دیا تھا که وه ۳ (۱۵) جون ۱۸۸۶ ء کا قانون نافذ کرے (جو جرمانوں کا قانون کہلایا) - صفحه ۲۰۰

۷۹ - تشریحی نوٹ ۱۳ دیکھئیے -

۸۰ - لینن نے یه حاشیه افشائے راز سے بچنے کے لئے لکھ دیا تھا - واقعات جس ترتیب سے بیان کئے گئے هیں درحقیقت اسی ترتیب سے رونما هوئے تھے - صفحه ۲۰۵

۸۱ - ''پردیس میں روسی انقلابی سوشل ڈیما کریسی کی لیگ،، اکتوبر ۱۹۰۱ ء میں لینن کی پہل پر قائم کی گئی تھی - اس انجمن سے پردیس میں ''ایسکرا،، کی تنظیم اور ''سوشل ڈیما کریٹ،، انقلابی تنظیم کا (جس میں ''محنت کی نجات،، کا گروه شامل تھا) الحاق تھا - اس لیگ نے یه فریضه سامنے رکھا تھا که انقلابی سوشل ڈیما کریسی کے خیالات پھیلائے جائیں، اور مجاهد سوشل ڈیما کریٹی تنظیم کی داغ بیل ڈالنے کو بڑھاوا دیا جائے - یه لیگ پردیس میں ''ایسکرا،، کی نمائنده تھی - پردیس میں رهنےوالے روسی سوشل ڈیما کریٹوں میں سے یه ''ایسکرا،، کے حامیوں کو متحد کرتی تھی، اخبار کو مادی امداد فراهم کرتی، روس میں اس کو پہنچانے کا انتظام کرتی اور عام فہم مارکسی مطبوعات شائع کیا کرتی تھی - اس نے متعدد ''خبرنامے،، اور کتابچے جاری کئے - روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس نے اس لیگ کو پردیس میں واحد پارٹی تنظیم کی حیثیت سے منظور کیا اور اس پر لازم کیا که روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی قیادت اور نظم و ضبط میں کام کرے -

روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے بعد اس لیگ پر منشویکوں نے قبضه کرلیا اور لینن اور بالشویکوں کے خلاف اپنی جدوجهد شروع کردی - اکتوبر ۱۹۰۳ ء میں لیگ کی دوسری کانگرس میں انهوں نے بالشویکوں کی توهین کی جس کے بعد لینن اور ان کے ساتھی وهاں سے اٹھ کر چلے آئے - منشویکوں نے

لیگ کے نئے قواعد و ضوابط منظور کئے جو روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں منظورشدہ پارٹی کے قواعد و ضوابط سے متضاد تھے۔ اس کے بعد سے یہ لیگ منشویزم کی گڑھ بن گئی اور اس کا وجود ۱۹۰۵ ء تک برقرار رہا۔ صفحہ ۲۰۶

۸۲ - '' لیستوک '' ربوچیگو دیلا ،، ،، — رسالہ '' ربوچیئے دیلو ،، کا ایک ضمیمہ جو جون ۱۹۰۰ ء سے جولائی ۱۹۰۱ ء تک جنیوا سے بےقاعدگی سے شائع ھوتا رہا۔ آٹھ شمارے نکلے۔ صفحہ ۲۲۵

۸۳ - یہاں لینن کارل مارکس کی تصنیف '' لوئی بوناپارٹ کی اٹھارویں بروسیئر ،، میں مندرجہ ذیل عبارت کا حوالہ دے رہے ھیں۔ '' ھیگل نے کہیں لکھا ھے کہ تاریخ عالم میں بڑی اھمیت رکھنےوالے تمام واقعات اور اشخاص ، گویا کہ ، دو بار رونما ھوتے ھیں۔ یہ بات اور کہنا وہ بھول گئے : پہلی بار بطور المیہ ، دوسری بار بطور نقل مزاحیہ ،،۔ صفحہ ۲۲۵

۸۴ - جانثاری — عثمانوی ترکی بندوقچیوں کی فوج جو چودھویں صدی میں ترتیب دی گئی تھی جوکہ سلطانی حکومت کی خاص پولیس تنظیم تھی۔ یہ جانثاری انتہائی بیرحمی کےلئے بدنام تھے۔ لینن اس اصطلاح کو زارشاھی پولیس کےلئے استعمال کرتے ھیں۔ صفحہ ۲۳۱

۸۵ - بین الاقوامی سوشلسٹ بیورو (ب س ب) — دوسری انٹرنیشنل کا مستقل عاملہ اور اطلاعاتی ادارہ۔ یہ ان تمام سوشلسٹ پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل تھا جن کا اس انٹرنیشنل سے الحاق تھا۔ روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے نمائندے پلیخانوف اور کری‌چیفسکی تھے۔ ۱۹۰۵ ء کے بعد سے ب س ب میں روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کے نمائندے لینن رھے۔ ۱۹۱۴ ء میں ب س ب کی سرگرمیاں ختم ھو گئیں۔ صفحہ ۲۳۸

۸۶ - '' سوشل ڈیما کریٹ ،، انقلابی تنظیم '' محنت کی نجات ،، کے گروہ کے میمبروں اور اس کے متعلقین نے مئی ۱۹۰۰ ء میں '' پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن ،، میں پھوٹ پڑ جانے کے بعد

اس کی دوسری کانگرس میں قائم کی تھی ۔ اس تنظیم کی تشکیل کا اعلان کرنے کے لئے جو اشتہار جاری کیا گیا تھا اس میں اس کے فرائض بیان کئے گئے تھے : " روسی پرولتاریہ کی سوشلسٹ تحریک کو بڑھاوا دینا "، اور مارکسزم کو مسخ کرنے کی تمام موقع پرستانہ کوششوں کے خلاف جہاد کرنا ۔ اس تنظیم نے " کمیونسٹ پارٹی کا مینی فسٹو "، اور گ ۔ پلیخانوف اور کارل کاؤتسکی کے کئی کتابچے شائع کئے ۔ اکتوبر ۱۹۰۱ ء میں، لینن کی تجویز پر اسے اور پردیس میں " ایسکرا " کی تنظیم کے حصے کو متحد کرکے پردیس میں روسی انقلابی سوشل ڈیماکریسی کی لیگ کی تشکیل کر دی گئی ۔ صفحہ ۲۳۹

۸۷ ۔ لینن نے پردیس میں سوشل ڈیماکریٹی " بوربا " گروہ کی جانب اشارہ کیا ہے ۔ اس کی تشکیل ۱۹۰۰ ء کی گرمیوں میں پیرس میں ہوئی تھی اور مئی ۱۹۰۱ ء میں اس نے " بوربا " کا نام اختیار کر لیا ۔ روسی سوشل ڈیماکریسی میں انقلابی اور موقع پرست رجحانات میں مصالحت کرانے کی کوشش میں " بوربا " گروہ نے جون ۱۹۰۱ ء میں جنیوا میں پردیس میں سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں ـــ " ایسکرا " اور " زاریا " کی ادارتی مجلسوں، " سوشل ڈیماکریٹ " تنظیم، پردیس میں بند کی کمیٹی اور " روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن " ـــ کے نمائندوں کی ایک کانفرنس طلب کرنے کی پیش قدمی کی، اور اکتوبر ۱۹۰۱ ء میں اتحاد کانگرس کی کارروائی میں حصہ لیا ۔ سوشل ڈیماکریٹی اصولوں اور تدبیروں سے انحراف، انتشار پیدا کرنے کی کارروائیوں اور روس میں سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں سے تعلقات کے فقدان کے باعث اس گروہ کو روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں داخل نہیں کیا گیا جس نے " بوربا " گروہ کو توڑ دیا ۔ صفحہ ۲۳۹

۸۸ ۔ " ایسکرا "، شمارہ ۱۸ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ ء میں " پارٹی کی طرف سے " کے مستقل عنوان کے تحت ایک مضمون " «Vorwärts» سے " زاریا " کا مناظرہ " شائع ہوا تھا جس میں اس مباحثے کا خلاصہ پیش کیا گیا تھا ۔ صفحہ ۲۴۴

ناموں کا اشاریہ

پر پڑھائی جاتی تھیں۔ تواریخ کو وہ زاروں اور جرنیلوں کے کارھائے نمایاں کا ایک سلسلہ تصور کرتے تھے۔ صفحہ ۱۸

اینگلس (Engels)، فریڈرک (۱۸۲۰ء — ۱۸۹۵ء) — سائنٹیفک کمیونزم کے بانیوں میں سے تھے۔ بین الاقوامی پرولتاریہ کے لیڈر اور معلم، کارل مارکس کے دوست اور ساتھی۔ صفحات ۱۳، ۱۸، ۳۲، ۳۶، ۳۸، ۴۲، ۶۳، ۷۴، ۱۰۹

ایوانشین، و۔ پ۔ (و۔ا۔) (۱۸۶۹ء — ۱۹۰۴ء) — سوشل ڈیماکریٹ، "معیشت پسندی" کے ایک لیڈر۔ صفحات ۴۸، ۵۹، ۶۱، ۶۲، ۲۳۵

ب۔ ساوینکوف، ب۔ و۔ دیکھئے۔

باکونین، م۔ ا۔ (۱۸۱۴ء — ۱۸۷۶ء) — روسی انقلابی اور مضمون‌نگار، جرمنی میں ۱۸۴۸ء — ۱۸۴۹ء کے انقلاب میں حصہ لیا۔ نرودازم اور نراجیت کے نظریات‌سازوں میں سے ایک تھے۔ پہلی انٹرنیشنل میں حصہ لیا اور مارکسزم کی سخت مخالفت کی۔ ۱۸۷۲ء میں نفاق ڈالنے‌والی سرگرمیوں کی وجہ سے باکونین کو پہلی انٹرنیشنل سے نکال دیا گیا۔ صفحہ ۳۷

برنشٹائن (Bernstein)، ایڈوارڈ (۱۸۵۰ء — ۱۹۳۲ء) — جرمن سوشل ڈیماکریسی اور دوسری انٹرنیشنل کے انتہاپسند موقع‌پرست بازو کے لیڈر، ترمیمیت‌پسندی اور اصلاح‌پسندی کے نظریات‌ساز۔ صفحات ۱۲، ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۲۶، ۳۰، ۶۶، ۸۵

برینتانو، لوئی (۱۸۴۴ء — ۱۹۳۱ء) — جرمن بورژوا معاشیات‌داں، نام‌نہاد "ریاستی سوشلزم" کے علمبردار جنھوں نے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اصلاحات کے ذریعے اور سرمایہ‌داروں اور مزدوروں کے مفادات میں مصالحت کے ذریعے سرمایہ‌داری کے دائرے کے اندر ھی سماجی مساوات حاصل کی جا سکتی ھے۔ مارکسی اصطلاحات استعمال کرکے برینتانو اور ان کی تقلید کرنے‌والوں نے مزدور تحریک کو بورژوازی کے مفادات کے تابع کرنے کی کوشش کی۔ صفحہ ۲۳۶

۱۹۴۷ ء) — مشہور انگریز سماجی کارکن ، اصلاح پسند ۔ انہوں نے انگلستان کی مزدور تحریک کی تاریخ و نظریے پر مشترکہ طور سے کئی کتابیں لکھیں ۔ صفحات ۸۲، ۱۸۶

ویتے ، س۔ یو ۔ (۱۸۴۹ ء — ۱۹۱۵ ء) — ۱۹ ویں صدی کے آخر اور ۲۰ ویں صدی کے شروع میں روسی رجعت پسند سرکاری کارکن ۔ صفحہ ۱۲۴

ہاسیلمن (Hasselman) ، ولہلم (۱۸۴۴ ء میں پیدا ہوئے) — جرمن سوشل ڈیماکریٹ ، پھر نراجی ۔ صفحات ۶۶، ۱۶۰

ہرتسن ، ا۔ ای ۔ (۱۸۱۲ ء — ۱۸۷۰ ء) — عظیم روسی انقلابی ڈیماکریٹ ، مادیت پسند فلسفی ، مضمون نگار اور مصنف ۔ صفحہ ۳۰

ہیرش (Hirsh) ، ماکس (۱۸۳۲ ء — ۱۹۰۵ ء) — جرمن بورژوا معاشیات داں اور مضمون نگار ۔ اپنے مضامین میں محنت اور سرمایے کے درمیان ” ہم آہنگی “ کے خیال کا اظہار کیا کرتے اور ترمیمیت پسندی کی مدافعت کیا کرتے تھے ۔ صفحات ۵۰، ۵۶

ہیگل (Hegel) ، جارج ولہلم (۱۷۷۰ ء — ۱۸۳۱ ء) — جرمن کلاسیکی فلسفے کے ممتاز نمائندہ ، خارجی عینیت پرست فلسفی ۔ صفحہ ۳۶

پڑھنے والوں سے

اگر آپ ہمیں اس کتاب کے ترجمے ، ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں تو دارالاشاعت ترقی آپ کا بہت شکرگذار ہوگا۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ : زوبوفسکی بلوار ، نمبر ۲۱
ماسکو ، سوویت یونین
21, Zubovsky Boulevard, Moscow, USSR

حال میں لینن کی یہ کتاب اردو میں شائع ہو گئی ہے :

لینن ”کمیونزم میں ”بائیں بازو“ کی طفلانہ بیماری“

یہ کتاب ولادیمیر ایلیچ لینن نے اپریل — مئی ۱۹۲۰ ء میں لکھی اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس کے انعقاد کے موقع پر یہ شایع کی گئی۔ اس کو روسی، جرمن ، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ کر کے کانگرس کے مندوبین میں تقسیم کیا گیا۔ روس اور اس کے ساتھ بین اقوامی انقلابی تحریک کے تجربے کے پیش نظر لینن نے اپنی اس تصنیف میں سوشلسٹ انقلاب کی جدوجہد میں مزدور طبقے کی حکمت عملی اور طریقۂ کار کے اہم ترین مسائل پر غور کیا ہے۔ اس کتاب میں ان انتہا پسند بائیں بازو کے رجحانات پر تفصیلی تنقید کی گئی ہے جو اس زمانے میں جرمن ، برطانوی اور کئی دوسری پارٹیوں میں پیدا ہو گئے تھے۔

کتاب کے آخر میں تشریحی نوٹ بھی دئے گئے ہیں۔

حال میں لینن کی یہ کتاب اردو میں شائع ہو گئی ہے :

لینن ” انقلابی لفاظی ،، (مجموعہ)

پہلی عالمی جنگ سے نکلنے اور بریست کا معاهدۂ امن (مارچ ۱۹۱۸ ء) کرنے کے اقدامات کو لینن نے سوشلسٹ ریاست اور سرمایہ دار ملکوں کے درمیان ایسے معقول سیاسی سمجھوتے کی حیثیت دی جو امن کے مفاد میں اور سوشلزم کی فتوحات کو برقرار رکھنے کے حق میں تھا ۔

لینن نے جو مضامین بریست کے معاهدۂ امن کے متعلق لکھے هیں وہ انقلابی عمل میں مارکس ازم کے تخلیقی استعمال کی واضح مثال پیش کرتے هیں ۔ وہ کسی فرضی صورت حال میں طریقۂ کار مرتب کرنا نہیں سکھاتے بلکه طبقاتی طاقت اور عوام کے موڈ کے مطابق صورت حال کی انقلابی ، کارآمد اور معروضی قدر بندی کی تعلیم دیتے هیں ۔

В. И. ЛЕНИН

ЧТО ДЕЛАТЬ?

На языке урду